خطباتِ یزدانی

جلد دوم

www.KitaboSunnat.com

شہیدِ اسلام

مولانا حبیب الرحمان یزدانی رحمہ اللہ

جمع وترتیب

عبد الرؤف تابانی

مکتبہ ربانیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ۝

اور نصیحت کیجئے کیونکہ نصیحت اہل ایمان کے لیے نفع بخش ہوتی ہے۔

خُطباتِ یزدانی

جلد دوم

شہید اسلام مولانا حبیب الرحمان یزدانی رحمۃ اللہ علیہ

جمع وترتیب

عبد الرؤوف تابانی

نظر ثانی وتسہیل

حافظ عبد الخبیر اویسی حفظہ اللہ

تخریج

حافظ ابوبکر ظفر

رحمان پبلک لائبریری

کتاب نمبر

www.KitaboSunnat.com

ناشر

مکتبہ ربانیہ

فیض مارکیٹ منڈی عثمان والا تحصیل وضلع قصور

واحد تقسیم کار

مکتبہ محمدیہ

قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob.: 0300-4826023

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق طباعت واشاعت محفوظ ہیں

نام کتاب	----------	خطبات یزدانی جلد دوم
مصنف	----------	مولانا حبیب الرحمان یزدانی رحمہ اللہ
جمع وترتیب	----------	عبدالرؤف تابانی
طابع	----------	حافظ محمد ربانی
کمپوزنگ	----------	نعمت اللہ تبسم
طبع اول	----------	فروری 2009ء
تعداد	----------	1100
ناشر	----------	مکتبہ ربانیہ
قیمت	----------	-/250 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob.: 0300- 4826023, 042-37114650

اردو بازار لاہور:
- نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ فون: 7321865
- محمدی کیسٹ ہاؤس' ایوان علم پلازہ' اردو بازار
- دارالفرقان' الفضل مارکیٹ' اردو بازار' فون 7231602
- اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون: 7357587
- مکتبہ اسلامیہ' غزنی سٹریٹ' 042-7244973
- مکتبہ قدوسیہ۔ رحمن مارکیٹ۔ غزنی سٹریٹ۔
- دارالکتب السلفیہ' اقراء سنٹر' غزنی سٹریٹ'
- فاران اکیڈمی' الفضل مارکیٹ' اردو بازار

فیصل آباد:
- مکتبہ اہل حدیث، امین پور بازار 041-2624007
- مکتبہ اسلامیہ۔ بیرون امین پور بازار

گوجرانوالہ:
- والی کتاب گھر' اردو بازار 4441613
- دالکتب' اردو بازار

ساہیوال:
- اشفاق کیسٹ ہاؤس نزد جامعہ عزیزیہ پل بازار 0300-7830059

چیچہ وطنی:
- اسلامی کتب خانہ' ڈاکخانہ بازار' چیچہ وطنی ضلع ساہیوال 0346-7467125

ضروری تحریر

ہر پبلشر اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ کتب کی طباعت پر کس قدر مشکلات پیش آتی اور اس کام پر کتنے اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں اور خاص طور پر کیسٹ سے مضامین نقل کرنے پر کتنے مراحل سے گذرنا پڑتا ہے۔ زیر نظر کتاب بھی ان مراحل سے گذر کر آپ کے پاس پہنچنے کے قابل ہوئی ہے۔

لہٰذا ہر خاص وعام متنبہ رہیں کہ اس کتاب کے مضامین کی ترتیب اور تسہیل وتزئین کی نقل اور فوٹو یا سکین وغیرہ سے اجتناب کریں بصورت دیگر ایسا کرنے والا نفع ونقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔ ادارہ ایسے فرد/ افراد اور پبلشرز وغیرہ کے خلاف کارروائی کا پورا حق محفوظ رکھتا ہے۔

اس کتاب کے جملہ حقوق مکتبہ ربانیہ منڈی عثمان والا ضلع قصور کو حاصل ہیں۔

مدیر
حافظ محمد ربانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	خالص توحید	7
2	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	22
3	عظمت قرآن	27
4	محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	46
5	ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام	71
6	مسئلہ حاضر ناضر	89
7	میدان محشر	102
8	وضو، تیمّم اور نماز	116
9	فرقہ کون (اتفاق اتحاد)	135
10	شانِ کوثر	153
11	عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام	166
12	شان اولیاء اللہ	182
13	فکرِ آخرت	198
14	نفلی عبادت کی اہمیت	221
15	تاریخِ اہلحدیث	235
16	کاتب وحی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	257

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17	ایمان اور اعمالِ صالحہ	275
18	شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم	288
19	درود شریف	305
20	محبت واطاعت	320
21	دینِ اسلام	342
22	جناب یوسف علیہ السلام	358
23	آمدِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم (سیرت النبی)	370
24	استغفار اور توبہ	384
25	واقعہ کربلا	403
26	آخری پیغام	425

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مرتب

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

شہید اسلام علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی عظیم رہنما' لاثانی خطیب اور مسلک اہل حدیث کے بے باک ترجمان تھے' آپ کی ذات اور کردار تاریخ اہلحدیث کا لازمی حصہ بن چکا ہے' اگر آپ کا نام اور مسلکی خدمات کو نظر انداز کر دیا جائے تو یقیناً تاریخ نامکمل اور ادھوری ہوگی' خود کو اسلام کی خدمت اور کتاب وسنت کی ترقی وترویج کے لئے وقف کرنے والے اس مرد مجاہد کو اپنے نصب العین اور مقصد کی صداقت پر یقین تھا اور یہ اس حد تک عزیز تھا کہ اس میں کسی قسم کی رکاوٹ پسند نہیں کرتے تھے' فرمایا کرتے تھے!

جس قادرِ مطلق نے مجھے خنجروں کے حملوں سے محفوظ رکھا ہے وہ دشمن کی گولیوں کی باڑ میں بھی محفوظ رکھے گا' میں کتاب وسنت کا پرچم تلوار کی دھار پر کھیل کر بھی سر بلند رکھوں گا' اس راہ میں کٹ سکتا ہوں پلٹ نہیں سکتا' توحید وسنت کی خاطر گردن کٹائی جا سکتی ہے جھکائی نہیں جا سکتی ؏

آئینِ جوانمردی حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

مولانا یزدانی شہید رحمہ اللہ ایک بلند پایہ خطیب اور شعلہ نوا مقرر تھے' آپ کی تقاریر میں تمام ضروری محاسن موجود ہوتے تھے' قرآن پڑھتے تو سامعین پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی' آپ کی آواز کی بلندی اور اندازِ خطابت کی دلربائی مجمع پر چھا جانے میں آپ کی ممد ومعاون ثابت ہوتی۔ غرضیکہ مولانا ہر لحاظ سے خوبیوں کا پیکر تھے' ایسا بے باک' نڈر' مخلص' حق کا حامی' صداقت کا علمبردار' مسلک کا شیدائی اور کتاب وسنت کا فدائی لیل ونہار کی لاکھوں گردشوں کے بعد وجود میں آتا ہے' قرآن وسنت سے محبت وعقیدت کے جذبے سے آپ نے جس راستے کا انتخاب فرمایا' خود آپ کے اپنے الفاظ میں اس کی منزل یہ ہے' آپ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’میں دعوت دیتا ہوں کہ اس شاہراہِ اعظم اور جی ٹی روڈ پر چل پڑو جو شاہراہِ اعظم مکے مدینے سے نکل کر حوضِ کوثر پر جاتی ہے اور وہاں سے رب کی جنت میں جاتی ہے۔‘‘

مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی رحمہ اللہ اپنے عقائد و نظریات کے اظہار میں انتہائی بے باک تھے' قرآن وسنت کے انہیں عقائد و نظریات کو آپ کی تقاریر کی کیسٹوں سے صفحہ قرطاس پر منتقل کیا گیا ہے تا کہ یہ مولانا کے لئے صدقہ جاریہ اور عوام الناس کی اصلاح کا باعث بنے' مکتبہ ربانیہ نے ایسی دینی کتب کے ذریعے لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرنے کے لئے خطبات یزدانی کی دوسری جلد بھی خوبصورت ٹائیٹل' عمدہ کاغذ اور مضبوط جلد سے شائع کی ہے جو یقیناً جہاد بالقلم کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں' اللہ کریم مرتب و ناشر کی یہ ادنیٰ سی کاوش اپنی بارگاہ میں منظور فرمائے اور بڑھ چڑھ کر قرآن وسنت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

ابوعمران

عبدالرؤف تابانی

گکھڑ منڈی

21-03-2008

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالص توحید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ٥ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ٥ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ٥ (الاخلاص: ١-٤)

''اے پیغمبر (ﷺ) اعلان فرمادیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے' اللہ بے نیاز ہے' نہیں جنا اس نے کسی کو اور نہ ہی وہ جنا گیا ہے' اور نہیں ہے واسطے اس کے کوئی بھی ہمسر۔''

سامعین محترم! اللہ رحیم وکریم کی کتاب مبین میں سے جس مقام عظیم کا ترجمہ میں نے اس وقت عام فہم اپنی اور آپ لوگوں کی زبان میں آپ کے گوش گذار کیا ہے' پہلے اس مقام کی پہچان فرمالینا' ان آیات کے مجموعہ کو ''سورۃ اخلاص'' کہا جاتا ہے' اس سورۃ کو میرے اور آپ کے خالق و مالک نے...... میرے اور آپ کے پیرومرشد --- آقائے دو جہاں --- سرورِ کون ومکاں --- ماہِ درخشاں --- پیغمبر زماں --- صاحب قرآن --- جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر مکہ معظّمہ میں نازل فرمایا:

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رب کائنات نے اس سورۃ کا نام سورۂ اخلاص کیوں رکھا؟ اگر اس سورۃ کے کلمات' الفاظ اور آیات کے مطالب ومفاہیم اور معانی کی طرف غور کریں تو یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ چونکہ اس سورت میں رب کائنات نے اپنی خالص توحید کو بیان فرمایا ہے' اس لئے اس سورت کا نام ہی سورۃ اخلاص رکھ دیا گیا ہے۔

کتاب وسنت کے پروانو! اور قرآن حدیث کے علمبردارو! ان شاء اللہ الرحمٰن آج کا بیان اسی سورۃ کے تحت ہوگا اور میں یہ کوشش کروں گا کہ اپنی معروضات اور گذارشات کو ان آیات پر مرکوز رکھوں اور ان آیات کے تحت محدود رکھوں' اللہ تعالیٰ میری حاضری اور آپ تمام احباب کی تشریف آوری کو شرف قبولیت سے نوازے۔

میرے بھائی! آمنہ کے لال --- پیکر حسن وجمال --- صاحب شرف وکمال --- اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ والوں کو اصل اختلاف اسی بات کا تھا' وہ کہتے تھے' اے محمد (ﷺ) تو اللہ تعالیٰ کی دعوت ضرور دے لیکن ایک اللہ کی نہ دے' ہم رب کو مانتے ہیں' زمینوں اور آسمانوں کا خالق و مالک اس کو جانتے ہیں' ہم رزاق اس کو گردانتے ہیں' لیکن تو جو بار بار کہتا ہے کہ ایک وہی ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں' تیری یہ بات ہم کو برداشت نہیں ہوتی' بلکہ یہ بھی ہے اور اس کے ساتھ اور بھی ہیں۔

اللہ والو! میرے اور آپ کے پیر و مرشد علیہ السلام کے ساتھ ان کا اصل جھگڑا یہ تھا' یہ مسئلہ نہیں تھا کہ وہ رب نہیں مانتے تھے۔ یہ بات قرآن پاک میں لکھی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝

(بنی اسرائیل : ٤٦)

آج ذرا یہ بھی نوٹ فرمانا' میں قرآن پاک کی جتنی آیات پڑھوں گا' ان شاء اللہ الرحمٰن ان میں لفظ "احد" یا "واحد" آئے گا' یہ نوٹ کرتے جانا اور کسی نتیجہ پر پہنچ جانا' قرآن و حدیث کا وعظ سنا کریں' الحمد للہ اہلحدیث کے اسٹیج داستانوں' بلھے شاہ کے دوہڑوں' گپوں اور خرافات بازی سے بالکل بیزار اور تنگ ہیں' اللہ آپ کو کتاب و سنت کا سچا پروانہ بنائے۔

فرمایا' اے محمد ﷺ' جب آپ قرآن میں اپنے ایک رب کو یاد کرتے ہیں تو یہ کمر پھیر کر نفرت کرتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں' یہ ایک الٰہ کی یکتائی اور ایک الٰہ کی الوہیت سننا گوارہ نہیں کرتے' ابھی نہیں سمجھ آئی تو میں ایک اور مقام سنانے لگا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ (الزمر : ٤٥)

اے محمد (ﷺ) جب ایک اللہ کو یاد کیا جاتا ہے تو ان کے دل جل کر سیخ کباب ہو جاتے ہیں' ان کے دل کوئلہ ہو جاتے ہیں' یہ میری توحید سے چڑ جاتے ہیں' میری یکتائی کے نعرے سے آگ بگولہ ہو جاتے ہیں' لیکن جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور!

خداؤں اور داتوں کا ذکر ہو ---- لات و منات کا ذکر ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیروں' فقیروں کا ذکر ہو---یغوث یعوق کا ذکر ہو
وداور سواع کا ذکر ہو---ہبل اور عزیٰ کا ذکر ہو

تو پھر بڑے خوش ہوتے ہیں' پھر تو اچھلتے کودتے اور بھنگڑے ڈالتے ہیں' لیکن آپ نے گھبرانا نہیں' ان کو آپ کے ساتھ عداوت اور اختلاف یہ ہے' اور یہی تو وہ کہتے تھے کہ:

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ○ (ص: ٥)

ہم کو یہ گوارہ نہیں ہوتا' تو کہتا ہے ایک ہی رب ہے' یہ عجیب وغریب چیز ہے۔

بابا جی صمصام رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر منور فرمائے' آپ فرماتے ہیں ع

میں صدقے نبوت دا اعلان کر کے
محمد نے بھونڈاں دی کھکھر ہلائی
یہودی' عیسائی' ایرانی' تورانی
مکی' ہاشمی' ہندی چینی ملائی
بنے سارے دشمن لہو دے پیاسے
پھڑو مارو مارو دوہائی دوہائی
ایہہ ساڈے معبوداں دا بے ادب جمیا
لئی پھردا اکو خدا دی خدائی

پھر کیا میرے محبوب رک گئے ہیں' اللہ کے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ (الاخلاص: ١-٤)

میرے بھائی! یہ نعرہ صرف میرے مصطفےٰ علیہ السلام کا ہی نہیں' بلکہ آمنہ کے لال علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے بھی جتنے انبیاء علیہم السلام تشریف لائے ہیں' ان سب کا آوازہ' ان سب کا نقارہ اور ان سب کی وعظ و تبلیغ کا ایک ہی محور ہے کہ دنیا کے لوگو' کائنات کا!

خالق ایک ہے......رازق ایک ہے......معبود ایک ہے...... مسجود ایک ہے......مشکل کشا ایک ہے......حاجت روا ایک ہے

اور پوری مخلوق کا داتا ایک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے کہنا ہے' قرآن پاک سنائیں' کون سا نبی کہتا ہے کہ رب ایک ہی ہے۔ لفظ ''احد'' اور ''واحد'' کو ذہن میں رکھنا' رب کا ایک نبی دنیا سے جانے لگا ہے۔ اب کسی نے اس بات سے بھی اختلاف کرنا ہے کہ یزدانی کہتا تھا' نبی دنیا سے چلا گیا ہے' کیا نبی بھی کبھی فوت ہوئے ہیں؟

اب لفظ ''موت'' کو ذہنوں میں لے آئیں' اور دیکھنا کہ لفظ ''موت'' کس کے متعلق آ رہا ہے اور کون استعمال کر رہا ہے' اس نبی کا نام سیدنا یعقوب علیہ السلام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي (البقرة: ١٣٣)

اللہ کے نبی یعقوب علیہ السلام دنیا سے جانے لگتے ہیں تو اپنے تمام بیٹوں کو اکٹھا کرتے ہیں' اے میرے بیٹے یوسف تم بھی آ جاؤ' بنیامین تم بھی آ جاؤ' فلاں تم بھی آ جاؤ' کنویں میں گرانے والے بھی آ گئے اور دوسرے تیسرے بھی آ گئے' اللہ کے نبی تمام بیٹوں کو اکٹھا کر کے فرماتے ہیں: اے میرے بیٹو! میں دنیا سے جانے لگا ہوں' مجھے تمہاری ایک فکر لاحق ہے' مجھے نہ تمہارے کاروبار کی فکر' نہ تمہاری زمینوں کی فکر' بیٹے پوچھتے ہیں' ابا جی! آپ کو کس چیز کی فکر پڑ گئی ہے؟

فرمایا: اے میرے بیٹو! مجھے یہ بتاؤ' تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے۔ تو بیٹے یک زبان ہو کر کہتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ (البقرة: ١٣٣)

آ ؤ میں آپ کی ملاقات سیدنا جناب یوسف علیہ السلام سے کرادوں' رب کا کرنا اس طرح ہوا کہ جناب یوسف علیہ السلام جیل میں چلے گئے۔

اللہ والو! پتہ یہ چلا کہ جیل جانا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے' جیل میں بڑے لوگ جاتے ہیں!

کوئی کسی کا قبہ توڑ کر جاتا ہے...... کوئی کسی کی دوکان لوٹ کر جاتا ہے۔

کوئی کسی کو قتل کر کے جاتا ہے...... کوئی کسی کی بہو بیٹی اغوا کر کے جاتا ہے۔

صدقے جاؤں' میرا پیغمبر یوسف علیہ السلام کس طرح گیا' زلیخا کہتی ہے' اے یوسف تو! اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے کہنے پر لگ گیا تو تخت ملے گا۔

اگر میرا کہنا مان لیا تو محل ملیں گے...... اگر میرا کہنا مان لیا تو سونے چاندی کے خزانے تیرے ہاتھ میں پکڑا دوں گی...... اگر میرے کہنے پر چل پڑا تو عیش کرے گا۔

یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں' بتا کیا کہتی ہے' زلیخہ کہنے لگی' چل ہم برائی کر لیں' اگر تو میرے کہنے پر برائی نہ کرے گا تو پھر جیل کے دروازے تیری انتظار میں کھڑے ہیں' صدقے جاؤں! بات سننے والی ہے۔

اللہ کا نبی کہتا ہے:

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ (یوسف : ۳۳)

اللہ! یہ کہتی ہے یہ باغ' باغیچے' محل اور تخت ہیں' اگر میں اس کا کہنا مان لوں تو میرے لئے سونے چاندی کے خزانے ہیں اور اگر میں اس کے کہنے پر نہ چلوں تو پھر میرے لئے جیل کی کال کوٹھڑی ہے' اے میرے اللہ' مجھے بدکاری سے بچا لینا' مجھے ان تختوں اور خزانوں سے جیل کا کمرہ بہتر ہے۔

معلوم ہوا کہ برائی سے رکتا رکتا یا برائی کو روکتا روکتا نبی بھی کسی وقت جیل میں جا سکتا ہے' اللہ ذوالجلال کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ یہ ہمارے انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے' آج یزدانی بھی اس معاشرے میں!

نہ شرک برداشت کرتا ہے...... نہ بدعت برداشت کرتا ہے...... نہ برائی برداشت کرتا ہے۔

یہ شرک و بدعت روکنے کے لئے اگر مجھے جیل میں جانا پڑتا ہے تو مجھے کسی قسم کا نہ باک ہے--- نہ خوف ہے--- نہ دریغ ہے' کوئی خوف و خطرہ نہیں۔ ان شاء اللہ شرک و بدعت کے خلاف جہاد ہوتا رہے گا' جب تک میری جان میں جان رہے گی' مونہہ میں زبان رہے گی' کوئی ماں کا لال ہماری راہ میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔

اہلحدیثو! دلیر رہو' یہ دَور آپ کا ہے' لوگ بوکھلا گئے ہیں' گھبرا گئے ہیں' اس لئے اب لوگ کتاب و سنت کی سچی دعوت پر لبیک کہہ رہے ہیں' اس طرف سے لوگ نکل رہے ہیں ادھر سے لوگ ٹوٹ رہے ہیں اور الحمد للہ' ثم الحمد للہ اس خالص دعوت کے ساتھ مل رہیں' ان شاء اللہ' مجھے یقین ہے کہ آئندہ دور جو آ رہا ہے' وہ کتاب و سنت کا دور ہوگا' لوگ قبروں سے بیزار ہیں' مزاروں سے تنگ ہیں' ان پیروں' فقیروں سے متنفر ہیں' اب لوگ ملنا چاہتے ہیں تو رب کریم اور مصطفےٰ علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ملنا چاہتے ہیں۔

میرے برادر! اللہ کا نبی جیل میں چلا گیا' جیل میں جا کر بھی نبی نے آرام نہیں کیا بلکہ اپنا کام وہاں بھی جاری رکھا' لوگ کہتے ہیں' ان کو جیل میں ڈال دیں گے تو کام ختم ہو جائے گا' میں کہتا ہوں کام ختم نہیں ہوتا بلکہ بڑھ جائے گا' ہم جیل میں بھی جائیں گے تو ان شاء اللہ وہاں بھی تمہارے لئے دعائے قنوت ہی پڑھتے رہیں گے' تم کو آرام سے نہیں بیٹھنے دیں گے۔

دیکھیں! اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام جیل میں چلے گئے تو جیل کی اس کوٹھڑی میں آپ کو کچھ ساتھی مل گئے' اللہ کے پیغمبر نے سوچا کہ یہ موقعہ بھی غنیمت ہے' اگر باہر نہیں تو اندر ہی سہی' میں اپنا کام جاری رکھوں' آپ اپنے ساتھیوں کو کہتے ہیں:

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ مَاتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (یوسف: ۳۹۔۴۰)

اے میرے جیل کے دو ساتھیو! مجھے یہ بتاؤ کہ

چھوٹی چھوٹی ربیاں زیادہ اچھی ہیں...... چھوٹی چھوٹی داتیاں زیادہ اچھی ہیں...... چھوٹی چھوٹی خدائیاں زیادہ اچھی ہیں...... یا زبردست طاقتوں والا ایک رب ہی کافی ہے؟

قرآن پاک کی طرف غور کرنا! یہ جن کی تم پوجا کر رہے ہو۔

یہ گھوڑے شاہ ہے...... یہ ننگے شاہ ہے...... یہ توڑی شاہ ہے

یہ لسوڑی شاہ ہے...... یہ کٹے شاہ ہے...... یہ بکرے شاہ ہے

یہ فلاں شاہ ہے...... یہ فلاں داتا ہے...... یہ فلاں غوث ہے

اللہ والو! سن لو' اللہ کریم نے بالکل کوئی آیت' دلیل اور حکم نازل نہیں فرمایا کہ یہ تمہارا غوث ہے' یہ تمہارا داتا ہے' یہ تمہارا مشکل کشا ہے اور یہ تمہارا فلاں ہے۔

اگر اب بھی آپ کو سمجھ نہیں آئی تو میرے پیچھے پیچھے چلے آنا تاکہ میں آپ کی ملاقات آمنہ کے لال' پیغمبر رب ذوالجلال اور ساری کائنات کے سردار سے کرا دوں میرے اور آپ کے پیرو مرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' میرے محبوب آپ بھی ایک اعلان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیں یا اللہ کیا کہوں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا○

(الکھف: ۱۱۰)

اے میرے محمد ﷺ اعلان فرما دیں کہ اے دنیا کے لوگو! میں بھی تم جیسا ایک بشر ہوں۔ ایک مولوی کہتا ہے' اللہ نے کہا ہے' نبی تو کہہ دے کہ میں بشر ہوں' میں نے تجھے نہیں کہنا کہ تو بشر ہے' میں نے کہا اس کا مطلب تو یہ ہوا "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○" میرے نبی ﷺ آپ کہہ دیں' اللہ تعالیٰ ایک ہے' میں نے نہیں کہنا کہ اللہ ایک ہے' اللہ اس قوم کو ہدایت عطا فرما۔

فرمایا' میں تمہارے جیسا بشر ہوں کیا مطلب!

تمہاری بھی ماں' میری بھی ماں' تمہارا بھی باپ' میرا بھی باپ' تمہارے بھی چچے تائے' میرے بھی چچے تائے' تمہاری اولاد' میری بھی اولاد' تمہاری بیویاں' میری بھی بیویاں' تمہارا ناک' میرا بھی ناک' تمہاری بھی دو آنکھیں' میری بھی دو آنکھیں' تمہارے دانت' میرے بھی دانت' تمہاری زبان' میری بھی زبان' تمہارے ہاتھ' میرے بھی دو ہاتھ' تمہارے دو پیر' میرے بھی دو پیر' تمہارا بھی دماغ' میرا بھی دماغ' تمہارا بھی دل' میرا بھی دل' تم بھی کھاتے' میں بھی کھاتا' تم بھی پیتے' میں بھی پیتا' تم بھی قضائے حاجت کرتے میں بھی کرتا' تم بھی ہنستے میں بھی ہنستا' تم کو غم آتا' مجھے بھی آتا' تم بھی مسکراتے' میں بھی مسکراتا' تم بھی روتے' مجھے بھی رونا آتا' تم بھی غسل کرتے' میں بھی کرتا' تم کو بھی اونگھ آتی' مجھے بھی آتی' تم کو بھی نیند آتی اور مجھے بھی آتی ہے' ان چیزوں میں میرا اور تمہارا کوئی فرق نہیں اگر میرا اور تمہارا فرق ہے تو نبوت و رسالت کا فرق ہے' میری طرف جبرائیل علیہ السلام آتا ہے' میرے اوپر رب کریم کا کلام' قرآن آتا ہے اس لحاظ سے تم میرا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

دیکھ لیں! جنس ہونے کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں!

وصف کا فرق ہے   صفت کا فرق ہے   کلام کا فرق ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمال کا فرق ہے عظمت کا فرق ہے رفعت کا فرق ہے

علو مقام کا فرق ہے ارتقائے مرتبت کا فرق ہے بلندی درجات کا فرق ہے

جہاں تک آقا علیہ السلام کی عظمت کا تعلق ہے تو کعبہ کے رب کی قسم ہے' اہلحدیثوں سے بڑھ کر کوئی نبی علیہ السلام کی شان جانتا اور پہچانتا ہی نہیں' آپ بشر ہیں لیکن رب کی ساری کائنات سے افضل اور اعلیٰ ہیں' آپ کے ہاتھ انسانوں جیسے ہیں' زبان انسانوں جیسی ہے لیکن

نبی علیہ السلام کے ہاتھ بڑے ہی مبارک ہیں۔

نبی علیہ السلام کی زبان اطہر بڑی ہی مبارک ہے۔

نبی علیہ السلام کی آنکھیں بڑی ہی خوبصورت ہیں۔

مصطفیٰ علیہ السلام کا چہرہ بڑا ہی اعلیٰ ہے۔

نبی علیہ السلام کے پَیر بڑے ہی مبارک ہیں۔

یہ میں نہیں کہتا بلکہ رب کریم آپ کے جسم کے اعضاء کا تذکرہ کر کے قسمیں اٹھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالضُّحٰیo وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی o (الضحی: ۱،۲)

قرآن تیرے چہرے کا تو ذکر نہیں کرتا' مصطفیٰ علیہ السلام کے چہرہ پُرانوار کا ذکر کرتا ہے' دیکھے!

وَالْعَصْرِ o اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ o (العصر: ۱،۲)

میرے اللہ نے تیرے زمانے کی قسم نہیں اٹھائی' مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی قسم اٹھائی ہے۔

دیکھ لیں! کہیں آواز آتی ہے:

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی o مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی o وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی o اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی o عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰی o ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰی o وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی o ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی o فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی o فَاَوْحٰۤی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی o مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی o اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا يَرٰی o وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی o عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی o عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی o اِذْ يَغْشَی السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰی o مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی o لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی o (النجم: ۱۔۱۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں مصطفیٰ علیہ السلام کی رسالت کے تذکرے..... کہیں آقا علیہ السلام کے دل کے تذکرے..... کہیں مصطفیٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے تذکرے..... کہیں آقا علیہ السلام کے ہاتھوں کے تذکرے..... کہیں مصطفیٰ علیہ السلام کے پیروں کے تذکرے..... کہیں مصطفیٰ علیہ السلام کی زبان کے تذکرے..... کہیں مصطفیٰ علیہ السلام کے چہرے کے تذکرے..... کہیں مصطفیٰ علیہ السلام کی زلفوں کے تذکرے..... کہیں مصطفیٰ علیہ السلام کی کملی کے تذکرے..... کہیں مصطفیٰ علیہ السلام کے لباس کے تذکرے..... کہیں نبی علیہ السلام کے جہاد کے تذکرے..... کہیں مصطفیٰ علیہ السلام کے غزوات کے تذکرے..... کہیں نبی علیہ السلام کے معراج کے تذکرے..... کہیں رسول علیہ السلام کی نماز کے تذکرے..... کہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے تذکرے..... کہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے تذکرے..... کہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے تذکرے..... کہیں نبی علیہ السلام کی جلوت کے تذکرے..... کہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلوت کے تذکرے' کہیں آقا علیہ السلام کی زندگی کے تذکرے اور کہیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تذکرے۔

سارا قرآن بھرا ہوا ہے تو نبی علیہ السلام کی شان سے بھرا ہوا ہے لیکن یہاں شان کی بات نہیں ہو رہی' مصطفیٰ علیہ السلام کی جنس کی بات ہو رہی ہے' ہم سے بڑھ کر شان کون جانے' جن کا ہے' ہی ایک' جنھوں نے دل میں بسایا تو آمنہ کے لال علیہ السلام کو بسایا' پھر کسی اور کو بسانے کی جگہ ہی نہیں رہی' وہابیوں کا دل ہی اتنا سا ہے' اس میں جگہ ہے تو اللہ تعالیٰ اور مصطفیٰ علیہ السلام کی محبت کی ہے' تمہارے دل تو ''بٹھل'' ہیں' جس میں!

طوطے شاہ کی محبت نانگے شاہ کی محبت گھوڑے شاہ کی محبت

پاکپتن کی محبت اجمیر کی محبت بغداد کی محبت کوفے کی محبت

اور ہمارے پاس مدینہ کی محبت' اس کے بعد ہمارے دلوں میں جگہ ہی نہیں' اللہ تو گواہ ہے' ہمارا ماتھا جھکے گا تو تیرے آگے جھکے گا' اور دل میں بسائیں گے تو تیرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بسائیں گے۔

دیکھ لیں! ایک صاحب دل کہتا ہے ع

نبی ان سا جہاں میں پھر نہیں آیا نہ آئے گا
بشر ان سا جہاں میں پھر نہیں آیا نہ آئے گا
بہت آئے جہاں میں ساقیان دلربا لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال ساقی کوثر نہیں آیا نہ آئے گا
خلیل اللہ بھی آئے' کلیم اللہ بھی لیکن
محمد پاک سا مظہر نہیں آیا نہ آئے گا

بات سننے والی ہے ع

یوں تو حسن یوسف کا چرچا ہے زمانے میں
پر محمد سا حسین پیکر نہیں آیا نہ آئے گا
میرا اعلان ہے لوگو! میرا پیغام ہے لوگو
محمد سے نبی بہتر نہیں آیا نہ آئے گا

میرے بھائی! آنے والے دو فرشتے آگئے' انہوں نے ترازو لگا کر ایک پلڑے میں مصطفیٰ علیہ السلام کو رکھ دیا اور دوسری طرف ایک آدمی بٹھا کر وزن کیا' تو میرے آقا علیہ السلام کا پلڑا بھاری ہو گیا' اس نے کہا' اب دس بٹھاؤ' چنانچہ دس بٹھا کر ایک طرف مصطفیٰ علیہ السلام کو بٹھایا تو آقا علیہ السلام کا پلڑا بھاری ہو گیا' اب اس نے کہا' ایک طرف سو بٹھاؤ اور ایک طرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹھاؤ' وزن کیا گیا تو آقا علیہ السلام کا پلڑا بھاری ہو گیا' یہ دیکھ کر ایک فرشتہ دوسرے کو کہنے لگا' سن لے' اگر ایک طرف ساری کائنات بٹھا دیں اور ایک طرف امام کائنات علیہ السلام کو بٹھا کر وزن کریں گے تو مصطفیٰ علیہ السلام کا پلڑا پھر بھی بھاری ہو جائے گا۔ [1]

میرے برادر! نبی صلی اللہ علیہ وسلم شان کے لحاظ سے سب سے اونچے اور اللہ تعالیٰ سے نیچے ہیں' اگر ہم سے آقا علیہ السلام کی شان پوچھتا ہے تو میرا عقیدہ نوٹ کر لے ع

خدا سے تو کم ہیں اور سب سے زیادہ
دو عالم سے اعلیٰ ہمارے محمد

ایک پنجابی میں کہتا ہے ع

مقام محمد دے کی کہنے بھلّے
خدائی توں اتے خدا کولوں تھلے

میرے دوست اگر نہیں سمجھا تو آ' میں تجھے رب کا قرآن سناؤں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' اے

---

[1] سنن دارمی۔ باب کیف کان اول شان النبیؐ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے محبوب! اپنی وضاحتیں کر کے ذرا میری توحید کی بھی وضاحتیں کر دیں!

اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ (الكهف: ٦)

اے کائنات کے لوگو! سن لو، تمہارا رب بھی ایک ہے، تمہارا الٰہ بھی ایک ہے۔

وہابیو! آپ نے تو حق ادا کر دیا ہے کہ آپ کا اللہ ایک ہے اور کائنات میں آپ کا مصطفیٰ ﷺ ایک ہے، مکہ میں آپ کا دربار ایک ہے اور مدینہ میں آپ کی سرکار ایک ہے، لوگوں کی سرکاروں کے بھی فلڈ آئے ہوئے ہیں اور درباروں کے بھی فلڈ آئے ہوئے ہیں۔

سنو! اہلحدیث اس کو کہتے ہیں، جس کا دربار ایک ہو اور جس کی سرکار ایک ہو، ہم اس دربار کے علاوہ اپنا ماتھا کسی دوسرے کے آگے نہیں جھکائیں گے اور اس سرکار کے علاوہ کسی اور کا دامن نہیں پکڑیں گے، اس کا نام ہے مسلک اہل حدیث۔

ابھی بھی نہیں سمجھے تو آؤ میں ذرا آگے آپ کو تھوڑی سی سیر کراؤں، قربان جاؤں، میرے آقا علیہ السلام قرآن پڑھ رہے ہیں کہ جنوں کی جماعت آ گئی، یہ مشرک اور کافر ہیں، مصطفیٰ علیہ السلام کا قرآن سنتے ہیں تو ہوا کیا۔ جو!

مشرک آئے، مواحد بن گئے...... کافر آئے، مسلمان بن گئے۔

رب سے ٹوٹے ہوئے آئے، رب کے ساتھ مل گئے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ (الجن: ١، ٢)

(وہ لفظ ''احد'' پھر آ گیا ہے) جن ایک دفعہ قرآن سن کر کہتے ہیں، آج ہم نے قرآن سنا ہے، آج کے بعد رب کے ساتھ شرک نہیں کریں گے۔

میرے برادر! ایک آپ ہیں کہ روز قرآن سنتے ہیں اور مولوی آپ کو سناتے ہیں لیکن سنانے والے بھی شرک کر رہے ہیں اور سننے والے بھی شرک کر رہے ہیں۔ اور ایک وہ جنوں کی جماعت کہ جب انہوں نے ایک دفعہ قرآن سنا تو ان کے دل کی کائنات ہی بدل جاتی ہے، وہ کہتے ہیں:

وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ (الجن: ٢)

میرے بھائی قرآن اس طرح سنا کریں، جس طرح ان جنات کی جماعت نے سنا، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح نہیں کہ خالی ہاتھ آئے اور خالی ہاتھ چلے گئے' جن مشرک آئے ہیں لیکن اپنا آپ سنوار کر چلے گئے ہیں' وہ کہتے ہیں ہم اب تک بھولے ہی رہے ہیں' آج کے بعد ہم رب کے ساتھ شرک نہیں کریں گے۔

ذرا بات سمجھیں! ایک ہے شرک کرنا --- ایک ہے شرک نہ کرنا --- ایک ہے شرک کروانا --- اور ایک ہے شرک کرتے ہوئے کو روکنا' ہم اور ہمارے بڑے شرک نہیں کرتے' بات یہاں ختم نہیں ہو جاتی کہ شرک نہ کرو' بلکہ اصل بات یہ ہے کہ شرک کرتے ہوئے لوگوں کو روکو' جس طرح میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مولویو! شرک نہ کرنا اور (معمولی) بات ہے' شرک کرتے ہوئے لوگوں کو روکنا اور بات ہے' اللہ کے پیغمبر علیہ السلام نے جب سنایا کہ اللہ ہی اللہ ہے' تو وہ سب سن کر کہتے ہیں کہ ہم آج کے بعد کسی اور کو نہیں پوجیں گے۔ دیکھ لے۔

جس کو تو پوج رہا ہے' وہ خود پوجا کر رہا ہے۔
جس کو تو مشکل کشا کہتا ہے' وہ خود مشکل میں پھنسا ہوا ہے۔
جس کو تو حاجت روا کہتا ہے' وہ خود حاجتیں رب کے آگے بیان کر رہا ہے۔
جس سے تو اولاد مانگتا ہے' یہ خود دنیا سے بے اولاد گیا ہے۔
جس سے تو بچے مانگتا ہے' یہ ساری عمر خود مانگتا گیا ہے۔
جس کے آگے تو ہاتھ پھیلاتا ہے' اس نے ساری زندگی خود رب کے آگے ہاتھ پھیلایا ہے۔
جس کے آگے تو ماتھا جھکاتا ہے' اس نے ساری زندگی ماتھا جھکایا ہے تو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکایا ہے۔

جو خود محتاج ہے تو اس کو کہتا ہے کہ دے دے؟
جو خود مشکل میں پھنسا ہوا ہے' تو اس کو کہتا ہے کہ مشکل کشائی کر دے۔
میں اسی لئے کہتا ہوں ؏

جو حاجت مند خود ہووے' اوئیں حاجت روا ہندا
جنھوں خود مشکلاں آون' اوئیں مشکل کشا ہندا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو عابد خود ہووے لوکو اونئیں معبود ہو سکدا
شریعت مصطفےٰ دی وچ بشر مسجود نئیں ہو سکدا

پچھلے دنوں ہم حضرت الامیر کی امارت اور خطیب ملت کی قیادت میں عراق چلے گئے' ہم نے پروگرام کے مطابق جمعہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی مسجد میں پڑھا' امام نے ہمارے سامنے سنتیں پڑھیں' سینے پر ہاتھ باندھے' رفع الیدین کی' پہلی آذان ہو چکی تھی' اب اس نے منبر پر چڑھ کر اہلحدیثوں کی طرح خطبہ دیا' جب جماعت کرواتا ہے تو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی مسجد میں اتنی زور سے ''امین'' ہوتی ہے' اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ چھت پھٹنے لگی ہے' جب ہم شیخ صاحب کی قبر پر دعا کرنے لگے تو ہم نے وہاں نہ کوئی بغدادی دیکھا --- نہ کوفی دیکھا --- نہ عراقی دیکھا --- وہاں سجدہ کرتے دیکھے تو پاکستانی دیکھے' وہ پانچ سات جس طرح یہاں سجدہ کرتے گئے' اسی طرح وہاں کرنے لگے' وہاں کے لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ قبروں کو پوجنا ہے' شیخ جیلانی رحمہ اللہ سر گرا کر مانگتے ہیں تو عرش والے اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ بدر کا میدان ہے' میرے مصطفےٰ علیہ السلام نے سر سجدہ میں گرایا ہوا ہے۔ ❶

میرے مصطفےٰ علیہ السلام بھی مانگتے ہیں تو رب سے مانگتے ہیں' سجدہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو کرتے ہیں۔

دوستو! یہ مساجد تم بھی بناتے ہو اور ہم بھی بناتے ہیں' لیکن فرق کیا ہے' قرآن کریم فرق کو واضح کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ (الجن: ۱۸، ۱۹)

یہ مساجد اللہ تعالیٰ کی ہیں' ان مساجد میں رب کے علاوہ کسی اور کو رب کے ساتھ نہ پکارا کرو۔

اے میرے نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی اعلان کر دیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ (الجن: ۲۰)

کہ مشکلات اور مصیبتوں میں' میں بھی پکارتا ہوں تو اپنے رب کو پکارتا ہوں۔

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب قصہ غزوۃ بدر، رقم الحدیث: ۳۹۵۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیثو! شرک صرف یہی نہیں کہ سجدہ رب کے علاوہ کسی اور کو نہیں کرنا' بلکہ یہ بھی شرک ہے کہ رب کے علاوہ کسی دوسرے کا قانون مانا جائے' کعبہ کے رب کی قسم ہے' اگر!

دوسرے کا قانون مانتے ہو تو مشرک ہو جاؤ گے۔

دوسرے کا نظام مانتے ہو تو نبی علیہ السلام کے گستاخ اور بے ادب ہو جاؤ گے' ہم نے صرف اتنا ہی سمجھا ہے کہ قبروں کو پوجنا شرک ہے' فتویٰ آ ور نظام جس کا جی چاہے' مان لیں۔

اہلحدیثو! آج سے یہ تہیہ اور فیصلہ کر لو کہ ہم نے نظام ماننا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ماننا ہے اور سنت ماننی ہے تو مصطفیٰ ﷺ کی ماننی ہے۔

سنیں! آج کل شریعت بل کا بڑا شور پڑا ہوا ہے' کوئی غصہ کرتا ہے تو کر جائے' کوئی ناراض ہوتا ہے تو ہو جائے' کعبہ کے رب کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں' کتاب وسنت کے نظام کے لئے اگر مخلص ہیں تو اہلحدیث مخلص ہیں' جو ورغلائے گئے ہیں ان کی بات نہیں کرتا' اس ملک میں کتاب وسنت کا نظام چاہتے ہیں تو اہلحدیث چاہتے ہیں اور جماعت اسلامی بھی نہیں چاہتی' کیونکہ جماعت اسلامی کے بڑوں کا فتویٰ یہ ہے' مودودی صاحب نے کہا ہے کہ چونکہ اس ملک کی اکثریت حنفی ہے' اس لئے یہاں فقہ حنفی آئے' بریلوی اور دیو بندی پہلے ہی کہتے ہیں کہ فقہ حنفی آئے' یہ سب کتاب وسنت سے مخلص نہیں اگر مخلص ہیں تو اہل حدیث مخلص ہیں۔

ہمارے بعض دوستوں کو ورغلایا گیا ہے کہ جو پہلا شریعت بل تھا' وہ ہم نے تمہارے کہنے پر چھوڑ دیا ہے' ترمیم کر لو میں کہتا ہوں' ترمیم تو بعد میں ہوئی ہے' ہمارے دوستوں نے تو پہلے شریعت بل پر بھی دستخط کر دیئے تھے' ہم نے کہا' یہ کیا ظلم کرنے لگے ہو' جس کے لئے چودہ سو سال سے ہمارے اکابر نے قربانیاں دیں --- گلے کٹوائے --- وطن چھوڑے --- اپنی اولادیں ذبح کروائیں --- ملک سے بے ملک ہوئے --- وطن سے بے وطن ہوئے --- سب جائیدادیں چھوڑ دیں --- بلڈوزر چلا دیئے --- مکان تباہ کر لئے --- اور بالاکوٹ کی پہاڑیوں پر آ کر ذبح ہو گئے' ان سے غداری کر رہے ہو' کوئی کرتا ہے تو کرے' یزدانی بزدل اور بے غیرت نہیں' ہم اپنے بڑوں سے بے وفائی نہ کریں گے۔

سنو! اہلحدیث کے جیتے جاگتے اس ملک میں فقہ حنفی نہیں آئے گی بلکہ کتاب وسنت آئے گی' فقہ حنفی ہماری لاشوں پر تو آ سکتی ہے' لیکن ہمارے جیتے جاگتے نہیں آ سکتی' شریعت بل لے کر آ' میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھے اس میں دکھاؤں اگر نہ دکھاؤں تو منبر پر چڑھنا چھوڑ دوں گا' اس میں ترمیم یہ ہوئی ہے کہ اب قرآن وحدیث کی تشریح فقہ حنفی اور مستند ائمہ کے اقوال سے ہوگی' اہلحدیث اس کو بھی نہیں مانتے۔

میرے بھائی! مجھے بتائیں کہ میرے صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن سمجھا ہے...... میرے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قرآن سمجھا ہے...... میرے عثمان نے قرآن سمجھا ہے...... علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قرآن سمجھا ہے...... میرے حسین رضی اللہ عنہ نے قرآن سمجھا ہے...... میرے حسن رضی اللہ عنہ نے قرآن سمجھا ہے...... میرے طلحہ رضی اللہ عنہ نے قرآن سمجھا ہے...... میرے زبیر رضی اللہ عنہ نے قرآن سمجھا ہے۔

اگر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قرآن سمجھا ہے تو کیا فقہ حنفی سے سمجھا ہے۔ کیا اس وقت فقہ حنفی تھی؟ اگر بغیر فقہ حنفی کے!

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قرآن سمجھ سکتے ہیں...... میرے عمر فاروق رضی اللہ عنہ قرآن سمجھ سکتے ہیں...... میرے پیارے عثمان رضی اللہ عنہ قرآن سمجھ سکتے ہیں...... میرے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ قرآن سمجھ سکتے ہیں۔

تو کعبہ کے رب کی قسم ہے' اہلحدیث بھی بغیر فقہ حنفی کے قرآن سمجھ سکتے ہیں' ہم کو بھی کسی کی فقہ کی حاجت اور ضرورت نہیں ہے۔

سنو! ہم ٹکرا جائیں گے' اور ٹکرانے والوں سے یا تو ہم پاش پاش ہو جائیں گے' یا پھر وہ ہو جائیں گے لیکن اس ملک میں نظام آئے گا تو کتاب وسنت کا آئے گا۔

سنو! میرے مصطفےٰ علیہ السلام نے ڈنکا بجایا!

قُلْ إِنَّمَآ أَدْعُوا رَبِّي وَلَآ أُشْرِكُ بِهِۦٓ أَحَدًا ۝ (الجن: ٢٠)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ (الاخلاص: ١-٤)

وقت کافی ہوگیا ہے' یار زندہ صحبت باقی' میں ان الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے قرآن اور مصطفےٰ علیہ السلام کے فرمان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ۝

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ ۝ وَالشَّاكِرِيْنَ ۝

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

❀❀......❀❀❀......❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرت النبی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ دَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا (الاحزاب: ٤٦)

تیری پرواز کہ تو لوح وقلم تک پہنچا
اور میری پرواز کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

آج میں اپنے پیرومرشد --- نبی زماں --- سرورکون ومکاں --- صاحب قرآن --- ماہ درخشاں --- جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے باب سے کس کس ورق کو الٹوں، میں سوچ رہا تھا کہ آج میں اپنے!

آقا ﷺ کی ولادت بیان کروں...... مصطفےٰ ﷺ کی رضاعت بیان کروں...... آقا ﷺ کی شرافت بیان کروں...... مصطفےٰ ﷺ کی سعادت بیان کروں...... نبی ﷺ کی نجابت بیان کروں...... آقا ﷺ کی رسالت بیان کروں...... مصطفےٰ ﷺ کی خطابت بیان کروں...... آقا ﷺ کی امامت بیان کروں...... صدیق و امین ﷺ کی صداقت و امانت بیان کروں...... آقا ﷺ کی عدالت بیان کروں...... مصطفےٰ ﷺ کی سخاوت بیان کروں...... آپ ﷺ کی شجاعت بیان کروں...... محمد ﷺ کی عظمت بیان کروں...... امام الانبیاء ﷺ کی فضیلت بیان کروں۔

کیوں کہ جس طرف بھی میری نگاہ اٹھتی ہے تو میں آقا علیہ السلام کو اس میدان میں تنہا پاتا ہوں اور ساری کائنات سے ممتاز پاتا ہوں ع

قدم قدم پہ برکتیں، نفس نفس پہ رحمتیں
جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گذر گیا
جہاں نظر نہیں پڑی، وہاں ہے رات آج تک
وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گذر گیا

میں آج کے اس خطاب میں صرف نبی علیہ السلام کی سیرت سے چار اوراق کی ورق گردانی کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہوں' میں قربان جاؤں!

ایک ہے نبی ﷺ کی صداقت۔

ایک ہے میرے آقا علیہ السلام کی استقامت۔

ایک ہے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی نبوت کی جامعیت۔

ایک ہے میرے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کی خاتمیت۔

صاحبو! اور کتاب وسنت کے پروانو! یوتھ فورس کے شہبازو! اور جوانو! آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے!

نہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو منوایا ہے۔ نہ اپنی رسالت کو منوایا ہے۔

آمنہ کے لال علیہ السلام نے اگر منوایا ہے تو اپنی صداقت کو منوایا ہے۔

سن لیجئے' آقا علیہ السلام کوہ صفا پر چڑھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں!

لَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ٥ (یونس: ١٦)

میں نے تمہارے اندر اپنی چالیس سالہ زندگی گذاری ہے' بتاؤ تو سہی' کیا تم نے میرے لباس اور میرے جسم پر کوئی داغ اور دھبہ دیکھا ہے؟

آقا علیہ السلام پوچھتے ہیں:

هَلْ وَجَدْتُمُونِي صَادِقًا أَوْ كَاذِبًا۔

کیا تم نے مجھے سچا پایا یا جھوٹا۔ مجھے کیا پایا ہے؟

جواب آتا ہے' **مَا جَرَّبْنَكَ إِلَّا صَادِقًا**' اے محمد (ﷺ) ہم نے جب بھی آپ کو آزمایا تو صادق اور سچا ہی پایا ہے۔ ❶

میرے پیر و مرشد جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے سمجھا تھا کہ جب تک لوگ میری صداقت کے سامنے اپنے دلوں کو جھکا نہیں دیتے' تب تک یہ اپنے سروں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکانے پر تیار نہیں ہوں گے' اس لئے آپ نے سب سے پہلے اپنی صداقت کو منوایا۔

یہ ہیں میرے آقا --- یہ ہیں میرے مرشد --- یہ ہیں میرے پیر --- یہ ہیں میرے مطاع --- یہ ہیں اہلحدیثوں کے مقتدا --- یہ ہیں ہمارے رہنما جنہوں نے اپنی صداقت کا لوہا

---

❶ الرحیق المختوم ص ۱۱۴ کوہ صفا پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اغیار سے منوایا۔

آج! ہمارے بھی لیڈر ہیں...... ہمارے بھی قائد ہیں...... ہمارے بھی سیاستدان ہیں...... ہمارے بعض علمائے کرام ہیں اور ہمارے حکمران ہیں۔

کہ آقا علیہ السلام نے کبھی جھوٹ بولا؟ نہیں اور انہوں نے کبھی جھوٹ چھوڑا نہیں۔

یہ آقا علیہ السلام کی صداقت ہے۔

ذرا توجہ فرمایئے' ایک میرے مصطفےٰ علیہ السلام کی استقامت ہے!

کسی طرف سے طوفان ہے۔

کسی طرف سے آندھیاں اٹھتی ہیں۔

کسی بھی سے تلواریں لہراتی ہیں۔

کسی طرف سے نیزے چمکتے ہیں۔

کسی طرف سے پتھروں کی بارش ہے۔

کسی طرف سے گالی گلوچ کی آندھی ہے۔

کہیں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے وفاداروں کو تپتی ریت پر لٹایا جا رہا ہے لیکن آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ کوہ ہمالیہ کی مضبوط چٹان ہیں' دنیا کی کوئی طاقت نہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اثبات میں تزلزل پیدا کر سکی ہے' نہ نبی علیہ السلام کے قدم کو ڈگمگا سکی ہے' بلکہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو!

پیکرِ صبر ہیں---- پیکرِ تحمل ہیں---- پیکرِ حلم ہیں

اور اس آیت کی مکمل تفسیر ہیں:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ○ (حم سجدة: ٣٠)

ایک مقام پر فرمایا:

قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔

جب انہوں نے دیکھا کہ کوئی دھمکی کارگر ثابت نہیں ہوتی تو انہوں نے رخ بدلا' انسان دو طرح سے آزمایا جاتا ہے' دھمکی دے کر یا لالچ دے کر' جب وہ کامیاب نہ ہوئے تو کہنے لگے' اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم' آپ! مال و منال چاہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زہرہ جمال دوشیزہ چاہتے ہیں...... کوئی جاگیر چاہتے ہیں...... تو ہم دیتے ہیں۔

سنو! میرے مصطفےٰ علیہ السلام نے نہ کسی کی دھمکی کی پرواہ کی ہے اور نہ کسی کے لالچ کی پرواہ کی ہے۔ اہل حدیثو! آج آپ کی قیادت بھی نہ کسی کی دھمکی سے ڈرنے والی ہے اور نہ ہی کسی کے لالچ میں آنے والی ہے۔

سن لیجئے! ایک ہے صداقت --- ایک ہے استقامت --- اور ایک ہے میرے نبی علیہ السلام کی نبوت کی جامعیت' کیا جامعیت؟

کہاں لے چلوں' غریب کے گھر　　　کہاں لے چلوں' امیر کے گھر
کہاں لے چلوں' گدا کے گھر　　　کہاں لے چلوں' شاہ کے گھر
کہاں لے چلوں' سوداگر کے گھر　　　کہاں لے چلوں' تاجر کے گھر
کہاں لے چلوں' خطیب کے گھر　　　کہاں لے چلوں' امام کے گھر
کہاں لے چلوں' یتیم کے گھر　　　کہاں لے چلوں' مسکین کے گھر
کہاں لے چلوں' استاد کے گھر　　　کہاں لے چلوں' مدرس کے گھر
کہاں لے چلوں' سپہ سالار کے گھر　　　کہاں لے چلوں' فاتح کے گھر

جہاں نظر اٹھے گی' جس سمت نگاہ اٹھے گی' میرے آقا علیہ السلام اس میں ممتاز نظر آئیں گے۔ آؤ!

اگر یتیم ہو تو عبداللہ کے یتیم کے پیچھے چلو۔

اگر مسکین ہو تو مکہ کے مسکین کے پیچھے چلو۔

اگر امام ہو تو مسجد نبوی کے امام کے پیچھے چلو۔

اگر تم خطیب ہو تو منبر نبوی کے خطیب کی سیرت کو اپناؤ۔

اگر تاجر ہو تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے تاجر کی سیرت کو اپناؤ۔

اگر جرنیل ہو تو بدر و حنین کے جرنیل کی سیرت کو اپناؤ۔

آواز آتی ہے' وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ (سبحان اللہ کہنے سے نہ شرمایا کرو)

شرمایا کرو' طبلوں سے　　　شرمایا کرو' باجوں گانوں سے
شرمایا کرو' چمٹوں پر ناچ گانے سے　　　حیاء کیا کرو سینماؤں سے
شرمانا ہے تو شرماؤ گانوں سے　　　شرمانا ہے تو شرماؤ آج کے طوفان بدتمیزی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظمت مصطفیٰ ﷺ --- شان مصطفیٰ ﷺ --- اور احترام مصطفیٰ ﷺ سننا ہے تو ہمارے پاس آؤ، تم کیا جانو مصطفیٰ ﷺ کو میں تو کہتا ہوں ع

سنا جس کسی نے کلام محمد
ہوا جان و دل سے غلام محمد
ہوا ہے نہ ہوگا میسر کسی کو
بلند اس قدر ہے مقام محمد

تم اپنے مدرسہ میں مصطفیٰ ﷺ کو بلاؤ، اپنے جلوس میں نبی کو تانگے پر چڑھاؤ، اور منہاج القرآن کی بنیاد رکھاؤ، تم اس میں ادب سمجھتے ہو لیکن ہم نبی علیہ السلام کے فرمان کی پکار، کتاب وسنت کی للکار دینے اور نبی علیہ السلام پر درود پڑھنے کو آپ کی عزت سمجھتے ہیں۔

یہ ہے عاشق رسول! کہتا ہے کہ آقا علیہ السلام نے خواب میں فرمایا ہے، منہاج القرآن مدرسہ بناؤ، میں تمہارے مدرسے میں آؤں گا!

نبی ان کو نظر آتے ہیں جن کو اپنی گھر والی نظر نہیں آتی
نبی ان کو نظر آتے ہیں جن کو اہل وعیال نظر نہیں آتے

ہمارے ٹاؤن میں ایک کہنے لگا کہ میں سویا ہوا تھا، آقا تشریف لائے ایک طرف صدیق رضی اللہ عنہ تھے دوسری طرف فاروق رضی اللہ عنہ تھے، میں نے پوچھا آقا کیسے آئے ہیں آقا علیہ السلام نے فرمایا، ملتان میں نورانی کی تقریر سننے کے لئے آیا ہوں۔

اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، یہ خبر اخبارات میں چھپی ہے، کل اور آج کے اخبارات کو آپ نے دیکھا ہے، پڑھا ہے اور سن لیا ہے، پہلے ہماری جان نہیں چھوٹ رہی تھی، ایک کہتا تھا، جناب دیوبند کی بنیاد رکھنے آئے تھے، یہ کہتا ہے، منہاج القرآن کی بنیاد رکھنے آئیں گے۔

معلوم ہوا کہ پہلے یہاں نہیں ہیں، تیری آج کی بات جھوٹ ہے یا پہلی بات جھوٹ ہے، تو کہتا ہے کہ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں، اب کہتا ہے منہاج القرآن میں آئیں گے، معلوم ہوتا ہے جو آئیں گے وہ یہاں نہیں ہیں، تیرا پہلا جھوٹ ہے یا پچھلا جھوٹ ہے۔ میں کہتا ہوں دونوں جھوٹ ہیں۔ میں اپنے خطاب خاص کو یہیں ختم کرتا ہوں۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظمتِ قرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ (القدر: ۱۔۵)

''بے شک اُتارا ہے ہم نے اِس قرآن پاک کو رات قدر والی میں، اور کیا تم کو ہے معلوم کہ کیا ہے رات قدر والی، بہتر ہے ہزار مہینے سے، نازل ہوتے ہیں فرشتے اور رُوح القدس اِس میں ساتھ اپنے رب کے اِذن سے ہر کام کا حکم لے کر، سلامتی ہے یہاں تک کہ طلوع ہو جائے فجر۔''

سامعین محترم! اللہ رحیم و کریم کی کتاب مبین میں سے جس مقام عظیم کا ترجمہ میں نے اِس وقت عام فہم اپنی اور آپ کی زبان میں آپ کے گوش گذار کیا ہے، اِس سورۃ کا نام ''سورۃ القدر'' ہے' اِس سورت کو میرے اور تمہارے خالق و مالک نے میرے اور تمہارے پیرو مرشد...... امام الانبیاء...... حبیب اللہ...... محبوب کبریاء...... خیرُ الوریٰ...... صدرُ العلیٰ...... شمس الضحیٰ...... بدرُ الدجیٰ...... مصدرِ مہر و وفاء...... سرچشمہ صبر و رضاء...... منبع رُشد و ھدیٰ...... حبیب ربِ ارض و سماء...... والی بطحاء...... صاحبِ قاب قوسین او ادنیٰ...... جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر مکہ معظّمہ میں نازل فرمایا، اِس مقام ذیشان میں اللہ عظیم و برتر نے جہاں لیلۃ القدر کی قدر اور منزلت کو بیان فرمایا ہے تو وہاں میرے رب نے اپنی پاکیزہ اور مقدس کتاب کی عظمت کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

قرآن کے پروانو! اور صاحب قرآن کے لاڈلو! آج کے اِس عظیم الشان جمعۃ الوداع کے خطبہ میں اپنے وعدہ کے مطابق میں آپ کے سامنے،

عظمتِ قرآن...... فضلیتِ قرآن...... شرافتِ قرآن...... فصاحتِ قرآن...... بلاغتِ قرآن...... مقام قرآن...... نظامِ قرآن...... صداقتِ قرآن...... حفاظتِ قرآن۔

اور تاثیر قرآن کے عظیم الشان عنوان پر خطاب کرنا چاہتا ہوں، آج بڑے اطمینان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ قرآن کی عظمت کے موضوع کو نوٹ کریں اور آج کے پیغام کو گلی گلی، بستی بستی، نگری نگری پہنچانے کی کوشش کریں، اللہ پاک میری حاضری اور آپ تمام احباب کی تشریف آوری کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔

میرے بھائیو اور میری بہنو! اس قدر والی رات کی قدر کا اندازہ یہاں سے لگا لو کہ میرے رب نے یہ جوابی خط نازل کیا ہے، میں صدقے جاؤں!

اُتارنے والی ذات بھی قدر والی ہے...... لے کر آنے والا جبرائیل علیہ السلام بھی قدر والا ہے...... جن شہروں میں یہ نازل ہوا ہے، وہ شہر بھی قدر والے ہیں...... جس مہینہ میں نازل ہوا ہے، وہ مہینہ بھی قدر والا ہے...... جس رات میں نازل ہوا ہے، وہ رات بھی قدر والی ہے۔

ابھی نہیں سمجھے!

اُتارنے والی ذات سب سے اعلیٰ اور افضل ہے...... لے کر آنے والا جبرائیل علیہ السلام سب فرشتوں سے افضل اور اعلیٰ ہے...... جس مہینہ میں لے کر آیا ہے، وہ بارہ مہینوں سے افضل اور اعلیٰ ہے...... جن شہروں میں لے کر آیا ہے، وہ شہر روئے زمین کے سب شہروں سے افضل اور اعلیٰ ہے...... جس مصطفیٰ علیہ السلام پر لے کر آیا ہے، وہ ساری کائنات سے افضل اور اعلیٰ ہے......

ابھی نہیں سمجھے تو اس طرح سمجھو!

اُتارنے والی ذات امین ہے...... جو جبرائیل علیہ السلام قرآن لے کر آیا ہے وہ جبرائیل علیہ السلام امین ہے...... آواز آتی ہے!

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ (الشعراء: ۱۹۳) جبرائیل امین لے کر آیا ہے۔

قربان جاؤں، جس شہر میں آیا ہے، وہ شہر بھی سراپا اَمن ہے، اسی سے امین ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(ال عمران: ۹۶-۹۷)

"جبرائیل امین جس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن لے کر آیا ہے" وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صادق الامین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، مکہ کے کافر اکٹھے ہوئے ہیں، میرے آقا علیہ السلام نے سب کو بلا لیا ہے کہ فلاں بھی آ جائے اور فلاں بھی آ جائے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھ کر فرماتے ہیں!

هَلْ وَجَدْتُمُوْنِیْ صَادِقًا اَوْ کَاذِبًا۔

کیا کوئی لیڈر، کوئی قائد، کوئی ریفارمر، کوئی کسی کا پیشوا اور رہنما اپنے آپ کو اس طرح پیش کرنے والا ہے، اپنوں میں تو ہر آدمی ہی یہ فیصلہ لے سکتا ہے کہ میں اچھا ہوں، اپنوں سے یہ کہلوا سکتا ہے کہ میں اچھا ہوں' لیکن دشمنوں میں کھڑے ہو کر یہ نعرہ بلند کرنا!

هَلْ وَجَدْتُمُوْنِیْ صَادِقًا اَوْ کَاذِبًا۔

اے مکہ والو، میں نے تم میں چالیس سال گذارے ہیں، مجھے بتاؤ، کیا تم نے کبھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے جھوٹ بھی سنا ہے، اب مکہ کے وہ سب کافر یک زبان اور یک آواز ہو کر جواب دیتے ہیں!

مَا جَرَّبْنَكَ اِلَّا صَادِقًا اَمِيْنًا۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، ہم نے جب بھی آپ کو آزمایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق اور امین پایا ہے۔ [1]

وہ شہر بھی اَمن والا ہے' جبرائیل علیہ السلام بھی امین ہے اور میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی امین ہیں۔

آپ ابھی بھی نہیں سمجھے تو میں اس طرح سمجھا دوں، یہ قرآن!

اُتارنے والا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ہے۔

جس شہر میں نازل ہوا ہے وہ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ہے۔

جو قرآن آیا ہے، یہ ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ہے۔

اُتارنے والا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (الفاتحہ: ۱)

جس شہر میں آیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ (العمران: ۹۶)

میں قربان جاؤں' اس کتاب کے متعلق فرمایا:

---

[1] الرحیق المختوم، ص ۱۱۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ (يوسف: ١٠٤)

جس مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا ہے، اسی کے متعلق اعلان ہو رہا ہے!

وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ (الانبياء: ١٠٤)

ابھی بھی نہیں سمجھے تو ایک اور انداز میں سمجھاؤں، فرمایا!

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ○ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ○ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ○ (القدر: ١-٣)

اے دنیا کے لوگو، میں نے جس رات میں قرآن اُتارا ہے، وہ رات خیر ہے، اب یہ لفظ ''خیر'' کو ذہنوں میں رکھنا، قربان جاؤں!

اُتارنے والا رب خیر ہے۔

لے کر آنے والا جبرائیل علیہ السلام بھی خیر ہے۔

جن شہروں میں لے کر آیا ہے، وہ شہر سراپا خیر ہیں۔

جس رات میں لے کر آیا ہے، وہ رات خیر ہے۔

جو کتاب لے کر آیا ہے، وہ کتاب بھی سب کتابوں سے خیر ہے۔

آپ نے کہنا ہے، کہاں لکھا ہے؟

سن لیں، میرے نبی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے!

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ❶

جن صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے قرآن نازل ہوا ہے، میرے رب نے ان کو کہا ہے، فرمایا!

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ○ (ال عمران: ١٠٨)

پھر لفظ ''خیر'' آ گیا ہے۔

قربان جاؤں! میرے مصطفیٰ ﷺ جن پر قرآن نازل ہوا ہے، آپ اور آپ کا زمانہ بھی خیر ہے۔

میرے آقا فرماتے ہیں:

---

❶ صحيح مسلم- كتاب الجمعة- باب تخفيف الصلاة والخطبة- رقم الحديث: ٢٠٠٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِي۔ ❶

پھر لفظ خیر آیا ہے، اور میں قربان جاؤں، آگے میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے!

خَيْرُ كُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهُ۔ ❷

تم میں سب سے بہتر اور خیر وہ ہے، جو قرآن سیکھتا ہے اور آگے سکھاتا ہے، سیکھنے والا بھی خیر ہے اور سکھانے والا بھی خیر ہے۔

فرمایا:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ (القدر: ۳)

جو زندگی میں قدر والی ایک رات پالیتا ہے تو اللہ پاک اُس کو تراسی سال اور چار مہینے کی عبادت کا ثواب دے دیتے ہیں۔

میرے بھائی! تراسی سال کسی قسمت والے کی عمر ہوتی ہے، یہ رات آپ کو نصیب ہوگی یا نہیں، لیکن یہ بے چارے جو گھروں کو چھوڑ کر مسجد کے کونوں میں بیٹھ گئے ہیں، اللہ کی قسم، ان کو نصیب ہو چکی ہے، بے شک ابھی ایک طاق رات رہ گئی ہے، جو ابھی آگے آئے گی وہ بھی ان کی قسمت میں لکھی جا چکی ہے، کیونکہ اعتکاف بیٹھنے والا لیلۃ القدر سے محروم نہیں رہ سکتا، لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے، ہمارے باباجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، اللہ آپ کی قبر ٹھنڈی کرے ع

ایہہ او ماہ مبارک جس وچ روز ہووے منادی
آؤ لوکو بھج بھج لٹو، رحمت پاک خدا دی
ایہہ او ماہ مبارک جس وچ لیل قدر ہے آئی
اک ہزار مہینے نالوں، ودھ کے رب بنائی

میرا رب کہہ رہا ہے:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ (القدر: ۳)

میں نے جس رات میں اپنا قرآن اُتارا ہے اس رات کی عبادت کا ثواب ہزار مہینے کی عبادت کے ثواب کے برابر ہے۔

❶ مسلم، کتاب الفضائل۔ باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم رقم الحديث: ٦٤٧٢۔ ❷ صحيح بخاری ٥٠٢٧ کتاب فضائل القرآن۔ باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنے انداز میں ''غنیۃ الطالبین'' میں نوٹ فرماتے ہیں کہ!

جس طرح سب کعبوں سے کعبۃ اللہ افضل ہے۔

جس طرح سب چشموں سے زمزم کا چشمہ افضل ہے۔

جس طرح سب پتھروں سے حجرِ اسود افضل ہے۔

جس طرح سب پہاڑوں سے اُحد پہاڑ افضل ہے۔

جس طرح سب شہروں سے مدینہ افضل ہے۔

جس طرح سب مہینوں سے رمضان کا مہینہ افضل ہے۔

جس طرح سب راتوں سے لیلۃ القدر افضل ہے۔

جس طرح سب دنوں سے جمعہ کا دن افضل ہے۔

جس طرح سب نبیوں سے آمنہ کے لال افضل ہیں۔

اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، اسی طرح کائنات کی سب کتابوں سے قرآن پاک افضل ہے۔

اہل حدیثو! رب آپ کو اہل حدیث ہونا مبارک فرمائے، یہ چیز ہی آپ کے حصہ میں آئی ہے، ایک عرش والے کا قرآن آیا ہے اور ایک مدینہ والے کا فرمان آیا ہے، اللہ ہم کو ان دونوں پر قائم رکھے۔ یہاں کوئی آدمی یہ کہہ سکتا ہے، کیا قرآن آپ کے حصہ میں زیادہ آیا ہے، بریلوی، دیوبندی اور تیسرے چوتھے کدھر گئے؟

میرا یہ دعویٰ ہے اور دعوے کے لیے دلائل رکھتا ہوں، نام تو سب لیتے ہیں، لیکن کائنات میں صحیح کتاب وسنت، قرآن اور حدیث اگر کسی جماعت کا مسلک ہے تو وہ اہل حدیث کا ہے، دوسری جماعتیں قرآن اور حدیث پر اکتفا نہیں کرتیں، وہ کہتی ہیں، قرآن حدیث بھی ہے، اور ساتھ!

فقہ بھی ہے ...... ہدایہ شریف بھی ہے...... شرح وقایہ شریف بھی ہے۔ کنز قدوری بھی ہے...... پکی روٹی بھی ہے جبکہ صرف اہل حدیث کہتے ہیں کہ اگر ضابطۂ حیات اور نجات کے لیے کوئی کتاب ہے تو وہ ایک اللہ کی ہے اور ایک مصطفےٰ ﷺ کی ہے۔

لوگو سنو! اہلحدیث ہی اِس ملک میں خصوصاً اور پورے جہان میں عموماً اکیلی جماعت ایسی ہے جو خالص قرآن اور حدیث چاہتی ہے، اور کوئی جماعت نہیں چاہتی، دوسرے کہتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہماری فقہ بھی لے کر آ و، کوئی جعفری فقہ کہتا ہے اور کوئی حنفی فقہ کہتا ہے، لیکن پوری دنیا میں صرف اہلحدیث ہی ایک جماعت ایسی ہے جو تیسرے کی طرف نہیں دیکھتی اور یہ صرف اُن دونوں کی طرف دیکھتی ہے، جو دو چیزیں آمنہ کے لال علیہ السلام جاتے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سپرد کر کے گئے تھے، آقا علیہ السلام دُنیا سے جا رہے ہیں، کوئی کوئی سانس ہے، فرماتے ہیں، اَے میرے پروانو! میں تم میں کچھ چھوڑ کر جا رہا ہوں، صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے ہیں، محبوب کیا چھوڑ کر جا رہے ہو؟ آپ نے فرمایا:

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِي۔ ❶

میں دو چیزیں، ایک اللہ کا قرآن، ایک اپنی سنت اور طریقہ چھوڑ کر جا رہا ہوں، وہابیوں کو یہ دو ہی کافی ہیں، مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی قبر ٹھنڈی کرے ؏

سب تھیں افضل اعلیٰ نعمت کارن اہل ایماناں
اِک قرآن محمد دُوجا، سرور دوہاں جہاناں
جس نوں دووِیں ایہہ ہتھ آیاں اوہنے پایاں سب بھلائیاں
ایہناں دوواں دامن پھڑیاں، رحمت جھڑیاں لائیاں
جو قرآن حدیث تے عمل کرن اودوہیں جہانیں تارے
جو کرن خلاف قرآن حدیثوں بخت اونہاں دے مارے

کعبہ کے رب کی قسم ہے، یہی دو کتابیں نظامِ حیات ہیں اور یہی پاکستان کا نظام ہیں، ہم اور کسی نظام کو نہیں مانیں گے۔

سنو! اہلحدیث کا ایک ایک فرزند زندہ ہے، وہ گلے کٹوا لے گا، اپنے خون کا آخری قطرہ بہا لے گا، لیکن قرآن حدیث کے علاوہ کسی دوسرے نظام کو برداشت نہیں کرے گا۔

سنو! ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ جو اِس کے علاوہ اور ایسا کوئی بھی نظام ہم پر مسلط کیا جائے گا تو وہ جوتی کی نوک سے ٹھکرا دیا جائے گا، اور کوئی نظام ہماری لاشوں سے آسکتا ہے، ہماری زندگی میں نہیں آسکتا۔

دو تین دن ہوئے ہیں، یہاں سے ایک مولوی گذرا ہے، اُس کے ہونٹ پانوں سے سرخ

---

❶ مؤطا امام مالک معضلا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، گلے میں کالا رومال تھا، سپیکروں پر بڑی دوہائی پڑی کہ نورانی آرہا ہے، نورانی آرہا ہے، اِس لیے سب آجاؤ، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، وہاں کوئی مصافحہ لینے کے لیے بھی نہیں گیا، یہ سوادِ اعظم ہے، اَب لے لے سواد۔

اہلحدیثو! بیدار اور ہوشیار رہو، ان شاء اللہ اَب اہلحدیث جاگ پڑے ہیں اور دوسرے الحمدللہ سونے پر مجبور ہو گئے ہیں، اہلحدیث پھیل رہے اور دوسرے سمٹ رہے ہیں۔

میں بتا یہ رہا ہوں کہ یہ وہ کتاب ہے، جو میرے رب نے اِس مہینہ اور اِس رات میں نازل فرمائی ہے، میں قربان جاؤں!

اِس کی فصاحت بیان کروں ...... اِس کی بلاغت بیان کروں ...... اِس کا نظام بیان کروں ...... اِس کی حفاظت بیان کروں ...... یا اِس کی تاثیر بیان کروں۔

میرے سامنے اِتنے عنوان پڑے ہوئے ہیں، لیکن وقت نہیں، آج میرا دل یہی چاہتا ہے کہ قرآن سنا سنا کر آپ کے ایمان کی زمین کو سیراب اور شاداب کر دوں۔

یہ دیکھ لیں! کائنات میں جتنی تاثیر اِس کتاب کی ہے، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، دُنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں ہو سکتی، مثلاً اخبار ہے، آدمی ایک دفعہ نظر ڈال لے تو دوسری دفعہ اُٹھانے کو دل نہیں چاہتا، تیسرے دن آدمی پڑیاں بنا لیتا ہے، چوتھے دن آگ جلا لیتا ہے، اِس کے علاوہ کوئی اور بڑی سے بڑی دلچسپ کتاب ہو تو ایک دو دفعہ پڑھنے کو دل چاہتا ہے، لیکن قربان جاؤں، یہ کتاب ایسی ہے، جس طرح کی کائنات میں کوئی کتاب نہیں، اِسے آدمی روزانہ ایک دفعہ نہیں پڑھتا، بلکہ کم از کم ہر مسلمان چوبیس گھنٹوں میں پانچ دفعہ ضرور پڑھتا ہے۔

فجر کی نماز میں اور کچھ نہیں لیکن سورۃ فاتحہ تو ضرور پڑھتا ہے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الفاتحہ: ۱)

ظہر کی نماز ہے تو پھر کہتا ہے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الفاتحہ: ۱)

عصر کی نماز ہے تو پھر حکم ہوتا ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھ لے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الفاتحہ: ۱)

مغرب کی نماز ہے تو پھر آواز آتی ہے، سورۃ فاتحہ پڑھ لے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الفاتحہ: ۱)

عشاء کی نماز ہے تو آواز آتی ہے، سورۃ فاتحہ پڑھ لے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الفاتحہ: ۱)

تورات بھی رب کی کتاب ہے..... انجیل بھی رب کی کتاب ہے..... زبور بھی رب کی کتاب ہے۔ اور بھی کئی صحائف رب نے اُتارے ہیں، دُنیا میں کئی کتابیں ہیں، لیکن میرا یہ دعویٰ ہے کہ کائنات میں قرآن کریم کے علاوہ کسی کو یہ شرف نہیں کہ جو چوبیس گھنٹوں میں پانچ دفعہ پڑھا جائے، ہر مسجد اور مسلمان کے گھر میں کم از کم پانچ دفعہ باضابطہ تلاوت ہوتی ہے تو رب کے قرآن کی ہوتی ہے۔

میرے بھائی! اگر کثرت سے اِس کو پڑھا جائے تو دِلوں کے زنگ اُتر جاتے ہیں، بنجر زمینیں آباد ہو جاتی ہیں اور شور زدہ زمینیں سیراب ہو جاتی ہیں، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، قرآن سن کر!

جو ظلمت کدے ہیں وہ نور کدے بن جاتے ہیں۔

جو پتھر ہیں وہ موم بن جاتے ہیں۔

جو دشمن ہیں وہ دوست بن جاتے ہیں۔

جو دشمن ہیں وہ ہمدرد بن جاتے ہیں۔

جو بیٹیوں کے قاتل ہیں وہ بیٹیوں کے پاسبان بن جاتے ہیں۔

جو مشرک ہیں وہ مواحد بن جاتے ہیں۔

جو کافر ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے در پر آ گرتے ہیں۔

جو آپس میں دشمن ہیں وہ شیر و شکر بن جاتے ہیں۔

جو ذرے ہیں وہ صحراء بن جاتے ہیں۔

جو قطرے ہیں وہ دریا بن جاتے ہیں۔

اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، قرآن کریم کے نور سے!

جو کالے ہیں وہ نور ونور ہو جاتے ہیں۔

دیکھ لیں! یہ ایک آیا ہے، اِس کا نام عتبہ ہے، عتبہ اور شیبہ دو بھائی ہیں، اِن کے باپ کا نام ربیعہ ہے، یہ مکہ کے مشرکوں کے چیئرمین ہیں، کوئی کام اور کوئی فیصلہ اِن کے بغیر انجام کو نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچتا، آج مکہ کی ساری قوت اور جمعیت اکٹھی ہو کر میرے نبی ﷺ کے خلاف میٹنگ کر رہی ہے کہ محمد (ﷺ) تو ہمیں لے چلا ہے، جو اُس کے پیچھے جا کر قرآن سن آتا ہے، وہ تو اُس کو چھوڑنے کا کبھی سوچ بھی نہیں سکتا، یہ پروگرام بن رہا ہے کہ کون جا کر محمد (ﷺ) سے بات کرے، فیصلہ ہوا کہ عتبہ تو بڑا الفاظ اور لسان ہے، بہت دانا اور عقل مند ہے، تو بڑی اچھی گفتگو کر سکتا ہے، اس لیے تو جا کر محمد (ﷺ) سے گفتگو کر کہ ہم سے کوئی جاگیر لے لیں...... کوئی مکان لے لیں...... کوئی رشتہ لے لیں...... کوئی پیسے لے لیں...... لیکن قرآن سنانے سے باز آجائیں، اب یہ جا کر آپ سے گفتگو کرتا ہے، نبی پاک ﷺ اس کی گفتگو سنتے جا رہے ہیں، میرے مصطفے ﷺ پر قرآن نازل ہو رہا ہے، وہ کہتا ہے، جی کوئی بات کرو، میں یہ بات لے کر آیا ہوں، مجھے جواب دو؟

نبی پاک ﷺ اُس کی گفتگو سننے کے بعد فرماتے ہیں، اَے عتبہ، تیری بات تو ختم ہو گئی ہے، اَب میری بات بھی سن لے، عتبہ کہتا ہے، آپ نے کیا بات سنانی ہے، آپ بھی سنا دیں۔

حدیث پاک میں موجود ہے کہ میرے نبی ﷺ اور کوئی جواب نہیں دیتے، بلکہ قرآن پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، کافر آکر آپ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے، اور آج وہ آیا ہے جو کافروں کا چوٹی کا سردار ہے، آپ فرماتے ہیں!

> حٰمٓ ○ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ○ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ○ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ○
>
> (السجدۃ: ۱ ـ ۶)

وہ کافر عربی دان ہے، قرآن کے معنی سمجھتا ہے، وہ قرآن سنتا ہے، آپ آگے بھی پڑھتے ہیں تو آگے سجدہ آجاتا ہے، میرے نبی علیہ السلام اُس کی موجودگی میں سجدہ کرتے ہیں۔ ❶

قربان جاؤں! جو اپنی منوانے کے لیے آیا تھا، وہ میرے نبی ﷺ کی مان کر چلا گیا ہے، اس طرح قرآن کریم اثر کرتا ہے، یہ قرآن کریم کی حلاوت ہے، یہ قرآن کریم کی مٹھاس ہے

❶ سیرۃ النبی ابن ہشام ۱/۲۹۴۔ کافر نے سجدہ نہیں کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ قرآن کریم کا جادو اثر ہے۔

بھائی! میں نے سوچا ہے تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کی ملاقات نبی علیہ السلام کے ایک اور صحابی سے کراؤں، سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے' بدر کی جنگ ہوئی جہاں ستر کافر قیدی ہو گئے' اِن کا بھائی بھی قیدیوں میں ہے' اعلان ہو گیا ہے کہ جو فدیہ دے کر چھڑا کر لے جائے وہ لے جائے' اب مکہ سے کچھ لوگ چھڑانے کے لیے مدینہ گئے ہیں اور ساتھ یہ بھی ہیں' یہ مدینہ پاک میں جا کر ٹھہر گئے' ایک دن نبی پاک علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی تو یہ کہتے ہیں' جی میرا بھائی بھی آپ نے قیدی بنایا ہے' میں فدیہ دینے کے لیے آیا ہوں' آپ پیسے لے لیں اور اُسے چھوڑ دیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے کام ہے، شام کو آنا، پھر بات کریں گے، نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام عشاء کی جماعت کروا رہے ہیں اور جبیر بن مطعم باہر مسجد نبوی کی دیوار کے ساتھ آ کر کھڑے ہو گئے ہیں، میرے پیغمبر علیہ السلام پڑھتے ہیں:

وَالطُّوْرِ ○ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ○ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ○ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ○ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ○ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ○ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ○ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ○ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ○ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ○ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ (الطور: ۱۔۱۱)

حدیث پاک میں موجود ہے کہ جبیر جب یہ آیت سنتا ہے، اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ۔

تو باہر مسجد کی دیوار کے ساتھ کھڑا کھڑا، کانپتا کانپتا گر پڑتا ہے، میرے آقا علیہ السلام نے نماز پڑھا کر باہر پتہ کیا کہ کیا گرا ہے' یہ قرآن سن کر تڑپتا جا رہا ہے، میرے مصطفےٰ علیہ السلام تشریف لائے، آقا علیہ السلام نے اُس کو اٹھانے کی کوشش کی تو جبیر کہتا ہے: اَے پیارے! میں بھائی کو چھڑانے کے لیے آیا ہوں، آپ نے تو مجھے بھی گرفتار کر لیا ہے' میں بھائی کو آزاد کرانے کے لیے آیا تھا، آپ نے تو مجھے بھی اپنا قیدی اور غلام بنا لیا ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

میرے بھائی! اس طرح قرآن تیروں کی طرح لگ جاتا ہے، کسی کے نشے سے آدمی چوبیس گھنٹے دن رات مست رہ سکتا ہے، لیکن اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، جس کو قرآن کا نشہ چڑھ جاتا ہے، تو پھر پوری زندگی اُترنے کا نام نہیں لیتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ کے مشرک بلال کو اِتنا مارتے پیٹتے ہیں کہ ان کے ہاتھ تھک جاتے ہیں لیکن بلال "سی" نہیں کرتا' قرآن سنا ہے نا! بلال مار کھاتا نہیں تھکتا' مارنے والے تھک جاتے ہیں لیکن یہ مار کھاتے نہیں تھکتے اور آپ لوگ تو قرآن سنتے ہی تھک جاتے ہیں۔

اہلحدیثو! وہ اہلحدیث قرآن کی خاطر مار کھاتے نہ تھکتے' لوگ مارتے کہ قرآن نہ پڑھ' مکہ سے نکالتے کہ قرآن نہ پڑھ لیکن وہ کہتے کہ ہم نے قرآن نہیں چھوڑنا' ہم آپ سے کہتے ہیں قرآن سنو لیکن آپ پیچھے بھاگتے ہیں' اللہ تعالیٰ آپ کو قرآن کی سچی محبت عطا فرمائے۔

میرے بھائی! یہ ایک بی بی قابو آ گئی ہے' یہ حاتم طائی کی بیٹی اور عدی بن حاتم کی بہن ہے' گرفتار ہو گئی' نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فوجی پکڑ کر مدینہ لے آئے' آقا علیہ السلام نے فرمایا: مسجد نبوی کے ساتھ حجرہ میں اِس بی بی کا انتظام کیا جائے' نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد کیا ہے کہ قریب حجرہ میں۔

شام کے وقت بھی قرآن سنے گی...... عشاء کے وقت بھی قرآن سنے گی...... فجر کے وقت بھی قرآن سنے گی۔

قرآن سننے والا ایمان سے محروم نہیں رہ سکتا، چند دن قرآن سنتی رہی، ایک دن نبی پاک علیہ السلام اُس کی خیریت پوچھنے کے لیے گئے، یہ نبی علیہ السلام کی قیدی ہے، آپ پوچھتے ہیں، بی بی تیرا کیا حال ہے، تجھے ہم سے کوئی تنگی اور تکلیف تو نہیں پہنچی، وہ کہتی ہے!

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

قرآن کے پروانو! چند دن مدینہ رہ کر ایک دن کہتی ہے، اَے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، مجھے اجازت دیں، میں اپنے شہر جانا چاہتی ہوں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جانے کی اجازت دے کر سواری اور غلام اپنے پاس سے دیتے ہیں کہ جاؤ' حاتم طائی کی بیٹی کو اِس کے شہر تک پہنچا کر آؤ، یہ شہر جا کر اپنے بھائی کا پتہ کرتی ہے، پتہ چلتا ہے کہ تیرا بھائی اُس وقت کا بھاگا ہوا آج تک واپس ہی نہیں آیا، عدی بن حاتم نے شام کے جنگلات میں ڈیرہ لگایا ہوا ہے، بہن تلاش کرتی کرتی اُس کے پیچھے چلی جاتی ہے، اُس کا خیمہ دُور ہے، عدی اُس سے نکلتا ہے، اِدھر سے گرد وغبار اُڑتا جا رہا ہے، یہ دیکھ کر عدی بن حاتم گھبرا جاتا ہے کہ پتہ نہیں، یہ کوئی فوج آ رہی ہے جو مجھے گرفتار کرنا چاہتی ہے، وہ سواری جب قریب آتی ہے تو عدی دیکھتا ہے کہ ایک ہی سوار ہے اور اُس کے ساتھ ایک پیدل چلا آ رہا ہے، سواری قریب آتی ہے تو اُس کو معلوم ہوتا ہے کہ اوپر کوئی بی بی بیٹھی ہوئی ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سواری اور قریب آتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ تو میری سگی بہن بیٹھی ہوئی ہے، اب بہن سواری بٹھا کر نیچے اُترتی ہے تو عدی بن حاتم مل کر پوچھتا ہے، اَے میری بہن، بعد میں کھائیں پئیں گے، دکھ سکھ کی باتیں بعد میں کریں گے، پہلے مجھے ایک جواب دے، تو کئی راتیں مدینہ میں تنہا رہ کر آئی ہے، وہاں تیری عزت بھی بچی ہے یا نہیں؟

حاتم طائی کی بیٹی اور عدی کی بہن نے جو جواب دیا' وہ سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے، کہتی ہے اَے عدی، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے! جو عزتیں اور آرام میں نے مدینہ جا کر پائے ہیں وہ تو تیرے گھر میں بھی نہیں پائے' جو راحتیں میں نے محمد ﷺ کے شہر میں جا کر پائی ہیں وہ اپنے بھائی کی چار دیواری میں بھی نہیں پائیں' بہن کہتی ہے میں قرآن سننے سے متاثر ہو کر محمد ﷺ کا کلمہ پڑھ کر آگئی ہوں۔

عدی فرماتے ہیں: میں نے بہن کو وہاں بٹھایا اور خود سواری پر چڑھ کر مدینہ چلا گیا' جہانوں کے پیر رب کے حبیب علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں' جا کر علیک سلیک ہوتی ہے' آپ مجھے خود ہل کر فرماتے ہیں' تو کون ہے؟ میں نے کہا' میں عدی ہوں' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: چند دن ہوئے ہیں' تیری بہن یہاں سے گئی ہے' عدی عرض کرتے ہیں: محبوب! بہن گئی ہے تو میں آنے پر مجبور ہو گیا ہوں' آپ نے مجھے اندر لے جا کر حجرہ میں بٹھایا' میں محمد (ﷺ) کے ہاں کیا حالات دیکھتا ہوں کہ ایک ہی چٹائی ہے' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: عدی! تو اِس کے اُوپر بیٹھ جا' میں نیچے بیٹھ جاتا ہوں' میں کوئی چار دن آپ کے ساتھ رہا' باتیں کیں' آپ نے مجھے کھانا پینا دیا' مغرب، عشاء اور فجر کی جماعت ہو جاتی ہے چونکہ میں عیسائی تھا اس لیے میں حجرہ میں ہی بیٹھا رہا' عدی کو قرآن کی آواز آتی ہے' قرآن سنتا ہے' میرے آقا علیہ السلام پھر ملاقات کے لیے جاتے ہیں تو عدی کہتا ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

یہ قرآن ہے! جو مشرکوں کو مواحد بناتا ہے...... جو بدعتیوں کو متبع سنت بناتا ہے...... جو کافروں کو مسلمان بناتا ہے...... جو قاتلوں کو پاسبان بناتا ہے۔

آج مولوی اِس قرآن کو پڑھتے ہیں، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ا۔ اَے لوگو! لاہور بھی ایک داتا رہتا ہے، (بلے او مولوی، شاباش پترا) تجھے بھی جننے والی نے اچھا ہی جنا ہے، قرآن پڑھ کر لوگوں کو مشرک بنایا جا رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک لاہور کا مولوی ہے، وہ کہتا ہے، کیا میں قرآن سے گیارہویں دکھاؤں، اُنہوں نے کہا جی دکھاؤ' کہتا ہے: وَالْفَجْرِ ٥ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ٥ مجھے گیارہویں کی قسم ہے، میرے مصطفےٰ علیہ السلام قرآن سنا کر شرک سے ہٹاتے تھے، اور یہ مولوی قرآن سنا کر شرک پر لگاتے ہیں۔

ایک مولوی ہمارے گوجرانوالہ کا ہے، وہ کہتا ہے، وہابیو، میلاد کے منکرو، رب نے تو خود نبی کا جلوس نکالا ہے، ہم نے پوچھا، بتاؤ کہاں نکالا ہے، کہتا ہے، وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ۔ رب نے تو خود میلاد النبی منایا ہے، اور تم نہیں مناتے۔

میرے برادر! جو قرآن شرک کو مٹانے کے لیے آیا ہے، آج ان مشرک مولویوں نے اس قرآن کریم کی آیات پڑھ پڑھ کر شرک کی تبلیغ کر کے لوگوں کو شرک کی ترغیب دی ہے، اللہ میری توبہ، تیری قرآن پر دست درازی نہیں ہو سکی!

تو قرآن تو نہیں بدل سکا، لیکن تو نے قرآن کا ترجمہ بدل دیا ہے۔

تو قرآن تو نہیں بدل سکا، قرآن کا مفہوم بدل دیا ہے۔

اہلحدیثو! اگر جاگو گے تو یہ حرکتیں بھی نہیں ہو سکیں گی۔

میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ دیکھ' تاثیر کیسی ہے؟ مجھے یاد آیا' طفیل دوسی مکہ آئے کہ بیت اللہ کا حج کر آؤں' ابوجہل اینڈ کمپنی اسے باہر ہی مل کر کہتی ہے: طفیل! تو اچھا بھلا انسان ہے' کدھر آ گیا ہے' کیا تجھے نہیں پتہ کہ یہاں ایک آدمی ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، تو طواف جم جم کر، لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بچ کر رہنا' اُس سے نہ ملنا' کیا آج لوگ نہیں کہتے کہ:

طفیل دوسی فرماتے ہیں: اللہ ذوالجلال کی قسم ہے! ابوجہل اینڈ کمپنی نے مجھے اتنا ڈرایا کہ میں نے ڈرتے ڈرتے کانوں میں رُوئی رکھ کر بیت اللہ کا طواف کرنا شروع کر دیا، چکر پر چکر کاٹتا ہوں کہ ایک بہت خوبصورت آدمی، ایسا خوبرو کہ کسی ماں نے جنا ہی نہیں، اور قیامت تک کسی نے جننا بھی نہیں، کہتا ہے، اتنا خوبصورت میری آنکھوں نے دیکھا ہی نہیں، میرے پاس کھڑا ہو کر نماز کی نیت کر لیتا ہے، اور نماز شروع کر کے نماز کے اندر تلاوت کرتا ہے!

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ٥ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ٥ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ٥ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ٥ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ٥ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ٥ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ (المزمل: ۱-۸)

طفیل دوسی فرماتے ہیں: مجھے یہ آواز اتنی سہانی اور پیاری لگی کہ میں نے کانوں میں جو روئی دی ہوئی تھی' نکال کر پھینک دی' میں نے کہا: سن تو لوں کہ یہ آواز کیسی ہے' قرآن سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کلام اور پڑھنے والا دونوں ہی سچے ہیں' اُنہوں نے مجھے اِسی سے ڈرایا اور متنفر کیا تھا' میری آپ سے کوئی سلام دُعاء اور علیک سلیک نہیں' آپ سلام پھیر کر اپنے گھر کی طرف چل پڑتے ہیں' میں بھی پیچھے چل کر آپ کے گھر چلا جاتا ہوں' جب وہاں جاتا ہوں تو آپ مجھے پوچھتے ہیں: تو کون ہے؟ میں نے کہا: محبوب! میں دوس قبیلے کا سردار طفیل دوسی ہوں' آپ فرماتے ہیں: کیا بات ہے' تو کس طرح آیا ہے؟

طفیل دوسی عرض کرتے ہیں، کہ مکہ والوں نے مجھے آپ سے متنفر کیا تھا، میں نے ڈرتے ڈرتے اپنے کانوں میں رُوئی رکھ لی کہ کہیں آپ کی آواز میرے کانوں میں نہ پڑ جائے، لیکن آپ کی آواز پڑ ہی گئی، میں نے روئی نکال کر پھینک دی، اَب مجھے کلمہ پڑھا دیں!

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

دُشمنی ہے، نبی علیہ السلام قرآن کریم سناتے ہیں...... مخالفتیں ہیں، نبی علیہ السلام قرآن کریم سناتے ہیں...... پتھر برستے ہیں، نبی علیہ السلام قرآن کریم سناتے ہیں...... تیر چلتے ہیں، نبی علیہ السلام قرآن کریم سناتے ہیں...... اور قرآن کریم سنا سنا کر کافروں کو مسلمان کرتے ہیں۔

دیکھ لیں! کتنا فرق ہے، آج ہمارے مولوی حلوہ کھا کر مسلمانوں کو کافر کر رہے ہیں اور نبی علیہ السلام پتھر کھا کر کافروں کو مسلمان کرتے تھے، یزدانی نے کہا تھا اور میں آج بھی کہتا ہوں۔

خنجر کھا کے حق سنانا، سمجھ رب دا انعام ہے
حلوہ کھا کے حق چھپانا ایہہ اگ دی لگام ہے
حلوہ کھاویں حق چھپاویں، حلوہ کھانا چھوڑ دے
مشرکا غیراں دے درتے سر جھکانا چھوڑ دے
منتاں من کے غیراں دیاں، رب نوں رُسانا چھوڑ دے

دیکھ لیں! قرآن کریم کس طرح کھینچتا چلا جا رہا ہے، ستر آدمی مکہ سے نکال دیئے گئے جو حبشہ پہنچ گئے، حبشہ کا بادشاہ عیسائی ہے، اُس نے بلایا کہ ستر کے ستر ہی آجاؤ، اِن کے امیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھائی اور نبی پاک ﷺ کے چچا کے بیٹے سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ ہیں، ان کو بلا کر پوچھتا ہے، بتاؤ، مکہ میں ایک آدمی آیا ہے، جس کا نام محمد (ﷺ) ہے، کیا آپ اُس کو جانتے ہیں؟

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، واہ بادشاہ، ہم نے اُسی کا تو دامن پکڑا ہے، اور اُسی سزا میں تو ہم شہر سے باہر نکلے ہیں، ہمیں ملک چھوڑنا پڑا ہے، پھر بادشاہ پوچھتا ہے، یار سنا ہے کہ اُس پر کوئی کتاب بھی نازل ہوتی ہے، کیا وہ کتاب آپ کو بھی آتی ہے؟

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اے بادشاہ، جتنا قرآن ہمارے نبی پر نازل ہوتا ہے، ہم ساتھ ساتھ ہی یاد کرتے جاتے ہیں، (اللہ ذو الجلال کی قسم ہے، جب میرے آقا مدینہ سے گئے ہیں، اُس وقت دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن کے حافظ تھے) کہتا ہے، اچھا، جو قرآن نازل ہوتا ہے، اگر وہ آپ کو آتا ہے تو مجھے بھی سنادو۔

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ دل ہی دل میں سوچتے ہیں کہ یہ بادشاہ عیسائی مذہب کا ہے، کیوں نہ ہو کہ میں قرآن کریم اُس مقام سے سناؤں، جہاں بی بی مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ہے، آپ سورۃ مریم شروع کر دیتے ہیں، فرماتے ہیں!

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا o فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا o (المریم: ١٦-١٧)

آپ پڑھتے پڑھتے یہاں آتے ہیں:

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا o وَّ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا o وَّ بَرًّام بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا o وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا o ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ o مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ o وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ o (مریم: ٣٠-٣٦)

عیسائی بادشاہ تخت پر بیٹھا سن رہا ہے اور سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ پڑھتے جا رہے ہیں، قرآن کریم کا ایک ایک حرف تیر بن کر اُس کے سینے میں لگتا جا رہا ہے، اس کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اُتارنے والے کی قسم ہے، بادشاہ تخت پر بیٹھا زار و قطار رو رہا ہے، اللہ کریم میرے پیغمبر علیہ السلام کو اطلاع کرتے ہیں' فرمایا:

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ۔ (المائدہ: ۸۳)

اَے میرے نبی جنابِ محمد ﷺ، عیسائی بھی جب قرآن سنتے ہیں تو وہ بھی اِس کو ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں، محبوب کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ اُن کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو جاری ہو گئے ہیں۔ ❶

اللہ والو اور قرآن کریم کے پروانو!

یہ قرآن کریم ہی ہے، جو کافر بھی سنتے ہیں تو مومن بن جاتے۔

یہ قرآن کریم ہی ہے، جس کو بتوں کے پجاری سنتے تو رب کے عبادت گذار بن جاتے۔

یہ قرآن کریم ہی ہے، جس کو ڈاکو اور چور سنتے تو سعد بن جاتے۔

یہ قرآن کریم ہی ہے، جس کو بیٹیوں کے قاتل سنتے ہیں تو پاسبان بن جاتے۔

آج یہ قرآن آپ بھی سنتے ہیں، کیا سنتے رہیں گے، اچھا اگلے جمعہ ہی پتہ چل جائے گا، آج جمعۃ الوداع ہے، آپ نے بھی اِس کے ساتھ ہی الوداع ہو جانا ہے، الا ماشاء اللہ!

یہ آپ کا آخری جمعہ نہیں، رمضان کا ہے...... یہ اِسلام کا آخری جمعہ نہیں، رمضان کا ہے...... یہ مسلمان کا آخری جمعہ نہیں، رمضان کا ہے۔ کیا آپ!

قرآن کریم سن کر دُودھ میں پانی ڈالتے رہیں گے؟

قرآن کریم سن کر کپڑے کو قینچی پھیرتے رہیں گے؟ کیا آپ!

قرآن کریم سن کر قبروں کی پوجا کرتے جائیں گے؟

قرآن کریم سن کر قبروں پر ماتھا جھکاتے جائیں گے؟

دیکھ! اُنہوں نے ایک دفعہ قرآن کریم سنا ہے تو تین سو ساٹھ پر جوتا مار دیا ہے، لیکن تو! قرآن کریم بھی سنتا جاتا ہے، قبروں کے طواف بھی کرتا جاتا ہے...... قرآن کریم سنتا جاتا ہے' تاش کھیلتا جاتا ہے...... قرآن کریم سنتا جاتا ہے، ساتھ ہی گانے بھی سنتا جاتا ہے...... قرآن

❶ سنن نسائی کبریٰ، رقم: ۱۱۱۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم سنتی جاتی ہے، دن رات ٹی وی کے آگے اکڑ کر بیٹھی رہتی ہے..... قرآن کریم بھی سنتی جاتی ہے' غیبت اور چغلی بھی کرتی جاتی ہے..... قرآن کریم بھی سنتا جاتا ہے' شرک بھی کرتا جاتا ہے..... قرآن کریم سنتا جاتا ہے، ڈاکے بھی مارتا جاتا ہے..... قرآن کریم سنتا جاتا ہے، چوریاں بھی کرتا جاتا ہے..... قرآن کریم سنتا جاتا ہے، شراب بھی پیتا جاتا ہے..... قرآن کریم سنتا جاتا ہے، ناحق قتل بھی کرتا جاتا ہے..... قرآن کریم سنتا جاتا ہے، بدکاریاں بھی کرتا جاتا ہے..... قرآن کریم سنتا جاتا ہے' اغوا بھی کرتا جاتا ہے..... قرآن کریم سنتا جاتا ہے، ملاوٹیں بھی کرتا جاتا ہے۔

جا! جا! قرآن چھوڑ دے یا یہ کام چھوڑ دے' اُنہوں نے ایک دفعہ قرآن کریم سنا تو کائنات بدل گئی۔ میرے بھائی! اَب میں قرآن پاک سے آپ کی ملاقات جنوں سے کرادوں' میرے نبی کو پتھر کھا کر طائف سے واپس آتے ہوئے مقام نخلہ پر رات پڑ گئی' آپ کے جسم اطہر سے خون بہہ رہا ہے' آپ کے ساتھ سیدنا زید رضی اللہ عنہ غلام ہے' آدھی رات کا ٹائم ہے' رات بڑی سہانی ہے' سناٹا چھایا ہوا ہے' ایک قرآن ہے اور ایک نبی علیہ السلام کی میٹھی زبان ہے' پتھر مارنے والوں نے پتھر مارے تو پتھر کھا کھا کر آقا علیہ السلام زخمی ہو گئے' میرے نبی بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔

حدیث پاک میں موجود ہے کہ آپ جوتے اُتارتے ہیں تو پیروں سے جوتا نہیں اُترتا' خون بہہ بہہ کر پیر مبارک جوتوں کے ساتھ چمٹ گئے ہیں' مقام نخلہ پر پہنچے تو آپ کو ہوش آیا' پچھلی رات کا وقت تو میرے آقا علیہ السلام نے کھڑے ہو کر قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا' میرے اللہ فرماتے ہیں: اَے مکہ کے ظالم انسانو! یہ قرآن کریم تمہاری قسمت میں تو نہیں ہوا' میں جنوں کی جماعت بھیج دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ○ (الاحقاف: ۲۹)

قربان جاؤں، دُوسرا مقام!

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا○ (الجن: ۱۔۲)

جن پہلے دن قرآن کریم سنتے ہیں تو پہلے دن ہی کہتے ہیں، آج ہم نے قرآن سن لیا ہے، اَب رب کے ساتھ شرک نہیں کریں گے۔ یہ ہے قرآن کریم کی برکت اور تاثیر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیثو! آپ کے رُوح کی غذا ہی قرآن کریم ہے..... آپ کے ایمان کی زمین کا پانی رب کا قرآن کریم ہے..... آپ کا چین قرآن کریم ہے..... آپ کا ایمان قرآن کریم ہے..... آپ کے ایمان کی جان قرآن کریم ہے..... یزدانی اسی لیے کہتا ہے اور اس نے کہتے ہی رہنا ہے ع

ایہہ راگ اے اہلحدیثاں دا، چنگا بھاگ اے اہلحدیثاں دا
ایہہ گیت اے اہلحدیثاں دا، خوش نصیب اے اہلحدیثاں دا
ایہہ چین ایں اہلحدیثاں دا، ایہہ مان اے اہل حدیثاں دا
ایہہ فکر اے اہلحدیثاں دا، ایہہ ذکر اے اہلحدیثاں دا
ایہہ وجدا اے اہلحدیثاں دا، ایہہ قرآن اے اہلحدیثاں دا
ایہہ مان ایں اہلحدیثاں دا، رب رحمٰن اے اہلحدیثاں دا

میرے بھائی! آواز آتی ہے، میرے رب فرماتے ہیں!

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۝ (الحشر:۲۱)

یہ قرآن کریم تو وہ ہے، جو تو سن کر چلا جاتا ہے، لیکن تیرا "پرنالہ" جہاں لگا ہے، لگا رہتا ہے اور قرآن کریم سن کر ڈاکے، چوریاں کرتا جاتا ہے۔

یہ قرآن کریم تو وہ ہے، جو پتھروں کو موم کر دے۔

یہ قرآن کریم تو وہ ہے، جو ڈاکوؤں کو سعد بنا دے۔

اللہ! آپ کو بھی سعد بنا دے..... اللہ، آپ کو مومن بنا دے۔

اللہ! آپ کو موا حد بنا دے..... اللہ، آپ کو متبع سنت بنا دے۔

پروانو! وقت بہت کم ہے، مضمون بہت لمبا ہے، میں ان الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں، اللہ کریم مجھے اور آپ کو اپنے قرآن کریم اور نبی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۝ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ۝
وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ۝ وَالشَّاكِرِيْنَ۝
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (سورۃ الفتح: ۱)

سامعین محترم! اللہ الرحمٰن کے سچے قرآن سے جو کلماتِ مبارکہ میں نے اِس وقت تلاوت کیے ہیں، پہلے اِس مقام کی پہچان فرمالینا، یہ مقام عالیشان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پررحمت کتاب سورۃ فتح کا آخری مقام ہے۔

اللہ والو! قبل اس کے کہ میں اِن کلماتِ مبارکہ، طیبہ، کریمہ کے تحت کچھ معروضات اور گذارشات کروں، حسب عادت یہ ضروری بات آپ کے گوش گذار کرلینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جس وقت تک آپ کو اللہ کریم کے اِس گھر میں بیٹھنے کی توفیق نصیب ہو، اُس وقت تک جاگ کر بیٹھنا، ہوش کے ساتھ بیٹھنا، ہمہ تن اور سراپا گوش بن کر کلام رحمٰن کو سننا، ان شاء اللہ العزیز، اگر آپ نے وفا کی اور میرے مولا کی توفیق شامل حال رہی تو میں آج قرآن پاک کی اِتنی آیات سناؤں گا، جتنی اُس طرف سے آپ کو سال میں گالیاں پڑی ہیں۔

جو مقام ذیشان میں نے اِس وقت تلاوت کیا ہے' میں یہ کوشش کروں گا کہ اپنی معروضات اور گذارشات کو اِن کلمات پر مرکوز رکھوں، اِن کلمات کے تحت محدود رکھوں، سامنے اشتہار لگا ہوا ہے، جس پر لکھا ہوا ہے ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' یہ تین الفاظ ہیں' محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رسول اور آگے اللہ، ان شاء اللہ العزیز میں اِشتہار کے عنوان سے باہر نہیں جاؤں گا اور اِس موضوع سے اِدھر اُدھر نہیں ہوں گا۔

میرے اور تمہارے خالق و مالک نے اِس مقام ذیشان میں سب سے پہلے امام الانبیاء...... خطیب الانبیاء...... خاتم الانبیاء...... صاحبِ قاب قوسین اوادنیٰ...... جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام پاک ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' بیان فرمایا ہے، اور نام پاک بیان فرما کر رب کائنات نے جنابِ امامِ کائنات علیہ السلام کا مقام و منصب بیان فرمایا ہے۔

میرے علم اور مطالعہ میں یہ چیز آئی ہے کہ رب کائنات نے اپنے قرآن پاک میں چار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامات پر امامِ کائنات علیہ السلام کے اِس نام پاک کا تذکرہ فرمایا ہے، میں چاروں مقامات پڑھوں گا، آپ محبت، پیار اور دردِ دل کے ساتھ قرآن سنیں، اپنا کلیجہ اور سینہ ٹھنڈا کر کے جائیں اور قرآن کی بوندا باندی سے ایمان کی کھیتیاں سیراب اور شاداب کر کے جانا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْــًٔا وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ○ (ال عمران: ١٤٤)

اور نہیں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مگر رسول' آپ سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں' آپ اپنی طبعی موت فوت ہو جائیں یا میدان جنگ میں شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں سے پھر جاؤ گے جو اپنی ایڑیوں سے پھر جائے گا' اُس نے نقصان کرنا ہے تو اپنا ہی کرنا ہے' بگاڑنا ہے تو اپنا ہی بگاڑنا ہے۔

قرآن کے پروانو! یہ مقام ذیشان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اُس موقع پر تلاوت کیا' جب آمنہ کے لال ...... پیکرِ حسن و جمال ...... صاحبِ شرف و کمال ...... نبی بے مثال ......اور ساری کائنات کے سردار...... جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چارپائی پڑی ہوئی ہے' آقا علیہ السلام نے موت کا جام نوش کر لیا ہے' اُس موقع پر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ۔ ❶

جو تم میں سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کرتا تھا، اُس کا رب تو فوت ہو گیا ہے اور جو عرش والے معبود کی عبادت کرتا ہے، اُس کا رب ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور ساتھ ہی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْــًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ○ (ال عمران: ١٤٤)

یہاں اعلان اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے...... یہاں اعلان رحمٰن و رحیم نے کر دیا ہے...... یہاں

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب مرض النبی ﷺ ووفاته۔ رقم الحدیث: ٤٤٥٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان قرآن کریم نے کر دیا ہے۔

کہ ایک وقت ضرور آنے والا تھا کہ جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ بھی موت کا پیالہ پی کر رہیں گے۔

آج لوگ کہتے ہیں، جناب ،لفظِ موت نبی کے متعلق استعمال کرنا نبی کی توہین ہے۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں، اہل انصاف آئے ہو...... اہل حق آئے ہو...... اہل خرد آئے ہو...... اہل توحید آئے ہو...... اہلحدیث آئے ہو...... اہل سنت آئے ہو...... مجھے انصاف سے جواب دینا کہ اگر لفظ ''موت'' نبی کی توہین ہو کیا قرآن نبی کی توہین کر سکتا ہے، میں تو اُسے قرآن ہی نہیں مانتا جو قرآن بھی ہو اور مصطفےٰ ﷺ کی توہین کرے، اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، قرآن تو آیا ہی نبی کی شان اور احترام کے لیے ہے، جگہ جگہ یہ لفظ موجود ہے، اور تمام انبیاء ﷩ کے لیے موجود ہے۔ ارے پاگل! ذرا غور سے سن لے، اللہ کا ایک نبی دُنیا سے جا رہا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا:

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ؈ (البقرہ: ۳۳)

یعقوب نبی علیہ السلام کو موت آئی، مجھے بتائیں کیا اللہ تعالیٰ کا کلام نبی کی توہین کر رہا ہے، کیا یہ یعقوب علیہ السلام کی توہین ہو رہی ہے؟

ابھی نہیں سمجھے' میں ایک اور نبی کا تذکرہ سناؤں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ؈ (البقرہ: ۲۵۹)

رب کریم فرماتے ہیں: ہم نے اُس نبی کو سو سال تک مار کر رکھا، یعنی موت دی۔

ابھی نہیں سمجھے' ایک اور نبی سے ملاقات کراؤں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا ؈ وَّ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ؈ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ وَ لَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ؈ وَ السَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ؈ (مریم: ۳۰ _ ۳۳)

ایک وقت آنا ہے کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کو بھی موت آ کر رہنی ہے۔

میرے برادر! پتہ یہ چلا کہ موت آنی نبی کی توہین نہیں اور میں رب کریم کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ موت اللہ تعالیٰ کی توہین ہے، مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں، نبی کو موت نہیں آتی نہیں آئی تو وہ اللہ تعالیٰ کی توہین کرتے ہیں اور مصطفیٰ علیہ السلام کی بھی توہین کرتے ہیں، اور دوسری بات یہ ہے کہ مجھے بتائیں، جو روضۂ پاک مدینہ منورہ میں ہے، کیا وہ زندہ نبی کا ہے؟

ملاں! اگر زندہ نبی کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے قبر میں دفن کیا ہے تو تو اپنے نورانی کو کر کے دکھا۔

ایک ملاں کا اتنا لمبا شملہ ہے، کہتے ہیں اس کو بادشاہی مسجد کا خطیب بناؤ، میں نے کہا، کیا آپ کو پتہ ہے، کیوں کہتے ہیں کہ اس کو بناؤ، وہ کہتے ہیں کہ اس کی پگڑی مینار جتنی لمبی ہے، سائز چونکہ ایک جیسا ہے، اس لیے اس کو خطیب بناؤ۔

میں پوچھتا ہوں کہ اگر ابوبکر صدیق..... فاروقِ اعظم..... میرے پیارے عثمان..... حیدرِ کرار یا دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نعوذ باللہ، تیرے عقیدہ کے مطابق میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو زندہ دفن کیا ہے تو تو اپنے نیازی کو کر کے دکھا، تو ان ''ٹکڑے پرستوں'' اور جمعراتی ملاتوں کو زندہ دفن نہ کر سکے تو کیا صدیق رضی اللہ عنہ، مصطفیٰ علیہ السلام کو کر سکتے ہیں؟

ہمارے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

ہویاں مدتاں وت کوئی آیا نئیں
پھیرا پھر وطناں ول پایا نئیں
کجھ پچھیا تے حال سنایا نئیں
پڑھو لا الہ الا اللہ

آج آپ کی آواز کم از کم جائے تو بریلی تک جائے، اللہ کی قسم ہے! لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اُن کو اس طرح لگتا ہے، جس طرح شیطان کو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ لگتا ہے، اس لیے ذرا اونچی آواز سے پڑھا کرو۔

یہ بکواس کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں، جو کہتے ہیں بزرگ جمعرات کو آئے تھے، کیوں جی! کیا آئے تھے؟

آواز آتی ہے ع

دس ابراہیم خلیل کتھے موسیٰ بن عمران کلیم کتھے
ساڈے ہادی نبی کریم کتھے پڑھو لا الہ الا اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ملاں مر گیا' اچھا ابھی ملاں کو نہیں مارنا، اُس کا پڑوسی مر گیا، ملاں کو ابھی ٹھہر کر آج غوطے دے دے کر اور پانی پلا پلا کر مارنا ہے اور آپ دیکھیں گے کہ ایسا مرے گا، ان شاء اللہ پھر نہیں اُٹھے گا، اُس کا پڑوسی مر گیا (اُس کا بیٹا وہابیوں، دیوبندیوں کے پاس بیٹھنے لگ گیا تھا، باپ بریلوی پکا بے ایمان، مشرک تھا) جب جمعرات آئی تو ملاں جا کر اُس کے بیٹے کو کہتا ہے، اَے ''پھتو'' تیرا باپ ''نتھو'' آج رات مجھے ملا ہے، بیٹا پوچھنے لگا، میاں جی، کیا ابا جی ملے ہیں، وہ تو ہفتہ ہو گیا ہے، فوت ہو گئے ہیں، میاں جی کہنے لگے، ملے ہیں، بیٹا پوچھنے لگا وہ کس طرح ملے ہیں، ابا جی کا کیا حال تھا، میاں جی کہنے لگے، وہ گلے سے ننگا تھا' لڑکا بڑا چالاک تھا، کہنے لگا، اِسی لیے تمہارے گھر گئے ہیں، اگر کپڑے پہنے ہوتے تو اپنے گھر نہ آتے؟

خیر! پوچھنے لگا، ابا جی کیا کہتے تھے، ملاں کہنے لگا، تمہارے ابا جی کہتے تھے، میاں جی صبح میرے بیٹے کے پاس جانا، اُس سے کپڑوں کا جوڑا بھی لانا اور ساتھ کوئی سو، سوا سو روپیہ بھی لانا۔

لڑکا بڑا چالاک تھا، اس نے وہابیوں کی تقاریر سننا شروع کر دی تھیں' وہ پوچھنے لگا، میاں جی، کیا ابا جی یہ کہہ گئے ہیں، میاں کہنے لگا، ہاں وہ مجھے یہ پیغام دے گئے ہیں، لڑکا کہنے لگا، میاں جی، ابا جی گذرتے گذرتے مجھے بھی ایک پیغام دے گئے تھے، ملاں پوچھنے لگا، وہ تجھے کیا پیغام دے گئے ہیں، لڑکا کہنے لگا، وہ مجھے یہ پیغام دے گئے تھے کہ بیٹا، اگر میاں جی صبح پیسے اور کپڑوں کا جوڑا لینے کے لیے آئے تو جوتا اُتار کر چار جوتے اس کے سر پر مارنا، یہ سن کر میاں گھبرا کر باہر بھاگ گیا اور باہر دروازے پر جا کر کہتا ہے، باپ تیرا بڑا کنجر ہے، مجھے رات کو کوئی پیغام دے گیا ہے، تجھے کوئی دے گیا ہے۔

اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں جو وہابیوں کے پاس بھی بیٹھنے لگتا ہے تو وہ کبھی بھی ان کنجروں اور لٹیروں سے ''جیب'' نہیں کٹواتا اور اپنے ایمان پر ڈاکہ نہیں ڈلواتا۔

بابا جی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

دس ابراہیم خلیل کتھے موسیٰ بن عمران کلیم کتھے
ساڈے ہادی نبی کریم کتھے پڑھو لا الٰہ الا اللہ
مائی فاطمہ ہجر لاچار کیتی غم بابل دے سخت بیمار کیتی
ڈاڈی تنگ تے سخت دُخیار کیتی پڑھو لا اِلٰہ الا اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلبل ٹر گیا چھوڑ اکیلی نوں اُس جنت کلی چنبیلی نوں
تینوں شرم نہ آئے بریلی نوں پڑھو لا الہ الا اللہ

میں یہ بتا رہا تھا کہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا نام پاک قرآن پاک میں چار مقامات پر آیا ہے، دوسرا مقام سن لیں، یہ سورۃ الاحزاب ہے، مولا فرماتے ہیں!

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔ (الاحزاب: ٤٠)

نہیں ہیں محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے (حقیقی) باپ، وہ تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

معلوم ہوا کہ میرے نبی کے بعد نبوت کا دروازہ قیامت تک کے لیے بند ہے، اَب کوئی نبی نہیں آ سکتا، اور میں کہا کرتا ہوں کہ کیوں نہیں آ سکتا، اِس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت کا آخری اسٹیشن بنا کر بھیج دیا ہے۔ کعبہ کے رب کی قسم ہے، میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے آگے نبوت کی گاڑی نہیں چل سکتی، اور میں کہا کرتا ہوں!

عوامی گاڑی پشاور سے چلتی ہے...... پنڈی کھڑی ہوتی ہے...... جہلم کھڑی ہوتی ہے...... خانیوال ٹھہرتی ہے...... ملتان ٹھہرتی ہے...... حیدر آباد ٹھہرتی ہے اور کئی اسٹیشنوں پر سٹاپ کرتی ہے، عوامی گاڑی کا آخری اسٹیشن کراچی ہے اگر کراچی سے آگے جاتی ہے تو سمندر میں ڈوبتی ہے، اِسی طرح میرے اللہ تعالیٰ نے نبوت کی گاڑی چلائی جو کبھی!

آدم پر ٹھہری...... نوح پر ٹھہری...... خلیل اللہ پر کھڑی ہوئی۔

ذبیح اللہ پر کھڑی ہوئی...... کلیم اللہ پر ٹھہری...... یوسف کنعانی پر ٹھہری۔

عیسیٰ روح اللہ پر ٹھہری...... اور کئی اسٹیشنوں پر سٹاپ کیا، جس طرح عوامی گاڑی کراچی سے آگے چلے تو سمندر میں ڈوبتی ہے، اسی طرح جو نبوت کی گاڑی مصطفیٰ ﷺ سے آگے چلائے گا، تو وہ جہنم میں گر جائے گا۔

اِس ملک میں قادیانی نہیں رہ سکیں گے...... نہیں پھر سکیں گے، اور آج کے بعد غدارانِ ختم نبوت، ختم نبوت کے ڈاکو، چور اور لیٹرے اِس ملک میں ختم نبوت پر ڈاکہ نہیں ڈال سکیں گے۔

سنو ایک حق نواز علی قادیانی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔

سنو! مفتی مختار بریلوی ہے، اُس نے پنڈی کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ جو یا رسول اللہ کانفرنسیں کروا رہے ہیں، اُنہوں نے مرزائیوں سے پیسے لیے ہیں اور وہ مرزائیوں کے ایجنٹ ہیں۔ مجھے بتا! کیا تو یا رسول اللہ کانفرنس ثواب کے لیے کراتا ہے، اللہ کی قسم، میں تو کہا کرتا ہوں کہ!

مشرک کی نماز قبول نہیں ..... اُس کا حج قبول نہیں ..... اُس کا روزہ قبول نہیں۔

اُس کی زکوٰۃ قبول نہیں ..... اُس کی قربانی قبول نہیں ..... اُس کا صدقہ قبول نہیں۔

ایک بات ہم بتاتے ہیں، ایک چوری ہم پکڑ کر بتاتے ہیں، یہاں کتابیں پڑی ہوئی ہیں، ایک کتاب پر لکھا ہوا ہے!

''حضور پرنور، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ..... عمر فاروق رضی اللہ عنہ ..... عثمان غنی رضی اللہ عنہ ..... علی المرتضی رضی اللہ عنہ ..... حسن، حسین رضی اللہ عنہما اور احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ۔

کیوں جی کیا ہم نے چوری پکڑی ہے یا نہیں؟

کہتے ہیں: نبی علیہ السلام حضور پرنور اور احمد رضا خاں بھی حضور پرنور، یہ نبی علیہ السلام کی توہین ہے، اللہ کی قسم، یہ گروہ تو پیدا ہی نبی علیہ السلام کی توہین کے لیے ہوا ہے۔

دیکھئے! دین میں اسلام کے پانچ رُکن ہیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ۔ ❶

اور بریلوی مذہب کے بھی پانچ رُکن ہیں، آپ کہیں گے، جناب، اِن کے مذہب کے پانچ رُکن کون سے ہیں؟

(۱) اللہ تعالیٰ کی توہین۔ (۲) مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین۔ (۳) صحابہ رضی اللہ عنہم کی توہین۔

(۴) قرآن کریم کی توہین۔ (۵) اولیاء اللہ کی توہین۔

یہ بریلوی مذہب کے پانچ رُکن ہیں، جس طرح پانچ رُکن اسلام کے ہیں، اسی طرح اِن کے مذہب کے بھی پانچ رُکن ہیں، اِس لیے اِن کا مذہب الگ ہے، اِس میں وہ لکھتا ہے کہ دین

❶ صحیح البخاری۔ کتاب الایمان۔ باب دعاء کم ایمانکم، رقم الحدیث / ۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی پیروی اور اطاعت حق المقدور ہوتی ہے تو کرلو، لیکن جو میرا مذہب اور دین ہے، وہ سب فرضوں سے بڑا فرض ہے، اِس لیے میرا دین نہ چھوڑنا، اس کا دین ہے؟

(۱) اللہ تعالیٰ کی توہین۔ (۲) مصطفےٰ ﷺ کی توہین۔ (۳) قرآن کریم کی توہین۔

(۴) صحابہ رضی اللہ عنہم کی توہین۔ (۵) اولیاء اللہ کی توہین۔

یہ بریلوی مذہب کے پانچ رُکن ہیں، آپ نے کہنا ہے، اللہ تعالیٰ کی توہین، اللہ کی قسم، اگر یزدانی ثابت نہ کرے تو میری وہ سزا ہے جو چور کی سزا ہے، فتاویٰ رضویہ میں لکھا ہے کہ خدا (یعنی اللہ تعالیٰ) جماع کرتا ہے۔

سنو! ان کا خدا جماع کرتا ہے، وہابیوں دیوبندیوں کا نہیں، تم کو جماع کرنے والا خدا مبارک، تمہارے خدا جماع کرتے ہیں تو تم سے ہی کرتے ہیں نا! اِسی لیے تو اُن کو پتہ ہے کہ کرتا ہے، اگر میں اُن کی کتاب میں نہ دکھا سکوں تو میں مجرم، اگر وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماع کرتا ہے، تو پھر اُن کا خدا ہی کرتا ہوگا، اِسی لیے تو اُنہوں نے لکھا ہے، اور کیا اللہ تعالیٰ کی توہین کوئی ایک جگہ ہے، کہتے ہیں ع

خدا کے پلڑے میں سوائے وحدت کے پڑا کیا ہے
جو کچھ لینا ہے ہم لے لیں گے مزاروں سے

یہ بھی اللہ تعالیٰ کی توہین ہے۔

دیکھیے! ہمارا وہابیوں کا داتا عرش پر اور میں تو قریہ قریہ 'بستی بستی کہا کرتا ہوں کہ جو داتا ہو' اُس کی قبر نہیں ہوتی اور جس کی قبر ہو وہ داتا نہیں ہوتا' ان کا داتا مٹی میں اور ہمارا داتا عرش والا ہے' جو صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں' وہ اِنہوں نے ننگے شاہ اور گھوڑے شاہ میں ڈالی ہوئی ہیں اور بیبیاں بھی کہتی ہیں: اَے دولے شاہ! چل دے دے بیشک چوہا ہی دے دے' کر پنجرہ آگے' لگا پنجرہ۔

بہنو دیکھنا! اگر تم نے دولے شاہ سے مانگا تو چوہا ملے گا، اور اگر گھوڑے شاہ سے مانگا تو ''وچھیرا'' ملے گا، اِس لیے دیکھ کر مانگنا، سودا مہنگا پڑتا ہے۔

سنیے! اللہ تعالیٰ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ یہ گجرات کا چوہا کبھی کسی کام نہیں آیا، مجھے بتائیں، کیا آپ نے کبھی!

www.KitaboSunnat.com

شاہ دولے شاہ کا چوہا مولوی اور خطیب دیکھا ہے......شاہ دولے شاہ کا چوہا ایس، پی لگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا ہے.....شاہ دولے شاہ کا چوہاڈی، سی لگا دیکھا ہے.....شاہ دولے شاہ کا چوہا، ہیڈ ماسٹر سنا ہے.....شاہ دولے شاہ کا چوہا پرنسپل سنا ہے.....شاہ دولے شاہ کا چوہا وائس چانسلر سنا ہے..... شاہ دولے شاہ کی چوہی اُستانی لگی دیکھی ہے۔

یہ مال اتنا بے کار ہے کہ کبھی کسی کام نہیں آتا۔

باباجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ع

وچ گجرات اِک دولہ رہندا، شکلاں خوب بگاڑے
صورتاں دی اوجڑ پیا پٹے، سچا نام بدلاوے
ہتھ، پیر تے نک مونہہ متھا، دولہ خوب بناوے
سر بنان دی واری آوے، مک مصالحہ جاوے

تیرے داتے اور خدا یہ ہیں اور ہمارا داتا عرش والا رب ہے، کعبہ کے رب کی قسم ہے ہمارا رب وہ ہے جو ہمارے مصطفےٰ علیہ السلام کا رب ہے!

آدم کا رب .....نوح کا رب .....خلیل اللہ کا رب۔

ذبیح اللہ کا رب .....کلیم اللہ کا رب .....میرے مصطفےٰ کا رب۔

ابوبکر صدیق کا رب .....میرے فاروق کا رب .....ذوالنورین کا رب۔

سب صحابہ کا رب .....تابعین کا رب .....تبع تابعین کا رب۔

آئمہ ھدٰی کا رب .....اولیائے عظام کا رب .....اور وُہی اہلحدیث کا رب۔

آپ نے پہلے دو مقام سنے ہیں، اَب تیسرا مقام نوٹ کریں' جہاں نام پاک محمد ﷺ آیا ہے' میرے اللہ کریم نے اپنے قرآن پاک میں ایک سورۃ ایسی نازل کی ہے، جس کا نام ہی سورۃ ''محمد'' ہے:

وَّاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۝ (محمد: ۲)

چوتھا مقام جو میں نے اِس وقت تلاوت کیا ہے، محمد رسول اللہ، ﷺ، آج آپ کے اجتماع میں دُرود پاک کی اِس طرح چھل پڑ جائے، جس طرح سمندر میں پانی کی چھل پڑ جاتی ہے، آپ کا نام سن کر یہ انگوٹھے نہیں چومنے بلکہ دُرود پڑھنا ہے۔

اَے عاشقو! ہم فقیروں کی بات سنو، جو دُرود پاک کا منکر ہے وہ کافر ہے، اور جو منکر نہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ویسے سن کر پڑھتا نہیں، اللہ کریم کی قسم، ہمارے نزدیک وہ لعنتی ہے، یہ میرے پاک مصطفٰے ﷺ کا پاک نام محمد ﷺ ہے، محمد ﷺ کا معنٰے ،تعریف کیا گیا،آپ کی تعریفیں!

پاکستان میں ہوں گی.....ہندوستان میں ہوں گی.....افغانستان میں ہوں گی۔

اِنگلستان میں ہوں گی.....افریقہ میں ہوں گی.....امریکہ میں ہوں گی۔

عرب میں ہوں گی.....عجم میں ہوں گی.....پورب میں ہوں گی۔

پچھّم میں ہوں گی.....شمال میں ہوں گی.....جنوب میں ہوں گی۔

خشکی میں ہوں گی.....تری میں ہوں گی.....بحر میں ہوں گی۔

بَرّ میں ہوں گی.....صحراء میں ہوں گی.....دَریا میں ہوں گی۔

فضاء میں ہوں گی.....ہوا میں ہوں گی.....کائنات کے چپے چپے میں ہوں گی۔

جس کی چپے چپے پر تعریفیں ہوں، اُسے کہتے ہیں محمد ﷺ۔

دیکھ! یہ ہے وہابیوں کے پیر کا نام محمد ﷺ۔

کیا آپ نے اِن کے پیر کا نام سنا ہے!

نانگے شاہ.....گھوڑے شاہ.....گدھے شاہ۔

بوٹے شاہ.....کٹے شاہ.....چوٹے شاہ۔

بکری شاہ.....لو،بکری بھی شاہ۔

کہتے ہیں: پندرہ بیس مراثی اکٹھے ہوئے تھے اور بکری شاہ کا عرس لگا ہوا تھا، وہ ساری رات گاتے رہے، اُن کے گلے خشک ہو گئے، آواز گلے میں بیٹھ گئی، اُن میں سے ایک پوچھتا ہے، ہم کون سی سرکار کے عرس پر آئے ہوئے ہیں، دوسرا کہتا ہے، بکری شاہ کے عرس پر آئے ہیں، کہتا ہے بیڑا غرق ہو جائے، یہ بکری شاہ ہے تو اِس کی چار دھاریں نکالو، چائے ہی پکا کر پئیں۔

تیرے پیر اور تیری سب سرکاروں کے نام سنیں تو اس طرح معلوم ہوتا ہے، جیسے سارا چڑیا گھر ہی اکٹھا کیا ہوا ہے، لیکن قربان جاؤں، دیکھ وہابیوں کے پیر کا نام، محمد ﷺ، میرے بڑوں کے نام بھی اچھے اور میرے چھوٹوں کے نام بھی اچھے، ذرا میرے بڑوں کے نام سن لے!

آدم.....نوح.....خلیل اللہ.....ذبیح اللہ.....ابراہیم.....اسمٰعیل.....موسیٰ.....یحییٰ.....

یوسف.....یعقوب علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر ...... عمر ...... عثمان ذوالنورین ...... علی المرتضیٰ ...... حسن ...... حسین ...... طلحہ ......
زبیر ...... سعد ...... سعید ...... خبیب ...... صہیب رضی اللہ عنہم اجمعین ۔

میرے چھوٹوں کے نام بھی اچھے!

اسمٰعیل روپڑی ...... اسمٰعیل سلفی ...... اسمٰعیل بالا کوٹوی۔

سید نذیر حسین محدث دہلوی ...... عبداللہ غزنوی ...... عبدالجبار غزنوی۔

داؤد غزنوی ...... عبداللہ روپڑی۔ رحمہم اللہ

میرے بڑوں کے نام بھی اچھے اور چھوٹوں کے نام بھی اچھے، کیا آپ نے ان کے بڑوں کے نام سنے ہیں!

بلھے شاہ ...... دولے شاہ ...... گھوڑے شاہ ...... گدھے شاہ۔

اَے ظالم! ہمارے ساتھ مقابلہ نہ کیا کر، جا! جا!

تو اپنے پیر لے کر آ، میں اپنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آؤں۔

تو اپنی کتابیں لے کر آ، میں اپنی کتابیں لے کر آؤں۔

تو اپنے شہر لے کر آ، میں مکہ اور مدینہ لے کر آؤں۔

اللہ تعالیٰ وہابیوں کے پاس ...... مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہابیوں کے پاس۔

مکہ وہابیوں کے پاس ...... مدینہ وہابیوں کے پاس۔

جا! قبریں مزار تیرے پاس، قبروں مزاروں کی کھٹی تیرے پاس۔

مکہ مدینہ وہابیوں کے پاس ...... قرآن حدیث وہابیوں کے پاس۔

اللہ کی عبادت وہابیوں کے پاس ...... مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وہابیوں کے پاس۔

مکہ وہابیوں کے پاس ...... مدینہ وہابیوں کے پاس۔

جو صفات اللہ تعالیٰ کی ہیں، کیا تو وہ غیروں میں ڈالتا ہے؟

جناب! اسلم قریشی تجھے ماں گم نہ کرتی، اللہ کی قسم ہے اسلم قریشی گم ہو گیا تو مسلک وہابیوں کا سچا ہو گیا، اللہ تعالیٰ تجھے واپس لے آئے، لیکن اسلم قریشی تو گم ہوا اور مسلک وہابیوں کا سچا ہو کر رہا، میں نے قصور میں بھی کہا تھا، سیالکوٹ میں کہا، گوجرانوالہ میں کہا اور لاہور کانفرنس میں کہا تھا کہ پولیس تو ناکام ہو گئی ہے، اَب تمہارے بزرگ کہاں گئے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتے ہیں، ولی سب کچھ جانتے ہیں اگر ولی سب کچھ جانتے ہیں تو بتاؤ اسلم قریشی کہاں ہے؟ پتر و! ہم نے تمہارے پیٹ سے پھاڑ کر نکالنا ہے، یا کہو ولی نہیں جانتے، اسلم قریشی کو گم ہوئے سوا سال ہو گیا ہے، اَب تمہارے ولی کیوں نہیں بولتے۔

ختم نبوت والے بڑے چالاک ہیں، اُنہوں نے مفتی مختار کو ساتھ رکھا کہ کل کو یہ نہ کہے، ہمیں کسی نے کب پوچھا تھا، اگر ہم سے پوچھتے تو ہم نے بتا دینا تھا کہ وہاں ہے، اللہ کی قسم، وہ بھی شہر شہر کہہ رہا ہے، لیکن اسلم قریشی نہیں ملتا۔

معلوم ہوا کہ بریلوی ہیں ہی جھوٹے، یہ آج نہیں، یہ پرانے کہہ رہے ہیں، ولی تو سب کچھ جانتے ہیں، چودہ طبق روشن ہیں، اگر چودہ طبق روشن ہیں تو بتاؤ اسلم قریشی کہاں ہے، اسلم قریشی دو، ورنہ تم جھوٹے ہو۔

کہتے ہیں جی ہمارا بزرگ، ہمارا پیر ٹیوا لگا لیتا ہے، ٹیوا لگا کر ہی دکھا دو، اَے ٹیوو، ٹیووں کی پیداوار، اللہ والو، کیا آپ میری بات سمجھ رہے ہیں؟

آج کے بعد اگر کوئی ملاں آپ کے شہر میں آ کر کہے کہ ولی سب کچھ جانتے ہیں، وَلیوں کو علم غیب ہے، اُن کو سب ڈھکی چھپی چیز کا پتہ ہے، تو اُن کو کہو کہ بیٹا، ہم کو اسلم قریشی دے کر جا، کیوں جی کیا میری بات ٹھیک ہے؟

آج کے بعد اگر ان ملانوں نے کہا کہ ہم جانتے ہیں، ہمارے ولی جانتے ہیں' ہم نے اِن کے پیٹ سے اسلم قریشی نکالنا ہے' بیشک چھرا مارنا پڑے' بتایئے! کیا میری بات سچی ہے یا نہیں؟

اگر مسلک اہلحدیث سچا ہے تو سنیں کس طرح سچا ہے، ہم تو کہتے ہیں، ہم نہیں کہتے، ہمارے بڑے کہتے تھے، ہمارے بڑے نہیں کہتے تھے، ہمارے تو مصطفےٰ علیہ السلام کو اعلان ہوا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ○ (النمل: ٦٥)

میرے محبوب! اعلان فرما دیں کہ ارض وسماء کی کوئی چیز رب کریم کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔

اس لیے بریلوی سب جھوٹے ہیں اگر تمہارا کوئی زندہ نہیں بتا سکتا تو کسی مردے سے ہی پوچھ کر بتا دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ یہ سب جھوٹے ہیں' یہ مذہب ہی جھوٹا ہے' آپ نے کہا ہے. جی کیا یہ مصطفےٰ علیہ السلام کی بھی توہین کرتے ہیں ع

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات اِن کی
انہی کی محفل سنوارتا ہوں، چراغ میرا ہے رات اِن کی

یہ کتاب ملفوظات ہے اگر اِس میں نہ ملے تو یزدانی کی وہ سزا جو چور کی سزا ہے اِس میں لکھا ہے کہ آمنہ کے لال علیہ السلام اپنی قبر میں زندہ ہیں، آپ کی بیویاں آپ کو پیش کی جاتی ہیں تو آپ اُن سے صحبت کرتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

اللہ کی قسم! اِن کو توہین کے لیے نبی علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور ملا ہی نہیں، جو میرے مصطفےٰ علیہ السلام کی توہین کرے گا' وہابی' دیوبندی مل کر اُس کی زبان ''گدی'' سے نکال دیں گے۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ اِن کتابوں کو جلایا جائے اور راوی میں بہایا جائے، احمد رضا خاں اِس کا مصنف ہے، لکھتا ہے کہ نبی قبر میں بیویوں کے ساتھ شب باشی کرتے ہیں، اللہ میری توبہ۔

کہتے ہیں جی، اِنہوں نے مردہ باد کہا ہے، تو کہتا ہے نبی قبر میں جا کر بیویوں سے صحبت کرتا ہے، کیا یہ نبی کی توہین نہیں۔

ایک اور بات سنیں! اِس میں نہ ملے تو میں مجرم، کتاب کا نام ملفوظات، مصنف مولوی احمد رضا خاں، اِس میں لکھتا ہے کہ میرا ایک پیر بھائی فوت ہو گیا، پہلے میرا مسلک سن لیں، ہمارا مسلک یہ ہے کہ!

جہاں آمنہ کے لال علیہ السلام موجود ہوں وہاں آدم نبی علیہ السلام بھی جماعت نہیں کروا سکتے۔
جہاں آمنہ کے لال علیہ السلام موجود ہوں وہاں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی جماعت نہیں کروا سکتے۔
جہاں آمنہ کے لال علیہ السلام موجود ہوں وہاں موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام بھی امامت نہیں کروا سکتے۔
جہاں میرے مصطفےٰ علیہ السلام موجود ہوں، وہاں کوئی نبی مصلّے پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

اِس کتاب میں لکھا ہے، مولوی احمد رضا خاں کہتا ہے کہ میرا ایک پیر بھائی فوت ہو گیا، میں اُس کا جنازہ پڑھانے کے لیے گیا، نبی علیہ السلام گھوڑے پر چڑھے ہوئے تھے، اور گھوڑا دوڑاتے ہوئے آ رہے تھے، میرے ایک پیر بھائی نے آپ سے پوچھا، کہاں چلے ہو؟

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا! میں اُس کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لیے چلا ہوں، (مولوی احمد رضا خاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتا ہے) الحمدللہ وہ نمازِ جنازہ میں نے پڑھائی اِس میں لکھا ہے کہ نماز جنازہ احمد رضا خاں نے پڑھائی اور نبی علیہ السلام نے احمد رضا خاں کے پیچھے پڑھی ہے، یہ تیری کتاب میں نہ ملے تو میں مجرم، پھر آگے لکھتا ہے، اُس کو دفن کرنے کے لیے جب میں قبر میں اُترا تو مجھے وہ خوشبو آئی جو نبی کی قبر سے آئی تھی، کیا کوئی ایک گستاخی ہے۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد

ہم پھر بھی گستاخ، جو نبی علیہ السلام کی گستاخی کرے، اللہ کی قسم، کائنات میں اُس سے بڑا لعنتی ہے ہی کوئی نہیں، یہ گستاخیاں ہو رہی ہیں، ملفوظات نکالیں، نبی علیہ السلام نے نماز پیچھے پڑھی اور احمد رضا خاں نے پڑھائی۔

عاشقو! آؤ تمہیں تمہارے مذہب کی سیر کراؤں، آپ نے پہلے رب کی سنی ہے، نبی علیہ السلام کی بھی سن لی ہے، اب قرآن پاک کی بھی توہین سن لیں، اس کتاب میں لکھا ہے کہ قرآن کو پیشاب کے ساتھ لکھنا جائز ہے اگر میں نہ دکھا سکوں تو اللہ کی قسم، میری وہ سزا جو چور کی سزا ہے۔ کتاب کا نام میں نے جان بوجھ کر نہیں بتانا، جب وہ پوچھیں گے تو پھر بتاؤں گا، کتاب چھ سو روپے کی آتی ہے جو میں نے خریدی ہے، اُس میں لکھا ہے کہ جس کی نکسیر چلتی ہو، وہ پیشاب کے ساتھ سورۃ فاتحہ لکھ دے، تو اس کی نکسیر بند ہو جائے گی، اور اُس کتاب میں لکھا ہے کہ قرآن پر دونوں پاؤں رکھ کر بیٹھنا جائز ہے، اَے بریلویو!

رب رحیم کے دشمن...... مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن...... قرآن مجید کے دشمن۔

رب کریم کے گستاخ...... مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ...... قرآن حکیم کے گستاخ۔

اب صحابہ رہ گئے، وہ تو میں نے پہلے بتایا ہے، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور احمد رضا خاں؟

یہ اولیاء اللہ کے بھی دشمن ہیں، آپ نے کہنا ہے، جناب کس طرح؟

میں کہتا ہوں کہ ولیوں کا تو ٹھیکہ ہی اِنہوں نے لیا ہوا ہے، سب مزاروں کا ٹھیکہ ہی اِن کے پاس ہے، جس کا نہیں اُس کا بھی مانگتے ہیں کہ ہمارا اوقاف علیحدہ کرو۔

پترو! قبروں کی کمائی کھانے والوں کو حلال کی کمائی ہضم نہیں ہوتی، یہ مال لگ جاتا ہے نا! جس کے منہ کو لگ جائے۔

اَے قبروں کی تجارت کرنے والو! وہابی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں کی تجارت حرام سمجھتے ہیں...... قبروں کی عبادت حرام سمجھتے ہیں...... قبروں کی زیارت سنت سمجھتے ہیں۔قبر کی زیارت سنت ہے، قبر کی عبادت اور تجارت حرام ہے، لیکن یہ سارا ٹولہ ہی قبروں کا تاجر ہے۔

قبروں کے تاجرو، حرام خورو، کفن چورو! جس کے منہ کو حرام لگ جائے، اُس کو حلال ہضم نہیں ہوتا، انہیں یہ عادتیں آپ نے خود ڈالی ہوئی ہیں!

کہیں قل...... کہیں تیجے...... کہیں ساتویں...... کہیں دسویں۔

کہیں چالیسویں...... کہیں کونڈے...... کہیں جمعراتیں...... کہیں عرس...... کہیں میلے

یہ عادتیں آپ نے خود ڈالی ہوئی ہیں' اَب ہٹیں کس طرح' اَب ہٹائیں گے بھی آپ ہی' اِن شاء اللّٰہ' یہ توحید والے مل کر ہٹائیں گے اور اَب پہلے سے بہت زیادہ فرق پڑ گیا ہے' سمجھدار اور پڑھا لکھا طبقہ سمجھتا ہے' وہ کہتے ہیں مہنگائی بہت ہوگئی ہے روزانہ ختم کون پڑھائے' اِتنے مہنگے سودے ہو جائیں تو روزانہ ختم دلانا گوارہ نہیں ہوتا، اِس لیے ''وہابی'' ہو جاؤ۔ ابھی وقت ہے، اور میں تو کہتا ہوں کہ اگر میرا نسخہ استعمال کر لیں تو اللہ کی قسم، کوئی ملاں ختم کا نام نہ لے۔

سُنیں! جس دن کوئی مر جاتا ہے تو دُوسرے دن ''قل'' کرتے ہیں، پھر تیجہ' ساتواں' دسواں اور چالیسواں کرتے ہیں، جس دن ''قلوں'' کا ختم ہو اُس دن ہمارے علاقہ میں تو چنے بھنوا کر رکھتے ہیں۔ (وہ سمجھتے ہیں کہ مولویوں نے کہاں آنا ہے، یہ تو گھوڑوں اور گدھوں نے آنا ہے، اس لیے اِن کے آگے چنے ڈالو) تیجے پر بھی کھانے گوشت، حلوہ، سویاں وغیرہ آجاتی ہیں، دسویں پر بھی کھانے وغیرہ آجاتے ہیں۔

سنو! جس دن قلوں اور تیجے کا ختم ہو، بیبیو، اُس دن گوشت رکھو...... روٹیاں رکھو...... پلاؤ رکھو...... سب کچھ رکھو...... اور ساتھ پانی کا جگ بھر کر بھی رکھو، جب مولوی ختم پڑھ لے، کھانے تقسیم کرنے کی باری آئی تو کہو مولوی جی، یہ گوشت، حلوہ، پھل فروٹ غریبوں کو دینا ہے، تم پانی کا جگ پیو، مولوی کو پانی کا جگ پلانا ہے، جس دن تیجے کا ختم ہو اُس دن بھی سب چیزیں غریبوں کو تقسیم کرنی ہیں اور مولوی کو پانی کا جگ پلانا ہے!

ساتویں کے ختم پر بھی مولوی کو پانی کا جگ پلانا ہے۔

دسویں کے ختم پر بھی مولوی کو پانی کا جگ پلانا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارہویں کے ختم پر بھی مولوی کو پانی کا جگ پلانا ہے۔

جس دن چالیسویں کا ختم ہو، اُس دن کھانے پینے کی سب چیزیں رکھو..... پھل رکھو..... کیلے رکھو..... فروٹر رکھو..... کینو رکھو..... سیب رکھو..... گوشت، حلوہ، سویاں سب کچھ پکاؤ، ختم چھڑاؤ، اور پانی کا جگ پہلے رکھو، جب تقسیم کرنے کی باری آئے تو کہو، مولوی جی، یہ کھانے پینے کی سب چیزیں غریبوں کا حصہ ہے، تم پانی کا جگ پیو۔

اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، چالیسواں آنے تک جب ملاں کے پیٹ میں پانی کے چالیس جگ گئے تو پھر کبھی ختم کا نام لے گیا تو مجھے پکڑ لینا، ان کو پانی پلا پلا کر مارو، اِن ملانوں کو پانی پلا پلا کر مارو گے تو اِن شاء اللہ ختم کا نام نہیں لیں گے۔

میں یہ بتا رہا ہوں کہ یہ اولیاء کے گستاخ ہیں، کیا یہ اولیاء کی گستاخی نہیں، کیا یہ اَدب ہو رہا ہے کہ ایک گجری کے گھر اولاد نہیں ہوتی تھی، گاؤں کی بیبیاں مل کر پیر صاحب کے پاس گئیں اور کہنے لگیں، پیر صاحب، بیٹا نہیں ہوتا۔ (جیسے پیر نے بیٹوں کے ڈپو کھول رکھے ہیں)۔

پیر صاحب نے کہا، سب بیبیاں ہاتھ آگے کرلو، سب نے ہاتھ آگے کیے تو پیر صاحب نے تھوک دیا اور سب کو کہا، یہ چاٹ جاؤ، اَب سب نے تھوک چاٹ لیا، اُس گجری نے بھی تھوک چاٹا، اور جب وہاں سے چلی تو چار قدم آگے اینٹیں اور پتھر پڑے ہوئے تھے، اُس کو اُن پتھروں میں قے آ گئی، باقی تمام عورتیں گھروں کو چلی گئیں، اُن کو پیر صاحب کا تھوک ہضم ہو گیا، گجری کو ہضم نہ ہوا، نو ماہ گذرے تو سب بیٹے اُٹھا کر خوشی خوشی چلی آ رہی تھیں، اور وہ گجری روتی چلی آ رہی تھی، اُس کے گھر کچھ ہی نہ ہوا، پیر صاحب نے پوچھا، تیرے پاس کچھ نہیں، کہنے لگی جناب، میرے گھر تو کچھ نہیں ہوا، پیر صاحب کہنے لگے، کیوں، کیا بات ہے؟

کہنے لگی، جناب! میں نے آپ کا جو تھوک چاٹا تھا، مجھے اُن پتھروں میں قے آ گئی تھی، پیر صاحب کہنے لگے، پاگل، پتھروں میں جا کر دھیان مار، جب دھیان مارا تو پتھروں میں بیٹا رو رہا تھا۔

تیرے وَلیوں کی کرامتیں اس طرح کی ہیں، آ ہمارے ولیوں کی کرامتیں سن لے!

اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم اعلان کرتا ہے:

وَ هُزِّیْۤ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا٥ (مریم: ٢٥)

میری مریم! یہ ٹہنی پکڑ کر ہلا تو دے، اِس سے تر و تازہ کھجوریں میں نہ گراؤں تو مجھے رب کس

www.KitaboSunnat.com

نے کہنا ہے۔

اِس گروہ نے ایک اور ولی مان لیا ہے، کہتے ہیں جس کو بواسیر ہو وہ بھٹو کی قبر پر جا کر ''گھیسی'' کر لے ''واہ اولیاء واہ اوکرامتے'' دیکھئے اِن کے ولی، رب نے بھی کہا، اے شرابی بھٹو مر لے اگر تیری قبر پر گھیسیاں نہ کروائیں تو مجھے رب کس نے کہنا ہے، اِس کی کرامت یہ ہے کہ اِس کی قبر پر جا کر بواسیر کے ڈھیلے استعمال کرو۔

یہ تمہارے ولی ہیں، وہابیوں کے نہیں، تمہارے ولی نانگے، گلے سے اُتارا تو چھوٹا ولی اور نیچے سے اُتارا تو بڑا ولی، جا، اگر اتنی اچھی چیز ہے تو گھر ہی لے جا، لے جا نانگوں کو گھر، یہ کتے، بلے، جانور، سور، بچھڑے اور بھینسے ہیں ولی نہیں، جو ننگے ہیں وہ ولی نہیں۔

آپ مجھے یہ بتائیں کہ! کیا بھینسے نے کبھی تہبند باندھا ہے.....کیا بچھڑے نے کبھی شلوار پہنی ہے.....کیا بھینس نے کبھی ساڑھی باندھی ہے.....کیا بھینس کے بچے نے کبھی سر پر دوپٹہ لیا ہے۔

معلوم ہوا کہ جو کپڑے نہیں پہنتے، وہ جانور ہیں، یہ تمہارے نانگے، کنجر، لفنگے، لچے، جانور، بچھڑے اور بھینسے ہیں، ولی نہیں، یہ کتے بلے ہیں جو ننگے رہتے ہیں، اللہ کی قسم، نانگے ولی نہیں ہو سکتے، لیکن یہ بھی اِن کو مبارک، نانگے بھی اِن کی جھولی میں ڈالے۔

دیکھئے! اللہ تعالیٰ ہمارے حصہ میں آیا.....مصطفےٰ ﷺ ہمارے حصہ میں آئے..... صحابہ رضی اللہ عنہم ہمارے حصہ میں آئے۔

اور نانگے اِن کے حصہ میں آئے، جا، اِن کو اپنے گھر لے جا اور شیشے میں بند کر کے رکھنا۔

میرے برادر! میں یہ بتا رہا ہوں کہ یہ اَولیاء کی توہین ہے، اور اِن کا مسلک پانچ ارکان پر مبنی ہے، جو میں نے آپ کے سامنے واضح کیا ہے۔

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پاک ''محمد'' ﷺ جس کا معنےٰ ہے تعریف کیا گیا، قربان جاؤں، کائنات کے چپہ چپہ پر تعریف ہو رہی ہے تو میرے مصطفےٰ علیہ السلام کی ہو رہی ہے اور قیامت کی دیواروں تک ہوتی رہے گی ع

ہے نامِ محمد سے عیاں شانِ محمد
جو شانِ محمد ہے وہ شایان محمد
ہوتا ہے ورفعنا لك ذكرك سے یہ ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود رب محمد ہے ثناء خوانِ محمد
شاہانِ زمانہ کیا شاہانِ زمانہ
شاہانِ زمانہ ہے غلامانِ محمد

ہمارے باباجی صمصام، (اللہ آپ کی قبر منور فرمائے) وہ فرماتے ہیں ع

چار چو فیرے پیاں سوہنے دیاں دُھماں نی
خُلق مٹھاسوں شہد کر دِتا ٹُماں نی
جے اللہ لیائے موقع میں قدم جا چُماں نی
ہو جائے صمصام اُتے فضل غفار دا
نام محمد والا کلیجے ٹھار دا
اُچے کھلو کے ذرا مارو دھیان نی
وِچے اِی پھر دے ویکھو عربی جوان نی
گورے نشوہ نالے رُومی پہلوان نی
شامیاں دا رنگ ویکھو ڈھلکاں پیا مار دا
نام محمد والا کلیجے ٹھار دا

میں بتا یہ رہا ہوں کہ میرے مصطفےٰ علیہ السلام کے نام پاک کے چرچے کائنات کے ذرہ ذرہ پر ہو رہے ہیں، نبی کا کام بھی سوہنا اور نبی کی ذات بھی سوہنی ہے۔

ابھی نہیں سمجھے! نبی علیہ السلام کا نام بھی سوہنا ہے اور نبی کا مقام بھی سوہنا ہے، اگر سوہنا مقام سننا ہے تو یہاں سے سنو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ میں نے اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ بنا کر بھیجا ہے۔

دیو بندیو! تمہاری بات بھی مانی گئی ہے، احمد رضا خاں کے پڑپوتے اختر رضا خاں نے اعلان کیا ہے کہ نبی "نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ" نہیں، بشر ہے، یہ میرے مسلک کی صداقت اور حقانیت ہے، کیا منوانے والوں نے منوایا ہے یا نہیں محترم، ابھی یہاں ایک ہفتہ اور رہ، تو مانے گا، ان شاء اللہ تیرے بڑے چھوٹے بھی مانیں گے۔ مان گئے ہیں، میرے مسلک کی صداقت مان گئے ہیں۔

میرے بھائی! نبی علیہ السلام کی شان کیا ہے، آپ کا مقام کیا ہے، ہم کہتے ہیں نبی علیہ السلام "نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ" نہیں، رسول اللہ ہیں، اگر نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ ہوں تو میلا دنہیں منائی جاسکتی، اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ رب کے نور سے نور ہوں، تو رب کا نور پیدا نہیں ہوتا۔

معلوم ہوا کہ یہ جھوٹے ہیں، میرے مصطفیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں، تو میلاد بھی منا تا ہے اور نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ بھی کہتا ہے، ظالم، نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ کہنا چھوڑ دے یا میلاد منانا چھوڑ دے۔

اللہ! کیا تو نے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کو "رسول اللہ بنایا ہے، فرمایا، ہاں ہاں، میں نے بنایا ہے، اللہ اُس رسول کی شان کیا ہے؟

فرمایا: یزدانی! کلام ربانی پڑھ کر سنا، ذرا وہابیوں سے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی شان سن، جن کا پیر ایک ہے، اُس کی شان سن لے، آواز آتی ہے! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝ (النجم: ١۔١٨)

پروانوں، یہ مصطفیٰ علیہ السلام کی پرواز اور شان ہے۔

اگر نہیں سمجھے تو آؤ سمجھاؤں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ (والضحی: ١۔٥)

نہیں سمجھے، تو اور سنیئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ (النشراح: ١۔٤)

اب بھی نہیں سمجھے تو سنیئے رب کریم کا ایک اور ارشاد ہے:

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ (الکوثر: ١۔٣)

اگر اب بھی نہیں سمجھے، تو سنئے خالق کائنات فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یٰسٓ o وَ الْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ o اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ o عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ o (یٰسٓ: ١-٤)

اگر اب بھی نہیں سمجھے تو سنو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا o لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا o (الفتح: ٨-٩)

یہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی شان ہے، میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا مقام ہے، اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، نبی اس کو کہتے ہیں، رسول اِس کو کہتے ہیں، آ، تجھے بتاؤں، رسول کس کو کہتے ہیں: سنیں' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ o (الاسراء: ١)

قربان جاؤں' یہ میرا رسول ہے، جس کو اللہ تعالیٰ لے گیا، آپ چلے گئے، ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور قدرت میرے اللہ تعالیٰ کی ہے۔

آ! تجھے رسول اللہ کی پہچان کراؤں، نبیوں کا نبی دکھاؤں، وہابیوں کا امام اور پیر دکھاؤں، میرے مصطفیٰ علیہ السلام جا رہے ہیں، ہجرت کا سفر ہے، جاتے جاتے راستہ میں ایک کٹیا اور جھونپڑی سی آ گئی' میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر پڑی' صدیق اور دوسرے ساتھی ساتھ ہیں' آقا فرماتے ہیں: صدیق! اِس مائی کو کہو' ہم کو پانی پلائے' روٹی کھلائے' مائی دیکھ کر کہتی ہے' قربان جاؤں' جس دن کی پیدا ہوئی ہوں' میں نے کبھی اتنے خوبصورت چہرے دیکھے ہی نہیں' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: مائی! ہم کھانے پینے کے لیے مانگتے ہیں' کچھ کھلا، پلا۔

اللہ والو! دیکھو، آپ کو پتہ چل جائے کہ رسول اللہ کون ہے، اور ساتھ وہابیوں کی زبانی نبی کی شان کا پتہ چل جائے۔

ظالم! تو نے نبی کی شان کیا جاننا ہے، جس نے کئی لچے لفنگے پیر اور فقیر بنائے ہوئے ہیں، کئی سرکاریں مانی ہوئی ہیں، وہابیوں کی ایک ہی مکی مدنی سرکار ہے، اور اِن کی سرکار!

ککیاں والی...... مرکیاں والی...... کتیاں والی...... کانوانوالی...... کالے منہ والی......

اور ہماری سرکار مکہ مدینہ والی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: مائی! تو نے صحن میں بکری باندھی ہوئی ہے اُس کا دُودھ پلا، مسافروں کو کچھ کھلا، مائی کہتی ہے پیارے مہمانو! دُودھ دینے والی بکریاں جنگل میں گئی ہوئی ہیں، یہ دُودھ نہیں دیتی، آقا فرماتے ہیں، ہم کو اجازت تو دے، مائی کہتی ہے، عجیب مہمان ہیں، میں کہتی ہوں یہ دودھ نہیں دیتی لیکن یہ کہتے ہیں، ہم کو دوہنے کی اجازت دے، اچھا جاؤ دودھ لو۔

اِن کے پیر جہاں سے گذر جائیں، سبز باغ سوکھ جاتے ہیں، اللہ کی قسم گندم کے بھرے گودام ختم ہو جاتے ہیں، اِن کے پیر تو دیگوں کی ''گھروڑی'' بھی چاٹ جاتے ہیں، ہڈیاں بھی ''چبا'' جاتے ہیں، لیکن ہمارا وہابیوں کا پیر دیکھ لیں، آقا علیہ السلام نے جا کر ''تھنوں'' کو ہاتھ لگایا تو سوکھی بکری دُودھ دُودھ ہوگئی، آپ فرماتے ہیں، مائی برتن لا، مائی نے سمجھا، شاید کھینچنے سے کوئی دھار نکل آئی ہوگی، وہ چھوٹا سا برتن لے کر آئی جو دُودھ سے بھر گیا، مائی گلاس لے کر آئی وہ دُودھ سے بھر گیا، آپ فرماتے ہیں، مائی اور کوئی برتن لا، مائی بالٹی اُٹھا کر لے آئی وہ بھی دُودھ سے بھر گئی، مائی نے سمجھا کہ کام بن گیا ہے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں اور کوئی برتن لا، مائی اِتنا بڑا برتن اُٹھا کر لے آئی وہ بھی دودھ سے بھر گیا، گھر کے سب برتن دُودھ سے بھر گئے، آقا علیہ السلام نے جی بھر کر خود دودھ پیا، مائی اور ساتھیوں کو پلایا، بکریوں کے تھنوں اور برتنوں سے دودھ ختم نہیں ہوتا۔ ❶

وہابیو! اپنے پیر کی شان سننا، یہ ہے ہمارا پیر، ہاتھ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، قدرت عرش والے اللہ کی ہے، اللہ کی قسم، آقا علیہ السلام وہاں سے چلے گئے تو بکری!

ایک سال زندہ نہیں رہی...... دو سال زندہ نہیں رہی...... تین سال زندہ نہیں رہی...... پانچ سال زندہ نہیں رہی...... دس سال زندہ نہیں رہی۔

میں نے سیرت کی ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ میرے مصطفےٰ علیہ السلام کے جانے کے بعد وہ بکری اٹھارہ سال زندہ رہی اور اٹھارہ سال دُودھ دیتی رہی۔

یہ ہے میرا پیر، یہ میرے پیر کا معجزہ ہے اور رب کی قدرت ہے، اِس کو کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابا جی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

منزل کر کے اِک جگہ تے پہنچیا نبی حقانی
رَستے اُوپر تمبو اندر، ڈِٹھی ایک زنانی

❶ الرحیق المختوم ص ۲۳۵۔۲۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُم معبد اُس نام بتاون سی مسکین نمانی
گھر دے اندر بکری بھتّی لاغر درد رجانی

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ع

ہے کجھ کھاون پیون کارن چیز تیرے گھر کائی
کچھ نہ حاضر صدقے جاواں مائی نے عرض سنائی

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: دُودھ دوہنے کی اجازت دے، مائی نے دودھ دوہنے کی اجازت دی، آقا علیہ السلام نے ہاتھ لگایا تو "تھن" دُودھ دُودھ ہو جاتے ہیں، قربان جاؤں۔

چھڈ گئے تنگی فاقے سارے برکت شاہِ ابراراں
سارا ٹبر دُودھ پیا پیوے گذرے سال اٹھاراں

اللہ والو! یہ ہیں محمد رسول اللہ، یہ ہے میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ ہے رب کا رسول، قربان جاؤں، آقا علیہ السلام یہاں سے نکل کر آگے مدینہ گئے، میرے آقا مدینہ جا رہے ہیں، اپنی منزل پر رواں دواں ہے، مدینہ والوں کو اطلاع ہوگئی ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے ہیں، رب کے نبی آ رہے ہیں، ہمارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ' ہمارے آقا' ہمارے رہنما' پیشوا اور مقتدا آ رہے ہیں' گھر گھر تیاری ہے اور گھر گھر خوشی ہے' چھوٹے چھوٹے بچے بچیاں چھتوں پر چڑھی ہوئی ہیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

پڑھ رہے ہیں' اللہ کی قسم! دو میاں بیوی گھر میں بیٹھے ہوئے آپس میں جھگڑ رہے ہیں، بیوی خاوند کو کہتی ہے' اَے ابوایوب انصاری رب والے! پورے مدینہ میں مصطفےٰ علیہ السلام کی آمد آمد کی خوشیاں ہیں' لیکن ہمارے گھر کوئی تیاری نہیں، خاوند کہتا ہے: اَے اللہ والی! ہمارے گھر تو کھانے کے لیے ایک وقت کا آٹا نہیں، ہم نے نبی کی مہمان نوازی کیا کرنا ہے، بیوی کہتی ہے، کیا ہم پھر محروم رہ جائیں گے؟

خاوند ایک بات کرتا ہے جو سونے کے پانی کے ساتھ لکھنے کے قابل ہے، خاوند کہتا ہے اَے میری بیوی، ایک بات لکھ لے، سن لے، پکی سچی نوٹ کر لے، بیوی کہتی ہے جناب وہ کیا؟

خاوند کہتا ہے، اگر اُس نبی کو دولت والوں سے پیار ہوا تو ہماری باری آنی ہی نہیں، اور اگر اُس نبی کو غریبوں کے ساتھ پیار ہوا تو ہم کو چھوڑ کر نبی نے دوسرے گھر جانا ہی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم ہے، میرے آقا علیہ السلام کی سواری مدینہ کی گلیوں میں داخل ہو گئی ہے، اَب ذرا نبی کی شان اور مقام سن لیں۔

بابا جی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ؏

ہر گھر آپو آپ تیاری کیتی کل امیراں
کرن اُمیداں جے میں گھر آون روشن بدر منیراں
سی مسکین ایوب انصاری بھی مقبول ربانا
اُس دے جیا نہ وچ مدینے عاجز ہور نمانا
کپڑا اُوناں کار ہمیشہ، اُس محبوب غفاری
ادبوں اُس دی خدمت اندر بیوی عرض گذاری

بیوی کہتی ہے ؏

شوقوں شہر مدینے اندر، عجب تیاری ہوئی
صد افسوس تیرے دل اندر، فکر خیال نہ کوئی

اللہ والو، سنو، خاوند کیا کہتا ہے ؏

زر ہووے زور لگاواں، شان سنگھار وکھاواں
پر میں آج تیرے کارن، سچی بات سناواں
جے او تھے دولت زر منظوری، نئیں آسانوں ٹوئی
جے شاہ مسکیناں تے وے راضی ساڈے باجھ نہ کوئی

اللہ کی قسم! اِس کو کہتے ہیں رسول اللہ جن کی شان سے سارا قرآن بھرا ہوا ہے' قرآن رحمٰن کا...... زبان حبیب الرحمٰن کی...... شان صاحبِ قرآن کی' صاحب قرآن کی شان جتنی وہابی بیان کر سکتے ہیں' کائنات میں کوئی دوسرا بیان نہیں کر سکتا' اس لیے میں تو عقیدہ رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کی جتنی شان قرآن کریم میں بیان کر دی ہے' کوئی دُنیا کی زبان اس سے بڑھ کر بیان نہیں کر سکتی۔

میرے برادر! یہاں کوئی یہ کہے کہ نہیں، ابھی بھی گستاخ ہیں، کعبہ کے رب کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، جو نبی کا گستاخ ہے، پکا بے ایمان ہے!

تیرا مذہب اور ہے، میرا مذہب اور ہے...... تیری دعوت اور ہے، میری دعوت اور ہے......

تیری پکار اور ہے' میری پکار اور ہے...... تیری صدا اور ہے' میری للکار اور ہے...... تو چاہتا کچھ ہے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا کچھ ہوں ...... تو بلاتا کسی اور طرف ہے' کہتا میں کچھ اور ہوں ...... تو کسی اور طرف دعوت دیتا ہے' میں کسی اور طرف دعوت دیتا ہوں ...... تو بریلی کی طرف دعوت دیتا ہے، میں مکہ مدینہ کی طرف دعوت دیتا ہوں ...... اَے جمعراتی مُلاں، میں کہتا ہوں ؏

تو سدناں ایں پیراں فقیراں دے وَل
میں سدناں واں جگاں دے پیراں دے وَل
تو سدناں ایں قبراں مزاراں دے وَل
میں سدناں واں نبی دے شہراں دے وَل
تو سدناں ایں بھنگیاں ملنگاں دے وَل
میں سدناں واں زبیراں، بلالاں دے وَل

اَے ہیر ماں کے بیٹے ؏

تو سدناں ایں سیاں تے ہیراں دے وَل
میں سدناں واں بدرِ مُنیراں دے وَل

اللہ کی قسم! میں تو کہا کرتا ہوں کہ انگریز نے دو ہی تو کام کیے ہیں، مولانا یہ اُن کی کتاب پڑھ رہے تھے کہ وہابی، دیوبندی مرزائیوں جیسے ہیں۔

بیٹا! تجھے شیشے میں اپنا ہی چہرہ نظر آتا ہے، انگریز نے دو کام کیے ہیں، اُس نے! نبوت بدلنے کے لیے ''مرزے'' کو پیدا کیا ...... دین بدلنے کے لیے ''احمد رضا خاں'' کو پیدا کیا ...... دو چیزوں کے لیے! نبوت پر ڈاکہ ڈالے گا تو مرزا ڈالے گا ...... دین کی شکل بگاڑے کا تو احمد رضا خاں بگاڑے گا۔

دین بدلنا ہے تو احمد رضا خاں ...... نبوت بدلنی ہے تو غلام قادیاں۔

دونوں آدمی انگریز کی پیداوار ہیں، تاریخ کی ورق گردانی کر کے دیکھیں، اللہ کی قسم ہے، جس طرح میں نے کہا تھا کہ یہ ظالم!

اللہ کے دشمن ...... مصطفی ﷺ کے دشمن ...... قرآن کریم کے دشمن ...... صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن ...... اولیاء کے دشمن اور میں تو کہتا ہوں کہ یہ پاکستان کے بھی دشمن' قائداعظم محمد علی جناح کے بھی دشمن' اِن کی کتاب ''تجانب اہل سنت'' میں لکھا ہے کہ محمد علی جناح' علامہ اقبال کافر ہیں اور مسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیگ بے ایمانوں کا ٹولہ ہے' ان بریلویوں سے علامہ اقبال بھی نہیں بچا اور محمد علی جناح بھی نہیں بچا۔

ایمان سے بتائیں! جو کہتا ہے' محمد علی جناح کافر ہے' کیا وہ پاکستان کا دوست ہے' مرزائی قرآن کے دشمن اور جو کہتے ہیں کہ پیشاب کے ساتھ لکھنا جائز ہے وہ بھی قرآن کے دشمن ہیں۔

مرزا قادیانی 'اُلو کا پٹھہ' کانا کہہ گیا ہے کہ میں عیسیٰ علیہ السلام سے اچھا ہوں، پھر کبھی کہتا ہے کہ میں ہی عیسیٰ ہوں، کہتا ہے میں ابراہیم علیہ السلام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھا ہوں، یہ قادیانی کہتا ہے، اُس پر لعنت ہو، اور احمد رضا خاں کہتا ہے کہ آمنہ کے لال علیہ السلام نے میرے پیچھے نماز پڑھی ہے، اُس پر بھی کروڑ لعنت ہو، قادیانی پر بھی لعنت اور رضا خانی پر بھی لعنت!

وہ بھی نبی کے گستاخ، یہ بھی نبی کے گستاخ ...... وہ قرآن کے دشمن، یہ بھی قرآن کے دشمن ...... وہ رحمٰن کے دشمن، یہ بھی رحمٰن کے دشمن ...... وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن، یہ بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے دشمن۔

اِس لیے اگر آپ نے قادیانیوں کو پہچانا ہے تو رضا خانیوں کو بھی پہچانو' میں ان الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُo وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُo

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَo وَالشَّاكِرِيْنَo

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo

❀❀ ...... ❀❀❀ ...... ❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ اِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ (البقرہ: ۱۲٤)

''اور جس وقت آزمایا ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے ساتھ کئی ایک باتوں کے پس پورا کر دکھلایا ان کو' فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بے شک میں بنانا چاہتا ہوں تجھے واسطے لوگوں کے امام، عرض کی اور میری اولاد سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بے شک نہیں پہنچے گا میرا وعدہ ظالموں کو۔''

سامعین محترم! اللہ احکم الحاکمین کی پر رحمت اور پر حکمت کتاب میں سے جس مقام مقدس کا ترجمہ میں نے اس وقت عام فہم اپنی اور آپ کی زبان میں آپ کے گوش گذار کیا ہے' یہ مقام عالیشان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پر رحمت کتاب کا ایک مقام ہے۔

اللہ والو! ارض وسماء کے خالق و مالک کا یہ طریقہ اور دستور ہے کہ اس کا جو بندہ اس کو زیادہ مقرب اور محبوب ہوتا ہے' تو اتنا ہی زیادہ اس کو امتحانوں' ابتلاؤں اور آزمائشوں میں مبتلا کیا جاتا ہے لیکن اللہ والے ہر بڑے دکھ اور کڑی آزمائش سے کندن بن کر نکلتے ہیں' ان کے پائے ثبات کو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی مصیبت' بڑے سے بڑا امتحان' کڑی سے کڑی آزمائش اور بڑی سے بڑی ابتلاء بھی متزلزل نہیں کر سکتی' ان کے پیر کبھی ڈگمگاتے نہیں بلکہ وہ ہمالیہ کی چٹانوں کی طرح مضبوط اور آسمان کی بلندیوں کی طرح بلند حوصلگی کا مظاہرہ کرتے ہیں اندھیریاں چلتی ہیں--- طوفان آتے ہیں--- دکھوں اور مصیبتوں کے پہاڑ اٹلتے ہیں۔

سروں پر آریاں رکھ کر چیر دیئے جاتے ہیں...... تختہ دار پر لٹکا دیئے جاتے ہیں...... جلتی آگ میں پھینک دیئے جاتے ہیں...... چھریوں کے ساتھ گلے کاٹ دیئے جاتے ہیں...... تپتی ریت پر گھسیٹ دیئے جاتے ہیں۔

اللہ والے آگ اور خون کی ندیاں عبور کر لیتے ہیں لیکن اپنے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دامن نہیں چھوڑتے۔

قرآن کے پروانو! اور صاحب قرآن کے لاڈلو! یہ دین جو آپ تک پہنچا ہے' میرا یہ دعویٰ ہے کہ یہ دین کا سرمایہ---اسلام کی دولت---توحید کے موتی---اور سنت کے جواہر پارے جو اس وقت آپ کے دامنوں میں ہیں' میں کہا کرتا ہوں کہ یہ توحید و سنت کی دولت آپ کو ملی ہے تو اپنے اکابر اور اسلاف کی قربانیوں کی وجہ سے ملی ہے' اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید کی خاطر جان و مال' تن' من' دھن اور زن و فرزند کی قربانیاں پیش نہ کرتے تو آج ہم نے لمبے لمبے کرتے پہن کر "مڑھی" پوجنا تھی اور پتھروں کی مورت کھڑی پوجنا تھی' تاریخ اسلام کے اوراق کی ورق گردانی کر کے دیکھیں' اسلام کی تاریخ انبیاء کرام علیہم السلام' اولیاء اور شہداء رحمہم اللہ کے خون سے رنگین ہے۔

میرے برادر! آج میں قربانی کا مسئلہ شروع کر رہا ہوں۔

قربانی صرف یہ نہیں کہ دو چار سو یا دو چار ہزار کا کوئی جانور لے کر اس کو ذبح کر دیا جائے تو بس قربانی ہوگئی' میرے نزدیک یہ بالکل حقیر قربانی ہے' قربانی دینے والوں نے ایسی مثالیں قائم کی ہیں کہ رہتی دنیا تک لوگ ان قربانیوں کے تذکرے کرتے رہیں گے اور ان قربانیوں کے خون سے اپنے سینوں میں توحید کے چراغ روشن کرتے رہیں گے' چھترے' بکرے کی قربانی تو کوئی اتنی بڑی قربانی نہیں بلکہ اصل قربانی یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر!

اپنے نفس کو قربان کر دے	اپنی خواہشات کو قربان کرے
اپنی جان کو قربان کرے	اپنی اولاد کو قربان کرے
اپنے مال و منال کو قربان کرے	وطن اور تن من دھن کو قربان کرے

ایسے بڑے بڑے لوگ دنیا میں آئے' جنہوں نے رب کی توحید کا علم بلند کرنے کے لئے:

نہ اپنی جان کی پرواہ کی	نہ اولاد کی پرواہ کی
نہ مال و منال کی پرواہ کی	نہ زن و فرزند کی پرواہ کی
نہ زمین و زر کی پرواہ کی	نہ آباؤ اجداد کی پرواہ کی
نہ عزیز و اقارب کی پرواہ کی	نہ گھر بار اور وطن کی پرواہ کی

سارا جہان جاتا ہے تو جائے لیکن رب نہ جائے' اس کی توحید نہ جائے۔

میرے بھائی! دنیا میں لوگوں پر بڑی بڑی آزمائشیں اور مصیبتیں آتی ہیں' مشکل سے مشکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتحان آتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جتنے امتحانوں اور آزمائشوں میں سے میرے خلیل الرحمٰن علیہ السلام گذرے ہیں' آپ کے مقابلے میں باقی سب امتحان ہیچ ہیں!

قدم قدم پر دکھ---دم دم کے ساتھ مصیبت---سانس سانس کے ساتھ امتحان---قدم قدم پر ابتلا---دم دم کے ساتھ آزمائش---لیکن اللہ تعالیٰ کے خلیل علیہ السلام کسی موقع پر نہیں گھبرائے' دل شکستہ نہیں ہوئے' آپ کے جسم پر کبھی لرزہ اور پیروں میں کبھی تزلزل نہیں آیا۔

اے اللہ! ہم کو بھی اپنی توحید اور نبی علیہ السلام کی حدیث کی خاطر مضبوط حوصلے عطا فرما' حوصلے مستحکم دل اور مضبوط اعصاب کے بغیر کبھی کوئی تحریک اور مسلک نہیں پھیلا۔

اہلحدیثو! آپ کی تو نسبتیں ان لوگوں کے ساتھ ہیں' جنہوں نے بالاکوٹ کے پہاڑوں پر جا کر اپنے آپ کو ذبح کروالیا لیکن توحید وسنت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا' آج آپ بہت جلد گھبرا جاتے ہیں' مونہہ پھیر کر پیچھا دکھا جاتے ہیں اور دروازے بند کر کے اندر بیٹھ جاتے ہیں' ان لوگوں کی طرف بھی نظر دوڑائیں اور اپنے گریبانوں میں بھی جھانکیں۔

دیکھ لیں! آپ کی نسبت کس طرف ہے' آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے!

کوئی جلتی ہوئی ریت پر بلال رضی اللہ عنہ لیٹتا ہے۔

کوئی اونٹوں سے باندھ کر دولخت ہوتا ہے۔

کوئی صہیب رضی اللہ عنہ جیسا اپنی دولت سے محروم کیا جا رہا ہے۔

کوئی میرے خبیب رضی اللہ عنہ جیسا سولی پر لٹکایا جا رہا ہے۔

یہ نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے لے آئیں اور پھر دیکھیں کہ آپ کہاں پہنچے ہیں۔ مولانا فرماتے ہیں ع

خدا نوں منانا محمد نے دسیا
دیدار پانا محمد نے دسیا
بھکیاں نوں روٹی تے تسیاں نوں پانی
کھلانا پلانا محمد نے دسیا
کلمے شہادت نوں سولی تے چڑھ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنا پڑھانا محمد نے دسیا
خدا نوں ملانا محمد نے دسیا
دیدار پانا محمد نے دسیا

میں آج امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے دکھ اور آپ کی مصیبتیں نہیں دہراتا' میں جہانوں کے پیر اور رب کے حبیب علیہ السلام کے جد امجد' جد الانبیاء' جناب خلیل الرحمٰن علیہ السلام کا تذکرہ کرنے لگا ہوں۔ دیکھ لیں!

کہیں جان کی قربانی ہے---کہیں مال کی قربانی ہے---کہیں وطن کی قربانی ہے---کہیں بیوی کی جدائی کی قربانی ہے---کہیں پیارے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی ہے---کہیں ماں باپ کی قربانی ہے---کہیں خویش و اقارب کی قربانی ہے--- یہ سب قربانیاں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے ہیں۔ رب کریم کی توحید کا پھریرا لہرانے کے لئے ہیں۔ دنیا میں ایک رب قدوس کا وجود منوانے کے لئے ہیں۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ جناب ابراہیم علیہ السلام عراق کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے' آپ کے باپ کا نام آزر تھا' جو قرآن پاک نے بیان کیا ہے' بعض ''تارخ'' کہتے ہیں اگر تارخ بھی ہو تو پھر آزر اس کا لقب بنا لو' جس طرح میں مثال دیتا ہوں کہ حبیب الرحمٰن یزدانی' یزدانی لقب ہو گیا اور حبیب الرحمٰن نام ہو گیا'' تارخ آزر'' بعض لقب کے ساتھ بلاتے تھے اور بعض لوگ نام کے ساتھ بلاتے تھے۔

آج میں آپ کو تعارف کروادوں کہ آزر کون ہے اور نمرود کون ہے' آزر سے آگے ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں اور پھر ان کا مقابلہ اس وقت کے نمرود سے ہوتا ہے۔

آپ پڑھے لکھے لوگ ہیں' اس لئے پہلے یہ سارا سلسلہ نوٹ کرلیں' ابراہیم علیہ السلام اور اس وقت کا نمرود پیچھے ایک ہی لڑی سے ہیں' نوح علیہ السلام کے چار بیٹے تھے' جب طوفان نوح آیا تو ان چار بیٹوں میں سے ایک تو باپ کی آنکھوں کے سامنے غرق ہو گیا' اس کا نام ''کنعان'' تھا۔ باقی جو تین بیٹے بچ گئے وہ باپ پر ایمان لے آئے' ان میں سے!

ایک کا نام تھا' سام...... ایک کا نام تھا' حام...... ایک کا نام تھا' یافث

جب نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر پہنچی تو یہ تینوں بیٹے سام' حام اور یافث پہاڑ پر اترے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ان کی آگے نسل چلی' حام کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا' جس کا نام اس نے ''کنعان'' رکھا' اس کنعان نے آ کر ''بابل'' شہر آباد کیا' ایک کنعان نوح علیہ السلام کا بیٹا تھا جو ڈوب کر مر گیا' اور ایک کنعان نوح علیہ السلام کا پوتا اور حام کا بیٹا تھا' اس کنعان سے پھر ایک لڑکا پیدا ہوا' جس کا نام اس نے ''الفخشر'' رکھا' اس میں سے ایک اور لڑکا پیدا ہوا' جس کا نام اس نے ''شاروت'' رکھا' شاروت سے ایک لڑکا پیدا ہوا' جس کا نام اس نے حاصدر کھا اور حاصد اصل میں وہ نمرود ہے' جس نے ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔

آپ پوچھیں گے کہ یہ تو نمرود کی پہچان آپ نے کروائی ہے کہ اس کا سلسلہ کہاں سے چلا' اب یہ بتائیں کہ ابراہیم علیہ السلام کس لڑی سے ہیں؟

سنیں! ابراہیم علیہ السلام' نوح علیہ السلام کے دوسرے بیٹے سام کی لڑی سے ہیں' دونوں کا دادا ایک ہی ہے' آزر اور آزر کا باپ نافور' نافور کے آگے ناعور اور ناعور سام میں سے پیدا ہوتا ہے' یہ نوح علیہ السلام کا بیٹا ہے' نمرود کی لڑی اسی سے ہے اور ابراہیم علیہ السلام بھی اسی لڑی سے ہیں۔

میرے برادر! یہ نمرود ایک دن سویا ہوا تھا' خواب میں دیکھتا ہے کہ ایک چھوٹا سا ستارہ طلوع ہو کر بڑھ جاتا ہے' پھر اور بڑھ جاتا ہے' حتیٰ کہ چاند بن جاتا ہے' چاند بنتا بنتا سورج بن جاتا ہے اور پھر ساری دنیا اس کی تابانیوں' شعاعوں اور روشنیوں کے ساتھ منور ہو جاتی ہے' یہ دیکھ کر نمرود نے نجومیوں کو اکٹھا کیا' درباریوں کو بلا کر ان کے سامنے اپنے خواب کو بیان کرتا ہے' نجومیوں نے کہا' اے نمرود! تمہاری سلطنت میں ایک ایسا بچہ پیدا ہونے والا ہے' جو بچہ ان ستاروں کی طرح آہستہ آہستہ چمکے گا کہ چاند بن جائے گا' اور پھر اس کی روشنی مشرق' مغرب' شمال اور جنوب میں پھیل جائے گی اور ایک وقت آئے گا کہ وہ بچہ تیری سلطنت کے زوال کا سبب بن جائے گا' یہ سن کر نمرود نے کہا' اچھا اگر یہ بات ہے تو اب ہم نے کوئی بچہ پیدا ہی نہیں ہونے دینا' اس دنیا میں سب سے پہلے اگر برتھ کنٹرول آرڈر دیا ہے تو نمرود نے دیا ہے اور اس کے بعد فرعون نے بھی دیا ہے۔

میں نے تفاسیر میں یہاں تک پڑھا ہے کہ اس نے پہرے دار مقرر کر دیے کہ اول تو کسی گھر میں کوئی بچہ پیدا نہ ہو اور اگر پیدا ہو بھی جائے تو اسے ذبح کر دیا جائے اور بچیوں کو زندہ رکھا جائے لیکن ادھر کیا ہے! جس نے آنا ہے' اس نے آ کر ہی رہنا ہے۔

جس کو رب نے رکھنا ہے' اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں مار سکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو رب نے اٹھانا ہے' اس کو کوئی دبا نہیں سکتا۔

جس چراغ کو رب نے روشن کرنا ہے' اس کو دنیا کی کوئی طاقت بجھا نہیں سکتی۔ جس کو رب رکھنے پر آئے' اس کو کوئی چکھ نہیں سکتا۔

ابراہیم علیہ السلام اپنی والدہ "........." کے پیٹ میں آ گئے ہیں' باپ آزر نمرود کا بڑا مقرب ہے بلکہ نمرود کے بت خانے اور صنم کدہ کا چابی بردار' داروغہ اور ڈائریکٹر بنا ہوا ہے' یہ بھی مستثنیٰ نہیں' رب کی حکمت یہ ہے' اس نے ابراہیم علیہ السلام کو بچانا ہے' جس طرح پیدائش کے موقع پر ماؤں کے پیٹ بڑھ جاتے ہیں' اس طرح ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کا پیٹ نہیں بڑھتا تاکہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو بچا کر رکھے' بچے کی پیدائش کے دن قریب آ گئے ہیں' مائی صاحبہ اپنے خاوند سے مشورہ کر کے آبادی سے دور ایک غار میں چلی جاتی ہیں' وہاں بچے کی پیدائش ہوتی ہے تو اس کا نام "ابراہیم" علیہ السلام رکھ دیا جاتا ہے۔

سریانی زبان میں ابراہیم کا معنیٰ سن لیں' یہ دو لفظ ہیں' پہلا لفظ "اب" اور آگے "راہیم" ہے' اصل میں' اب اور راہیم دو علیحدہ علیحدہ لفظ ہیں' دونوں مل کر ابراہیم ہوئے ہیں' عربی میں اب کا معنیٰ باپ اور راہیم رحمت میں سے ہے' ابراہیم' رحمت کا باپ۔

میں آج ایک تفسیر میں پڑھ رہا تھا' یہ میرے رب کی قدرتیں ہیں' اے میرے اللہ! تجھے کون کہے کہ اس طرح نہیں اس طرح کر' کہتے ہیں اس غار میں ماں بچے کو لٹا کر گھر میں حالات کا جائزہ لینے کے لئے آ جاتی ہے تاکہ نمرود کے سپاہی شک نہ کریں' دو چار گھنٹے گھر میں آرام کر کے کوئی بہانہ بنا کر پھر واپس غار میں جاتی ہے تو کیا دیکھتی ہے' بیٹے ابراہیم نے اپنا انگوٹھا مونہہ میں ڈالا ہوا ہے اور اس سے دودھ جاری ہے' رب نے ماں کی محتاجی ہی نہ رہنے دی' ماں جا کر بچے کو جتنا ہو سکتا ہے' اپنی چھاتی کا دودھ پلا کر واپس آ جاتی ہے' پھر جاتی ہے' پھر واپس آ جاتی ہے' اللہ کریم نے انگوٹھے سے دود کی نہریں جاری کر دی ہیں۔

میں نے تفسیروں میں پڑھا ہے کہ بچہ ایک مہینہ میں جتنا بڑھتا ہے' تو ابراہیم علیہ السلام اس غار میں اتنا ایک رات میں بڑھتے ہیں اور جتنا بچہ ایک سال میں بڑھتا ہے' اتنا آپ ایک ہفتے میں بڑھتے ہیں' کیونکہ آپ نے شہر میں واپس آنا تھا' چند ماہ ماں وہاں ہی جاتی رہی' چند ماہ کا بچہ اس طرح معلوم ہوتا ہے' جیسے سات' آٹھ سال کا ہو جاتا ہے۔

ایک دن ماں اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کو واپس گھر لے کر آتی ہے کہ اب خطرہ ٹل گیا ہے' اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی سرکاری درباری آدمی پوچھے گا تو کہیں گے' اس کا بچے قتل کرنے کا آرڈیننس دو چار ماہ سے نافذ ہوا ہے' اور یہ پانچ سات سال کا بچہ پہلے سے پیدا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عظمتوں پر قربان جاؤں! اب ابراہیم علیہ السلام بھاگنے دوڑنے لگے' ماں غار سے لے کر گھر آتی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ ۝ (الانبیاء: ۵۱)

ہم نے اس بچے کو بچپن میں ہی ''رشد'' عطا کر دی ہے۔

اور رشد کس کو کہتے ہیں۔

میرے بھائی! رشد اس کسوٹی' وجدان اور اس اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ملکہ کو کہتے ہیں' جس کی وجہ سے آدمی!

حق اور باطل --- سچ اور جھوٹ --- نیکی اور بدی --- دن اور رات --- توحید اور شرک --- بدعت اور سنت کے درمیان فرق کرنے لگے' اس ملکہ کا نام ''رشد'' ہے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو میرے رب نے بچپن میں آنکھیں کھولتے اور ہوش سنبھالتے ہی یہ رشد کا ملکہ عطا کر دیا' اس کی وجہ سے آپ!

حق اور باطل میں فرق کرنے لگے۔

سچ اور جھوٹ میں امتیاز کرنے لگے۔

توحید اور شرک میں تفریق ڈالنے لگے۔

ماں ابراہیم علیہ السلام کو غار سے لے کر گھر آ رہی ہے' آپ پوچھتے ہیں اے اماں' یہ سبزہ کیا ہے' ماں کہتی ہے' بیٹا! یہ گندم ہے --- یہ چنے ہیں --- یہ مونجی ہے --- اس وقت جو نباتات اور فصلات ہوں گی' کبھی ماں کہتی ہے' بیٹا یہ شیشم ہے --- یہ بوہڑ ہے --- یہ کیکر ہے --- آگے آتے ہیں تو بھیڑ بکریاں چرتی ہوئی نظر آتی ہیں' آپ پوچھتے ہیں' اماں ان جانوروں کا کیا نام ہے' ماں بتاتی ہے' بیٹا یہ بکری ہے --- یہ بھیڑ ہے --- یہ بھینس ہے --- یہ گائے ہے --- پھر آپ پوچھتے ہیں اے میری اماں! بتا' ان بوٹیوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟

ابراہیم علیہ السلام جتنی دیر رہے ہیں' غار میں رہے ہیں' آج پہلے دن باہر نکلے ہیں' آتے ہی پوچھتے ہیں اماں' ان گاؤں' بھینسوں' درختوں' پہاڑوں' بوٹیوں' فصلوں' باغات اور باغیچوں کا خالق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومالک کون ہے' ماں کہتی ہے' بیٹا ان کا خالق نمرود ہے۔ فرماتے ہیں' اے اماں یہ بتا کہ نمرود کو کس نے پیدا کیا ہے' ماں کہتی ہے' بیٹا خبردار' یہاں تو آذر بہت سخت ہیں' یہاں دفعہ ۱۴۴ لگی ہوئی ہے' یہاں تو مارشل لاء کے ضابطے نافذ ہیں' اس طرح کی باتیں نہ کرنا' خاموش رہنا' آزر باپ بھی ملتا ہے تو ابراہیم علیہ السلام اس کے ساتھ بھی اس طرح کی باتیں کرتے ہیں' باپ بھی ڈانٹنے لگتا ہے' کہتا ہے اس طرح کی باتیں نہیں کرنی چاہئیں' عصر کے قریب ماں بیٹے کو لے کر آتی ہے' آتے آتے شام پڑ جاتی ہے' جب رات پڑتی ہے تو ستارے نکل آتے ہیں' ابراہیم علیہ السلام ماں کے ساتھ چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں' آپ کی ستاروں پر نظر پڑتی ہے تو فرماتے ہیں' اے اماں' یہ ستارے کیا ہیں' یہ تو بہت خوبصورت اور چمکدار ہیں (وہ قوم جہاں بتوں کی پوجا کرتی تھی' وہاں چاند' سورج اور ستاروں کی پوجا بھی کرتی تھی) ماں کہتی ہے' بیٹا' یہ بھی ہمارے رب ہیں۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو ایسا ملکہ دیا ہے' اللہ کی قسم انسان حیران ہو جاتا ہے۔ آپ دوسرے کو گفتگو میں اتنا قریب کر لیتے ہیں اور قریب کر کے سمجھاتے ہیں' ایسی ایسی عقلی' نقلی دلائل دیتے ہیں کہ سننے والا لاجواب ہو جاتا ہے' اس کو قریب کرنے کے لئے پھر ماں کو فرماتے ہیں' نمرود کون ہے' ماں کہتی ہے وہ بھی رب ہے' فرماتے ہیں' اماں کیا اتنے رب' ماں کہتی ہے بیٹا' جتنے کام ہوں' اتنے ہی رب ہوتے ہیں۔

ہر کام کا علیحدہ رب--- ہر دکھ کا علیحدہ رب--- ہر مصیبت کا علیحدہ رب--- ہر مشکل کا علیحدہ رب--- ہر نبی کا علیحدہ رب--- ہر مشکل کا علیحدہ داتا' بیٹا! جتنی مصیبتیں اور جتنے کام پڑتے ہیں اتنے الگ الگ حاجت روا اور مشکل کشا ہیں' اب ماں سے فرماتے ہیں' اچھا یہ تیرا رب ہے' پھر تیری وجہ سے میرا بھی تو رب ہی لگتا ہے۔

قربان جاؤں! آپ ستاروں کو دیکھتے ہیں' چند منٹوں کے بعد وہ ستارے آگے پیچھے ہو جاتے ہیں' کچھ غروب ہو جاتے ہیں اور کچھ ٹوٹ جاتے ہیں' آپ فرماتے ہیں اے اماں جو غروب ہو جائیں' جو ٹوٹ جائیں' جو گر پڑیں' میں ان کو رب مانتا ہی نہیں' چودھویں پندرہویں رات کا چاند ذرا دیر سے چڑھتا ہے' آپ ابھی جاگ رہے ہیں' تھوڑی دیر کے بعد چاند طلوع ہوتا ہے' جو بہت خوبصورت اور ان سے زیادہ چمکدار ہے' آپ فرماتے ہیں' اماں! یہ تو بہت خوبصورت ہے' یہ کیا ہے؟ ماں کہتی ہے یہ بھی ہمارا رب ہے' تھوڑی دیر گذری تو چاند بھی چلتا چلتا غروب ہو جاتا ہے' ابراہیم علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں اماں یہ بھی غروب ہو گیا ہے اور جو غروب ہو جائے وہ تو رب نہیں ہو سکتا' اب دن چڑھ گیا' سورج طلوع ہو جاتا ہے' جو ان سے بڑا ہے' اس کا بہت جوبن اور پھیلاؤ ہے' بڑی گرمی اور تپش ہے' بڑا اجالا اور روشنی ہے حتیٰ کہ سورج سر پر آ کر ڈھلنے لگا' ڈھلتا ڈھلتا عصر آ گئی' اب چلتا چلتا سرخ ہو کر غروب ہونے لگا' اور جب وہ غروب ہو گیا تو ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں' اے میرے ماں باپ' سن لیں' میں ڈوبنے والوں کو رب مانتا ہی نہیں۔

آپ نے کہنا ہے یہ کہاں لکھا ہے' قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّىْ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ○ (الانعام: ٧٦)

آپ لیٹے ہیں' آپ نے دیکھا کہ ستارے نکلے ہوئے ہیں' ماں کی طرف دیکھ کر فرمایا' یہ رب ہی ہے' جب وہ ستارے غروب ہو جاتے ہیں تو فرماتے ہیں' چھپنے اور مرنے والے رب نہیں۔

ابراہیم علیہ السلام کا فلسفہ دیکھ لیں فرماتے ہیں میں چھپنے اور ڈوبنے والوں کو رب نہیں مانتا اور ہم دفن ہونے والوں کو رب نہیں مانتے' آگے چلیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّىْ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِىْ رَبِّىْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ○ (الانعام: ٧٧)

اب دیکھا کہ چاند نکل آیا ہے جو اس سے بہت بڑا ہے' پوچھا' کیا یہ بھی رب ہے' ماں کہتی ہے' ہاں یہ بھی رب ہے اور جب دن چڑھا تو چاند بھی غائب ہو گیا' آپ فرماتے ہیں' اے میری قوم اگر میرے رب نے مجھے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ ہو جاؤں گا۔

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّىْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ۔ (الانعام: ٧٨)

دن چڑھا تو سورج طلوع ہو گیا' اس کو دیکھ کر فرمایا' یہ تو چاند' ستاروں سے بھی بڑا ہے' یہ رب ہے' بارہ گھنٹوں کے بعد جب یہ بھی ڈوب گیا تو ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں!

يٰقَوْمِ اِنِّىْ بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ○ (الانعام: ٧٨)

اے میری قوم! میں اس چاند' سورج اور ستاروں سے بری ہوں' میں ان کو رب نہیں مانتا اگر تم مانتے ہو تو مانتے جاؤ۔

ابراہیم علیہ السلام کا ایمان' وجدان اور عقل یہ کہتی ہے کہ جو ڈوب جائیں' وہ رب نہیں ہو سکتے' جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستور ہو جائیں' وہ معذور ہوتے ہیں اور جو معذور ہو جائیں وہ معبود نہیں ہو سکتے' یہ فلسفہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ○ (الانعام: ۷۹)

اس چاند' سورج کی پوجا کرنے والو! میں تو اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کرتا ہوں' جس نے زمین اور زمین کی ہر چیز کو پیدا کیا ہے' آسمان اور آسمان کے چاند' سورج اور ستاروں کو تخلیق کیا ہے' میں تمہارے سب خداؤں کو چھوڑ کر ایک رب کے دروازہ پر گر پڑتا ہوں' مجھے ایک ہی رب کافی ہے۔

ابراہیم علیہ السلام نے آسمانی خداؤں کی نفی کی' آخر آپ بیٹے ہیں' دیکھتے ہیں کہ باپ نے گھر میں کلہاڑا---تیسہ---سنی---جمور---درانتی اور کھرپہ وغیرہ رکھا ہوا ہے' پتھر کاٹ کاٹ کر لاتا ہے اور گھر میں بیٹھ کر رب بناتا ہے' ان کے!

ناک خود گھڑتا ہے---کان خود گھڑتا ہے---پیچھے پونچھ خود لگاتا ہے---پیر خود بناتا ہے---ٹانگیں مونہہ خود بناتا ہے---گردنیں خود بناتا ہے۔ اچھی طرح ان کو میک اپ سے آراستہ پیراستہ کر کے نمرود کدہ میں جا کر رکھ دیتا ہے۔ جو زیادہ مہنگا ہوتا ہے' حکومت اس کو خرید کر صنم کدہ میں رکھ لیتی ہے اور جو چھوٹی چھوٹی ربیاں ہیں' کہتا ہے اے میرے بیٹے ابراہیم! جا' ان کو بازار میں بیچ کر آ' آزر کے گھر سے بھی لوگ آ کر بت لے جاتے ہیں اور باہر بھی ''بک'' رہے ہیں' آپ ابھی بچے ہیں' نبوت نہیں ملی۔

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو حوصلہ تو نہیں پڑتا لیکن باپ ہے' آپ باہر بازاروں میں جا کر کہتے ہیں' اے لوگو! رب لے لو' یہ کہہ کر مسکراتے اور ہنستے تھے اور ساتھ کہتے تھے!

مَنْ يَّشْتَرِیْ مِنِّیْ مَالَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ۔

کون مجھ سے ایسا خدا خریدنے کو تیار ہے' جو سنتا اور دیکھتا ہی نہیں۔

ایمان سے بتائیں! ایک آدمی بازار میں آ کر کہتا ہے' کیڑوں والے امرود لے لو' کیا اس کے امرود بکیں گے' یا ایک آدمی کہتا ہے' گلے آلو لے لو' کیا کوئی خریدے گا؟

ایک بات یہ بھی سمجھ آئی کہ اگر سودا نکما ہو تو اسے نکما کر کے ہی دینا چاہیے' دوکان دارو! دھوکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرنا چاہیے' یہ سبق میرے خلیل علیہ السلام سے ملا ہے' رب کریم کے پیارے ابراہیم علیہ السلام سے ملا ہے' یہ نہیں کہ گنڈیریاں ایسی ہوں جو دانت توڑ دیں اور کہیں کہ ''پیڑے'' لے لو' بے شک دانت کے نیچے رکھتے ہی دانت ٹوٹ جائے' سنڈیوں والے امرودوں کو کہیں لے لو' یہ بھی پیڑے اور پکے انار ہیں۔

میرے بھائی! پتہ چلا کہ اچھی چیز اچھی کر کے بیچو اور بری چیز بری کر کے بیچو' اپنے مال کا عیب بتا کر بیچنا چاہیے' ابراہیم علیہ السلام سارا دن پھرتے پھرتے کوئی خدا فروخت کئے بغیر شام کو گھر واپس آ جاتے ہیں' باپ کہتا ہے' بیٹا! تو بہت بیکار اور نا کارہ ہے' مجھ سے گھر میں تو تھوک کے حساب سے فروخت ہو جاتے ہیں اور تجھ سے گلیوں اور بازاروں میں پرچون بھی کوئی نہیں لیتا۔

ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں' ابا جی! بیچوں کیا' ان کو کون خریدتا ہے' آپ گلیوں میں اعلان کرتے ہیں' مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

گلیاں دے وچ ہوکا دیوے ابراہیم ربانا
لے لو ٹھاکر' لے لو ٹھاکر' جس جہنم جانا

ایمان سے بتائیں' کیا اس طرح کا مال ایک پائی کا بھی فروخت ہوتا ہے؟ دیکھتے ہیں کہ باپ خود ہی بناتا ہے اور خود ہی پوجتا ہے' آپ اپنے باپ سے یہی بات شروع کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ دعوت توحید کی ابتدا اور آغاز کرنا چاہے تو گھر سے ہی کرنا پڑے گا' میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باری آتی ہے تو آپ کو بھی حکم ہوتا ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ (الشعرآء: ٢١٤)

اے میرے محبوب! بات کو اپنے گھر سے شروع کریں۔

میرے ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت اور پیغام کا آغاز اپنے باپ سے کرتے ہوئے سب سے پہلے کہتے ہیں' میرے بھائی اب بات بڑی قیمتی آئے گی' اللہ کی قسم ہے اگر آج آپ یہی مقام سمجھ جائیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی توحید سمجھنے کے لئے یہی کافی ہے' مزید دلائل کی ضرورت نہیں پڑے گی' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ وَ لَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ۝ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَٰٓأَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَٰنَ إِنَّ الشَّيْطَٰنَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ۝ يَٰٓأَبَتِ إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَٰنِ وَلِيًّا ۝

(مریم: ۴۲۔۴۵)

ذرا غور فرمائیں! ابراہیم علیہ السلام نے کیسی دلیل دی ہے فرماتے ہیں اے میرے ابا جی! جو سنتے ہی نہیں اور جو دیکھتے ہی نہیں اور تمہیں کچھ پہنچ جائے وہ ہٹا سکتے ہی نہیں' یہ رب نہیں ہو سکتے۔

کا مونکی والو! بتاؤ' جن کو خود غسل دیتے ہو...... جن کو خود کفن دیتے ہو۔

جن کو کندھوں پر اٹھا کر خود قبرستانوں میں لے جاتے ہو۔

جن کے جنازے خود پڑھتے ہو۔

جس پیر--- ولی--- مفتی--- مولوی اور سرکار کو خود قبر میں رکھتے ہو اور پھر پیر صاحب کے اوپر نو دس من مٹی ڈال دیتے ہو' اوپر اینٹیں لگاتے ہو' اوپر پھٹے لگاتے ہو ہمارا وہابیوں کا کام تو مٹی ڈال کر ختم ہو جاتا ہے اور تو!

اوپر دیواریں بناتا ہے — اوپر کمرے ڈالتا ہے۔

اوپر لینٹر ڈالتا ہے — اوپر جالیاں لگاتا ہے۔

اوپر دروازے لگاتا ہے — اوپر دروازے کو تالا لگاتا ہے۔

اوپر ڈنڈا پکڑا کر مجاور بٹھاتا ہے — اوپر پانچ دس ملنگ ڈنڈے دے کر بٹھا دیتا ہے کہ خیال رکھنا کہیں نکل نہ آئے۔

ایمان سے بتائیں' تم نے!

جن کو خود کفن دیا ہے۔ — جن کو خود دفن کیا ہے۔

جن کو خود غسل دیا ہے۔ — جن پر خود مٹی ڈالی ہے۔

کیا یہ تمہارے حاجت روا اور مشکل کشا ہو سکتے ہیں؟

یہ ہے ابراہیم علیہ السلام کی دعوت' کہ ابا جی! یہ رب نہیں ہیں' باپ کہتا ہے' بیٹا! اگر یہ بات ہے تو پھر تو کیا کہتا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام جواب دیتے ہیں!

يَٰٓأَبَتِ إِنِّي قَدْ جَآءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِيٓ أَهْدِكَ صِرَٰطًا سَوِيًّا ۝ (مریم: ۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ابا جی! میرے پاس علم نبوت آ گیا ہے' جو تمہارے پاس نہیں' میں بیٹا ہوں' آپ باپ ہیں' آپ کو باپ ہو کر بھی میرے کہنے پر چلنا ہوگا۔

معلوم ہوا کہ!

اگر بیٹا نبی ہو تو جب تک اس کا باپ اپنے بیٹے نبی کی تابعداری نہ کرے۔

وہ نجات نہیں پا سکتا۔

اگر باپ نبی ہو تو جب وہ بیٹا اپنے باپ نبی کی تابعداری نہیں کرے گا تو وہ نبی کا بیٹا بھی نجات نہیں پا سکے گا۔

اگر نبی کی بیویاں نبی کا تبرک کھا کر' اولاد کو جنم دے کر اور نبی کا کمایا ہوا کھا کر نبی کے کہنے پر نہیں لگتیں تو وہ بھی نجات نہیں پا سکتیں۔

اب میں ایک بات پوچھتا ہوں کہ اگر نبی کا امتی ہو کر نبی کے حکم پر نہ لگے تو کیا سب ہی بخشے ہیں؟

میرے بھائی! اگر!

نبی کا بیٹا نبی کے کہنے پر نہ لگے' نہیں بخشا جاتا۔

نبی کا باپ نبی کے کہنے پر نہ لگے' نہیں بخشا جاتا۔

نبی کی بیٹی نبی کے کہنے پر نہ لگے' نہیں بخشی جاتی۔

نبی کے گھر والی نبی کے کہنے پر نہ لگے' نہیں بخشی جاتی۔

اگر نبی کا امتی ہو کر نبی کے کہنے پر نہ لگے تو کیا سب بخشے ہیں' یہ سارا گاؤں ہی بخشوں کا آیا ہوا ہے' اللہ تعالیٰ آپ کو نبی علیہ السلام کا تابعدار بنائے'

مولانا رحمہ اللہ فرماتے ہیں ع

جو لڑھ لگیاں سو تر گئیاں پار سلامت گئیاں
ایس نگر جس جھاتی پائی او گنہگار نہ رہیاں
جس نے نافرمانی کیتی' کم کیتے من مانی
اوکد پار سلامت گئیاں غرق ہویاں وچ پانی
آؤ لوگو! ٹکٹ خریدو' کھڑا جہاز محمدیؐ
پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی' سنو آواز محمدیؐ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ' بیٹے کی یہ سب باتیں سنتا جاتا ہے' ابراہیم علیہ السلام کا وعظ اور بیان سنتا جاتا ہے' نبی کی تقریر سنتا جاتا ہے اور پھر سن سن کر بھنتا اور ''زہر'' گھولتا جاتا ہے' جب بات ختم ہوتی ہے تو کہتا ہے:

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ○ (مریم: ٤٦)

اے میرے بیٹے! اگر تو باز نہ آیا تو میں پتھر مار مار کر تجھے ختم کر دوں گا۔

ایک بات ذرا توجہ کے ساتھ سمجھ لیں! ایک ہوتی ہے صداقت اور ایک ہوتی ہے طاقت' یہ صداقت اور طاقت کا شروع سے مقابلہ چلا آ رہا ہے' قربان جاؤں۔

آدم علیہ السلام کے پاس تھی صداقت اور ابلیس کے پاس تھی طاقت۔

ابراہیم علیہ السلام کے پاس تھی صداقت اور نمرود کے پاس تھی طاقت۔

موسیٰ علیہ السلام کے پاس تھی صداقت اور فرعون کے پاس تھی طاقت۔

آمنہ کے لال علیہ السلام کے پاس تھی صداقت اور ابوجہل اینڈ کمپنی کے پاس تھی طاقت۔

جہاں باطل سے دلائل و براہین ختم ہو جائیں' جہاں صداقت غالب اور حق چڑھتا ہوا نظر آ جائے اور باطل شکست خوردہ نظر آ جائے' باطل کا شروع سے یہ وطیرہ رہا ہے' جب وہ یہ سمجھتا ہے کہ صداقت چھا رہی ہے' پھر وہ طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

صداقت کے مقابلہ پر نمرود نے طاقت کا مظاہرہ کیا۔

صداقت کے مقابلہ پر فرعون نے طاقت کا مظاہرہ کیا۔

صداقت کے مقابلہ پر ابوجہل نے طاقت کا مظاہرہ کیا۔

کعبہ کے رب کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں' طاقت وقتی طور پر غالب آ سکتی ہے لیکن صداقت کا جو رنگ چڑھا ہوتا ہے' اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہ اتار سکتی ہے' نہ صداقت کو مٹا سکتی ہے' جو پھریرا صداقت کا لہرا دیا جاتا ہے تو اس کو فرعون اور نمرود بھی سرنگوں نہیں کر سکتے۔

میرے برادر! پھر اسی طرح ہی ہوا' کیا آپ آج بھی نہیں دیکھتے کہ لوگ میدان مناظرہ میں آ کر گفتگو کرتے ہیں لیکن جب دلائل ختم ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں خنجر مار دو' جب جواب نہیں آتا تو کہتے ہیں قتل کر دو اور پھر اسی طرح ہی ہوا ہے' جب باپ کو میرے خلیل کے سامنے جواب نہیں آیا تو کہتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ اهْجُرْنِيْ مَلِيًّا۝ (مریم: ٤٦)

مار مار کر ختم کر دوں گا' یا شہر سے نکال دوں گا' گھر سے نکل جا۔

اب جب بیٹے نے دیکھا کہ حالات سازگار نہیں' میرا باپ میری توحید مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔

میرا باپ میرے ایمان کے درپے ہے۔

تو ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں' اے میرے ابا جی!

ابا جا سکتا ہے' رب نہیں جا سکتا۔

کائنات جا سکتی ہے' رب کائنات نہیں جا سکتا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا۝ (مریم: ٤٧)

معلوم ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے ماں باپ کی قربانی دی ہے' کہ تم کو رب کے لئے چھوڑا ہے' ابراہیم علیہ السلام ماں باپ کو رب کے لئے چھوڑتے ہیں لیکن آج کا مولوی ایک جمعرات رب کے لئے نہیں چھوڑ سکتا' یہ دو چار جمعے قربانی قربانی ہوئی ہے' میں پوچھتا ہوں' مولوی اگر یہاں رب کے لئے بیٹے کو ذبح کیا جا سکتا ہے' کیا تو رب کی توحید کے لئے گیارہویں کی تھالی---ختم قل---ساتویں اور چالیسویں نہیں چھوڑ سکتا' اگر تو یہ قربانی دے گا تو توحید کے گلستان میں آئے گا' ورنہ شرک کی دلدل میں پھنسا رہے گا' اللہ تعالیٰ آپ کو شرک کی دلدل سے بچا کر رکھے۔

میرے بھائی! اللہ کی قسم ہے ابراہیم علیہ السلام نے ماں باپ اور گھر کو چھوڑ کر ایسا ڈنکا اور نقارہ بجایا ہے کہ دنیا حیران ہے' اس وقت کی ساری کابینہ اور بادشاہ خود بھی حیران ہے' آپ دھمال ڈال دیتے ہیں۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ۝ (الانبیاء: ٥٢)

آپ نے اپنا میدان ذارو سیع اور تبلیغ کا حلقہ دراز کر دیا ہے' فرماتے ہیں' اے میری قوم اور اے میرے ابا جی!

یہاں ہمارے بعض دوست ایسے ہیں' وہ کہتے ہیں' نام لے کر کسی کی بات نہیں کرنی چاہیے' مجھے بتاؤ تم زیادہ عقل مند ہو یا ابراہیم علیہ السلام؟ قربان جاؤں' ایک جگہ نام لے کر فرماتے ہیں:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝ (الانعام: ٧٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے باپ آزر! اے میری قوم!

مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ○ (الانبیاء:۵۲)

یہ صورتیں، مورتیں کیا ہیں، جو تم نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی ہیں، ان کے آگے سجدے کرتے ہو، پاگلو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی۔

اب سن لیں! قوم کا جواب کیا ہے، قوم کہتی ہے۔

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَ نَا لَهَا عٰبِدِيْنَ○ (الانبیآء: ۵۳)

اے ابراہیم! ہمارے باپ، دادا، پڑدادا، بڑے سب ہی یہ کام کرتے آئے۔

ایمان سے بتائیں، کیا یہ کوئی دلیل ہے؟

اگر کسی آدمی کی بی بی کو کہیں کہ اے بہن قبر پر چراغ نہ جلانا، وہ کہے کہ یہ کام میری ماں کرتی آئی، میری دادی کرتی آئی، میری نانی بھی جلاتی آئی، تو کیا یہ کوئی دلیل ہے؟

آؤ! آج میں آپ کو تقسیم کر کے بتاؤں، اس وقت ان کو کوئی بات کہی جاتی کہ یہ کام نہ کرو، وہ کہتے کہ یہ کام ہمارے باپ دادا بھی کرتے آئے، اس کو دلیل آبائی کہتے ہیں اور آج دلیل رضائی (رضا خانی) ہے، کعبہ کے رب کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں۔ اہلحدیث!

نہ دلیل آبائی کو مانتے ہیں..... نہ دلیل رضائی کو مانتے ہیں..... میرے بھائی! ہم نہیں مانتے کہ! فلاں کرتا ہے--- فلاں کرتا ہے--- دادا کرتا ہے--- پڑدادا کرتا ہے--- مولوی کرتا ہے--- مفتی کرتا ہے--- پیر کرتا ہے--- امام کرتا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ مصطفیٰ علیہ السلام نے کیا ہے یا نہیں، اس میدان میں ہمارے ساتھ کسی نے بات کرنی ہے تو اس انداز سے کرے، اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں، اگر کتاب وسنت کے خلاف میری جماعت کا کوئی مفتی کرتا ہے--- کوئی مناظر کرتا ہے--- کوئی محدث کرتا ہے--- کوئی فقیہہ کرتا ہے تو یاد رکھیئے کہ اہلحدیث کسی کی دلیل نہیں مانتے اگر دلیل مانتے ہیں تو مصطفیٰ علیہ السلام کی مانتے ہیں، ہم نے تو موٹی سی بات سیکھی پڑھی ہے۔

کہتے ہیں، ابراہیم علیہ السلام ہمارے باپ دادا بھی کرتے تھے، آپ فرماتے ہیں، میں تو کہتا ہوں کہ تمہارے باپ دادا اور تمہارے بڑے سب کے سب ہدایت، حق اور صراط مستقیم پر نہیں تھے۔

ابراہیم علیہ السلام جواب دیتے ہیں تو ڈنکے کی چوٹ دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (الانبياء: ٥٤)

اللہ کی قسم ہے' ایسا وعظ کا انداز' ایسا عقل اور نقل سے بھرا ہوا خطاب اور ایسا منطقیانہ اور فلسفیانہ انداز اگر مل سکتا ہے تو رب کریم کے خلیل الرحمٰن علیہ السلام سے ہی مل سکتا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں' تمہارے بڑے اور ان کے بڑے سب گمراہ تھے۔ اس لئے وہ دلیل نہیں ہو سکتے' اب وہ کہتے ہیں!

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ○ (الانبياء: ٥٥)

اے ابراہیم! تو ہمارے ساتھ یہ باتیں ویسے ہی کر رہا ہے' یا سچ لے کر آ گیا ہے؟

آپ فرماتے ہیں:

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ (الانبياء: ٥٦)

اے لوگو! میں تمہارے ساتھ مذاق اور استہزاء کرنے کے لئے نہیں آیا۔

میں تم کو لڑانے کے لئے نہیں آیا' میں تم کو کسی کھیل کود میں لگانے کے لئے نہیں آیا۔

میں تمہارا وقت ضائع کرنے کے لئے نہیں آیا۔

میں تو یہ سب مصیبتیں' سارے دکھ اس لئے اٹھا رہا ہوں کہ اس رب کی طرف آ جاؤ' جو آسمانوں اور زمینوں کا خالق و مالک ہے۔

اللہ والو! اور ارد گرد سے آنے والے قرآن کے پروانو! یزدانی بھی۔

یہ سارے دکھ اٹھا رہا ہے' یہ ساری مصیبتیں اٹھا رہا ہے' یہ سارے صدمے اٹھا رہا ہے۔

کہیں خنجر مروا رہا ہے' کہیں بیٹے ذبح کروا رہا ہے' یہ سارے مصائب اس لئے اٹھا رہا ہوں تاکہ رب کے دربار میں کہہ سکوں' اے اللہ! یہ سارے دکھ' ساری مصیبتیں' تیری توحید کی خاطر' سب دشمنیاں' ساری مخالفتیں ع

یہ بندہ دو عالم سے خفا تیرے لئے ہے

اپنی کوئی بات نہیں --- اپنے کوئی مقاصد نہیں --- اپنی کوئی اغراض نہیں --- غرض صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا اور پھریرا لہراتا رہے اور کتاب و سنت کا نقارہ بجتا رہے اور ان شاء اللہ جب تک اہلحدیث کا بچہ بچہ زندہ ہے' کتاب و سنت کا جھنڈا لہراتا رہے گا' اور اس ملک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اندر اگر نظام بھی آئے گا تو اللہ تعالیٰ کا نظام آئے گا' نظام مصطفےٰ آئے گا اور کتاب وسنت کا پھریرا لہرائے گا۔

میرے بھائی! جو لوگ یہ قرار دادیں منظور کر رہے ہیں --- کانفرنسیں کر رہے ہیں --- تحریکیں چلا رہے ہیں!

کوئی کہتا ہے کہ میری فقہ آ جائے...... کوئی کہتا ہے کہ فقہ شافعی آ جائے۔

کوئی کہتا ہے' فقہ حنفی آ جائے...... کوئی کہتا ہے' فقہ جعفری آ جائے۔

سنو! یہ ملک! نہ فقہ جعفریہ کے لئے بنا ہے...... نہ فقہ حنفیہ کے لئے بنا ہے۔

نہ فقہ مالکی کے لئے بنا ہے...... یہ بنا ہے تو قرآن وحدیث کے لئے بنا ہے۔

پاکستان کا مطلب کیا---- لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

سنو! چودہ اگست قریب قریب آ رہا ہے' اس لئے میں پھر ڈنکے کی چوٹ ارباب حل وعقد کو کہوں گا کہ علیحدہ ہو جاؤ' یا کتاب وسنت کا نظام نافذ کرو' اگر اہلحدیث کے ہوتے ہوئے' ان کی موجودگی میں کوئی اور فقہ آئی تو اللہ کی قسم' ہم کبھی بھی برداشت نہیں کریں گے' ہم دفن ہو جائیں گے' اہلحدیث کٹ مریں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس مملکت میں کوئی فقہ نہیں آ سکے گی' اس کو محمدی سٹیٹ بناؤ۔

یہ حنفی سٹیٹ نہیں بن سکتی...... یہ جعفری سٹیٹ نہیں بن سکتی۔

یہ سٹیٹ بنے گی تو محمدی سٹیٹ بنے گی اور اگر محمدی سٹیٹ بنے گی تو پھر آپ چین میں رہیں گے --- آپ کی جانوں کی حفاظت ہوگی --- اموال کی حفاظت ہوگی --- عزتوں کی حفاظت ہوگی --- اولادوں کی حفاظت ہوگی --- ایمان کی حفاظت ہوگی اور جان کی حفاظت ہوگی۔

وقت کافی ہو گیا ہے' میں ان الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو کتاب وسنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ○
وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ ○ وَالشَّاكِرِيْنَ ○
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضر ناظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ (الاحزاب: ٤٥-٤٦)

''اے نبی! (ﷺ) بے شک ہم نے بھیجا آپ کو گواہی دینے والا' اور خوشخبری دینے والا' اور ڈرانے والا اور دعوت دینے والا طرف اللہ پاک کی' ساتھ اذن اس کے اور روشن چراغ بنا کر۔''

آج میں یہ چاہتا ہوں کہ اس آیت کے مطالب' معانی اور مفاہیم اپنی بساط کے مطابق آپ کے سامنے پیش کروں' اور اس کے معانی و مطالب جو قرآن اور صاحب قرآن کو مقصود ہیں وہ صحیح صحیح حق حق اور سچ سچ آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں' تاکہ کوئی جعل ساز --- کوئی غلط کار --- کوئی دین کا ڈاکو --- اسلام کا لٹیرا قرآن پاک کی آیات مقدسہ کا غلط ترجمہ کر کرا کر' لکھ لکھوا کر سیدھے سادھے مسلمانوں کو دھوکہ نہ دے سکے۔

عرش والے اللہ تعالیٰ کا بہت پیارا انداز ہے' کعبہ کے رب کی قسم ہے!

قرآن کی آیات کیا ہیں' پھولوں کا گلدستہ ہے۔

قرآن کی آیات کیا ہیں' موتیوں کی لڑی ہے۔

قرآن کی آیات کیا ہیں' کلیاں مسکرا رہی ہیں۔

لیکن جن کے دونوں ناک' ایک ناک شرک کے زکام اور دوسری ناک بدعت کے زکام اور نزلہ سے بند ہو جائے' ان کو ان کلیوں کی خوشبو نہیں آ سکتی' قرآن کریم سن کر اپنے کلیجے ٹھنڈے کر لیں' اپنے دل کی اندھیر نگری منور کر لیں اور دل کی بستیاں آباد کر لیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ (الاحزاب: ٤٥-٤٦)

اللہ تعالیٰ نے مصطفےٰ علیہ السلام کو پورے قرآن پاک میں' آپ کا پیارا نام ''یا محمد'' (ﷺ) کہہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آواز نہیں دی تاکہ قیامت تک کے آنے والوں کو ادبِ مصطفیٰ ﷺ --- احترامِ مصطفیٰ ﷺ --- مقامِ مصطفیٰ ﷺ --- توقیرِ مصطفیٰ ﷺ --- اور تعظیمِ مصطفیٰ ﷺ کا پتہ چل جائے۔

دیکھیں! اللہ تعالیٰ نے دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کو آواز دی ہیں' یا آدم علیہ السلام --- یا نوح علیہ السلام --- یا ابراہیم علیہ السلام --- یا موسیٰ علیہ السلام --- یا عیسیٰ علیہ السلام --- یا یحییٰ علیہ السلام --- یا زکریا علیہ السلام فرمایا ہے لیکن جب میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی باری آئی تو اللہ کی قسم! اللہ کریم نے انداز بدل لیا --- الفاظ بدل لئے --- کلمات بدل لئے --- اسلوب بدل لیا۔ فرمایا:

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ (الاحزاب: ۴۵-۴۶)

قرآن کی بارش کی بوندا باندی ہو رہی ہے' کہیں آواز آتی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۝ (المائدہ: ٦٧)

قرآن کے پروانو! کہیں آواز آ رہی ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التحریم: ١)

قربان جاؤں' کہیں آواز آ رہی ہے!

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ (المدثر: ١-٤)

کہیں آواز آتی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ (المزمل: ١-٤)

کہیں آواز آتی ہے:

يٰسٓ ۝ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ (یٰس: ١-٤)

آواز آتی ہے' اے میرے محبوب' اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ' ہم نے آپ کو بھیجا ہے' آپ کو بھیجنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون ہے' اِنَّا!

کون اِنَّا' آسمان کو پیدا کرنے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا' زمین کا خالق اور مالک اِنَّا۔

کون اِنَّا' شمس وقمر کا پیدا کرنے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا' ستاروں کا خالق اور مالک اِنَّا۔

کون اِنَّا' سونے چاندی کی کانیں پیدا کرنے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا' دریا موجزن کرنے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا' ندی نالے بہانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا' آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کرنے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا' اپنے نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر لگانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا' جلتی چیخا سے اپنے خلیل علیہ السلام کو بچانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا' تیز چھری کے نیچے سے اپنے اسماعیل علیہ السلام کو بچانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا' فرعون سے اپنے موسیٰ علیہ السلام کو بچانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا' گہرے کنویں سے یوسف علیہ السلام کو نکال کر تختوں پر بٹھانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا' آمنہ کے لال علیہ السلام کو یتیم پیدا کر کے ساتوں آسمانوں کی سیر کرانے والا اِنَّا۔

اللہ' کیا تو نے بھیجا ہے' فرمایا' ہاں میں نے بھیجا ہے' اللہ' کس لئے بھیجا ہے' فرمایا: شَاهِدٌ تجھے وائس چیئرمین نہیں بننا چاہیے تھا' وائس ایجنٹ بننا چاہیے تھا' یہاں کئی چیئرمین اور کونسلر آئے' لیکن کسی نے بھی کمیٹی میں فرقہ واریت پر مبنی پروگرام اور پروپیگنڈہ شروع نہیں کیا' کمیٹی کو بریلویت کا اکھاڑہ بنا دیا گیا ہے' شاہد کا معنیٰ کیا ہے؟ ''حاضر ناظر''

شاہد ایک لفظ ہے اور ایک لفظ کے ترجمے دو کیے ہیں۔ ''حاضر وناظر'' چل تیرے نزدیک حاضر ہو گیا' بتا' ناظر کس لفظ کا ترجمہ کیا ہے'' کیا قرآن پاک میں کوئی ایسا لفظ ہے' جس کا معنیٰ تو نے ناظر کیا ہے' میں کہتا ہوں کہ شاہد کا معنیٰ '' حاضر'' کرنا جھوٹ ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ آج آپ کو اس مسئلہ پر سیر حاصل آگاہ کر دوں' آواز آتی ہے' شَاهِدًا محبوب آپ کو گواہ بنایا ہے' آپ نے کہنا ہے' یزدانی مان گیا ہے کہ گواہ وہ ہوتا ہے جو موقع پر موجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو' پھر آپ کو حاضر ناظر ماننا پڑے گا۔

میں بتانا چاہتا ہوں چونکہ چنانچہ اور چنانچہ چونکہ سے تیری بات نہیں بنے گی' کعبہ کے رب کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ دنیا کا کوئی ماں کا لال پورے قرآن اور حدیث کے ذخیرے سے شاہد کا معنےٰ حاضر ناظر نہیں دکھا سکتا' تو چودہ سو سال سے لے کر آج تک کا کوئی مفسر (سوائے اپنے گروہ کے) ایسا نہیں دکھا سکتا' جس نے شاہد کا معنےٰ حاضر ناظر کیا ہو' کہتے ہیں' پھر گواہ کے لئے موقع پر موجود ہونا چاہیے' تب ہی تو گواہ بنتا ہے۔

میں ثابت کرتا ہوں کہ موقع پر موجود بھی نہیں لیکن گواہی پڑ گئی ہے' زلیخہ یوسف علیہ السلام کو اندر لے کر چلی گئی' اس نے دروازے اور کھڑکیاں بند کر لیں' اب مسئلہ حل ہونے لگا ہے' حضرت فرمایا کرتے ہیں' وہ یوسف علیہ السلام کو لے کر پچھلی کوٹھڑی میں چلی گئی' کیا وہ تراویح پڑھانے کیلئے لے گئی تھی؟

ایک بات محبت و پیار سے پوچھتا ہوں کہ اگر یوسف علیہ السلام کو معلوم ہوتا کہ اس نے پچھلی کوٹھڑی میں لے جا کر مجھے یہ کہنا ہے تو آپ جاتے ہی نہ' اگر نبی کو پتہ ہوتا کہ ساتویں کوٹھڑی میں لے جا کر اس نے مجھے برائی کی دعوت دینی ہے' ایمان سے بتائیں' کیا پھر نبی جان بوجھ کر جاتا' اگر تیرے عقیدے کے مطابق نبی جان بوجھ کر اندر چلا گیا ہے تو اللہ کی قسم ہے نبی کی نبوت نہیں رہتی اور اگر تو جان بوجھ کر پھر بھی کہے تو تیرا ایمان بھی نہیں رہتا۔ یوسف علیہ السلام گئے اور پھر وہاں سے دوڑے' زلیخہ نے دروازے بند کر کے چابیاں اپنی جیب میں ڈالی ہوئی ہیں' اب اگر نبی اس کے کپڑوں کو ہاتھ لگائے تو نبی پھر بھی نبی نہیں رہتا' چابیاں تو تب نکلتی ہیں' اگر نبی ہاتھ ڈال کر چابیاں نکالے۔

یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ چابیاں اس کی جیب میں ہیں' میں نے اس کو ہاتھ نہیں لگانا' یہ تو چاہتی ہے کہ ہاتھ لگائے اور میرا کام بنے لیکن میں نے تو اس کو نہیں چھونا' دروازے بند ہیں۔

فرمایا: میرے یوسف علیہ السلام ادھر دوڑنا تیرا کام ہے اور یہ میرا کام ہے کہ سب دروازوں کو کھول کر ایک دروازہ بنا دوں' تیرا کام کوشش کرنا ہے اور میرا کام منزل مقصود پر پہنچانا ہے' میرے اللہ نے بچایا' اب جس وقت آپ دروازے پر آئے تو دروازے پر عزیز مصر کھڑا تھا' یہ بڑی عقل مند اور چالاک ہے' یہ مشرکوں کا گروہ بڑا چالاک اور عیار ہوتا ہے۔ کہتی ہے:

مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (یوسف:۲۵)

اے عزیز مصر! دیکھ لے' یہ تیرے گھر والوں کو لے چلا تھا' میں نے اپنی ہوشیاری سمجھداری اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چالاکی سے اپنی عزت بچائی ہے' ورنہ یوسف مجھے لوٹ لینے لگا تھا' یہ اوپر سے ہوگئی ہے' بالکل اسی طرح' روکنا ہم نے تھا کہ جناب اگر تم نے میلاد منانا ہے تو اپنے گھر میں بیٹھ کر مناؤ' اگر کسی نے میلاد منانا ہے تو اپنی مسجد میں منائے' ناچے' کودے' جھلیاں اور بھنگڑے ڈالے' قوالیاں کرائے' طبلے بجائے لیکن ہوا کیا' گلی گلی بیل گاڑیاں کودیں' ناچیں' بھنگڑے پڑتے گئے' جلوس نے پورے بازار کا چکر کاٹا' بتاؤ' کیا ان گلیوں میں اہلحدیثوں اور دیوبندیوں کے گھر نہیں ہیں؟

جمعرات کا جنگ اخبار نکال کر دیکھیں لکھا تھا' عید میلاد مسیح' انہوں نے کہا چچے کے بیٹے مناتے ہیں' تائے کے بیٹے کیوں نہ منائیں' خیر' ہم نے کہا' تم بازاروں میں میلاد مناتے ہو' چونکہ تمہارا مسلک ہے' اس لئے کرو' ہم نے روکنا تھا لیکن ہم نے فراخدلی سے کام لیا' یہ کام جو قرآن وحدیث میں بھی نہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی نہیں کیا' لیکن تو نے گلی گلی ناچ کر دکھایا' جسے اہلحدیثوں اور دیوبندیوں نے برداشت کیا' تو ہماری قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کا ترجمہ برداشت نہ کر سکا' تو نے کہا کہ میں وائس چیئرمین ہوں' میں نے یہاں اجازت دی ہے' تو نے وہ نتائج جو ہم کو دکھانے تھے' وہ دکھائے کیوں نا' ہم تو آج تک انتظار کر رہے ہیں کہ ہمارا نتیجہ نکلا کیوں نہیں اور پھر یہ کہا گیا ہے کہ میں نے اجارہ داری اس لئے بنائی ہے کہ میں ممبر اور وائس چیئرمین ہوں۔

اہلحدیثو! ڈوب کر مر جاؤ تو اچھا ہے' اس نے کہا ہے کہ میری اجارہ داری ہے تو میری وائس چیئرمینی ہے اگر تم نے اپنی اجارہ داری بنانی تھی تو وہابیوں کو ممبر بنا لینا تھا' آپ کو سوچنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔

میں بتا رہا تھا کہ محبوب میں نے آپ کو!

اپنی توحید کا گواہ	اپنی ربوبیت کا گواہ	اپنی الوہیت کا گواہ
اپنی یکتائی کا گواہ	اپنی تنہائی کا گواہ	جنت کا گواہ
دوزخ کا گواہ	حور و غلمان کا گواہ	آدم علیہ السلام کی نبوت کا گواہ
نوح علیہ السلام کی نبوت کا گواہ	خلیل اللہ علیہ السلام کی نبوت کا گواہ	ذبیح اللہ علیہ السلام کی نبوت کا گواہ
کلیم اللہ علیہ السلام کی نبوت کا گواہ	یحییٰ و زکریا علیہما السلام کی نبوت کا گواہ	عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا گواہ

اور پہلی کتابوں کا گواہ بنا کر بھیجا ہے' محبوب میں نے یہ سب خبریں وحی کے ذریعہ بتائی ہیں' تو وہاں موجود اور حاضر ناظر نہیں تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں' کمشنر کی موجودگی میں یہ بینر لگایا گیا ہے کہ نبی حاضر ناظر ہیں اور وہاں اسٹیج پر کہہ رہے تھے کہ کمشنر صاحب نے تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے' کمشنر صاحب تشریف لائیں اور نبی حاضر ناظر ہو' یہ نبی علیہ السلام کی توہین ہے' اس بینر کو پھاڑ دیا جائے' اگر اب لگایا گیا تو کعبہ کے رب کی قسم ہے' جب تک یزدانی کے مونہہ میں زبان ہے یہ تردید کرتا رہے گا' کمشنر تشریف لائے اور مصطفےٰ علیہ السلام حاضر ہوں۔

میرے بھائی! اگر آپ اجازت دیں تو قرآن کے دریا بہا دوں' دیکھئے!

ایک عالمِ ارواح ہے...... ایک عالمِ دنیا ہے...... ایک عالمِ قبر ہے...... ایک عالمِ برزخ ہے۔

میں ثابت کروں گا کہ آمنہ کے لال علیہ السلام!

جب عالمِ ارواح میں تھے' اس وقت بھی حاضر ناظر نہیں تھے۔

جب عالمِ دنیا پر آئے' اس وقت بھی حاضر ناظر نہیں تھے۔

جب عالمِ قبر میں چلے گئے ہیں' اب بھی ہر جگہ حاضر ناظر نہیں ہیں۔

جب آقا علیہ السلام عالمِ ارواح میں تھے' اس وقت حاضر ناظر نہیں تھے۔

دلیل سنیں' میرے آقا علیہ السلام کی آمد سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام گذر چکے ہیں' میں ایک نبی کا تذکرہ سنانے لگا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ (القصص: ۴۴)

اے میرے محبوب! جب میرا موسیٰ طور پر آیا' اور میں اس کے ساتھ ہم کلام ہوا۔ اس وقت آپ کوہِ طور کے غربی حصہ میں موجود نہیں تھے۔

اگر نہیں سمجھے تو آؤ' آپ کو ایک اور مقام کی سیر کرا دوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ○ (آل عمران: ۴۴)

میرے محبوب! مائی مریم دنیا پر تشریف لائیں تو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی نے کہا' اس کی تربیت میں نے کرنا ہے۔

کسی نے کہا' اس کی کفالت میں نے کرنا ہے۔

جب یہ جھگڑا اور اختلاف پڑ گیا تو فیصلہ ہوا کہ قرعہ ڈال لو' جس کا قرعہ نکلے' وہ اس کو پالے'

جب قرعہ اندازی ہو رہی تھی اس وقت آپ پاس نہیں تھے۔

نہیں سمجھے سنیئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوٓا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ۝ (یوسف: ۱۰۲)

اے میرے نبی! جب بھائی یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینکنے کے منصوبے بنا رہے تھے' آپ اس وقت بھی پاس نہیں تھے۔

معلوم ہوا کہ آمنہ کے لال --- پیکرِ حسن و جمال --- صاحب شرف و کمال --- نبی بے مثال اور ساری کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

جب عالمِ ارواح میں تھے' اس وقت بھی حاظر ناظر نہیں تھے۔

جب عالمِ دنیا میں آئے' پھر بھی ہر جگہ حاضر ناظر نہیں تھے۔

اب میں ذرا تقسیم کروں' تین دور ہیں۔

ایک بچپن کا ہے' آپ بچپن میں بھی ہر جگہ حاضر ناظر نہیں ہیں۔

ایک جوانی کا ہے' آپ جوانی میں بھی ہر جگہ حاضر ناظر نہیں ہیں۔

ایک نبوت کا ہے' آپ نبوت کے بعد بھی ہر جگہ حاضر ناظر نہیں ہیں۔

ایک مکہ مکرمہ کا ہے' آپ مکہ مکرمہ بھی ہر جگہ حاضر ناظر نہیں ہیں۔

ایک مدینہ منورہ کا ہے' آپ مدینہ منورہ بھی ہر جگہ حاضر ناظر نہیں ہیں۔

مجھے ایک مولوی کہتا ہے' یزدانی' جب آقا علیہ السلام پیدا ہوئے تو حلیمہ لینے کے لئے آئی' میں نے کہا' آپ تو پہلے ہی حاضر ناظر تھے' کہاں سے لینے کے لئے آئی؟

ملاں "ہیکاں" لگا لگا کر کہتا ہے کہ سواری بہت کمزور تھی' اس لئے پیچھے رہ گئی' باقی دائیاں بچے لے کر چلی گئیں' اماں حلیمہ نے آپ کو اوپر بٹھایا اور لے کر چل پڑی' اب وہ دوسری سواریوں کو کاٹ کر اپنے قبیلہ کی طرف جا رہے' انہوں نے کہا' حلیمہ کیا بات ہے' کیا سواری بدل کر آئی ہے' اماں حلیمہ فرماتی ہیں' میں نے سواری تو نہیں بدلی' میں سوار بدل کر آئی ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پوچھتا ہوں کہ حلیمہ کس کو لے کر گئی' کس کو سواری پر بٹھایا' کس کو لینے کے لئے آئی' آپ تو ہر جگہ حاضر ناظر ہیں' کیا مسئلہ سمجھ آ رہا ہے؟

معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام بچپن اور جوانی میں بھی حاضر ناظر نہیں ہیں' آقا علیہ السلام کی بائیس' تئیس سال کی عمر ہے' آپ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے تاجر کی حیثیت میں تجارت کرنے کے لئے ملک شام گئے' کعبہ کے رب کی قسم ہے' ملک شام تب گئے کہ پہلے وہاں نہیں تھے' نبوت ملی' غارِ حراء میں گئے اگر اس غار میں پہلے تھے تو وہاں کیا لینے گئے؟

میرے برادر! آقا علیہ السلام

معراج کو گئے	بیت اللہ سے بیت المقدس گئے	پہلے آسمان پر گئے
دوسرے پر گئے	تیسرے پر گئے	چوتھے پر گئے
پانچویں پر گئے	چھٹے پر گئے	ساتویں پر گئے

آگے بھی پروازیں کیں' کعبہ کے رب کی قسم ہے' آپ!

جب بیت اللہ میں تھے' بیت المقدس میں نہیں تھے۔

جب بیت المقدس میں تھے' اس وقت پہلے آسمان پر نہیں تھے۔

جب پہلے پر تھے' اس وقت دوسرے پر نہیں تھے۔

جب دوسرے پر تھے' اس وقت تیسرے پر نہیں تھے۔

جب تیسرے پر تھے' اس وقت چوتھے پر نہیں تھے۔

جب چوتھے پر تھے' اس وقت پانچویں پر نہیں تھے۔

جب پانچویں پر تھے' اس وقت چھٹے پر نہیں تھے۔

جب چھٹے پر تھے' اس وقت ساتویں پر نہیں تھے۔

جب زمین پر تھے' اس وقت آسمان پر نہیں تھے۔

جب فرش پر تھے' اس وقت عرش پر نہیں تھے۔

جب ثریٰ پر تھے' اس وقت ثریا پر نہیں تھے۔

بات سننے والی ہے' فرمایا جبرائیل' کیا براق لے کر آیا ہے' عرض کی آقا' براق پر چڑھ جائیں' جب آقا علیہ السلام براق سواری پر چڑھ گئے' اس وقت زمین پر نہیں تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتہ چلا کہ نبی علیہ السلام اس وقت بھی ہر جگہ موجود نہیں تھے۔

جب مکہ معظمہ تھے' اس وقت مدینہ منورہ نہیں تھے۔

جب ہجرت کی رات غار میں تھے' اس وقت بستر پر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے اور غار میں میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جب آقا بدر میں تھے' اس وقت احد میں نہیں تھے۔

جب احد میں تھے' اس وقت خندق میں نہیں تھے۔

جب خندق میں تھے' اس وقت خیبر میں نہیں تھے۔

جب خیبر میں تھے' اس وقت حدیبیہ میں نہیں تھے۔

جب حدیبیہ میں تھے' اس وقت حنین میں نہیں تھے۔

جب تبوک میں تھے' اس وقت مدینہ میں نہیں تھے۔

جب حجرہ میں تھے' اس وقت مسجد میں نہیں تھے۔

جب مسجد میں تھے' اس وقت بازار میں نہیں تھے۔

جب زندہ تھے' اس وقت قبر میں نہیں تھے۔

اگر آج قبر میں ہیں تو آج زندہ نہیں۔

معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام زندگی میں بھی ہر جگہ موجود نہیں۔ آؤ' موٹی سی بات بتاؤں' میرے نبی علیہ السلام کی ایک وقت میں نو بیویاں ہیں' آپ نے نو بیویوں کی علیحدہ علیحدہ باری مقرر کی ہوئی ہے کہ آج عائشہ رضی اللہ عنہا تیری باری ہے' کل حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سونا ہے' پرسوں زینب رضی اللہ عنہا کے گھر سونا ہے' اگلے دن فلاں جگہ سونا ہے' اگلے دن فلاں کے گھر سونا ہے' کامونکی کے ملاں جو نبی ہر جگہ موجود اور حاظر ناظر ہو' اس کو بیویوں کی باری مقرر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

دو چار قیمتی باتیں سن لیں تاکہ مسئلہ حل ہو جائے اور اگر یہ باز نہ آئے تو ان شاء اللہ یہ سارا سال چلتا رہے گا' کوئی کامونکی کا یا باہر سے درآمد ہوا مولوی اس مسئلہ پر ہم سے گفتگو کرلے کہ کیا دنیا کی کسی تفسیر یا لغت میں ''شاہد'' کا معنی حاضر ناظر ہے۔

میرے برادر! یہ واقعہ بخاری شریف میں ہے' سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماع ہے' اس اجتماع میں صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما بھی ہیں' آقا علیہ السلام ہمارے پاس سے اٹھ کر چلے گئے' کافی وقت گذر گیا' ہم انتظار کرتے رہے کہ آقا علیہ السلام واپس نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے' صحابی کے یہ لفظ ہیں' ہم پریشان ہو گئے کہ آقا علیہ السلام کہاں چلے گئے ہیں' اللہ نہ کرے' کوئی آقا علیہ السلام پر حملہ نہ کر دے' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما میرے ساتھ ہیں' ہم تلاش کرتے کرتے ایک باغ کی طرف گئے' یہ بنی نجار کا باغ ہے' اس کا دروازہ بند تھا' اس کی دیوار کے نیچے ایک کھال سے پانی بہہ رہا تھا' مجھے اتنا سوراخ نظر آیا تو میں کھال سے گذر کر باغ میں چلا گیا' اندر جا کر کیا دیکھا کہ میرے مصطفےٰ علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں' اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو کدھر آیا ہے؟ عرض کی محبوب' جب آپ اٹھ کر آ گئے تو ہم نے کافی دیر تک آپ کا انتظار کیا' آپ تشریف نہ لائے تو ہمیں فکر پڑ گئی' ہم آپ کو تلاش کرتے کرتے یہاں آ گئے ہیں ابو بکر صدیق اور فاروق رضی اللہ عنہما باہر کھڑے ہیں' آقا علیہ السلام فرماتے ہیں جو باہر ہیں اندر آ جائیں' اور جو اندر آئے تو اس کو جنت کی بشارت دیتا جا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' سب سے پہلے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ باغ میں داخل ہوئے تو میں نے کہا ابو بکر خوش ہو جا' اللہ کے رسول نے تجھے جنت کی خوشخبری دی ہے۔ [1]

میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اگر نبی علیہ السلام ہر جگہ حاضر ناظر ہوں تو پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پریشان ہو کر آپ کو تلاش کرنے کے لئے باغ میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اماں میں تجھے!

صدیقہ کہوں --- صادقہ کہوں --- محدثہ کہوں --- فقیہہ کہوں --- عالمہ کہوں --- زاہدہ کہوں --- عابدہ کہوں --- یا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ کہوں' فرماتی ہیں: رات کا کچھ حصہ گزرا تو مجھے جاگ آئی' میں نے دیکھا کہ آقا علیہ السلام بستر پر نہیں' مجھے خیال آیا کہ شاید آپ کسی اور بیوی کی طرف چلے گئے ہیں' آج باری تو میری تھی' میں آپ کو تلاش کرتی کرتی جنت البقیع میں چلی گئی' جب وہاں پہنچی تو کیا دیکھا کہ جہانوں کے پیرورو کر دعائیں کر رہے ہیں' میں یہ دیکھ کر پیچھے مڑی تا کہ نبی علیہ السلام کو پتہ نہ چل جائے' جب میں واپس آئی تو میرا سانس پھولا ہوا تھا' آقا بھی پیچھے آ گئے واقعہ لمبا چوڑا ہے' میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی علیہ السلام!

جب بستر پر تھے' اس وقت جنت البقیع میں نہیں تھے۔

---

[1] مسلم' كتاب الايمان' باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا رقم الحديث: ۱٤۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب جنت البقیع میں تھے' اس وقت میرے بستر پر نہیں تھے۔

میرے برادر! اگر نہیں سمجھے تو آؤ ایک اور انداز سے سمجھاؤں یہ واقعہ مشکوٰۃ شریف میں ہے' بخاری شریف میں نہ ملے تو یزدانی کی وہ سزا جو چور کی سزا ہے' ایک دن جہانوں کے پیر' رب کے حبیب علیہ السلام فرمانے لگے کہ جو بی بی (مرد کے بھی لفظ آتے ہیں) مسجد کو صاف کرنے کے لئے آتی تھی' وہ کچھ دنوں سے مجھے نظر نہیں آتی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' آقا وہ بی بی فوت ہوگئی ہے' سردی بہت زیادہ تھی' رات کا اندھیرا تھا' ہم نے خود ہی اسے غسل دے کر کفن دیا اور پھر جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا' ہم نے کہا نبی علیہ السلام کو کیا بیدار کرنا ہے۔

میرے مصطفےٰ علیہ السلام فرماتے ہیں دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهَا میرے ساتھ چلو اور اس بی بی کی قبر بتاؤ' کون سی ہے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آقا علیہ السلام کے ساتھ گئے' قبر بتائی' مصطفےٰ علیہ السلام نے قبر پر جا کر امامت کرائی' صحابہ کرام نے پیچھے صفیں باندھیں اور نبی علیہ السلام نے جنازہ پڑھا۔ ❶

میں پوچھتا ہوں کہ اگر مصطفےٰ علیہ السلام عالم الغیب اور حاضر ناظر تھے تو جب بی بی فوت ہوئی' اس کو دفن کیا گیا' اس وقت نبی علیہ السلام کو پتہ کیوں نہ چلا' اگر نبی علیہ السلام حاضر ناظر تھے تو قبر پوچھنے کے لئے صحابہ کرام کو ساتھ لے کر کیوں گئے' پتہ چلا کہ نبی علیہ السلام زندگی میں بھی ہر جگہ حاضر ناظر نہیں۔

چند دن ہوئے ہیں' ایک مولوی نے کہا ہے' وہ مولوی فیصل آباد سے آیا تھا' اس نے کہا ہے' وہابیا تو نہیں مانتا' نبی علیہ السلام ہر قبر میں پیش ہوتے ہیں۔

پہلا سوال ہوتا ہے' مَنْ رَّبُّكَ ...... دوسرا سوال ہوتا ہے' مَنْ نَّبِيُّكَ۔

نبی علیہ السلام پیش کئے جاتے ہیں' پھر اس طرح آپ ہر جگہ موجود ہوئے نا قبروں میں آتے ہیں نا! اہلحدیثو! ہوسکتا ہے کہ آپ نے زندگی میں کبھی اس کا جواب نہ سنا ہو' میں پوچھتا ہوں کہ اگر جہانوں کے پیر علیہ السلام ہر قبر میں خود آتے ہیں' تو پھر کیا میرے نبی علیہ السلام کی زندگی میں کبھی کوئی صحابی فوت نہیں ہوا' آپ کو اتنا تو یاد ہے کہ احد میں ستر اور بدر میں بیس' بائیس صحابہ شہید ہو کر قبروں میں گئے' دفن کئے گئے' اس وقت میرے آقا علیہ السلام زندہ تھے' صحابہ کرام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے تو کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ ذرا ٹھہر جاؤ' ستر شہیدوں کا حساب کتاب ہونے لگا ہے'

❶ صحیح بخاری- کتاب الجنائز- باب الصلاۃ علی القبر بعدما یدفن- رقم الحدیث: ۱۳۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ذرا ان کی قبروں سے ہو آؤں؟

میں تو کہتا ہوں کہ جو کافر بھی فوت ہوتا ہے' اس کو بھی سوال ہوتا ہے' مَنْ رَّبُّكَ' مَنْ نَّبِيُّكَ جس دن ابوجہل میدان بدر میں قتل کر کے گڑھے میں پھینک دیا گیا تھا' اس کا حساب کتاب ہوا تھا' مَنْ رَّبُّكَ' مَنْ نَّبِيُّكَ میں پوچھتا ہوں' کیا جہانوں کے پیر علیہ السلام نے صحابہ کو فرمایا تھا کہ میں ذرا قبر میں چلا ہوں' ابھی آ جاؤں گا؟

معلوم ہوا کہ آقا علیہ السلام خود کسی کی قبر میں نہیں جاتے' بلکہ سوال کیا جاتا ہے' مَنْ نَّبِيُّكَ ارے او مخبوط الحواس جو تیرے ذہن اور جس کا تصور تیرے دل میں ہے' اس کے متعلق تیرا کیا خیال ہے؟

مجھے یہ بتا! تو نے بارہ ربیع الاول کو جلوس نکالا' تیرا عقیدہ ہے کہ نبی علیہ السلام حاضر ناظر ہیں' اگر آپ حاضر ناظر ہیں تو بتا' نبی علیہ السلام نعوذ باللہ! کس بیل گاڑی پر بیٹھے تھے' کیا تانگے پر بیٹھے تھے' کیا اونٹ پر چڑھے تھے یا پیدل تھے۔ کیوں جی' میں پوچھ سکتا ہوں یا نہیں؟

مجھے بتا' بارہ ربیع الاول کو جلوس میں نبی علیہ السلام کو!

تو نے کس چیز پر بٹھایا تھا...... لاہور والوں نے کہاں بٹھایا تھا۔

فیصل آباد والوں نے کہاں بٹھایا تھا...... پشاور والوں نے کہاں بٹھایا تھا۔

اگر تو اپنے باپ کا ہے تو مجھے جواب دینا پڑے گا' اللہ کی قسم' ملاں زہر کا پیالہ پی لے گا' لیکن اس کا جواب نہیں دے سکتا۔

اگر نبی علیہ السلام حاضر ہیں تو پھر کوئی مولوی مصلے پر کھڑا ہو کر امامت نہیں کرا سکتا۔ جب غلہ منڈی اور حیدری مسجد کا خطیب منبر پر چڑھتا ہے تو مجھے بتا' کیا اس وقت نبی علیہ السلام نیچے بیٹھے ہوتے ہیں' مولوی خود تو منبر پر چڑھ گیا ہے' کیا آپ نبی علیہ السلام کو چارپائی پر بٹھایا تھا یا دریوں صفوں پر بٹھایا تھا۔ بتا' نبی علیہ السلام کو کہاں بٹھایا تھا؟

میرے برادر! نبی علیہ السلام کی گستاخی اور توہین نہ کرو' جو بینر بنایا گیا ہے کہ نبی علیہ السلام حاضر و ناظر ہیں' وہاں کمیٹی کا پیسہ خرچ کیا گیا ہے۔

میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں' اخبار میں آنی چاہیے۔

''وہ بینر اپنے گھر میں لگا دو --- اپنی مسجد میں لگا دو --- اپنی دوکان پر لگا دو اور کمیٹی کو پیسے واپس کرو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ قرارداد آپ کو منظور ہے؟

اگر تم نے یہ کہنا ہے کہ ہم نے پیسے اپنی جیب سے لگائے ہیں اور نیچے بلدیہ کا مونگی لکھا ہے' پھر ہم اس کمیٹی کو جو عوامی' قومی اور شہری ادارہ ہے' فرقہ واریت کا اڈہ اور گڑھ بننے کی اجازت نہیں دیں گے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ○ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ○ (الاحزاب:۴۵-۴۶)

آگے چار الفاظ رہتے تھے' ابھی ایک ہی لفظ پر میں نے کچھ کہا ہے' یار زندہ صحبت باقی۔

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ○
وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ○ وَالشَّاکِرِیْنَ○
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○

❀❀......❀❀❀......❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدان محشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌO (الحج: ۱)

''اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے' بیشک بھونچال قیامت کا ایک چیز ہے بڑی۔''

حضرات محترم! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم الشان اور بابرکت کتاب میں سے جس مقام ذیشان کا ترجمہ میں نے اس وقت عام فہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زبان کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش خدمت کیا ہے' پہلے اس مقام کی پہچان فرما لینا' یہ مقام عالیشان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پررحمت کتاب کے سورۂ حج سورۃ کا ابتدائی مقام ہے۔

اللہ والو! یہ مقام ذیشان جو میں نے اس وقت تلاوت کیا ہے' اس کو میرے اور آپ کے مالکِ حقیقی اور خالق حقیقی نے میرے اور آپ کے پیرو مرشد امام الانبیاء--- امام الحرمین خواجہ بدر وحنین--- امام القبلتین--- سید الثقلین--- جد الحسن والحسین--- حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر مدینہ منورہ میں نازل فرمایا۔

رب کائنات نے اس مقام مبارک میں ایک نہایت ہی اہم اور پرخطر پیشی کا تذکرہ فرمایا ہے اور کائنات کے ایک ایک فرد و بشر کو خواہ وہ نیک ہوں--- بد ہوں--- اچھے ہوں--- برے ہوں--- کافر ہوں--- مسلم ہوں--- مواحد ہوں--- مشرک ہوں--- ولی ہوں--- نبی ہوں--- اپنے ہوں--- بیگانے ہوں--- اغیار ہوں--- رب کے یار ہوں--- سب کو رب کائنات نے آواز دی ہے کہ اے دنیا کے بسنے والو! دنیا میں اپنی مرضی اور من مانی کرنے والو' دنیا میں رہ کر میری حدود سے تجاوز کرنے والو! اس زمین کے اوپر اور آسمان کی نیلگوں چھت کے نیچے رہ کر میری بغاوت کرنے والو' اس زمین کے اوپر رہ کر' رب کریم کی دی ہوئی زندگی پا کر اللہ کریم کا آسمان سے اتارا ہوا پانی پی کر' اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے میوے' ماکولات' مشروبات کھا پی کر اور اللہ تعالیٰ کی لاکھوں کروڑوں نعمتیں استعمال کر کے رب کریم کی نافرمانی کی زندگی گذارنے والو' ایک دن آنا ہے کہ تم سب نے اللہ احکم الحاکمین کے کٹہرے' عدالت اور کچہری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیش ہونا ہے اور پھر اس خالق و مالک نے ایک ایک ذرہ کا حساب لینا ہے' جلوت کے تیرے اعمال ہوں یا خلوت کی تیری کرتوتیں' برملا اور سر عام تیری کی ہوئی بداعمالیاں ہوں یا پچھلی کوٹھری میں چھپ کر تیری کی ہوئی بدکاریاں' وہ سب کی سب ایک صحیفہ کی شکل میں تیرے سامنے آ جائیں گی۔

یہ ذرا غور کر لے' غور نہیں بلکہ یقین کر لے' یقین نہیں بلکہ یقین کامل کر لے کہ تیرا ہر ایک عمل اور زندگی کی ہر ایک نقل و حرکت' وہ تو چھپ کر کرے یا برملا کرے' تخلیہ میں کرے یا سر عام کرے' رب کریم نے تیرے کندھوں پر دو فرشتے بٹھائے ہیں' وہ تیری زندگی کے ہر ایک عمل اور حرکت کو قلمبند کرتے جا رہے ہیں' ایک وقت آنا ہے کہ تیرا یہ اعمال نامہ رب کائنات نے تیرے سامنے کر دینا ہے' وہ دیکھ کر پھر تو روئے گا' پچھتائے گا' کف افسوس ملے گا اور کہے گا' ہائے افسوس' یہ کیا بن گیا ہے' اس میرے اعمال نامہ نے میری کوئی چھوٹی بڑی حرکت' نیکی اور بدی کوئی نہیں چھوڑی' میرا فلاں عمل بھی اس میں آ گیا ہے جو میں نے ساتویں کوٹھری میں چھپ کر کیا تھا' میری فلاں فلاں حرکت بھی اس میں لکھی ہے جو میں نے رات کے اندھیرے میں چھپ کر کی تھی' میری فلاں کرتوت بھی اس میں لکھی ہے جو میں نے جہان کی نظروں سے اوجھل ہو کر کی تھی' آواز آئے گی تو سارے جہان سے تو چھپ سکتا تھا' سارے دروازے تو بند کر سکتا تھا لیکن آسمان والے کا دروازہ بند نہیں کر سکتا تھا۔

مولا کریم فرماتے ہیں:

وَ يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ○ وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ○ وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ○ (الکہف: ٤٧-٤٩)

وہ دن بھی آنے والا ہے' جس دن ہم پہاڑوں کو ان کی مقامات سے چلا دیں گے' اور دیکھنے والے تو دیکھے گا کہ زمین کھل گئی ہے!

چاہے کوئی حاکم ہے   چاہے کوئی محکوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہے کوئی زبردست ہے		چاہے کوئی زیر دست۔
چاہے کوئی اعلیٰ ہے		چاہے کوئی ادنیٰ۔
چاہے کوئی امیر ہے		چاہے کوئی غریب۔
چاہے کوئی وزیر ہے		چاہے کوئی مشیر۔
چاہے رب کا عبادت گذار ہے		چاہے رب کا باغی اور نافرمان۔

ہم ان سب کو اکٹھا کر لیں گے' کسی کو بھی نہیں رہنے دیں گے' یہ سب کے سب نیک اور بد' اچھے اور برے قطار در قطار اور صف در صف اپنے خالق و مالک کے دربار میں پیش ہو جائیں گے' جس طرح میں نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح تم کو میں قبروں سے بھی اٹھا لوں گا' تم دنیا میں گمان کر چکے تھے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے کب اٹھانا ہے' ہم نے مرنے کے بعد مٹی میں مل کر خاک ہو جانا ہے' مرنے کے بعد ہماری ہڈیاں تباہ ہو جائیں گی' پھر یہ کمزور ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا۔

اے بے نصیب! یہ تیرا خیال بڑا خام ہے' ایک وقت پھر یہ بھی آ جائے گا کہ کتاب رکھ دی جائے گی' اعمال نامہ سامنے کھول دیا جائے گا۔

اے دیکھنے والے! تو مجرموں کو دیکھے گا کہ وہ اس وقت کہیں گے' ہائے افسوس یہ کیسی کتاب ہے' یہ کیسا دفتر ہے' یہ کیسا اعمال نامہ اور صحیفہ ہے' اس نے میری کوئی چھوٹی اور بڑی غلطی' نیکی اور بدی کوئی نہیں چھوڑی اور میری زندگی کی ہر نیکی بدی اس میں درج ہے۔

ابھی نہیں سمجھے تو آؤ قرآن پاک کا ایک اور مقام سن لیں کہ سب نے فنا ہو کر' موت کا پیالہ پی کر قبروں میں جانا ہے' ہست سے نیست ہونا ہے' اور پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ سب نے اللہ احکم الحاکمین کے دربار اور کچہری میں پیش ہونا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (الحجر: ۹۲، ۹۳)

اے محمد ﷺ! میرے محبوب! مجھے تیرا رب ہونے کی قسم' البتہ ضرور ضرور ہم نے ان سب کو اکٹھا کر کے سوال کرنا ہے' اس چیز کے متعلق جو کچھ یہ دنیا میں کماتے رہے۔

ابھی بھی نہیں سمجھے تو ایک اور مقام نوٹ فرمالیں' مولا کریم فرماتے ہیں:

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ الشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝ (مریم: ۶۸، ۶۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے محمد ﷺ 'محبوب' مجھے تیرا رب ہونے کی قسم' البتہ ضرور ضرور ہم نے ان سب کو اکٹھا کرنا ہے اور ان سب نے رب کے دربار میں پیش ہونا ہے۔

آپ نے یہ تو قرآن سنا ہے' اب جہانوں کے پیر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان سن لیں کہ جب آپ نے رب کائنات کی کچہری میں پیش ہونا ہے تو کس طرح پیش ہونا ہے' مشکوٰۃ شریف' باب الحشر' اس روایت کی راویہ میری اور تمہاری روحانی اماں سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ۔ ❶

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' میں نے اپنے کانوں سے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے' آپ نے ایک دن فرمایا' اے عائشہ رضی اللہ عنہا سن لے' قیامت کے دن محشر کے میدان میں سب لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا' اماں جی عرض کرتی ہیں' اے اللہ کے رسول' لوگ کس حال میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے؟

فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! سب ننگے پیر اور ننگے جسم ہوں گے' کسی کا ختنہ نہیں کیا ہوگا' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ جب سب مرد اور عورت قبروں سے اٹھ کر اس حال میں ایک میدان میں اکٹھے ہوں گے کہ مرد بھی ننگے ہوں گے اور عورتیں بھی برہنہ ہوں گی' پھر کیا بنے گا۔ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے۔

فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا! سب ننگے ہوں گے' لیکن وہ دن اتنی سختی کا ہوگا کہ کوئی مرد کسی عورت کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ ہی نہیں سکے گا' وہ دن اتنا سخت ہوگا کہ زمین تانبے کی بن جائے گی اور سورج سوا نیزے پر آ جائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جہانوں کے پیر جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سورج سر

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب الحشر۔ رقم الحدیث ۶۵۲۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اتنا اونچا ہوگا جس طرح سرمہ دانی کا ''سرمچو'' ہوتا ہے' وہ اتنا قریب آجائے گا۔ ❶

اللہ پاک اس دن عدالت کی کرسی پر بیٹھے ہوئے اتنے غیظ وغضب میں ہوں گے کہ نہ اس سے پہلے کبھی غصہ میں آئے اور نہ اس کے بعد کبھی غصہ میں آئیں گے۔ ❷

معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام بھی رب کے دربار میں جسم سے ننگے ہی پیش ہوں گے' ولی اور سب نیک بد اس کی کچہری میں برہنہ پیش ہوں گے' میرے اور آپ کے پیرومرشد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب محشر کے میدان میں سب سے پہلے اگر کسی کو لباس پہنایا جائے گا تو وہ جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو پہنچایا جائے گا' اس کے بعد جہانوں کے پیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لباس پہنایا جائے گا اور پھر درجہ بدرجہ لباس پہنائے جائیں گے۔

میرے برادر! ذرا غور کرلے' اس دن کی سختی کا تصور' منظر اور نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے لے آ' یہ وہی دن ہے جس کا نقشہ رب کائنات کے قرآن نے تیرے سامنے پیش کیا ہے۔

مولا کریم فرماتے ہیں:

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝

(الحج: ۱۔۲)

اے اللہ! ہر ایک کو محشر کے میدان کی سختیوں سے محفوظ فرما' اللہ احکم الحٰکمین کی عدالت میں پیشی ہوگئی ہے' اور کس لئے ہوئی ہے' یہ قرآن سے پوچھ' کہ کس لئے ہوئی ہے۔

خالق کائنات فرماتے ہیں!

يَـٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ وَيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ (الانشقاق: ۶۔۹)

❶ صحیح مسلم۔ کتاب الجنة ونعیمها۔ باب فی صفة یوم القیامة، رقم الحدیث: ۷۲۰۶

❷ صحیح بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء۔ باب قول اللہ تعالی ولقد ارسلنا نوحا الی قومه۔ رقم الحدیث: ۳۳۴۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہونا ہے اور پھر سب نے حساب دینا ہے' اس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے' اللہ تعالیٰ سب سے حساب لے گا' اگر وہ حساب لینے پر آ جائے گا تو نبی سے بھی حساب لے گا اور اگر معاف کرنے پر آ جائے گا تو گناہ گار کو بھی معاف کر دے گا۔

جہانوں کے پیر جناب محمد رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ جناب نوح علیہ السلام کو احکم الحکمین کے دربار میں پیش کیا جائے گا تو اللہ پاک فرمائیں گے اے میرے نوح نبی' مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے میرا پیغام' میری توحید اور اپنی رسالت لوگوں تک پہنچائی تھی یا نہیں؟

نوح علیہ السلام عرض کریں گے اے اللہ' تجھے تو پتہ ہے کہ میں نے ساڑھے نو سو سال ماریں کھا کر تیری توحید پہنچائی' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اچھا' ادھر کھڑے ہو جاؤ' دائیں طرف سے امتِ نوح کو آواز دی جائے گی' نوح علیہ السلام کی امت سامنے آ جائے گی' بخاری شریف میں موجود ہے' اللہ تعالیٰ امت سے پوچھیں گے' تم نوح علیہ السلام کے امتی ہو' کیا اس نے میرا دین تم تک پہنچایا ہے؟

قوم نوح کہے گی' اللہ ہمارے کانوں نے تو کبھی اس کی آواز ہی نہیں سنی' یہ ہمارے پاس کبھی آیا ہی نہیں تھا' ہمارے پاس تیرا دین نہیں پہنچا' اللہ پاک نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پھر بلا کر فرمائیں گے' تیری قوم کہتی ہے کہ تو نے ہم کو نہیں پہنچایا؟

نوح علیہ السلام عرض کریں گے' مولا میں نے پہنچایا ہے' فرمایا اے میرے نوح کیا تیرا کوئی گواہ بھی ہے' نوح علیہ السلام عرض کریں گے اللہ' میری گواہی دے سکتی ہے تو امت محمد یہ دے سکتی ہے' امت مصطفیٰ ﷺ کو پیش کیا جائے گا تو امت مصطفیٰ جناب نوح علیہ السلام کے حق میں صفائی دے گی' اللہ کریم پوچھیں گے کہ انہوں نے میرا پیغام پہنچایا ہے یا نہیں' امت مصطفیٰ ﷺ کہے گی' اللہ نوح علیہ السلام نے تیری توحید اور تیرا دین پہنچایا ہے' جناب نوح علیہ السلام کے حق میں جب امت مصطفیٰ ﷺ گواہی دے گی تو امت نوح کہے گی' ان کی گواہی منظور نہیں' اس لئے کہ یہ تو کئی صدیاں بعد میں آئے' آواز آئے گی' اے میرے آمنہ کے لال کے امتیو' کیا تمہارا بھی کوئی گواہ ہے یا نہیں؟

عرض کریں گے مولا' ہمارے گواہ ہیں تو آمنہ کے لال علیہ السلام ہیں' ہم نے آپ سے سنا اور قرآن میں پڑھا کہ نوح علیہ السلام آئے' انہوں نے قوم کو ساڑھے نو سو سال وعظ کی' یا اللہ' نبی علیہ السلام سے سنا اور قرآن میں پڑھا' اس لئے ہم گواہی دے رہے ہیں۔ (1)

(1) صحیح بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء۔ باب قول اللہ تعالیٰ ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ۔ رقم الحدیث: ۳۳۳۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث پاک میں ہے کہ جناب نوح علیہ السلام رب کریم کے دربار سے بری ہو جائیں گے اور نہ ماننے والے ذلیل و رسوا کر کے جہنم رسید کر دیئے جائیں گے۔

تو معلوم ہوا کہ اگر رب کریم پوچھنے پر آئے تو نبی کو بھی پوچھ لے قرآن حکیم کہتا ہے:

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○ (المائدہ: ۱۰۹)

رب کریم غصہ میں آئے ہوں گے اور عدالت کی کرسی پر بیٹھے ہوں گے' ایک لاکھ چوبیس ہزار یا چالیس ہزار نبی سب اللہ کے دربار میں پیش ہوں گے تو فرشتوں کو حکم دیا جائے گا' اے میرے فرشتو' میرے مسیح (علیہ السلام) کو میرے دربار میں پیش کیا جائے' جناب مسیح علیہ السلام کو رب کریم کے دربار میں پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ پوچھیں گے!

ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ۔ (المائدة:١١٦)

اے میرے مسیح! بتا' کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ وہ تجھے اور تیری ماں کو رب کے علاوہ معبود بنا کر پوجا کریں۔

حدیث پاک میں ہے اور حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب مسیح علیہ السلام کو اللہ پاک اس طرح پوچھیں گے تو مسیح علیہ السلام کے جسم کے انگ انگ سے خون کے فوارے جاری ہو جائیں گے' اللہ تعالیٰ فرمائیں اے میرے فرشتو! میرے مسیح کو اٹھا کر میرے عرش کے سائے کے نیچے لٹا دو' جب آپ سائے کے نیچے لٹائے جائیں گے تو ہوش میں آ کر کہیں گے "سُبْحٰنَكَ' اللہ کریم تو پاک ہے۔

اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○ (المائدة: ١١٦)

اللہ میں نے نہیں کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو پوجنا۔

اس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے' ہو سکتا ہے' آج بعض جگہ انبیاء علیہم السلام کی پوجا ہوتی ہو' اور اولیاء کی پوجا ہو رہی ہے' بنی اسرائیل میں انبیاء علیہم السلام کو قتل کرنے والے اور پوجنے والے بھی تھے۔

میرے اور آپ کے آقا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا۔ ❶

❶ صحيح بخاري۔ كتاب المغازي۔ باب مرض النبي ﷺ ووفاته، رقم الحديث: ٤٤٤١۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو پوجا گاہ بنالیا ہے۔

پتہ چلا کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو پوجتے تھے' ان کی پرستش کرتے تھے' جو کام مسجد میں آ کر کرنا چاہیے' ان لوگوں نے قبروں پر کرنا شروع کر دیا۔

رب کریم کے آگے ماتھا جھکانا تھا' انہوں نے قبروں کے آگے جھکایا۔

رب کریم کے آگے سجدہ کرنا تھا' انہوں نے قبروں پر سجدہ کیا۔

رب کریم کے کعبہ کا طواف کرنا تھا' انہوں نے قبروں کا طواف کیا۔

رب کریم کے کعبہ پر لگے ہوئے حجر اسود کو چومنا تھا' ان لوگوں نے مزاروں کو جا کر چوما۔

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے' ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جنہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کی قبروں کو پوجا گاہ بنالیا۔

اہل حدیثو! آپ کو اہل حدیث ہونا کروڑ دفعہ مبارک ہو' اللہ کریم نے آپ کو ان مصیبتوں --- ان برائیوں --- ان بیماریوں --- ان مرضوں اور ان دکھوں سے بچا کر رکھا ہے' اللہ تعالیٰ' ہمارے ماتھے کو تو نے پیدا کیا ہے' یہ جھکے گا تو تیرے دربار میں جھکے گا۔

اے اللہ! ہم جب تک دنیا پر زندہ رہیں' ماتھا ہمارا ہو' دروازہ تیرا ہو' ہاتھ ہمارا ہو' دامن تیرے نبی کی رسالت کا ہو۔

دائیں ہاتھ میں تیری توحید کا دامن ہو اور بائیں ہاتھ میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا دامن ہو' اللہ کریم نے ہم کو مسلک عطا کیا ہے تو ٹاپ کلاس کا سونا عطا کیا ہے' اہلحدیث ہر ہر ڈھیری کو نہیں چومتے' ہر قبر کو نہیں چاٹتے' ہم قبر چٹو نہیں' قبروں کی مٹی لے کر نہیں پیتے' قبروں کو نہیں پوجتے' مجھے اس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے' تمام انبیاء علیہم السلام تو ہیں ہی اگر کوئی آمنہ کے لال علیہ السلام کی قبر پاک کو بھی پوجتا ہے تو وہ بھی پکا بے ایمان اور مشرک ہو جاتا ہے' آمنہ کے لال علیہ السلام کی قبر کو بھی پوجنا حرام ہے۔

اے کلمہ گو مسلمان ع

جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پر دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

اے میرے مسیح! کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے پوجو اور میری ماں کی عبادت کرو' مسیح علیہ السلام جواب دیتے ہیں اللہ میں کس طرح کہہ سکتا تھا' میں کس طرح حکم دے سکتا تھا' اگر میں نے کہا تھا تو تجھے پتہ ہی ہے۔

میں بتا یہ رہا تھا کہ اگر رب کریم پوچھنے پر نہ آئے تو کسی نبی علیہ السلام کو بھی پوچھ لے' اور اگر نہ پوچھنے پر آئے' تو گنہگاروں کو نہ پوچھے' میں آج ہی ایک حدیث پاک میں پڑھ رہا تھا کہ اللہ پاک خوشی میں آ کر فرمائیں گے' اے میرے فرشتو! جب ساری دنیا سو جاتی تھی تو ایک شخص پچھلی رات کو اٹھ کر میری عبادت کرتا تھا' تہجد گذار اور شب زندہ دار تھا' پچھلی رات اٹھ کر نفل پڑھتا تھا' اس کو میرے دربار میں پیش کر دو' چنانچہ تہجد گذار کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرا حساب نہیں لینا' تو سیدھا جنت میں چلا جا۔

میرے برادر! اگر رب کریم پوچھنے پر آئے تو تہجد گذار کو نہ پوچھے اور اگر پوچھنے پر آئے تو نبی کو بھی پوچھ لے' اس کو کون کہے کہ اس طرح نہیں' اس طرح کر لے۔

جہانوں کے پیر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک بڑا قوی ہیکل' بڑے وزنی جسم اور طویل ودراز قد والا موٹا آدمی پیش ہوگا' فرشتے اس کو رب کریم کے دربار میں پیش کر دیں گے' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کے اعمال کو تولا جائے' چنانچہ اس کے اعمال کو تولا جائے گا تو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سارے اعمالنامہ میں صرف ایک نیکی ہوگی اور ننانوے گناہ ہوں گے۔

حدیث پاک میں ہے کہ رب کریم کے دربار میں ایک ایسا آدمی آئے گا' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' اس کے اعمال کو بھی تولا جائے چنانچہ ترازو کے ایک پلڑہ میں نیکیاں اور دوسرے میں بدیاں رکھ کر جب وزن کی جائیں گی تو اس کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہو جائیں گی' ادھر نیکی ایک ہے اور ننانوے بدیاں ہیں' اور ادھر پچاس نیکیاں اور پچاس بدیاں ہیں۔

میرے بھائی! یہ رب کریم کی مرضی ہے' جب رب رحیم مہربانی کرنے پر آئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' اے میرے بندے' تیری نیکیاں اور بدیاں برابر ہو گئی ہیں' تو آج سارے محشر کے میدان میں پھر کر ایک نیکی تلاش کر کے لے آ' اگر تیری بدیوں سے ایک نیکی بڑھ جائے گی تو میں تجھے معاف فرما دوں گا۔ حدیث پاک میں ہے کہ یہ تلاش کرتا کرتا اپنے باپ کو مل کر کہے گا۔

ابا جی' میں آپ کا بیٹا ہوں اور آپ میرے باپ ہیں۔

ابا جی' آپ نے مجھے بڑی محنتوں کے ساتھ پالا ہے۔

ابا جی' آپ نے ٹھگیاں چوریاں کر کے میری پرورش کی ہے۔

ابا جی' آپ نے حلال حرام کی تمیز نہ رکھی اور میرا پیٹ پالا۔

ابا جی' آپ نے بھی پالا اور میں نے بھی خدمت کا حق ادا کیا۔

ابا جی' میں آپ کی خدمت کرتا رہا۔

ابا جی' میں کمائی کر کے آپ بوڑھوں کا پیٹ پالتا رہا۔

ابا جی' میں آپ کو رات کی تاریکیوں اور تنہائیوں میں دباتا رہا۔

ابا جی' آپ بیمار ہو جاتے تو میں آپ کا علاج معالجہ کرتا رہا۔

ابا جی' میں لاکھوں روپے کما کر' کارخانوں اور فیکٹریوں کی آمدنی آپ کی جھولی میں اور جیب میں ڈالتا رہا۔

ابا جی' دنیا میں ذرا بھی مجھے تکلیف آتی تھی تو آپ لڑنے مرنے کے لئے تیار ہو جاتے تھے' مجھے بخار ہو جاتا تھا تو آپ میرے لئے بڑے بڑے ڈاکٹر بلا لیتے تھے۔

ابا جی' آج میں حاضر ہوا ہوں' آج ذرا مجھے ایک تکلیف ہے؟ باپ کہے گا' بیٹا کیا تکلیف ہے؟ بیٹا کہے گا' ابا جی' مجھے ایک چھوٹی سی نیکی چاہیے' باپ کہے گا بیٹا' میں تجھے پہچانتا ہی نہیں' آج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نیکی کی جس طرح تجھے ضرورت ہے اسی طرح مجھے بھی ضرورت ہے باپ جواب دے دے گا اب تلاش کرتا کرتا' پھرتا پھرتا ماں کے پاس جائے گا' کہے گا اے مجھے جننے والی ماں' تو نے نو ماہ پیٹ میں تکلیفیں اٹھائیں' مجھے جنا' پھر دو سال میرا پیشاب سنبھالا' میرا پاخانہ اٹھایا' میرے دکھ کے ساتھ تیرا دکھ' میرے سکھ کے ساتھ تیرا سکھ' اگر تو پچاس میل بھی پیدل سفر کرتی تھی تو مجھے گود میں اٹھا کر کرتی تھی' اماں جب میں بیمار ہو جاتا تھا تو تو قبروں کی خاک چھاننے سے بھی دریغ نہیں کرتی تھی' کوئی ڈاکٹر اور حکیم نہیں چھوڑتی تھی' ماں کہے گی بیٹا کس طرح آیا ہے؟

بیٹا کہے گا' اماں! آج مجھے ایک نیکی کی ضرورت ہے' ماں کہے گی بیٹا! آج اس نیکی کی ضرورت تجھ سے زیادہ مجھے پڑ گئی ہے۔

پھر دوڑتا دوڑتا بھائی کے پاس جائے گا' کہے گا بھائی' میں دنیا میں تیرا دست و بازو رہا' بھائی بھائیوں کے بازو ہوتے ہیں' میں دنیا میں تیری مدد اور حمایت کرتا رہا' بھائی بھی جواب دے دے گا' پھر یار اور آشنا کو تلاش کرے گا' یار بھی جواب دے دے گا' پھر برادری کنبہ کے پاس جائے گا لیکن کوئی بھی اس کی حامی نہیں بھرے گا' اللہ تعالیٰ کے قرآن نے نقشہ کھینچ دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ○ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ○ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ○ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ○ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ○ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ○ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ○ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ○ (عبس: ٣٤۔ ٤٢)

وہ دن اتنا سخت ہوگا' اس دن کی شدتیں' ہولناکیاں' اندوہناکیاں اور وحشتیں ایسی ہوں گی کہ اس دن! بھائی بھائی سے بھاگ جائے گا۔

بیٹی سے ماں بھاگ جائے گی...... بیٹے سے باپ بھاگ جائے گا...... یار' یار کو چھوڑ جائے گا...... اولاد ماں باپ کو چھوڑ جائے گی۔

قرآن پاک نے محشر کے میدان کا نقشہ اس طرح پیش کیا ہے!

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَدِيْدٌ ۝ (الحج: ۲)

اس دن کی اتنی سختی ہوگی کہ اس دن حاملہ اپنے اپنے حمل کو گرا دیں گی' لوگ مارے مارے پھریں گے' اگر سفارش کریں گے تو آمنہ کے لال علیہ السلام کریں گے۔

مولانا صمصام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

سب لوگ اکٹھے ہوئے برپا حشر میدان ہے
اپنیاں کیتیاں جے رُجّا انسان ہے
ہر اک نبی ولی دسدا حیران ہے
ہوئی دیوانی خلقت عقل گوائی آ

....

ویکھو نی سیو دوزخ پتھر جلاوندا
شعلے پہاڑاں وانگوں شور مچاوندا
ہر اک دا جی اونوں ویکھ گھبراوندا
ہوئی دیوانی خلقت عقل گوائی آ

جہانوں کے پیر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کریم کی عدالت لگی ہوئی ہے اور میدان محشر قائم ہے' اللہ پاک کے ستر ہزار فرشتے دوزخ کی لگام پکڑ کر اس کو میدان محشر میں لے آئیں گے۔ ❶

نیچے دوزخ ہوگا اور پل صراط قائم کر دیا جائے گا۔

مولانا صمصام رحمۃ اللہ علیہ اس کا نقشہ کھینچتے ہیں ع

دوزخ میدان وچ آن کھلو گیا
سبناں دا جی وچ مٹھی دے ہوگیا
مال تران سٹا طاقتاں کھو گیا
سجن بھل گئے خلقت پرائی آ
بھیناں نوں چھڈ دتا سکیاں بھراواں نے

❶ صحيح مسلم۔ كتاب الجنة ونعيمها۔ باب جهنم اعاذنا الله منها۔ رقم الحديث: ٧١٦٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد نئیں کیتا یار دوست آشناواں نے
سُٹ دتا روندا بچہ جم دیاں ماواں نے
پُتّر نوں یاد نائیں کدھر گئی مائی آ

کوئی نئیں وارو بن دا جند نمانی دا
اک ای حوض دسدا نبی حقانی دا

دنیا کو پیاس لگی ہوئی ہے' تپش ہے' رب جبار غصہ میں ہے' زمین تانبے کی ہے' کوئی آدھا آدھا پینے میں ڈوبا ہوا ہے' کوئی کمر تک ڈوبا ہوا ہے' کوئی گلے تک ڈوبا ہوا ہے' آج ایک تالاب' حوض کوثر نظر آتا ہے' وہ حوض کوثر آمنہ کے لال علیہ السلام کا ہے۔

میرے مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس کو میدان محشر میں میرے حوض کا ایک گھونٹ نصیب ہو جائے گا تو اس کو پچاس ہزار سال تک پیاس ہی نہیں لگے گی' لوگ پانی پینے کے لئے آئیں گے۔

مولانا صمصام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

نس نس آون کئی طرف تالاب دے
ادبوں کھڑے ہوون پیش جناب دے
بھر بھر پلاوے ساقی آب دے
پیندیاں پیندیاں رونق چہرے تے آئی آ

یہ پئیں گے' سیراب ہوں گے کہ ایک جماعت اور آئے گی' اللہ کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حوض کوثر کے درمیان دیوار کھڑی کر دی جائے گی' اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے' یا اللہ! یہ میرے معلوم ہوتے ہیں' ان کے اور حوض کوثر کے درمیان دیوار کیوں کھڑی کر دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' یارب کریم کے فرشتے کہیں گے ع

ایہہ نئیں امت تیری احمد پیاریا
باغ رسولا اینہاں تیرا اجاڑیا
رسماں کڈھ کے دین بگاڑیا
ظاہر نمازاں پڑھ دے اندر گمراہی آ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبوب' یہ نئی نئی بدعات نکالنے والے ظالم آپ کے حوض سے پانی نہیں پی سکیں گے' ان کو آپ کے جھنڈے کا سایہ اور آپ کی معیت میں جنت کا داخلہ نصیب نہیں ہوگا۔

میرا عقیدہ ہے کہ بدعتی کبھی نہیں بخشا جائے گا اور مشرک بدعتی کو کبھی بھی معافی نہیں ملے گی' یہ اللہ تعالیٰ کا قرآن کہہ رہا ہے:

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ٥ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِى لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ٥ لَقَدْ اَضَلَّنِى عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِى وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُولًا ٥ وَقَالَ الرَّسُولُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُورًا ٥ (الفرقان: ٢٥۔٣٠)

وقت کافی ہو چکا ہے' میں ان الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے قرآن کریم اور نبی علیہ السلام کی سنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ٥ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ ٥
وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ٥ وَالشَّاكِرِينَ ٥
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ٥

❀❀......❀❀❀......❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضو، تیمّم اور نماز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ٥ (الکوثر:۲)

''پس پڑھو نماز اے محمد ﷺ، واسطے اپنے رب کے اور قربانی بھی کرو۔''

حضراتِ محترم! انسان سوائے انبیاء علیہم السلام کے، معاصی اور گناہوں کا پتلا ہے اگر آپ اپنی زندگی کے لیل ونہار اور شام وسحر کا پورا نقشہ ہی اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں اور عشاء کے بعد چارپائی پر لیٹتے ہوئے سارے دن کے اعمال کی فہرست اپنے سامنے لے آئیں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ صبح آنکھ کھلنے سے لے کر رات چارپائی پر لیٹنے تک قدم قدم اور دم دم پر آپ نے سارے دن میں اللہ تعالیٰ کی!

کتنی نافرمانیاں کی ہیں...... کتنی حدود توڑی ہیں...... کتنا جھوٹ بولا ہے...... کتنی غیبت کی ہے...... کتنا حرام مال کمایا ہے...... کتنی بددیانتی کی ہے...... آنکھوں سے کتنے گناہ کیے ہیں...... زبان سے کتنے کیے ہیں...... کانوں سے کتنے کیے ہیں...... ہاتھوں سے کتنے کیے ہیں...... پیروں سے کتنے کیے ہیں۔

اگر آپ آج سے یہ فیصلہ کرلیں کہ روزانہ رات سونے سے پہلے سارے دن کی کمائی اپنے سامنے رکھنی ہے۔

دوکاندارو، دنیا دارو، کاشتکارو اور زمیندارو! آپ کو تو بڑا ہی تجربہ ہے، آپ سارا دن جو کماتے ہیں، وہ رات کو گلہ کھول کر گن کر سوتے ہیں کہ!

آج کیا بچا ہے اور کیا خسارہ ہوا ہے...... آج نقصان کتنا ہوا ہے اور نفع کتنا کمایا ہے۔

اگر آپ اسی طرح ہی اپنی زندگی کے دیگر اعمال (جو سارا دن کیے ہیں) کو گن کر سو جائیں، اور پھر اُن کا موازنہ اور مقابلہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کی کتنی حدود توڑی ہیں اور کتنی اور کہاں کہاں فرمانبرداری کی ہے، کعبہ کے رب کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں، اگر آپ چند دن کے لیے اس طرح کرلیں گے تو آپ کے دل کی کائنات میں انقلاب آجائے گا، اگر ہر روز ہی برائیاں بڑھ گئیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھوں، آنکھوں، زبان اور پیروں کے گناہ بڑھ گئے، اور سوتے وقت اُس دن کوئی نیکی نظر ہی نہ آئی، پھر آپ اپنے کیے پر نادم اور شرمندہ ہوں، اور مجھے یہ حق الیقین ہے کہ اس طرح کا تجزیہ آپ کی زندگی میں تبدیلی پیدا کر دے گا۔

میں اپنے رب اور خالق و مالک پر قربان جاؤں، اُس کو پتہ ہے کہ میرے بندے بڑے گناہ گار ہیں، چونکہ انسان ہیں، بشری تقاضہ کے پیش نظر گناہ اور بھول چوک ہو ہی جاتی ہے، اس لیے اُس مشفق و مہربان رب رحیم نے گناہوں کے ساتھ ساتھ گناہوں کو دھونے، مٹانے اور ختم کرنے کے لیے عبادات کی شکل میں نیکیاں بھی پیدا کر دی ہیں۔

حدیث پاک میں ہے، میرے اور آپ کے پیر و مرشد، آمنہ کے لال، محبوب رب ذوالجلال اور ساری کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو آدمی فجر سے اٹھ کر ظہر تک گناہ ہی گناہ کرتا ہے، اگر وہ ظہر کی نماز پڑھ لیتا ہے تو اللہ پاک اس کے سب صغیرہ گناہ ظہر کی نماز کے لیے وضو کرنے کے ساتھ ہی دھو دیتے ہیں۔ (1)

آج میں نے ایک حدیث پاک میں پڑھا ہے کہ بندہ وضو کرنے کے لیے!

جب ہاتھوں پر پانی ڈالتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ دھل جاتے ہیں' جب کلی کرنے کے لیے مونہہ میں پانی ڈالتا ہے تو جو گناہ زبان اور مونہہ سے کیے ہیں، مثلاً گالیاں نکالی ہیں، بکواس کی ہے، جھوٹ بولا ہے، تو رب کریم کلی کرنے سے وہ گناہ دھو دیتا ہے۔

جب آدمی ناک میں پانی ڈالتا ہے تو ناک کے گناہ صاف ہو جاتے ہیں۔

جب چہرہ پر پانی ڈالتا ہے تو چہرہ اور آنکھوں کے سب گناہ دھل جاتے ہیں۔

جب پیر دھوتا ہے تو پیروں کے گناہ دھل جاتے ہیں۔

جب کانوں میں انگلی پھیر کر مسح کرتا ہے تو کانوں کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ (2)

گویا کہ جب آدمی وضو سے فارغ ہو کر یہ پڑھ لیتا ہے!

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

---

(1) صحيح مسلم۔ كتاب الطهارة۔ باب الصلوة الخمس والجمعة إلى الجمعة۔ رقم الحديث: ٥٥٠۔ (2) صحيح مسلم۔ كتاب الطهارة باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء، رقم الحديث: ٥٧٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَرَسُوْلُهٗ ○ ❶

اور ساتھ ہی کہتا ہے!

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ○

جب یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو گناہوں سے بالکل پاک اور صاف ہو جاتا ہے، کبیرہ گناہوں کے علاوہ جتنے بھی صغیرہ گناہ ہوتے ہیں تو اللہ پاک اُن پر معافی کا قلم پھیر دیتے ہیں۔ ❷

میں آپ کے ایمان کی تازگی کیلئے جہانوں کے پیر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا ایک اور فرمان سنانے لگا ہوں، یہ بخاری اور مسلم شریف کی روایت ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ كُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا۔ ❸

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اے میرے پروانو! مجھے ایک بات کا جواب تو دو اگر تم میں کسی کے دروازہ کے آگے سے پانی کی نہر چلتی ہو، اور وہ آدمی اُس نہر میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرے، تو بتاؤ کہ جو نہر میں پانچ دفعہ غسل کرتا ہے تو کیا اُس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے ہمارے محبوب جناب محمد ﷺ جو نہر میں پانچ دفعہ غسل کرتا ہے تو اُس کے جسم پر میل کچیل کا نام ونشان بھی نہیں رہ سکتا۔

میرے اور آپ کے نبی ﷺ فرماتے ہیں: جس طرح پانچ دفعہ نہانے والے کے جسم پر میل کچیل نہیں رہ جاتی تو اسی طرح جو آدمی دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھ لیتا ہے تو اُس کے جسم پر بھی کوئی گناہ نہیں رہ جاتا، اللہ کریم اُس کے گناہ معاف فرما کر اس کا اعمال نامہ صاف کر دیتے ہیں، لیکن جو کبیرہ گناہ ہے، اللہ پاک وہ بغیر توبہ کے معاف نہیں فرماتے، مثلاً اگر کسی کا حق دینا ہے تو جب تک اُس کا حق ادا نہیں کرے گا تو نماز پڑھنے سے بھی وہ گناہ معاف نہیں ہوگا۔

---

❶ صحیح مسلم۔ کتاب الطهارة۔ باب الذكر المستحب عقب الوضوء۔ رقم الحديث: ٥٥٤

❷ سنن ترمذی۔ کتاب الطهارة۔ باب فی مایقال بعدالوضوء۔ رقم الحدیث ٥٥

❸ صحیح بخاری۔ کتاب مواقیت الصلاة۔ باب الصلوٰت الخمس کفارة۔ رقم الحدیث: ٥٢٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروانو! یہ تو نماز کی اہمیت اور فوائد ہیں، دو تین خطباتِ جمعہ میں آپ یہی سنتے آئے ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ نے نمازیں پڑھی ہیں، یہ اُس کے فضائل اور برکات ہیں، لیکن آپ نے آج تک یہ نہیں سنا کہ!

جو نہیں پڑھتا، اُس کو وبال کیا ہے...... جو نہیں پڑھتا، اُس کو عذاب کیا ہے...... جو نہیں پڑھتا، اُس کو گناہ کیا ہے۔

آج میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے سامنے رحمٰن کا قرآن اور صاحب قرآن کا فرمان پیش کر دوں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

أَرَءَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ۝ فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝ (الماعون:۱ ـ ۷)

اُن نمازیوں کے لیے ''ویل'' ہے۔

میرے اور آپ کے نبی جناب محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''ویل'' دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھے کا نام ہے [1] اور اُس کا ایک دوسرا نام بھی قرآن پاک میں ہی آتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ (مریم: ۵۹)

اُن کے بعد اُن کے ایسے وارث اور خلیفے ہوئے، جنہوں نے اپنی خواہشات کے پیچھے لگ کر نمازیں ضائع کر دیں، یہ قیامت کے دن ''غی'' میں جائیں گے۔

میرے اور آپ کے نبی جناب محمد ﷺ نے فرمایا کہ غی وہ ٹھکانہ ہے، جہاں آگ جلا کر دوزخی جلائے جائیں گے، اُن کے جسم سے جو خون اور پیپ بہے گی، وہ ''غی'' کے مقام پر جا کر اکٹھی ہو گی، اللہ پاک بے نمازوں کو اُس مقام پر پھینکیں گے [2] یہ میں نہیں کہہ رہا' بلکہ قرآن پاک کہہ رہا ہے۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو آؤ میں آپ کو قرآن پاک کی سیر کراؤں، ذرا میرے پیچھے پیچھے قدم

[1] تفسیر ابن کثیر سورۃ الماعون بحوالہ طبرانی۔ [2] تفسیر ابن کثیر سورۃ مریم آیت ۵۹ بحوالہ ابن جریر طبری۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھاتے آئیں' یہ سورۃ مدثر ہے، جنتیوں کا سوال سنیں اور دوزخیوں کا آگے جواب سنیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ ○ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ○ (المدثر: ۴۰ - ۴۲)

جب جنتی جنت میں چلے گئے ہیں اور دوزخی دوزخ میں چلے گئے ہیں تو جنتی جنت کے بالا خانوں اور چوباروں پر ہوں گے اور نیچے دوزخ ہوگی، اُن کے اس طرف نظر پڑے گی تو یہ جنتی جنت میں بیٹھے ان مجرموں سے پوچھیں گے، بتاؤ، ہم تو جنت کے بالا خانوں پر بیٹھے ہوئے ہیں، اور تم دوزخ میں کیسے جا گرے ہو، تم کو دوزخ میں کیوں پھینکا گیا ہے، کیوں جل رہے ہو؟

اب دوزخی جواب دیتے ہیں!

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ○ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ○ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ○ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ○ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ○ (المدثر)

اے جنتیو! ہم دوزخ میں اس لیے آ گئے ہیں کہ دنیا میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو آؤ میں آپ کو سمجھاؤں، قرآن آپ کے کانوں تک پہنچاؤں، یہ سورۃ قیامۃ ہے، اللہ فرماتے ہیں!

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ○ وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ ○ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ○ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ○ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمَسَاقُ ○ (القیامۃ: ۲۶ - ۳۰)

آدمی کا آخری وقت آ جاتا ہے، فرشتے آ کر روح قبض کرتے ہیں تو پھر حال دوہائیاں کرتا ہے، کہتا ہے: اے میرے بیٹو! میں نے تمہارے لیے داؤ لگایا، چوریاں کیں۔

دھوکے اور بددیانتی کرتا رہا، اب میرا بڑا مشکل وقت آ گیا ہے، ڈاکٹروں اور حکیموں کو بلا کر لاؤ اور قرآن پاک میں تو عجیب ہی لفظ ہے، وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ ○ مرنے کے وقت آدمی کہتا ہے دوائی فائدہ نہیں کرتی، کسی دم کرنے والے کو ہی بلا لو، ڈاکٹروں نے لاعلاج کر دیا ہے، حکیموں نے جواب دے دیا ہے، اب کوئی دم یا تعویذ دھاگہ کرا لو، چھوڑو، دم کرنے والا کون ہے، دنیا چھوٹ رہی ہے، دنیا سے جا رہا ہے، آنکھیں چھت پر لگ گئی ہیں، ادھر کی پسلیاں اِدھر آ جاتی ہیں اور اِدھر کی ہڈیاں اِدھر آ جاتی ہیں، گھٹ کر پیس دیا جاتا ہے، اب رب کے آگے پیش ہو جاتا ہے، پیش ہوتے ہی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی ۝ وَلٰـكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓی اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰی ۝ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ۝ ثُمَّ اَوْلٰی لَكَ فَاَوْلٰی ۝ (القیامۃ : ۵۹)

اے میرے بندے! اب تو میرے پاس آ گیا ہے' تو نے نہ تو کبھی سجدہ کیا تھا اور نہ ہی زندگی میں کبھی نماز پڑھی تھی' تو مساجد کے پاس سے تکبر کرتا کرتا اکڑتے ہوئے گذر کر چلا جاتا تھا' تیری چادر غرور کے مارے نیچے زمین پر گھسٹتی ہوتی تھی اور آنکھیں تکبر کے مارے چھتوں پر لٹکائی ہوتی تھیں' تیرے دماغ میں تکبر اور نخوت بھری ہوئی تھی' تیرے سر پر سرکشی کا غبار ہوتا تھا' تیرے دل میں مساجد کی نفرت کی بو ہوتی تھی۔

اولیٰ کا معنے ہے، جا' تیرا خانہ خراب ہو جائے، تیرا ستیاناس ہو جائے۔ اے نماز نہ پڑھنے اور مساجد کے پاس سے اکڑ کر گذر جانے والے، تو ہلاک اور تباہ و برباد ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ بے نمازوں کو اتنی سخت ڈانٹ دیتا ہے۔

اگر ابھی سمجھ نہیں آئی، یہ تو آپ نے قرآن پاک سنا ہے کہ کتنی سخت وعید ہے، اب میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کو آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان سنا دوں، تا کہ مسئلہ ذرا اور واضح ہو جائے، یہ روایت سن کر آج کسی نتیجہ پر پہنچ کر جانا، یہ مسند احمد کی روایت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔ [1]

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی پاک ﷺ نے نماز کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، جو آدمی نماز پر ہمیشگی کرتا ہے، یعنی نماز پڑھتا ہے، تو یہ نماز قبر اور پل صراط میں اُس کے لیے نور، دلیل اور محشر کے میدان میں قیامت کے دن نجات کا سبب بن جائے گی، اور جو نماز پر محافظت اور موافقت نہیں کرتا، یعنی نماز نہیں پڑھتا تو اُس کے لیے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات بھی نہیں ہوگی، اور بے نماز کی سیٹیں فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف کے ساتھ بک کی جائیں

[1] رواہ احمد : ۲/۱۶۹، والدارمی : ۲۷۲۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی، اللہ تعالیٰ نمازی کی سیٹیں کہاں بک ہوں گی؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ نَجَّيْنٰهُ وَ لُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ○ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ نَافِلَةً وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ○ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ○ (الانبیاء: ۷۱ ۔ ۷۳)

نمازیوں کی سیٹیں انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ بک ہوں گی اور بے نمازوں کی سیٹیں قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ بک ہوں گی۔

مجھے بتائیں! کیا آپ میں کوئی ایسا آدمی ہے، جو فرعون کی کرسی پر بیٹھنا چاہتا ہے، کون ہے، جو فرعون، ہامان، شداد اور ابوجہل کے ساتھ اپنی سیٹیں بک کروانا چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو بچا کر رکھے، اے اللہ ہماری سیٹیں وہاں *(Reserve)* بک کرنا، جہاں تیرے انبیائے کرام علیہم السلام کی سیٹیں بک ہوئی ہیں۔

میں یہ بتا رہا تھا کہ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے، اُن کی سزا یہ ہے۔ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○ بات پھر وہاں ہی پہنچی ہے کہ مسلمان نے تو نماز پڑھنا ہے۔

نبی علیہ السلام معراج کے لیے سات آسمانوں کے اوپر گئے، وہاں آپ کو معراج ہوئی، معراج کی رات نماز کا تحفہ ملا، نبی علیہ السلام فرماتے ہیں!

اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اے میرے امتیو! میں معراج پر گیا، اور معراج کی رات مجھے رب کا معراج ہوا، یعنی میرا رب کے ساتھ کلام ہوا' تم معراج پر تو نہیں جا سکتے' تم نے رب کریم سے کلام کرنا ہے تو نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو جب نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو گے تو رب کریم تمہارے ساتھ ہم کلام ہو جائے گا۔

میرے بھائی! یہ میں اپنے پاس سے نہیں کہہ رہا، میرے اور آپ کے پروردگار نے فرمایا ہے، حدیث قدسی ہے، حدیث قدسی وہ ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ فرمائے' نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام راوی ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میرا بندہ نماز میں کہتا ہے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (الفاتحہ: ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ، دیکھو میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔

آگے بندہ کہتا ہے!

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿ (الفاتحہ: ۲)

اللہ کریم فرماتے ہیں: اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ، میرے بندے نے میری تعریفیں کی ہیں۔

آگے بندہ کہتا ہے!

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿ (الفاتحہ: ۳)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ، میرے بندے نے میری بزرگی اور بڑائی بیان کی ہے' آگے بندہ کہتا ہے!

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿ (الفاتحہ: ۴)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ، اے میرے بندے، یہ تیرے اور میرے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے، تو نے میرے ساتھ ایک وعدہ کر لیا ہے، اگر تو وعدہ کا پابند رہے گا تو میں بھی وعدہ پورا کروں گا۔

پھر آگے بندہ جھولی پھیلا کر کہتا ہے!

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿ (الفاتحہ: ۵)

اے اللہ! مجھے صراط مستقیم پر چلا، جو ان لوگوں کی راہ ہے!

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴿

(الفاتحہ: ٦۔ ٧)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میرے بندے، یہ تیرا میرا معاہدہ ہو گیا ہے، تو نے جو کچھ مانگا ہے، اگر میں بھی رب ہوا تو تجھے عطا کر کے ہی دکھاؤں گا[1] آ تو سہی!

اُس کے دروازہ پر آ کر جھک تو سہی۔

اُس کے دروازہ پر آ کر اُس کا دیا ہوا ماتھا جھکا کر دیکھ تو سہی۔

اُس کے دروازہ پر آ کر اُس کے دیئے ہوئے ہاتھ پھیلا کر دیکھ تو سہی۔

اُس کے دربار میں آ کر اُس کی دی ہوئی زبان چلا کر دیکھ تو سہی۔

---

[1] صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب وجوب قرأۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ رقم الحدیث: ۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کعبہ کے رب کی قسم ہے، تو چل کر آئے گا تو رب کریم دوڑ کر آئے گا۔

دیکھئے! یہ میں نہیں کہتا، قرآن کہتا ہے، قرآن پاک میرے محمد ﷺ اور آپ کے یاروں کا نقشہ کھینچنے لگا ہے، آپ نے کہنا ہے، پتہ نہیں اس آیت کا نماز کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

میرے برادر! یہاں نماز کی بات تو آنے لگی ہے، ذرا خیال رکھنا میں بڑی محنت سے ایک جیسے مفہوم کی آیات چن کر آپ کے لیے لاتا ہوں، قسمت والے ہیں جو ان موتیوں کو اپنی جھولیوں میں ڈال کر چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۝ (الفتح: ٢٩)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے دیکھنے والے تو نے میرے محمد ﷺ اور آپ کے یاروں کو دیکھا ہے کہ وہ رکوع میں کھڑے ہوئے ہیں، سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں، اور سجود بھی اتنے اتنے لمبے کرتے ہیں کہ سجود کرتے کرتے اُن کے ماتھوں پر کالے نشان (محراب) پڑ گئے ہیں۔ اللہ کے نبی جناب محمد ﷺ نے فرمایا ہے، نمازی کے ماتھے کا یہ نشان قیامت کے دن اِس طرح چمکے گا، جیسے سورج چمک رہا ہے، ایک صاحب دل اس کا ہی نقشہ کھینچتا ہے، وہ کہتا ہے ع

تجلی چہریاں تے فَاغْسِلُوْا دا — تے جلوہ نورا سِیْمَاهُمْ وُجُوْهُ دا
اجالا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوْ دا — تے ٹولہ وار کَعُوْا تے وَاسْجُدُوْا دا
ہتھاں وچ فیض حَتّٰى تُنْفِقُوْا دا — زباں تے ذکر خیرای فَاقْرَءُوْا دا
جسم وچ زور بھریا جَاهِدُوْا دا — بھروسہ صرف لَا تَقْنَطُوْا دا

یہ ہیں اللہ والوں کی نشانیاں، میں بتا رہا تھا ع

ہوتا ہے ذات حق کا جلوہ نماز میں
اٹھ جاتا ہے جدائی کا پردہ نماز میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا کیا ثبوت ہے، میں اپنے پاس سے نہیں کہتا' بخاری شریف کی روایت ہے، حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے اور آپ کے نبی جناب محمد ﷺ سے پوچھتے ہیں ہے، مَا الْاِحْسَانُ، آقا احسان کیا چیز ہے؟

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔ ❶

اے بندے! جب تو نماز پڑھے تو اس طرح پڑھ کہ تو رب کریم کو دیکھتا ہے اور اگر یہ نہیں تو کم از کم یہ تصور ہی کر لیا کر کہ رب کریم مجھے دیکھتا ہے، اللہ تعالیٰ میرے سامنے ہے۔

ہمارے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

مولا میں اور بندے میں رہتا نہیں حجاب
بے پردہ ہے تجلی مولا نماز میں
گر قبر کے اندھیرے سے ڈرتا ہے پڑھ نماز
ہے ظلمت لاحق کا اجالا نماز میں
خالق نے کیا بنائی نے نورِ نظر نماز
اندھیر تھا جہاں میں نہ ہوتی اگر نماز

اگر نماز نہ ہوتی تو مساجد ویران، عبادت خانے خالی اور یہ چہل پہل اور رونقیں نہ ہوتیں، آج جو آپ نماز جمعہ پڑھنے کے لیے آئے ہیں اور پانچ وقت اس کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں، یہ مساجد کی چہل پہل ہے' رونق آبادی اور خوشیاں ہیں تو اسی فریضہ کی ادائیگی کے لیے ہیں' حالانکہ!

حج تو سال کے بعد آجاتا ہے...... عید سال کے بعد آجاتی ہے۔

روزے سال کے بعد آجاتے ہیں...... زکوٰۃ سال کے بعد آجاتی ہے۔

مساجد میں یہ تمام رونقیں ہیں تو صرف نماز کی وجہ سے ہیں۔

آج میں نے ایک بڑا اہم مسئلہ بتانا ہے کہ اگر وضو کے لیے پانی نہ ملے تو پھر کیا کرنا ہے؟

آج میں نے بتانا ہے کہ تیمّم کا کیا طریقہ ہے۔

آپ پوچھیں گے جناب، یہ کہاں لکھا ہے، میں آپ کو بتاؤں کہ یہ سورۃ مائدہ میں لکھا ہے،

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الایمان۔ باب سؤال جبرئیل النبیؐ عن الایمان والاسلام والاحسان وعلم الساعة۔ رقم الحدیث/ ٥٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ٥ (المائدۃ: ٦)

ترجمہ غور سے سنیں تا کہ وضو اور تیمّم کے دونوں مسائل حل ہو جائیں۔

فرمایا: اے ایمان والو، جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہرے اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھولیا کرو، سر کا مسح کر لیا کرو، پیر ٹخنوں سے اوپر تک دھولیا کرو، اور اگر کوئی آدمی جنابت میں ہو جائے تو اُس کو چاہیے کہ وہ غسل کر کے پاک صاف ہو جائے، اور اگر کوئی بیمار ہے، سفر پر ہے، قضائے حاجت کر کے آیا ہے یا بیوی کے قریب چلا گیا ہے، میں نے تمہارے اوپر اتنی آسانیاں کر دی ہیں کہ اگر پانی نہیں ملتا تو تیمّم کر لیا کرو، کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ آیت کب نازل ہوئی؟

آؤ میں بتاؤں! جناب محمد ﷺ سفر پر گئے ہوئے ہیں، آپ کی عادت مبارکہ یہ ہے کہ آپ جب بھی سفر پر جاتے ہیں، تمام بیویوں کے نام کا قرعہ ڈالتے ہیں اور جس کا قرعہ نکل آتا ہے اُسے ساتھ لے جاتے ہیں، اِس سے پہلے غزوہ بنی مصطلق کا ایک سفر ہوا ہے، اس وقت بھی قرعہ اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا نکل آیا ہے، اور دوسرے سفر میں بھی اماں جی کا قرعہ نکل آیا ہے، پہلے سفر میں بھی ہار ٹوٹ کر گم ہو گیا تو مدینہ کے منافقوں نے تہمت لگائی، میری اماں جان مہینہ سوا مہینہ روتی رہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی اٹھارہ آیات نازل کر کے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پاک اور بری کر دیا، یہ پہلا سفر ہے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ سفر سے واپسی پر قافلہ نے راستہ میں پڑاؤ ڈالا ہوا ہے' اماں جی قضائے حاجت کے لئے گئی ہوئی ہیں' اماں جی کا ہار ٹوٹ کر گر گیا' اماں جی' نبی پاک ﷺ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہار تلاش کرتے ہیں، پہلے سفر میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اکیلی رہ گئی تھیں، رات کا اندھیرا ہے، قافلہ آگے چلا گیا تھا، پیچھے سے سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ آئے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اماں جی اُس کی سواری پر بیٹھ کر گئی ہیں، دوسرے سفر میں بھی ہار گم ہوا ہے، نبی پاک ﷺ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ہار تلاش کرتے دیر ہو جاتی ہے لیکن ہار نہیں ملتا، اور اُس طرف یہ ہے کہ جہاں ہار گم ہوا ہے، وہاں پانی کوئی نہیں، نماز کا بھی وقت ہو گیا ہے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی غصہ میں آ گئے ہیں۔ میں آج حدیث پاک پڑھ کر اس نتیجے پر پہنچا کہ اللہ کی قسم، صدیق وہ دیکھتا ہے جو نبی علیہ السلام کی آنکھ دیکھتی ہے، صدیق کی تڑپ، تمنا اور جذبہ وہ ہیں، جو نبی علیہ السلام کے جذبات ہیں۔

میرے صدیق رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کا چہرہ دیکھتے ہیں کہ آپ کا چہرہ انور کچھ پریشان سا ہے کہ یہاں پانی کوئی نہیں، عائشہ کا ہار نہیں ملتا، اور نماز کا وقت بھی جا رہا ہے، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیٹی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہے اور بیوی نبی علیہ السلام کی ہے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غصہ میں آ کر اپنی بیٹی عائشہ کو پاؤں سے ٹھوکر مار دی، اور ساتھ کہتے ہیں: اے عائشہ بیٹی! تو ہر سفر میں نبی علیہ السلام کے لیے پریشانی بنا دیتی ہے، جب غصہ میں آ کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی صدیقہ کو ٹھوکر ماری تو عرش پر میرے رب کی رحمت جوش میں آ گئی۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اے میری بیٹی عائشہ تیرا ہار گم ہو گیا ہے، پانی یہاں کوئی نہیں، نماز کا وقت گذرتا جا رہا ہے، نبی علیہ السلام اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پریشان ہیں، یہ ٹھوکر لگنے کی دیر ہے کہ آسمان سے جبرائیل علیہ السلام یہ آیت مبارکہ لے کر آ جاتے ہیں!

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا۔ (النسآء: ۴۳)

اے صدیق، عائشہ کو ٹھوکریں نہ مار، اگر پانی نہیں ملتا تو مٹی ''مل'' کر ہی نماز پڑھ لو۔

اللہ کی قسم ہے 'صحابی کہتے ہیں: عائشہ تجھ پر جب بھی کوئی مشکل بنتی ہے' اُسی وقت ہی رب کریم امت محمدیہ کے لیے کوئی آسانی پیدا کر دیتا ہے [1] اگر ہار گم نہ ہوتا' نہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا باپ غصہ ہوتا اور نہ تیمّم کی آیت نازل ہوتی' ساری امت کو چاہیے کہ اپنی اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کیلئے رحمت کی دعائیں کرے' جن کی وجہ سے رب کریم نے سفر میں ہم پر آسانی پیدا کر دی ہے۔

نبی گر ہو تو ایسا ہو' اسی کا نام قرآن حدیث ہے' اللہ کی قسم ہے' جب تک نبی علیہ السلام نہیں سمجھاتے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو بھی پتہ نہیں چلتا' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی تمام مسائل یاد نہیں تھے۔

میں آج مشکوٰۃ شریف میں پڑھ رہا تھا کہ ایک سفر میں سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہما

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب التیمم۔ باب رقم الحدیث: ۳۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکٹھے جارہے ہیں سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اے عمر بن خطاب جی پانی کوئی نہیں کیا نماز پڑھ لیں؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تھوڑا سا آگے چلتے ہیں، شاید پانی مل جائے، سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے تو یہاں ہی نماز پڑھنی ہے، تیمّم کرلوں۔

حدیث پاک میں ہے کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے جنابت کا غسل کرنا تھا، (اُن کو مسئلہ یاد ہی نہیں، انہوں نے صرف اتنا سنا ہے کہ تیمّم ہے، لیکن وضاحت نہیں تھی) انہوں نے اس طرح کیا کہ دور درختوں کی اوٹ میں جا کر کپڑے اتار کر زمین پر لیٹنے لگے، انہوں نے سمجھا کہ اگر تیمّم اس طرح کرنا ہو تو اس طرح زمین پر ہاتھ مار کر مونہہ پر ''مل'' لو، اور اگر غسل واجب ہو تو سارے جسم پر مٹی ''ملنی'' چاہیے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو فرمانے لگے، پیارے عمار، اگر غسل ضروری ہو، پانی نہ ملے تو تیمّم اُتنا ہی کافی ہے جو وضو کے لیے کافی ہے، سارے جسم پر مٹی نہیں ''ملنی'' چاہیے۔ [1]

آج میں نے آپ کو یہ بتانا ہے کہ تیمّم کا طریقہ کیا ہے، کیونکہ مولویوں نے کوئی مسئلہ ایسا نہیں دیا، جس میں اختلاف نہ ہو، کلمے میں اختلاف ہے!

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ○

ان کا کلمہ ابھی ختم نہیں ہوا، بلکہ آگے بھی ہے!

عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ وَصِیُّ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ۔

یہ کلمہ ہے۔

معلوم ہوا کہ لوگوں نے کلمہ بھی اختلاف کے بغیر نہیں رہنے دیا، اور اذان بھی بغیر اختلاف کے نہیں رہنے دی، میں اُن سے ہی پوچھتا ہوں کہ آپ کی اذان کہاں جا کر ختم ہوتی ہے، کیا آپ سنتے ہیں!

حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ ○ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ○ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰهِ ○

نہ کلمہ اختلاف سے بچا ہے، نہ آذان بچی ہے، نہ وضو بچا ہے، نہ نماز بچی ہے، کوئی چیز ہی نہیں بچی، وضو اور تیمّم میں بھی اختلاف ہے۔

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب التیمم۔ باب التیمم هل ینفخ فیهما۔ رقم الحدیث: ۳۳۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنیں! اہل حدیث کے نزدیک تیمّم کس طرح کرنا ہے، بخاری اور مسلم شریف کی روایات پیش کرنے لگا ہوں' ہمارے نبی جنابِ محمد ﷺ نے فرمایا ہے' جہاں مٹی اور گرد و غبار ہو، وہاں ہاتھ مارنے کے بعد پھر ذرا اُس مٹی کو پھونک مار کر اُڑا لینا ہے (یہ سنت سے ثابت ہے) اور پھر چہرہ پر ''مل'' لینا ہے' اِس کے بعد گھٹنوں تک ہاتھوں پر ''مل'' لینا ہے ❶ کہنیوں تک مٹی نہیں ''ملنی''، بس تیمّم ہو گیا ہے، کام اتنا ہی تھا جو ختم ہو گیا ہے، اہلحدیث کے نزدیک تیمّم کی ایک ضرب ہے، اُسی طرح ہی بسم اللہ پڑھنی ہے، جس طرح وضو کے وقت پڑھتے ہیں، یہ تو ہے مسلک اہل حدیث۔

آؤ، اب آپ کو دوسرے گھر لے چلوں، اُس طرف کا مسلک یہ ہے کہ چہرہ کے لیے علیحدہ اور کہنیوں کے لیے علیحدہ دو ضربیں ہیں، وہ کہتے ہیں، کہنیوں تک مسح کرنا چاہیے، لیکن حدیث پاک میں ہے، جہانوں کے پیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تیمّم کے لیے ایک ہی ضرب کافی ہے ❷ ایک ہی دفعہ ہاتھ مار کر چہرہ اور گھٹنوں تک مل لے، بس یہ تیمّم ہو گیا ہے، اور حنفی فقہ میں ہے کہ ایک دفعہ ہاتھ مار کر چہرہ پر ملے اور دوسری دفعہ مارے تو کہنیوں تک ملے، پھر تیمّم ہے لیکن میں نے آپ کو وہ طریقہ بتایا ہے، جو بخاری اور مسلم شریف کی صحیح حدیث ہے، ہمارے نبی جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ نے اس طرح تیمّم کیا ہے اور پھر نماز شروع کی ہے۔

میرے بھائی! اب ایک اور مصیبت آنے لگی ہے، کیا یہاں کوئی ایک مصیبت پڑی ہوئی ہے، نماز شروع ہونے سے پہلے نیت ہے، اور نیت کا مسئلہ کیا ہے!

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ ❸

نیت کے لیے کوئی الفاظ نہیں، نیت دل میں ہی کر لی جاتی ہے۔

آج ایک آدمی نیت کرتا ہے کہ میں نے لاہور جانا ہے، اب کیا وہ کہے، لوگو، میں نے لاہور جانا ہے، ایک آدمی نماز کی نیت کرتا ہے، تو وہ کہتا ہے' میں نماز پڑھنے لگا ہوں، چار رکعت نماز فرض، فرض اللہ تعالیٰ کے، پیچھے اس امام کے، مونہہ طرف قبلہ کے، ایمان سے بتائیں یہ بات تو اسی طرح کی ہو گئی نا، لوگو، میں لاہور چلا ہوں، میں لاہور چلا ہوں۔

---

❶ حیح بخاری۔ کتاب التیمم۔ باب التیمم، ضربة۔ رقم الحدیث: ۳۴۷۔

❷ صحیح بخاری۔ کتاب التیمم۔ باب التیمم ضربة، رقم الحدیث: ۳۴۷۔

❸ صحیح بخاری۔ کتاب بدء الوحی۔ باب کیف کان بدء الوحی۔ رقم الحدیث / ۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے برادر! نیت کے الفاظ کو زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں ہے، لاہور جانے کی نیت تو دل میں کر لی ہے، اب بس پر بیٹھ جائے اور لاہور پہنچ جائے، یہ کیا ہوا کہ میں لاہور چلا ہوں، یہ اس طرح کا پاگل پن ہے، جو لوگ نیت کرتے ہیں۔

ایک بیوی کہتی ہے، اے پپو کے ابا، آلو تو لا دو، وہ گھر سے نیت کر کے پیسے لے کر آلوؤں کے لیے چلا جاتا ہے، کیا اُسے راستہ میں کہنا چاہیے کہ میں آلو لینے کے لیے چلا ہوں، اُس نے آلوؤں کی نیت تو کر لی ہے، اب آلو آ ہی جائیں گے، جو لوگ اس طرح کرتے ہیں، تین رکعت نماز فرض، فرض اللہ تعالیٰ کے، پیچھے اس امام کے، کعبہ کے رب کی قسم ہے، یہ سب جھوٹی کہانی ہے' یہ نہ رب کریم کے قرآن میں اور نہ نبی علیہ السلام کے فرمان میں ہے، اس طرح کی کوئی نیت ہے ہی نہیں، یہ لوگوں نے اپنے پاس سے کہانیاں بنائی ہوئی ہیں، میرا اعلان ہے، مشرق سے لے کر مغرب تک دنیا کا کوئی مولوی مجھے یہ الفاظ کتاب وسنت میں دکھا دے، نیت کے یہ الفاظ قرآن وحدیث میں کہیں نہیں، تو نے جھوٹ تو پہلے نیت میں ہی بول دیا ہے، تین رکعات ہو گئی ہیں، آدمی پیچھے سے چوتھی رکعت میں مل کر کہتا ہے، چار رکعات نماز فرض، پیچھے اس امام کے۔

پاگل! اُس نے تو تین پڑھ لی ہیں، اور تو پھر بھی کہتا ہے، پیچھے اس امام کے چار رکعات' تُو نے جھوٹ بولا ہے، اِس امام کے پیچھے تو تو نے چار پڑھنی ہی نہیں، سچا مسلک ہے تو اہل حدیث کا سچا ہے۔ میرے بھائی! میں نے آپ کو ایک رکعت پڑھائی تھی، اَب آگے دوسری رکعت پڑھ لیں، قیام کر کے قرأت کرنا ہے، رکوع اور سجود کرنے ہیں، اور پھر تشہد میں بیٹھ جانا ہے۔

میں آپ کو وہ باتیں بتانے لگا ہوں، جو کسی نے نہ بتائی ہوں، اور جو بڑی ضروری ہوں، روزمرہ جن کے ساتھ آپ کو واسطہ پڑتا ہے۔

حدیث پاک میں لکھا ہے کہ جب گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہیں، تو اِس طرح نہیں کہ کسی کا ہاتھ اِدھر گیا ہوا ہے اور کسی کا ہاتھ اِدھر لٹکا ہوا ہے، بلکہ پنجوں سے ان گھٹنوں کو پکڑ لینا ہے، نبی علیہ السلام ''بک'' بنا کر گھٹنے پکڑ لیتے۔ ❶

میرے برادر! آپ کو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں کوئی نہیں بتاتا، نہ آپ پوچھتے ہیں اور نہ ہی اِس طرح کی وعظ پسند کرتے ہیں، آپ کو تو روزانہ نور بشر کا ہی کوئی مسئلہ چاہیے۔

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الاذان۔ باب وضع الاکف علی الرکب فی الرکوع۔ رقم الحدیث: ۷۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ بتا رہا ہوں کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اُنہیں بھر کر پکڑ لینا ہے اور پھر پڑھنا ہے!

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

اللہ کی قسم! اگر آپ کو معنے آتا ہے تو تڑپ جاؤ، کعبہ کے رب کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں، اگر تجھے اِس کے مطالب اور مفاہیم کا پتہ چل جائے تو تو کبھی مشرک نہ رہے۔

بندہ کہتا ہے: اللہ! میری زبان کی جتنی عبادات ہیں، تیرے ہی لیے ہیں، جتنے اوراد و وظائف کروں گا، تیرے نام کے کروں گا، دوسرے کے نام کے وظائف نہیں کروں گا، اللہ جتنی بھی بدنی اور مالی عبادات ہیں، یہ سب تیرے ہی لیے ہیں، زکوٰۃ، خیرات اور صدقات کروں گا تو تیرے ہی لیے کروں گا۔ جب نبی علیہ السلام معراج پر گئے تو اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں اور اللہ میں تیرے لیے تحفہ لایا ہوں!

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ۔

میرے اللہ خوش ہو کر فرماتے ہیں!

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

میرے نبی! اگر تو میرے لیے تحفہ لایا ہے تو میری طرف سے تجھ پر سلام، رحمتیں اور برکتیں ہوں، یہ سن کر میرے نبی نے وہاں بھی فرمایا، میرے اللہ، میں اکیلا ہی سلامتی میں نہیں رہنا چاہتا، میری اُمت بھی ہے! اور فرماتے ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

اَے امت محمدیہ کے لوگو! اگر ہم اُس محبوب کا ساری زندگی بھی شکریہ ادا کرنا چاہیں تو اللہ کی قسم ہم نہیں کر سکتے۔

اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر رات کے دو تین بجے نبی علیہ السلام اُٹھ کر مصلے پر گر کر فرماتے، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي نبی علیہ السلام پچھلی رات آپ کے لیے دُعائیں کرتے، اللہ میری اُمت کو بخش دے، میری اُمت کو معاف فرما دے، نبی علیہ السلام رات کو بھی اپنی امت کو یاد رکھتے، اور اگر میرے نبی سات آسمانوں کے اوپر گئے ہیں تو وہاں بھی جا کر فرماتے ہیں!

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آگے پڑھنا ہے!

اَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

بخاری شریف میں ہے کہ تشہد میں بیٹھ کر یہ تین اُنگلیاں اور چوتھا انگوٹھا ''۵۳'' بنا لینا ہے، اور شہادت کی اُنگلی کھڑی کر کے گواہی دینا ہے۔ ❶

آج میں آپ کو ایک مسئلہ بتا دوں، میں نے حدیث پاک میں پڑھا ہے کہ جب تشہد میں بیٹھنا ہے تو بیٹھتے ہی اُنگلی کھڑی کر لینی ہے ❷ یہ مسلک اہلحدیث ہے، بعض لوگ جب اَشْهَدُاَنْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ، پر پہنچتے ہیں، اُس وقت اُنگلی کھڑی کرتے ہیں، لیکن حدیث پاک کے مطابق میری تحقیق یہ ہے کہ تشہد بیٹھتے ہی اُنگلی کھڑی کر لینی ہے، یہ لاٹھی شیطان کے سر پر مارنے کیلئے اِس طرح کھڑی کرنی ہے یہ کرنے کے بعد کھڑے ہو کر پھر تیسری اور چوتھی رکعت پڑھنی ہے۔

اَب میں آپ کو ذرا آگے کا سفر کرادوں، آپ التحیات میں بیٹھے ہوئے ہیں، آگے آپ نے دُرود شریف بھی پڑھنا ہے، آج بڑے مزے کی بات آئی ہے، مجھے اِس کتاب کے اُتارنے والے کی قسم ہے، آج آپ کو مسلک اہل حدیث کی حقانیت اور صداقت کا پتہ چلے گا، میرا مسلک یہ ہے کہ جو آدمی نماز میں جان بوجھ کر دُرود پاک نہیں پڑھتا، یا بھول گیا ہے تو اُس کو نماز دوبارہ پڑھنا پڑے گی، اور دوسروں کے مسلک کی کتابوں میں یہ لکھا ہے، آپ پوچھیں گے کون سی کتابوں میں لکھا ہے؟

سنیں! اگر کوئی غلط ثابت کرے تو مونہہ مانگا انعام، ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر جان بوجھ کر بھی دُرود پاک چھوڑ دیں تو بریلویوں، دیوبندیوں، حنفیوں کی نماز ہو جاتی ہے، لیکن اہلحدیث کا مسلک یہ ہے کہ اگر آدمی درود پاک نہ پڑھے تو نماز نہیں ہوتی۔ ❸ اَب دُرود شریف پڑھنا ہے!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

---

❶ صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب صفة الجلوس فی الصلاۃ، رقم الحدیث: ۱۳۱۰

❶ صحیح مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب صفة الجلوس فی الصلوۃ۔ رقم الحدیث: ۱۳۰۹

❷ صحیح بخاری۔ کتاب احادیث الانبیاء۔ باب: رقم الحدیث: ۳۳۷۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَب میں ایک بات پوچھنے لگا ہوں، جھگڑا نہیں، اگر تو اپنے باپ کا ہے، اور تیرا وہ دُرود سچا اور صحیح ہے (جو تو آذان سے پہلے اور جمعہ پڑھ کر پڑھتا ہے) تو نماز میں پڑھ کر دکھا، وہ کیا ہے۔

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

اگر تو اپنے باپ کا ہے تو نماز میں پڑھ'

اَے صبا مدینے جانا

اَے صبا! یہ خود نہیں پہنچ سکتا، اِس بے چارے کو تو جمعرات اور حلوے کھیروں کے سنگل' زنجیر پڑے ہوئے ہیں، کیا یہ کوئی وہاں پہنچ سکتا ہے، کیا اِس بے چارے کو کوئی فرصت ہے۔

اَے صبا مدینے جانا ...... جا کر پیغام پہنچانا
کہتا ہے، تیرا دیوانہ ...... یا نبی سلام علیک

پتہ چلا کہ یہ دُرود نہیں' یہ Made in Makkha.Madina نہیں' بلکہ یہ تو Made in India ہے اِس پر ہندوستان کی مہر لگی ہوئی ہے، مکہ مدینہ کی مہر نہیں لگی۔

وہابیو! آپ کا مسلک ہی بڑا سچا ہے، کیا میں بتاؤں، کس طرح سچا ہے، آپ کہتے ہیں!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اَے ہمارے اللہ، ہمارے نبی محمد ﷺ پر رحمتیں بھیج دے۔

ہم یہ اللہ پاک کو کہتے ہیں۔اور یہ کہتا ہے۔اَے صبا مدینے جانا

ہم اللہ تعالیٰ کو کہہ رہے ہیں، اور یہ ہوا کو کہتا ہے، کیا فرق ہے یا نہیں؟ ہم کہتے ہیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، اَے اللہ، ہمارے نبی پر برکتیں نازل فرما'

اور یہ کہتے ہیں:

اَے صباء مدینے جانا

تو ہوا کو پیغام دیتا ہے، اور ہم رب کے آگے فریادیں کرتے ہیں، وہابیوں کا مسلک سچا، کھرا اور ٹاپ کلاس کا سونا ہے۔

میرے برادر! دُرود پاک کے بعد آگے حدیث پاک میں دُعائیں تو بہت آتی ہیں!

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ پڑھ لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا[1] پڑھ لیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ[2] پڑھ لیں۔

سلام پھیرنے سے پہلے میرے نبی یہ دُعائیں پڑھتے،اور پھر فرماتے!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ...... اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

آج میں تفسیر کبیر پڑھ رہا تھا،امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں،بندہ رب کے دربار میں گیا ہوتا ہے۔نماز میں رب کے دربار میں حاضر ہوا ہوتا ہے،رب کے دربار سے واپس آکر کہتا ہے،اَے میرے دائیں بائیں کے دوستو،میں رب کے دربار میں حاضر ہوا تھا،اب تک تو باتیں اُس کے ساتھ کر رہا تھا،اَب میری اور رب کی بات ختم ہوگئی ہے،اَب تم کو!اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ۔

تونے کس کے دربار سے واپس آکر سلام لی ہے؟

حدیث پاک میں آتا ہے،ایک دفعہ سب اُونچی کہیں،اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔میں اللہ تعالیٰ کے دربار سے واپس آگیا ہوں،اور پھر آگے تین دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ،کہنا ہے۔

کیا آپ نے کبھی خیال کیا ہے کہ یہ ساتھ ہی کیوں کہنا ہے،سلام پھیرنے کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ نے''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔''کیوں کہلوایا ہے؟

اَے بندے!یہ اِس لیے کہلوایا ہے کہ تجھ سے نماز میں کئی کوتاہیاں ہوگئی ہیں،کئی خامیاں ہوگئی ہیں'اِس لیے اب سلام پھیر کر کہہ دے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔اے اللہ!نماز میں مجھ سے جو غلطی اور کوتاہی ہوگئی ہے،وہ مجھے معاف فرمادے۔

یہ ہے نماز'اِس کے بعد اُس کی آگے جو دُعائیں ہیں،وہ پڑھیں،وقت کافی ہوگیا ہے،میں اِن الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں،اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے قرآن کریم اور نبی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ۔
وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ۔ وَالشَّاکِرِیْنَ۔
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

---

[1] صحیح بخاری۔ کتاب الاذان۔ باب الدعاء قبل السلام۔ رقم الحدیث : ۸۳۴

[2] صحیح بخاری۔ کتاب الاذان۔ باب الدعاء۔ قبل السلام۔ رقم الحدیث : ۸۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقہ کون (اتفاق اتحاد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۝ (آل عمران:۱۰۳)

''اور مضبوط پکڑ و اللہ تعالیٰ کی رسی کو سارے مل کر اور مت فرقے فرقے بنو اور یاد رکھو اس اللہ تعالیٰ کی نعمت کو' جو اس نے تم پر فرمائی کہ جس وقت تم تھے دشمن' پس محبت ڈال دی درمیان تمہارے دلوں کے' پس ہو گئے تم ساتھ نعمت اس کی کے بھائی بھائی اور تھے تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر' پس بچایا اس نے تم کو اس سے' اسی طرح ہی بیان کرتے ہیں اللہ پاک واسطے تمہارے اپنی آیات تاکہ تم یقیناً ہدایت پا جاؤ۔''

سامعین محترم! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم الشان اور عظیم البرکت کتاب میں سے جس پر رحمت اور مقدس کلام کا ترجمہ میں نے اس وقت عام فہم اپنی اور آپ کی زبان میں آپ کے گوش گذار کیا ہے' پہلے اس مقام کی پہچان فرما لینا' یہ مقام عالیشان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پر رحمت کتاب سورۂ آل عمران' کا مقام ہے۔

اللہ والو! اللہ الرحمٰن کے مقدس کلام میں سے جس پر رحمت مقام کا ترجمہ آپ اس وقت اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ کانوں کے ساتھ سن چکے ہیں' اس مقام ذیشان کے اندر اللہ رب رحمٰن نے ایک نہایت ہی اہم مسئلہ بیان فرمایا ہے۔ دنیا کے اندر عموماً اور پاکستان کے اندر خصوصاً مسلمان جن حالات سے دو چار ہیں' پاکستان کے اندر خصوصاً اور بیرون ملک عموماً جس زبوں حالی' جس پریشان حالی' جس زوال اور انحطاط کا شکار ہیں' وہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں۔ اختلاف' انتشار' انشقاق' تشطط اور تفرق کے بادل ہم پر چھائے ہیں' اختلاف کے فتنوں کی آندھیاں دن رات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چل رہی ہیں اور فرقہ بازی کے طوفان امڈ آئے ہیں' ہر کوئی گریبان کو پکڑ رہا ہے' اہل اسلام آپس میں جنگ وجدل کے میدان میں ہیں۔

اللہ والو! کیا کبھی کسی نے غور کیا ہے کہ سارے اختلاف' تمام انشقاق' جمیع افتراق' ہماری یہ زبوں حالی اور انحطاط کا سبب کیا ہے' آج یہ آپ کے لئے لمحہ فکریہ ہے اور آپ نے اس بات پر غور وخوض فرمانا ہے کہ اس کی وجہ اور سبب کیا ہے' مجھے اس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے کہ ہمارے موجودہ زوال کا سبب' حالیہ انحطاط کی وجہ' ہمارے اختلاف اور افتراق کا سبب' اگر کوئی میری نظر میں ہے تو وہ کتاب وسنت سے دوری ہے' جب سے آپ نے اللہ تعالیٰ کے قرآن اور صاحب قرآن کے سچے فرمان کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا ہے' اس وقت سے آپ زوال پذیر ہو چکے ہیں' گھر گھر فرقہ بازی' جگہ جگہ لڑائی جھگڑے اور اختلافات کا شکار ہو چکے ہیں' اگر آج مسلمان دائیں ہاتھ میں قرآن اور بائیں ہاتھ میں صاحب قرآن کا فرمان پکڑ لیں' کتاب وسنت سے وابستہ ہو جائیں تو سب کی سب پریشانیاں اور زبوں حالیاں یک قلم ختم ہو سکتی ہیں۔

میرے بھائیو اور میرے بزرگو! میں یہ بات علی وجہ البصیرت کہہ رہا ہوں کہ اگر ہم ایک اسٹیج پر اکٹھے ہو سکتے ہیں تو وہ ایک ہی ذریعہ اور وسیلہ ہے کہ اپنے اپنے بنائے ہوئے تمام طریقے چھوڑ کر' ساری پگڈنڈیوں سے ہٹ کر اس شاہراہ اعظم پر چل پڑیں جو یہاں سے چلتی ہے' مکہ معظّمہ سے ہو کر مدینہ منورہ جاتی ہے اور پھر حوض کوثر سے ہوتی ہوئی جنت الفردوس میں جاتی ہے' ویسے تو ہر شخص ہی اپنے اپنے مقام اور اپنی اپنی جگہ اس بات کا مدعی اور دعویدار ہے کہ ہم حق پر ہیں' سچے ہم ہیں۔

آج میں اپنی بات نہیں کروں گا اور اہل حدیث نے تو کبھی اپنی بات نہیں کی' آج کتاب وسنت سے فیصلہ کرنا ہے کہ حق کیا ہے' سچ کیا ہے اور پھر اہل حق اور اصحاب سچ کون ہیں۔

میرے برادر! ہر شخص حق پر نہیں ہو سکتا' مجھے کعبہ کے رب کی قسم ہے' حق کبھی دو نہیں ہوئے' حق ہمیشہ ایک ہی ہوا کرتا ہے' یہ نہیں کہ!

یہ بھی ٹھیک ہے اور یہ بھی ٹھیک ہے۔
یہ بھی درست ہے اور یہ بھی صحیح ہے۔
اس طرح بھی جائز ہے اور اس طرح بھی جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیثو! یہ کمزوریاں آپ میں آ گئی ہیں کہ ٹھیک ہے جی' اس طرح بھی ٹھیک ہے اور اس طرح بھی ٹھیک ہے' گذارہ ہی کرنا ہے نا! سب کلمہ گو ہی ہیں نا! نہ' نہ میرے بھائی یہ یزدانی کے دائیں ہاتھ میں کلام ربانی ہے اور میرے بائیں ہاتھ میں صاحب قرآن کا سچا فرمان ہے' آج میں کتاب وسنت کی روح سے یہ ثابت کروں گا کہ حق دو نہیں' حق ایک ہے' اور وہی بات حق ہے جس پر رحمن کی مہر ہے' قرآن کی مہر ہے اور صاحب قرآن کی مہر ہے' محبت پیار کے ساتھ قرآن سنیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ (ال عمران: ۱۰۳)

اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو! اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو' سب کے سب اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو زور سے تھام لو' اور فرقہ فرقہ مت بنو--- گروہ گروہ مت بنو--- جماعت جماعت مت بنو--- گھر گھر دھڑا نہ بنالینا' اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر فرمائی' جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں محبت اور الفت ڈال دی' تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے' اس اللہ نے اپنی رحمت سے تمہیں اس سے بھی بچا لیا' اسی طرح ہی اللہ پاک تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان فرماتے ہیں تا کہ تم یقیناً ہدایت پا جاؤ۔

میرے بھائیو اور قرآن کے سچے پروانو! معلوم ہوا کہ حق بات ایک ہی ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لینا۔

آج میں تفسیر مظہری پڑھ رہا تھا' تفسیر ابن کثیر یا تفسیر کبیر نکالیں' علامہ رازی نے بھی لکھا ہے اور حافظ ابن کثیر نے بھی لکھا ہے کہ "حبل اللہ" سے مراد کتاب اللہ ہے' کیا معنی؟ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سارے اکٹھے ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو' تا کہ تمام جھگڑے اور اختلافات ختم ہو جائیں اور فرقہ بازیوں کا قلع قمع ہو جائے۔

اجتماع میں سے کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے' جناب پھر اہلحدیث بھی تو ایک فرقہ ہے' اس کو بھی تو ختم ہونا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے برادر! آج یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ پوری کائنات میں اہلحدیث فرقہ نہیں' ان موجودہ دھڑے بازیوں میں کوئی دھڑا نہیں' یہ جماعت' یہ مسلک' یہ دعوت اور یہ پیغام کسی گروہ کی دعوت نہیں' یہ پیغام کسی دھڑے کا پروگرام اور پیغام نہیں' یہ اعلان اور بیان کسی مخصوص جماعت کا اعلان اور بیان نہیں بلکہ اہلحدیث اصل ہے' اصل اصول ہے اور اس کی دعوت' اس کا مسلک وہ مسلک اور دعوت ہے جو رب رحمٰن نے صاحب قرآن --- حامل قرآن --- نبی زمان --- ماہ درخشاں --- جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر نازل فرمایا۔

میرے بھائیو! میں بتا یہ رہا تھا کہ اہلحدیث فرقہ نہیں' آپ پوچھیں گے جناب کیوں؟

میرے بھائی! اہل حدیث فرقہ اس لئے نہیں کہ اہل حدیث کا مسلک وہ مسلک ہے' جو اللہ پاک نے قرآن کریم کی شکل میں میرے مصطفےٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا:

میرے بھائی! ابھی نہیں سمجھے۔

حنفی فرقہ ہے'	شافعی فرقہ ہے'	مالکی فرقہ ہے'	حنبلی فرقہ ہے'
جعفری فرقہ ہے'	بریلوی فرقہ ہے'	دیوبندی فرقہ ہے'	نقشبندی فرقہ ہے'
	قادری فرقہ ہے'	معتزلہ فرقہ ہے'	

نہ نہ کیا ایک فرقہ ہے' یہاں تو گنتے میں نہیں آتے' میں نہیں کہتا' میرے اور آپ کے پیرو مرشد' آمنہ کے لال' پیکر حسن و جمال' صاحب شرف و کمال' نبی آخرالزماں اور ساری کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان سن لیں' آپ فرماتے ہیں:

وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً وَّتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ۔ [1]

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس روایت کے راوی ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کے بہتر (۷۲) فرق (گروہ) ہو گئے اور خطرہ ہے کہ میری امت تہتر فرق (گروہوں) میں تقسیم ہو جائے گی۔

آج پڑھے لکھے لوگ آئے ہیں' اہل خرد کا اجتماع ہے' اہل عقل کی دنیا ہے' اہل سنت اور اہل

[1] کتاب الایمان ۔ باب ماجاء فی افتراق ھذہ الامۃ۔ رقم الحدیث : ۲٦٤١

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کا اجماع ہے' یہ سارے اپنے اور بیگانے آئے ہیں' یہ میں فیصلہ نہیں دینے لگا' جہانوں کے پیر اور رب کے حبیب علیہ السلام کا فیصلہ آنے لگا ہے' اور میں رب کریم کا واسطہ دے کر کہوں گا کہ جو اس فیصلے کو ٹھکرا دے گا تو وہ اپنے انجام کی فکر کر لے۔

ہمارے پیر و مرشد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میری امت تہتر فرق میں تقسیم ہو جائے گی' یہ سارے کے سارے جہنمی ہوں گے' ان تہتر میں سے اگر کوئی جماعت جنتی ہوگی تو وہ ایک ہی ہوگی' فرق بہت زیادہ ہو جائیں گے' جماعتیں بہت زیادہ ہو جائیں گی۔

سب ہی کہیں گے کہ ہم حق پر ہیں۔

سب ہی کہیں گے کہ ہم سچ پر ہیں۔

بادشاہو' ہم جنتی ہیں ہمارا مذہب سچا ہے۔

یہ ترمذی شریف کی روایت ہے' ہمارے نبی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ سارے حق پر نہیں ہیں' اے اللہ کے رسول! ہم یہ بھی تو پوچھنا چاہتے ہیں کہ کون سی جماعت حق پر ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ حق' سچ اور جنت کی راہ پر وہ جماعت ہے' جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں' اللہ تعالیٰ ہم کو اسی راہ پر چلائے۔

میرے بھائی! میں اپنے پاس سے بات کرنے کا قائل نہیں ہوں اور میری کوئی تقریر بھی بلا دلیل نہیں ہوا کرتی' مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ وہ سارے سچے نہیں ہیں' سچی جماعت وہ ہے جو اپناتی ہے تو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقوں کو اپناتی ہے۔

ابھی نہیں سمجھے' آؤ میں سمجھاؤں تا کہ فیصلہ ہو جائے' یہ میرے ہاتھ میں مشکوۃ شریف کی پہلی جلد ہے۔ اس میں حدیث ہے:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِیْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْهَا شَیْطٰنٌ یَدْعُوْا اِلَیْهِ وَقَرَأَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ۔ ❶

❶ رواہ احمد، ۱/ ۴۳۵۔ سنن ابن ماجہ۔ المقدمۃ۔ باب اتباع سنۃ رسول اللّٰہ۔ رقم الحدیث: ۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی (اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کے ہاتھ مبارک میں کوئی چھڑی تھی) فرمایا' یہ سیدھی لکیر اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے' پھر میرے اور آپ کے پیرومرشد علیہ السلام نے کچھ لکیریں دائیں طرف کھینچیں اور کچھ لکیریں بائیں طرف بھی کھینچیں اور فرمایا' یہ بھی راہ ہے' یہ بھی راہ ہے' دائیں بھی راستے ہیں' بائیں بھی راستے ہیں' ان پر بھی شیطان ہے اور ان پر بھی شیطان ہے۔

یہ سیدھی راہ میری ہے...... یہ سیدھی راہ اللہ تعالیٰ کی ہے۔

یہ سیدھی راہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے...... یہ سیدھی راہ قرآن کریم کی ہے۔

یہ سیدھی راہ صاحب قرآن کی ہے۔

یہ بھی راستے ہیں' یہ بھی راستے ہیں' ہر راہ پر شیطان بیٹھا ہوا ہے' اور بلا رہا ہے--- وہ دعوت دے رہا ہے--- وہ آوازیں دے رہا ہے--- وہ نداء کر رہا ہے--- پھر آپ قرآن پاک کی ایک آیت پڑھتے ہیں۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ۔

یہ سیدھی راہ میری راہ ہے' اگر چلنا ہے تو اس راہ پر چلیں۔

اللہ والو! آج فیصلہ ہو گیا ہے کہ ہر مذہب' ہر جماعت اور ہر فرقہ حق پر نہیں' وہی جماعت حق پر ہے' جس کے ہاتھ میں قرآن ہے اور نبی علیہ السلام کا فرمان ہے۔

میں بات اپنے پاس سے کہنے کا عادی نہیں ہوں' آؤ مصطفےٰ علیہ السلام کا ایک اور فرمان پیش کردوں' یہ میرے ہاتھ میں مشکوۃ شریف کی پہلی جلد ہے' محبت پیار کے ساتھ اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن کر ان موتیوں اور پھولوں کو اپنے دامن میں سمیٹ کر چلے جائیں' اس حدیث کے راوی سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ ہیں:

قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِیْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَکُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ ❶

صحابی رسول فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی آپ نے سلام پھیرا اور ہماری طرف متوجہ ہو گئے' پھر آپ نے ہم کو ایسی پیاری اتنی دردناک اور پرسوز وعظ کی کہ ہم سب کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے' سب اجتماع کی آنکھیں رو پڑیں اور دل ڈر گئے' ایک آدمی نے عرض کیا اے پیارے نبی ﷺ!

آج کی وعظ سے ہم نے یہ خیال کیا ہے۔

آج کے بیان سے ہم نے یہ اندازہ لگایا ہے۔

اس طرح لگتا ہے' آپ کا خطبہ بتاتا ہے' آپ کی باتیں بتا رہی ہیں کہ آج یہ آپ کا آخری وعظ ہے' ہو سکتا ہے' ہمارے کانوں کو آج کے بعد آپ کی آواز سنائی نہ دے۔

یہ آپ کی تقریر آخری تقریر ہے۔

یہ آپ کا خطاب آخری خطاب ہے۔

یہ آپ کی وعظ آخری وعظ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی پاک ﷺ سے عرض کرتے ہیں' اے محبوب! ہم کو کوئی وصیت فرما دیجئے۔

نبی پاک علیہ السلام فرماتے ہیں' بے شک تم پر کوئی حبشی غلام امیر بنا دیا جائے' تم اس کی اطاعت کرنا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا کیونکہ میرے بعد ایک ایسا دور آنے والا ہے کہ اسلام میں اختلاف ہو جائے گا' گھر گھر اور گاؤں گاؤں میں جماعتیں پیدا ہو جائیں گی' میرے بعد جب تمہیں اختلاف نظر آئے' جب ہر طرف گروہ بندی اور فرقہ بازی ہو جائے گی۔ اس وقت تم ایک ہاتھ میں رب کا قرآن پکڑ لینا --- ایک ہاتھ میں میری سنت پکڑ لینا --- اور میرے خلفائے راشدین کا طریقہ بھی سامنے رکھنا۔

جو اس طرح کرے گا' وہ فرقہ سے بچ کر رہے گا۔

جو اس سے بچ کر رہے گا' وہ بدعات سے بچ کر رہے گا۔

❶ سنن ابو داؤد۔ کتاب السنة۔ باب فی لزوم السنة۔ رقم الحدیث ٤٦٠٧، سنن ترمذی۔ کتاب العلم۔ باب ماجاء فی الاخذ بالسنة واجتناب البدعة، رقم الحدیث ٢٦٧٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بدعات سے بچ کر رہے گا' وہ گمراہی سے بچ کر رہے گا۔

جو گمراہی سے بچ کر رہے گا' وہ رب کریم کی جہنم سے بچ کر رہے گا۔

یہ ہے فیصلہ ربانی کہ فرقہ فرقہ نہ ہونا' متحد اور متفق ہو جاؤ' جو طاقت ''گھونسے'' کی ہے' کیا وہ انگلی کی ہے؟

اس طرح سمجھیں' ایک آدمی کسی کو ایک انگلی مارتا ہے' انگلی کو خطرہ ہے کہ کہیں ٹوٹ نہ جائے' اب یہ پنجہ مل کر گھونسا بن گیا ہے' یہ جس کو لگنا ہے پھر اس نے اس سے جواب بھی نہیں مانگنا' اس کا ساتھ ہی پٹاخہ چل جانا ہے۔

میرے بھائی! پتہ چلا کہ منتشر ہونے سے قوت اور طاقت کمزور' وقار ختم' رعب' بے رعب اگر آپ بارعب اور اپنی قوت کے اندر اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو پھر فرقہ فرقہ اور جماعتیں جماعتیں نہیں بننا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لینا۔

اہلحدیثو! آپ کو اہلحدیث ہونا مبارک ہو' آپ فرقہ نہیں آپ تو اصل ہیں' فرقہ وہ ہوتا ہے جو اصل سے کٹ جائے' کتاب وسنت سے ہٹ جائے' آپ کا مذہب تو وہی مذہب ہے' جو اللہ تعالیٰ کے قرآن اور نبی علیہ السلام کی حدیث کی شکل میں ہے' اس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے۔

یہی مذہب نبی علیہ السلام کا ہے...... یہی مذہب صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔

یہی مذہب فاروق رضی اللہ عنہ کا ہے...... یہی مذہب ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا ہے۔

یہی مذہب حیدر کرار رضی اللہ عنہ کا ہے...... یہی مذہب طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما کا ہے۔

یہی مذہب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے...... یہی مذہب وہابیوں کا ہے۔

آپ نے کہنا ہے' جناب سمجھ نہیں آئی' ان شاء اللہ میں سمجھاؤں گا' آپ تک پہنچاؤں گا اور سنا کر ہی جاؤں گا' بعض لوگ کہتے ہیں' جناب ہم کلمہ تو نبی علیہ السلام کا پڑھتے ہیں اور معاذ اللہ مذہب ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مانتے ہیں۔

ان کی اس بات سے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بیچارے کے پاس کلمہ کوئی نہیں اور معاذ اللہ نبی علیہ السلام کے پاس مذہب کوئی نہیں' کیا آپ کو میری بات کی سمجھ آ رہی ہے؟

ارے مسلمان ہوش کے ناخن لے۔

مجھے یہ بتاؤ کہ جس کا کلمہ پڑھتے ہو' کیا اس کا مذہب کوئی نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کا طریقہ بھی مان۔
جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کا پیغام بھی مان۔
جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کی سیرت بھی مان۔
جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کا فرمان بھی مان۔
جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کی حدیث بھی مان۔
جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کی سنت بھی مان۔
جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کا مذہب بھی مان۔

اس لئے کہ مذہب ہی اس کا ہے' دوسروں کا تو مذہب ہے ہی نہیں' لوگوں نے تو بنا لیئے ہیں اور خود ہی ایجاد کر لئے ہیں اور تو مذہب ہی کوئی نہیں۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا۔

یہ ایک ہی مذہب ہے' اللہ تعالیٰ آپ کو نصیب فرمائے۔

میرے بھائی! میں اسی لئے کہتا ہوں کہ میرے نبی کا مذہب

حنفی نہیں'　　شافعی نہیں'　　حنبلی نہیں'
مالکی نہیں'　　شیعہ نہیں'　　بریلوی نہیں'

آدمی ویسے ہی برا لگتا ہے' یہ کتنی بری بات ہے' مونہہ سے بھی بھلی نہیں لگتی' کہ کوئی شخص کہے' نبی علیہ السلام بریلوی ہیں' کتنی نکمی اور بری بات ہے کہ آدمی کہے' نبی علیہ السلام شیعہ ہیں' کعبہ کے رب کی قسم! میرے مصطفےٰ علیہ السلام کا مذہب وہ ہے' جو قرآن کا مذہب ہے اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مذہب ہے۔

آپ نے کہنا ہے دلیل کے ساتھ سمجھا ویسے ہی بات نہ سنا' میں ان شاء اللہ دلیل سے سمجھاؤں گا۔

''امام ابوحنیفہؒ جہاں لیٹے ہیں' اے اللہ آپ کی قبر پر رحمت کی برکھا برسا' امام صاحب کی جوتی کی خاک میری آنکھوں کا سرمہ اور آپ کی جوتی یزدانی کے سر کا تاج' امام تو امام ہے' آپ کا کیا قصور ہے۔''

میرے نبی حنفی نہیں' اس لئے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میرے مصطفےٰ علیہ السلام کے ستر سال بعد پیدا ہوئے ہیں' جو شخص میرے نبی علیہ السلام کے ستر سال بعد پیدا ہوتا ہے' بتاؤ کیا آمنہ کے لال علیہ السلام اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب پر ہو سکتے ہیں؟

میرے نبی مالکی بھی نہیں' وہ میرے نبی کے کم وبیش اسی سال بعد پیدا ہوتے ہیں اور جو میرے نبی کے اسی سال بعد پیدا ہوتا ہے' آمنہ کے لال علیہ السلام اس کے مذہب پر نہیں ہو سکتے۔

میرے نبی شافعی نہیں' اس لئے کہ امام شافعی میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سو چالیس سال بعد پیدا ہوتے ہیں' کعبہ کے رب کی قسم ہے' جو شخص مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈیڑھ سو سال بعد پیدا ہوتا ہے تو میرے نبی اس کے مذہب پر بھی نہیں ہو سکتے۔

میرے نبی حنبلی بھی نہیں' یہ تو ایک سو ساٹھ سال بعد پیدا ہوتے ہیں' جو شخص میرے مصطفےٰ علیہ السلام کے ایک سو ساٹھ سال بعد پیدا ہوتا ہے تو میرے نبی اس کے مذہب پر بھی نہیں ہو سکتے۔

نبی علیہ السلام کے وقت میں کوئی نہیں ..... صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں کوئی نہیں۔

فاروق رضی اللہ عنہ کے وقت میں کوئی نہیں ...... عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت میں کوئی نہیں۔

حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے وقت میں کوئی نہیں ..... امام حسن رضی اللہ عنہ کی چھ مہینے کی خلافت میں کوئی نہیں۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کے وقت میں کوئی نہیں ..... امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں کوئی نہیں۔

امام جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے وقت شیعہ کا موجودہ مذہب کوئی نہیں۔

یہ ویسے کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب فقہ جعفریہ ہے' امام جعفر کی طرف منسوب کرتے ہیں' لیکن امام جعفر کے وقت میں موجودہ مذہب بھی کوئی نہیں تھا' اگر مان لوں کہ ان کا موجودہ مذہب امام جعفر کے وقت میں تھا' امام جعفر تو دو سو سال بعد پیدا ہوئے ہیں' جو نبی علیہ السلام کے دو سو سال بعد پیدا ہوتا ہے' میرا نبی اس کے مذہب پر بھی نہیں ہو سکتا۔

میرے نبی بریلوی نہیں' اس لئے کہ یہ بریلوی مذہب تو مولوی احمد رضا خان صاحب سے چلا ہے' جو ۱۹۲۰ء میں (آج سے چونسٹھ سال پہلے) فوت ہوتا ہے' جو شخص میرے نبی کے چودہ سو سال بعد آتا ہے' میرے نبی اس کے مذہب پر بھی نہیں ہو سکتے۔

میرے نبی دیوبندی بھی نہیں' اس لئے کہ یہ مذہب تو سو سال سے پیدا ہوا ہے اور جو تیرہ سو سال بعد پیدا ہوتا ہے' میرے نبی اس کے مذہب پر بھی نہیں ہو سکتے۔

اللہ! یہ پوچھتے ہیں' جب نبی علیہ السلام

دیوبندی نہیں   بریلوی نہیں   شیعہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حنفی نہیں مالکی نہیں شافعی نہیں

ان مذاہب پر کچھ بھی نہیں تو پھر نبی علیہ السلام کا مذہب کیا ہے؟

فرمایا: یزدانی کلام ربانی پڑھ کر جواب دے دے۔ نبی علیہ السلام کا مذہب وہ ہے' جو کتاب نبی علیہ السلام کے وقت میں تھیں وہ کون سی کتابیں ہیں:

اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ [1]

یہ دو کتابیں نبی علیہ السلام کے وقت میں تھیں' یہ نبی علیہ السلام کا مذہب ہے' یہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مذہب ہے اور یہی وہابیوں کا مذہب ہے۔

اللہ بابا جی صمصام رحمہ اللہ کی قبر منور فرمائے آپ اپنی بولی میں بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جیہدے ہتھ قرآن حدیث ہووے اوہدی قسمت دی کی ریس ہووے
او لیلا تے مجنوں نوں کی سمجھے او سسیاں تے ہیراں نوں کی جانے
جیہدے ہتھ مسلم بخاری اے اوہدے کول تے دولت ساری اے
او کنز قدوری نوں کی سمجھے او قولاں قیاساں نوں کی جانے

اگلی بات! جس دن میں نے ان کا یہ کلام پڑھا تو میں نے سمجھا کہ پتہ نہیں بابا جی رحمہ اللہ میرے متعلق ہی فرما گئے ہیں' آپ کو میرے ساتھ پیار بھی بہت تھا' وہ فرماتے ہیں ع

توحید تے قائم جان جیہدی کسے اگے نئیں نیویں آن جیہدی
او تیرے خنجراں نوں کی سمجھے تیریاں چھریاں زنجیراں نوں کی جانے
ہتھ جیہدے قرآن مجید ہووے تے حدیث دی وی تائید ہووے
صمصام میدان دا مالک او تیرے مشرک شریراں نوں کی جانے

میرے بھائی! یہ ہے حق اور سچ' سارے سچے نہیں' حق ایک ہے' حق دو نہیں' کیا؟

یہ بھی ٹھیک ہے اور یہ بھی ٹھیک ہے۔

▲ مسجد میں جا کر سجدہ کرنا بھی ٹھیک اور مزاروں پر جا کر سر جھکانا بھی ٹھیک...... مسجد میں چراغ

---

[1] صحیح مسلم۔ کتاب الجمعة۔ باب تخفیف الصلاة والخطبة رقم الحدیث: ۲۰۰۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلانا بھی ٹھیک اور قبروں پر چراغ جلانا بھی ٹھیک...... صدقہ خیرات بھی ٹھیک اور غیر اللہ کی نذر و نیاز بھی ٹھیک...... یہاں ہاتھ باندھنا بھی ٹھیک اور یہاں نہ باندھنا بھی ٹھیک...... بیت اللہ کا حج بھی ٹھیک اور کوٹ مٹھن کا طواف بھی ٹھیک...... دونوں باتیں ٹھیک نہیں ہو سکتیں۔

اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے:

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا۔ (آل عمران: ۱۰۳)

سارے ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو فرقہ فرقہ مت بننا' اختلاف کا شکار نہ ہونا۔ اس لئے کہ یہ اختلاف تمہیں دنیا میں بھی نقصان دے گا' اور کل رب کریم کے دربار میں بھی نقصان پہنچائے گا۔

آپ کہیں گے جناب کیا یہ دنیا میں بھی نقصان دیتا ہے' قیامت کو تو دے گا ہی۔

آؤ' میں آپ کو قرآن پاک سے ایک واقعہ سنا کر آپ کے دلوں کو قرآن پاک کے نور سے منور کر دوں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (آل عمران: ۱۵۲)

میدان احد ہے' دشمن سے مقابلہ ہے' جہانوں کے پیر' رب کے حبیب علیہ السلام نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صفوں کو ترتیب دیا ہے' اور پچاس آدمیوں کی جماعت ایک درّہ پر (جس طرف سے دشمن کے حملہ کا خطرہ تھا) کھڑی کر دی ہے اور فرمایا: میرے پچاس یارو' ہمیں شکست ہو جائے یا فتح ہو جائے' کامیابی ہو جائے یا ناکامی ہو جائے' تم نے یہ درہ نہیں چھوڑنا' گھمسان کی جنگ ہوتی ہے' میرے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو عرش کے رب نے فتح عطا کر دی ہے' دشمن کے پیر اکھڑ جاتے ہیں' دشمن اسلحہ اور جوتیاں چھوڑ کر میدان احد سے بھاگنے پر مجبور ہو جاتا ہے' جب ہر طرف فتح اور کامیابی کے آثار نظر آنے لگے' تو وہ صحابہ جو میدان جنگ میں تھے' انہوں دشمن کا سامان حاصل کرنا شروع کر دیا' ادھر وہ پچاس آدمی جو درّہ پر کھڑے ہیں' وہ کہتے ہیں یارو! درہ چھوڑ دو' فتح ہو گئی ہے' دشمن بھاگ گیا ہے' دشمن پسپا ہو گیا ہے' بعض نے کہا ہم نے تو درہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑنا کیونکہ جہانوں کے پیر' رب کے حبیب علیہ السلام نے فرمایا تھا' فتح ہو یا شکست ہو' تم نے یہاں ہی ڈٹے رہنا ہے اور بعض کہنے لگے' جہانوں کے پیر کی مراد یہ تھی' آپ کی بات کا مفہوم یہ تھا کہ اگر کامیابی ہو جائے تو پھر کوئی بات نہیں' اب تو کامیابی اور فتح ہو گئی ہے' اس لئے چلو' ہم بھی جا کر دشمن کا سامان حاصل کرتے ہیں' یہ سوچ کر جب انہوں نے درہ چھوڑ دیا' دشمن بڑا عقلمند اور مکار تھا' اس نے موقع دیکھا تو درّہ کے پیچھے سے آ کر اچانک مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اب فتح یکدم شکست میں تبدیل ہو گئی اور نقصان یہ ہوا کہ آمنہ کے لال' پیکر حسن و جمال' صاحب شرف و کمال ﷺ کے چار دانت مبارک اور ستر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شہید ہو گئے۔ میرے آقا علیہ السلام نے اپنے سر مبارک پر لوہے کا خول پہنا ہوا ہے' جو جنگوں میں پہنا جاتا ہے' ایک ظالم نے اس پر تلوار کا وار کیا' لوہے کے خود کی کڑی میرے آقا علیہ السلام کے سر پاک میں گھس گئی' خون کے فوارے بہنا شروع ہو گئے' آپ کا جسم اطہر زخمی زخمی ہے' آپ بے ہوش ہو کر ایک گڑھے میں گر پڑے' خون جاری ہے' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تلاش کرتی کرتی ابا جان کے پاس پہنچ جاتی ہیں' آپ گڑھے میں گرے ہوئے ہیں' بیٹی فاطمہ ابا جان کا سر پاک اٹھا کر اپنی گود میں رکھتی ہیں' اور ساتھ کہتی ہیں' ہائے قوم نے میرے ابا جان کی شان اور مقام سمجھا نہیں' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس مرہم پٹی کوئی نہیں' آپ بوری جلا کر اس کی راکھ ابا جان کے زخموں میں ڈالتی ہیں اور زار و قطار آنسوؤں کی برکھا برسا رہی ہیں۔

میرے بھائیو! یہ وہاں نقصان ہوا' اتنی پریشانی اس وجہ سے ہوئی کہ کسی دشمن نے یہ افواہ پھیلا دی' اَلَا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ' مسلمانو تمہارے نبی ﷺ کو میدان احد میں شہید کر دیا گیا ہے' اب جو مسلمان جم کر لڑ رہے تھے' ان کے پیر اکھڑ گئے --- ان کے حوصلے پست ہو گئے --- ان کی قوتیں جواب دے گئیں...... ان کے پیر ڈگمگا گئے --- ان کے جسم لرزہ براندام ہو گئے --- کمزوریاں آ گئیں --- ہر طرف پسپائیاں آ گئیں --- پریشانیوں نے گھیر لیا --- ہر طرف پریشانی کے بادل امڈ آئے --- بعض نے تو کہا' جب جہانوں کے پیر ہی نہیں رہے تو اب ہم نے لڑ کر کیا کرنا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○ (آل عمران: ١٤٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے نبی کے یارو! اگر نبی علیہ السلام فوت ہو جائیں یا شہید ہو جائیں' تو کیا تم اسلام سے منحرف ہو جاؤ گے' جو اتنا ہی گھبرا کر اسلام چھوڑ دے گا تو اس نے اپنا ہی نقصان کرنا ہے' اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑنا۔

میرے برادر! ادھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آ کر جہانوں کے پیر کو دیکھتے ہیں تو ان کی پریشانی دور ہوتی ہے' صحابہ آقا علیہ السلام کو اٹھا کر خون صاف کرتے ہیں تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جان میں جان آتی ہے' آپ اٹھ کر چلتے ہیں اور فرماتے ہیں' میں اپنے یاروں اور وفاداروں کا تو پتہ کروں آقا علیہ السلام دیکھتے ہیں کہ میدان احد میں ایک لاش پڑی ہوئی ہے' آگے جاتے ہیں تو ایک اور لاشہ پڑا ہوا ہے' آگے قدم اٹھاتے ہیں تو ایک اور لاش پڑی ہوئی ہے۔

ادھر جاتے ہیں تو دس لاشیں تڑپ رہی ہیں...... ادھر جاتے ہیں تو بیس لاشیں تڑپ رہی ہیں۔

ادھر جاتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک لاشہ پڑا ہوا ہے۔

اس کا ناک بھی کوئی نہیں...... اس کے کان بھی کوئی نہیں...... اس کی زبان بھی کوئی نہیں...... اس کی آنکھیں بھی کوئی نہیں...... اس کے ہاتھ بھی کوئی نہیں۔

اس کا سینہ بھی چیر کر اندر سے دل نکال کر چبایا ہوا ہے' آقا علیہ السلام نے غور سے دیکھا' سمجھ نہیں آتی' لاش پہچانی نہیں جاتی' بتانے والوں نے بتایا' آقا! یہ آپ کا دودھ کا بھائی اور سگا چچا سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں' جہانوں کے پیر لاش پر کھڑے ہیں' آپ کے پاس سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے بھانجے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے ہیں' آقا علیہ السلام زار و قطار رو رہے ہیں لیکن بے صبری اور بے ثباتی نہیں' کوئی جزع و فزع اور سینہ کوبی نہیں' میرے نبی نے دور نظر دوڑائی تو دیکھا کہ میری سگی پھوپھی اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا چلی آ رہی ہے' آقا علیہ السلام نے فرمایا: زبیر رضی اللہ عنہ وہ تیری اماں چلی آ رہی ہے' جا کر میری پھوپھی صفیہ اور اپنی اماں کو روک دے کہ اماں آگے آنے کی اجازت نہیں۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ جا کر اپنی اماں سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو ملتے ہیں اور کہتے ہیں اماں! جہانوں کے پیر نے آپ کو آگے آنے کی اجازت نہیں دی۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اے میرے بیٹے زبیر! جا کر میرے بھتیجے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دو کہ مجھے بھائی کو دیکھنے کی اجازت دی جائے' بھائی نے خاک میں چھپ جانا ہے' پھر بھائی نے بہن کو نظر نہیں آنا' آج آخری دیدار تو کر لینے دو' بہنوں کو بھائیوں کی بڑی کی ہوتی ہے' مجھے بھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمزہ رضی اللہ عنہ کو آخری مرتبہ دیکھ لینے دو۔

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کرتے ہیں' میرے آقا! اماں جی کہتی ہیں کہ مجھے بھائی دیکھنے کی اجازت دی جائے' اجازت دے دی گئی' بہن صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی حمزہ رضی اللہ عنہ کے لاش پر آ کر دیکھتی ہے کہ بھائی کا کان بھی کوئی نہیں' ناک بھی کوئی نہیں' ہندہ نے دل نکال کر چبالیا ہے اور کان' ناک کاٹ کر اپنے گلے کا ہار بنالیا ہے' بہن آ کر بھائی کا مسخ شدہ چہرہ اور مثلہ کیا ہوا جسم دیکھ کر کہتی ہے' اے بھائی! میں تجھ پر رونے اور پیٹنے کے لئے نہیں آئی' میں تو تجھے مبارک دینے کے لئے آئی ہوں۔ ❶

اللہ! حشر کے میدان میں جہاں شہیدوں کی مائیں آئیں گی' وہاں شہید بھائیوں کی بہنیں بھی آئیں گی۔

وہاں ایک ماں آئے گی کہ میں فلاں شہید بیٹے کی ماں ہوں۔
وہاں ایک بہن آئے گی کہ میں فلاں شہید بھائی کی بہن ہوں۔
وہاں میں بھی آؤں گی کہ اللہ میں حمزہ بھائی کی بہن ہوں۔
سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:
میں تجھے مبارک دینے کے لئے آئی ہوں کہ تیرا خون۔

رب کے کام آیا --- رب کے قرآن کے کام آیا --- رب کے دین کے کام آیا --- رب کی توحید کے کام آیا --- اور مصطفےٰ علیہ السلام کی شریعت کے کام آیا۔

آج میں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ اتنا نقصان کیوں ہوا ہے' اس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے یہ سارا نقصان' اختلاف اور نبی علیہ السلام کا حکم چھوڑنے کی وجہ سے ہوا ہے' رب کا قرآن کہہ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے نبی کے صحابہ کی جماعت جب تم نے اختلاف کر لیا' بعض کہنے لگے' درہ چھوڑ دو' اور بعض کہنے لگے' نہ چھوڑو' تم میں اختلاف پڑ گیا' تم نے نبی علیہ السلام کے فرمان کی پرواہ نہ کی' پھر جو ہوا وہ تم سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا' تم سے یہ غلطی ہوگئی' مجھے تو پتہ تھا کہ ایک گروہ ایسا پیدا ہوگا' جس نے.....

❶ الرحیق المختوم ص ۳۸۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری غلطیاں ہی نکالتے رہنا ہے...... تم میں کیڑے ہی ڈالتے رہنا ہے...... تم پر حملے ہی کرتے رہنا ہے۔

اس لئے جو غلطی تم سے میدان احد میں ہوئی ہے' میں نے اس غلطی پر معافی کا قلم پھیر دیا ہے۔ دیکھئے! اختلافات اور نبی علیہ السلام کا فرمان چھوڑنے کی وجہ سے دنیا میں نقصان ہوا اگر۔

یہ نقصان دور کرنا چاہتے ہو...... اپنی زبوں حالی کا مداوا چاہتے ہو۔

ان ساری پریشانیوں کا علاج ڈھونڈنا چاہتے ہو۔

تو اس کا ایک ہی حل ہے' اللہ تعالیٰ کا قرآن اور نبی علیہ السلام کا فرمان پکڑ لو' اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر قائم رکھے' مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

سب تھیں افضل اعلیٰ نعمت کارن اہل ایماناں
اک قرآن محمد دوجا' سرور دوہاں جہاناں
جس نوں دوویں ایہہ ہتھ آئیاں اوہنے پائیاں سب بھلائیاں
اینہاں دوہاں دا دامن پھڑیاں رحمت جھڑیاں لائیاں
جو قرآن حدیث تے عمل کرن' او دوہیں جہانیں تارے
جو کرن خلاف قرآن حدیثوں بخت اوہناں دے مارے

یہ ہے مسلک اہلحدیث' اس میں جو بھی ملاوٹ کرے گا' وہ ملاوٹ ہی ہوگی۔

بے شک امام کے قول کی کر...... بے شک پیر کے قول کی کر...... بے شک بزرگ کے قول کی کر...... بے شک مفتی کے قول کی کر...... بے شک مولوی کے قول کی کر۔

آج میں اللہ تعالیٰ اور مصطفےٰ علیہ السلام کے فرمان کے مطابق فیصلہ دینا چاہتا ہوں' کعبہ کے رب کی قسم ہے' بے شک آدم نبی کے قول کی ملاوٹ کر...... بے شک نوح نبی کے قول کی ملاوٹ کر...... بے شک ابراہیم نبی کے فرمان کی ملاوٹ کر...... بے شک موسیٰ نبی کے فرمان کی ملاوٹ کر۔

جو بھی کتاب وسنت میں نئی چیز ڈالے گا' وہ ملاوٹ ہوگی' دین خالص نہیں رہے گا۔

آپ میں سے کوئی آدمی کہے گا' کیا نبی کی بات بھی ملاوٹ ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے! ایک آدمی خالص کلو دودھ لیتا ہے اور پھر اس میں ''جوہڑ'' کا پانی ڈالتا ہے اور دوسرا آدمی کلو دودھ لے کر اس میں مسجد کی ٹوٹیوں کا پانی ڈالتا ہے' وہ کہتا ہے' تو نے جوہڑ کا پانی ڈالا ہے' اس لئے تیری ملاوٹ ہے اور میں نے مسجد سے ڈالا ہے' اس لئے میرا خالص ہے۔

میرے بھائی! بیشک پانی جوہڑ کا ڈال یا مسجد کا' یہ ملاوٹ ہے' بات جلدی ختم کرتا ہوں' ایک آدمی خالص دودھ لے کر اس میں زم زم کا پانی ڈالتا ہے' کعبہ کے رب کی قسم ہے۔

جوہڑ کا ڈالے' تب بھی ملاوٹ ہے..... مسجد کی ٹوٹیوں کا ڈالے' تب بھی ملاوٹ ہے۔

ٹینکی کا ڈالے' تب بھی ملاوٹ ہے..... دریائے راوی کا ڈالے' تب بھی ملاوٹ ہے۔

اور اگر زم زم کا ڈالے تو پھر بھی ملاوٹ ہے۔

وہ دودھ خالص نہیں رہے گا' اسی طرح اگر رب کریم کے قرآن اور نبی علیہ السلام کے فرمان میں اماموں' مولویوں اور پیروں کا فتویٰ ملا تو دین خالص نہیں رہے گا' اگر خالص دین لینا ہے تو وہابیوں سے لیں۔

الحمدللہ! خالص ہمارے پاس ہے' ہماری دو کانوں پر ڈالڈا ''ہکتا'' ہی نہیں' کیا مشرق و مغرب میں ڈالڈا والی دوکانیں اور تھوڑیں ہیں' ہم خالص دیسی گھی کا چمچہ دیں تو پاخانے لگتے ہیں' یہ میرا قصور نہیں' بلکہ تیرے معدے کو ہی ڈالڈا ''رچا'' ہوا ہے۔

دیکھئے! مجھے خنجر لگتے ہیں --- چھریاں لگتی ہیں --- حملے ہوتے ہیں --- اور میرے قتل کے منصوبے اس لئے بنتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ یزدانی! تو خالص دیسی گھی کا چمچہ دیتا ہے' وہ ہم کو راس نہیں' ہمیں پاخانے لگ جاتے ہیں۔

میرے برادر! یہ قصور یزدانی کا ہے یا تمہارے معدوں کا' میں نے تو دیسی دینا ہے' جو بیبیاں پیدا ہوتے ہی بچوں کو دودھ میں پانی ملا کر پلاتی ہیں' اگر وہ کہیں بھول کر خالص دودھ کا فیڈر دے دیں تو بچے کو پاخانے لگ جاتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ اس کو دودھ ہی ملاوٹ والا لگایا گیا ہے' جس دن بی بی بغیر پانی کے دودھ پلائے گی' وہ بچے کو نہیں سکھائے گا' بالکل اسی طرح یہ پیدا ہوتے ہی فقہ پر لگ گئے --- کنز قدوری پر لگ گئے --- اماموں کے اقوال پر لگ گئے --- ہم ان کو جب دیسی گھی کا چمچہ دیتے ہیں تو وہ ان کو راس نہیں آتا' اب کیا خیال ہے کہ دینا چھوڑ دیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنیں! ہم کتاب و سنت کا خالص دیسی گھی پہنچاتے ہی رہیں گے۔

میرے بابا جی رحمہ اللہ فرماتے ع

واہ واہ باغ محمدی سوہنا تے جس دا مالی سوہنا
سید اشرف سب جگ نالوں او پاک جمالوں سوہنا
آن ملے نے باغ محمدی نیک نصیب جنہاں دے
مشرک بدعتی ایس گلزاروں پرے پرے رہ جاندے
یا رب کر منظور دعائیں تو فضلاں دا سائیں
باغ محمدی اندر رکھیں ایہدے نال اٹھائیں
سدھا رستہ سڑک محمدی میں کی صفت سناواں
آ جاؤ رل جاؤ قرآن حدیث ایں رحمت ٹھنڈیاں چھاواں

پروانو! وقت کافی ہو چکا ہے' میں ان الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں' یار زندہ صحبت باقی' اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے قرآن اور نبی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ۔
وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ۔ وَالشَّاکِرِیْنَ۔
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

❀❀......❀❀❀......❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شانِ کوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

(الکوثر: ۱-۳)

''بیشک ہم نے عطا کیا ہے آپ کو کوثر' پس نماز پڑھو واسطے اپنے رب کے اور قربانی کرو' یقیناً دشمن تمہارا ایہی ہے دم کٹا۔''

سامعین محترم! اللہ رحیم و کریم کی کتاب مبین میں سے جس مقام عظیم کا ترجمہ میں نے اس وقت عام فہم اپنی اور آپ کی زبان میں آپ کے گوش گذار کیا ہے' پہلے اس مقام کی پہچان فرمالینا' یہ مقام عالی شان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پر رحمت کتاب کا تیسواں سیپارہ' سورۃ کا نام سورۃ الکوثر ہے' اس سورۃ کو میرے اور تمہارے خالق و مالک نے میرے اور تمہارے پیر و مرشد --- نبی زماں --- حامل قرآں --- ماہ درخشاں --- جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر مکہ معظمہ میں نازل فرمایا' میں اپنی معروضات کو اسی سورۃ کے تحت مرکوز رکھوں گا' اے اللہ جو سنایا جائے اور جو سنا جائے' ہمیں اس پر عمل کی توفیق عنایت فرمانا۔

اس سورۃ کے نازل ہونے کا پس منظر' تہہ منظر اور پیش منظر یہ ہے کہ آمنہ کے لال --- پیکر حسن و جمال --- صاحب شرف و کمال اور ساری کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو رب کائنات نے مکی زندگی میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے عطا کئے' یہ چاروں بیٹیاں جوان ہوئیں' چاروں کے نکاح ہوئے' اور چاروں ہی گھر بار والی بنیں لیکن تینوں بیٹے عطا کرنے والے نے عطا کر کے اپنی امانت بچپن میں ہی واپس لے لی' اس کو کون کہے کہ اس طرح نہیں' اس طرح کر۔

میرے بھائی! جب یہ تینوں بیٹے یکے بعد دیگرے فوت ہو گئے' تو مکہ کے کافروں کے لئے معنے اور طعنے بن گئے' آ کر کہتے ہیں اے محمد (ﷺ) بیٹوں کے ساتھ نام رہتا ہے اور بھائیوں کے ساتھ بازو ہوتے ہیں' تیرے تینوں بیٹے ہی فوت ہو گئے ہیں اور بیٹیاں ہی رہ گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں' جب تک تو زندہ ہے تیرا نام زندہ ہے' جب تو بھی دنیا سے کوچ کر جائے گا تو تیرا نام ونشان بھی مٹ جائے گا؟

آقا علیہ السلام کو ایک بیٹوں کی جدائی کا صدمہ ہے اور ایک کافروں کے طعنوں کا صدمہ ہے' ان طعنوں نے میرے نبی علیہ السلام کے دل کے زخموں پر نمک پاشی کا کام کیا' نبی علیہ السلام بڑے مغموم ہیں' آپ کا دل ٹوٹا ہوا ہے کہ اللہ تو دے اور تو لے' زندگی موت کے فیصلے آسمانوں پر ہوتے ہیں' نرینہ اولاد تو نے دی اور واپس لے لی' یہ طعنے دیتے ہیں' میرے محبوب کا دل شکستہ ہے' آقا علیہ السلام حزیں خاطر ہیں' اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر نبی علیہ السلام پر اس سورت کو نازل فرمایا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ○ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ○

(الکوثر: ۱-۳)

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ کے حقیقی بیٹے وفات پاگئے ہیں تو آپ نہ گھبرائیں' انہوں نے کہا ہے تیرا نام ونشان مٹ جانا ہے' میں آپ کو روحانی اولاد اتنی کثیر عطا کردوں گا جو قیامت کی دیواروں تک آتی رہے گی اور آپ پر درود وسلام کی بارشیں برساتی رہے گی' جب تک آپ کی روحانی اولاد آتی رہے گی' آپ پر درود وسلام کے پھول نچھاور کرتی رہے گی' کائنات کے ذرّہ ذرّہ پر آپ کا نام گونجتا رہے گا--- چمکتا رہے گا--- دمکتا رہے گا--- پھیلتا رہے گا--- پھولتا رہے گا--- اور دنیا کی کوئی طاقت آپ کا نام نہیں مٹا سکے گی۔

پیارے! ''وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ'' آپ کا نام تو کائنات کے ذرہ ذرہ پر روشن ہو جائے گا' ''إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ'' تو دم کٹا اور بے نسلا نہیں' آپ کا دشمن دم بریدہ اور بے نسلا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے میرے مصطفےٰ علیہ السلام کی فوراً دل بستگیاں فرمادیں!

قدم قدم پر اللہ تعالیٰ' مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتا ہے۔

قدم قدم پر اللہ تعالیٰ میرے نبی کا ڈیفنس کرتا ہے۔

نفس نفس کے ساتھ اللہ تعالیٰ میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

نفس نفس پر اللہ تعالیٰ میرے نبی علیہ السلام کی دل بستگیاں کرتا ہے۔

اگر رب کریم نہ کرے تو اور کون کرے۔

ایک دن ایک کافر آیا اور کہتا ہے' اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) معاذ اللہ تیرا ہاتھ ٹوٹ جائے' تو تباہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے' دیکھیں رب کریم دفاع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ (اللهب: ۱۔۵)

ایک اور موقع آیا' نبی علیہ السلام پر کچھ دن کے لئے وحی کا آنا بند ہو گیا تو عاص بن وائل اینڈ کمپنی آتی ہے' کہتی ہے' اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا رب تجھ سے ناراض ہو گیا ہے' رب تجھے چھوڑ گیا ہے' اب میرا رب جواب دیتا ہے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ (الضحی: ۱۔۳)

مجھے ضحیٰ کی قسم' مجھے رات کی قسم' جب چھا جاتی ہے' اے محبوب' آپ کو رب کریم نے چھوڑا بھی نہیں اور ناراض ہوا بھی نہیں!

ابھی آپ دنیا پر آئے ہی نہیں کہ آپ کا باپ آپ کو چھوڑ گیا' لیکن "مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝" میں نے تو اس وقت بھی آپ کو نہ چھوڑا۔

تمام دودھ پلانے والیاں آپ کو چھوڑ گئیں' لیکن "مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝" میں نے آپ کو اس وقت بھی حلیمہ کی جھولی میں ڈال دیا۔

آپ چھ سال کے تھے کہ آپ کی والدہ بھی چھوڑ گئی لیکن "مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝" میں نے اس وقت بھی آپ کو نہ چھوڑا۔

آپ آٹھ سال کے تھے کہ آپ کا دادا بھی آنکھیں پھیر گیا لیکن "مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝" میں نے اس وقت بھی آپ کو نہ چھوڑا۔

آپ ذرا اور بڑے ہوئے تو آپ کے چچے تائے بھی آنکھیں پھیر گئے لیکن "مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝" میں نے اس وقت بھی آپ کو نہ چھوڑا۔

آپ کو نبوت ملی تو اپنے بھی بیگانے اور بیگانے بھی بیگانے' لیکن "مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝" میں نے اس وقت بھی آپ کو نہ چھوڑا۔

پیارے! اگر میں چھوڑ دیتا تو بدر میں آپ کی مدد کون کرتا۔

اگر میں چھوڑ دیتا تو احد میں آپ کی امداد کون کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر میں ناراض ہو جاتا تو خندق میں آپ کی نصرت کون کرتا۔
اگر میں چھوڑ دیتا تو خیبر میں آپ کو زہر سے کون بچاتا۔
اگر میں چھوڑ دیتا تو مکہ میں آپ کو فاتح کون بناتا۔
اگر میں ناراض ہو جاتا تو آپ کو ساتوں آسمان کی سیر کون کراتا۔
اگر میں ناراض ہو جاتا تو ہجرت کی رات آپ کو کون بچاتا۔

آپ کو سب چھوڑ گئے' آپ کے رشتہ دار چھوڑ گئے' آپ کی برادری چھوڑ گئی لیکن "مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى o" میں نے نہ چھوڑا اگر میں چھوڑ دیتا تو آپ کے سر پر نبوت کا تاج کون رکھتا' اللہ تعالیٰ قدم قدم پر مصطفےٰ علیہ السلام کی دل بستگیاں فرمارہے ہیں۔

یہاں دیکھیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ o" جہاں کوئی اہم موقع آتا ہے' میرے رب اس مقام کا آغاز لفظ "اِنَّـا" کے ساتھ کرتے ہیں' قرآن نازل کرنا ہے تو آواز آتی ہے!

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ o (القدر: ١) لفظ "اِنَّا" آیا ہے

ایک اور مقام پر فرمایا:

حٰمٓ o وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ o اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ o فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ o اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ o (الدخان: ١۔٥)

پھر لفظ "اِنَّا" آیا ہے۔

میرے بھائی' ایک اور مقام ہے' اللہ تو نے یہ قرآن کس پر نازل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا o لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا o (الفتح: ٨۔٩)

لفظ "اِنَّا" پھر آیا ہے۔

ایک اور مقام ہے' اللہ تو نے اس قرآن کو اتار کر کیا کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ o (الحجر: ٩)

میرے بھائی! مکہ فتح ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی خوشی ہے' اب اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ○ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ○ (الفتح: ۱-۲)

قلعہ والو!

کون اِنَّا یہ زمینوں اور آسمانوں کا پیدا کرنے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا یہ آفتاب اور ماہتاب کا چمکانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا یہ ندی اور نالے موجزن کرنے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا یہ باغات اور فصلات سرسبز و شاداب بنانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا سونے اور چاندی کی کانیں پیدا کرنے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا اپنے آدم کی توبہ قبول کرنے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا اپنے نوح کی کشتی جودی پہاڑ پر لگانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا اپنے خلیل کو چیخا سے بچانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا اپنے اسماعیل کو چھری کے نیچے سے بچانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا کنویں میں گرے یوسف کو نکال کر تختوں پر بٹھانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا چلتے نیل سے خشک پاؤں موسیٰ کو پار لگانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا یہودیوں سے اپنے عیسیٰ کو بچانے والا اِنَّا۔

کون اِنَّا آمنہ کے لال کو یتیم پیدا کر کے ساتوں آسمانوں کی سیر کرانے والا اِنَّا۔

اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ (الکوثر: ۱)

امام رازی نے تفسیر کبیر میں ''الکوثر'' کے کئی معنی کئے ہیں، دیگر مفسرین نے بھی بہت کئے ہیں:

اَلْكَوْثَرَ، میں نے آپ کو کثیر امت دی ہے۔

اَلْكَوْثَرَ، میں نے آپ کو خیر کثیر دی ہے۔

اَلْكَوْثَرَ، میں نے آپ کو قرآن پاک دیا ہے۔

اَلْكَوْثَرَ، میں نے ختم نبوت کا تاج دیا ہے۔

اَلْكَوْثَرَ، میں نے کہکشاں گیر نبوت دی ہے۔

اَلْكَوْثَرَ، میں نے آپ کو حوض کوثر دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْکَوْثَرَ' میں نے مقام محمود دیا ہے۔

اَلْکَوْثَرَ' میں نے مقام شفاعت دیا ہے۔

میرے بھائی اور میرے برادر' میری ہمشیر اور میرے ویر! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ" اے میرے محبوب! میں نے آپ کو کوثر عطا کر دیا ہے' اے اللہ حوض کوثر کا پانی ہماری قسمت میں بھی فرما۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: میرے حوض کوثر کے پیالے اور آبخورے آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہوں گے۔

اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْیَضَ مِنَ اللَّبَنِ وَاَبْرَدَ مِنَ الثَّلْجِ۔ [1]

میرے حوض کوثر کا پانی دودھ سے سفید' برف سے ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اور کس کی قسمت میں ہوگا' اے اللہ میں تو دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کی قسمت میں فرما۔

میں نہیں کہتا' قرآن کہتا ہے۔ میں نہیں کہتا' صاحب قرآن کہتا ہے۔

میں نہیں کہتا' حامل قرآن کہتا ہے۔ میں نہیں کہتا' رب رحمٰن کہہ رہا ہے۔

میرے بھائی! ہر ایک کی قسمت میں ہوگا لیکن اس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے' تین گروہوں کی قسمت میں نہیں ہوگا۔

(۱) مشرک کی قسمت میں نہیں ہوگا۔ (۲) بدعتی کی قسمت میں نہیں ہوگا۔

(۳) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن کی قسمت میں نہیں ہوگا۔

امام قطب الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت نوٹ کی ہے وہ فرماتے ہیں!

وَعَلٰی اَحَدِ جَوَانِبِیْهِ اَبُوْبَکْرٍ وَعَلَی الثَّانِیَةِ عُمَرُ وَعَلَی الثَّالِثَةِ عُثْمَانُ وَعَلَی الرَّابِعَةِ عَلِیٌّ مَنْ اَبْغَضَ اَحَدًا مِّنْهُمْ......

میرے حوض کوثر کے چار کنارے ہوں گے' میرا منبر حوض کوثر پر ہوگا' اور میرے منبر کے!

ایک کنارے پر میرا صدیق رضی اللہ عنہ ہوگا۔ دوسرے کنارے پر میرا فاروق رضی اللہ عنہ ہوگا۔

تیسرے کنارے پر میرا عثمان رضی اللہ عنہ ہوگا۔ چوتھے کنارے پر میرا علی رضی اللہ عنہ ہوگا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ان چاروں میں کسی ایک سے بھی عداوت رکھے گا' تو وہ میرے

---

[1] سنن ترمذی ۔ کتاب الزهد ۔ باب ماجاء فی صفة اوانی الحوض ، رقم الحدیث ، ٢٤٤٤ ۔ سنن ابن ماجه ۔ کتاب الزهد باب ذکر الحوض ۔ رقم الحدیث ٤٣٠٣ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوض کوثر سے پانی نہیں پی سکے گا' اللہ تعالیٰ آپ کو نبی ﷺ کے پروانوں کا سچا پروانہ بنائے۔
قرآن کہتا ہے:

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝ (الفرقان:٢٧۔٣٠)

اللہ والو!

تجھے نہیں پتہ چلا کہ یہاں کیا فیصلے ہو رہے ہیں۔
تجھے نہیں پتہ چلا کہ یہاں کیا قانون بنائے جا رہے ہیں۔
تجھے نہیں پتہ چلا کہ یہاں کیا پچھتاوے پڑے ہوئے ہیں۔
تجھے نہیں پتہ چلا کہ یہاں کیا افسوس ہو رہے ہیں۔
محشر کے دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا' اللہ ظالم کون؟

اب اگر میں لفظ ''ظالم'' قرآن پاک سے تلاش کرنا شروع کر دوں تو اللہ ذوالجلال کی قسم ہے' راتیں ختم ہو جائیں اور دن چڑھ جائیں۔ سن لیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ (البقرة: ٥٩)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم یہاں سے سجدہ کرتے ہوئے گذرنا اور کہنا ''حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ'' اللہ بخش دے' یہ کہو گے تو میں بخش دوں گا' انہوں نے اس طرح کیا کہ اس کے بھی الٹ کیا اور حطة کی جگہ حنطة کہنا شروع کر دیا یعنی روٹی چاہیے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری کہی ہوئی بات کو بدلنے والے بھی ظالم ہیں۔

ابھی سمجھ نہیں آئی تو آؤ میں آپ کو قرآن پاک کی سیر کراؤں' ایک نبی ہے اور وہ دنیا سے جانے لگا ہے' وہ کہتا ہے' اے میرے بیٹے' میری زندگی تو ختم ہو رہی ہے' آخری سانس ہیں' حیاتِ دنیا کا وقت پورا ہو گیا ہے' میں نے زندگی کے سب موتی گن لیے ہیں' اب میں دنیا سے جا رہا ہوں' بیٹا پوچھتا ہے' ابا جی! مجھے کیا حکم ہے' باپ کہتا ہے۔ بیٹا' مجھے ایک ہی فکر ہے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○ (لقمان: ١٣)

اے زمیندارو' کاشتکارو' تاجرو' سوداگرو! آپ اور میں مرنے کا وقت آئے تو کہتے ہیں' بیٹا فلاں دوکان سنبھال لے--- فلاں مربع تیرا--- فلاں دوکان تیری--- فلاں مکان تیرا یہ اس طرح کر لینا اور وہ اس طرح کر لینا لیکن یہ نبی دنیا سے جانے لگا ہے تو اس کو کوئی فکر نہیں' نہ پراپرٹی کا--- نہ جائیداد کا --- نہ مربعوں کا --- نہ زمینوں کا--- نہ کاروبار کا--- بلکہ اس کو صرف ایک ہی فکر ہے کہ "لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ" بیٹا میں تو دنیا سے جا رہا ہوں' میرے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ماتھا کہیں غیروں کے آگے نہ جھکا دینا۔

آپ بھی وعدہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ماتھا کسی اور کے آگے نہیں جھکائیں گے۔

فرمایا: بیٹا یہ جبین نیاز کسی غیر کے آگے نہ گرانا' کسی اور کی چوکھٹ پر نہ جھکانا' جس نے یہ سر دیا ہے اس کے آگے جھکانا' اللہ کریم نے تجھے ماتھا دیا ہے تو اپنے لئے دیا ہے۔

دیکھئے جی! تمام جانور--- سب حیوان--- سب موذی--- سب درندے' اونٹ اتنا اونچا' ہاتھی اتنا بڑا' گدھا' گھوڑا' کتا' بلا جب روٹی' چارہ یا گوشت وغیرہ کھاتے ہیں تو اس کے آگے سر گراتے ہیں۔

میرے بھائی!

اونٹ چارہ کھاتا ہے تو چارے کے آگے سر جھکاتا ہے۔

گھوڑا "پھک" کھاتا ہے تو اس کے آگے سر جھکاتا ہے۔

بھینس چارہ کھاتی ہے تو چارے کے آگے سر جھکاتی ہے۔

میں قربان جاؤں' جب انسان تیری باری آئی تو میرے رب کریم نے فرمایا' کہ اے میرے بندے روٹی کے آگے سر نہ گرانا' تجھے دو فٹ لمبا ہاتھ دیا ہے' ہاتھ سے لقمہ توڑ کر مونہہ میں ڈال لے' اگر پیاس لگی ہے تو گلاس بھر کر مونہہ کے پاس لے آ' اپنا چہرہ روٹی اور گلاس کے آگے نہ جھکانا' جو بھی جانور حیوان ہے' جب کھانے لگتا ہے تو اپنی خوراک کے آگے ماتھا جھکاتا ہے' انسان کی باری آئی ہے تو اس کو ہاتھ دیا ہے' یہ توڑ کر مونہہ میں ڈالتا ہے۔

آواز آتی ہے' یزدانی بات یہ ہے میں بتانا یہ چاہتا ہوں' روٹی کے آگے ماتھا نہ جھکا' روٹی دینے والے کے آگے جھکا ع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکا غیراں دے در تے سر جھکانا چھوڑ دے

منتاں من کے غیراں دیاں رب نوں رسانا چھوڑ دے

ولیاں سجدے رب نوں کیتے تو بھی سجدہ رب نوں کر

سجدہ کر کے رب دا تو سرخرو ہو کے تے مر

ولیاں ایہہ نئیں آکھیا' سجدہ تو قبراں تے کر

مشرکا ولیاں اتے ایہہ بہتان لانا چھوڑ دے

حلوہ کھاویں حق چھپاویں ایہہ اگ دی لگام ہے

خنجر کھاویں حق سناویں ایہہ رب دا انعام ہے

حلوہ کھاویں' حلوہ کھاون چھوڑ دے

مشرکا غیراں دے در تے سر جھکانا چھوڑ دے

منتاں من کے غیراں دیا رب نوں رسانا چھوڑ دے

یہ دیکھ لیں! ایک صبح کی نماز ہے--- ایک ظہر کی نماز ہے--- ایک عصر کی نماز ہے--- ایک مغرب کی نماز ہے--- ایک عشاء کی نماز ہے--- ایک جمعہ کی نماز ہے--- ایک عید کی نماز ہے۔ میرے بھائی! اس میں بھی سجود' اس میں بھی سجود' ایک نماز جنازے کی ہے' جس میں سجدہ کوئی نہیں' اللہ والے! پوچھتے ہیں بات کیا ہے؟

جواب آتا ہے' یزدانی بات یہ ہے کہ تو نے جنازے کی نماز میں سجدہ نہیں کرنا۔

اللہ کیوں نہیں کرنا؟

آگے نبی کا جنازہ ہے' فرمایا تب بھی نہیں کرنا...... اللہ ولی کا جنازہ ہے' فرمایا تب بھی نہیں کرنا۔

اللہ مفتی کا جنازہ ہے' فرمایا تب بھی نہیں کرنا...... اللہ امام کا جنازہ ہے' فرمایا تب بھی نہیں کرنا۔

اللہ ملنگ کا جنازہ ہے' فرمایا تب بھی نہیں کرنا۔

اس لئے کہ اس کا جنازہ زمین سے چار فٹ اونچا ہے' بے شک پانچ فٹ اونچا ہے' بے شک زمین پر پڑا ہوا ہے' چونکہ آگے میت پڑی ہوئی ہے اس لئے اسے سجدہ نہیں کرنا۔

اللہ والو! میں رب کا واسطہ دے کر جواب لینا چاہتا ہوں مجھے جواب دے کر جانا' جب میت زمین سے چار فٹ اونچی پڑی ہوئی ہے' اس وقت تو سجدہ نہیں کرنا اور جب زمین میں چار فٹ اندر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلی جائے پھر کس طرح جائز ہو گیا' پھر بھی جائز نہیں ہو سکتا اور ہم کرنے بھی نہیں دیں گے۔

نوائے وقت اخبار کی سروے رپورٹ ہے کہ پاکستان میں پچیس ہزار مزارات ایسے ہیں جن کو سجدہ ہو رہا ہے' بتلایئے کیا یہ پاکستان ہے یا شرکستان ہے' کیا اسے پاکستان یہ بنائے گا جو رنگون جا کر ''ٹل'' بجاتا ہے۔

ہمارے مخنث مولوی کہتے ہیں کہ حکمرانوں کے خلاف بات نہ کرو' اس سے کوئی پوچھے کیا وہ تیرا باپ لگتا ہے' کیا تو نے ادھر رشتہ کیا ہوا ہے' یہ رنگون جا کر ''ٹل'' بجاتا ہے اور یہاں لاہور آتا ہے تو ساری رات ہاتھ باندھ کر علی ہجویری کی قبر پر کھڑا رہتا ہے' (یہ لوگوں کے داتا صاحب ہیں' وہابیو تمہارے نہیں) بیوی کو ساتھ لے کر آتا ہے' مدینہ جاتا ہے تو وہاں ویسے رو رہا ہے کہ میں عمرہ اور حج کر آیا ہوں' جو خود مشرک اور قبر چٹو ہے' اللہ ذوالجلال کی قسم ہے' پنجاب کا گورنر قبروں کا مجاور ہے' ان لوگوں سے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ یہ پاکستان کو پاکستان بنائیں' پاکستان تب پاکستان بن سکتا ہے کہ یہاں مسلک اہل حدیث آئے --- رب کریم کا قرآن آئے --- نبی کریم ﷺ کا فرمان آئے۔

میں یہ بتا رہا تھا' رب فرماتے ہیں ''اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ'' پیارے' آپ کو کوثر دیا ہے۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں' شہد سے میٹھا --- دودھ سے سفید اور برف سے ٹھنڈا' قرآن کہتا ہے جو ظالموں کو نہیں ملنا' ظالم کی بات ہو رہی ہے!

نبی اپنے بیٹے کو وصیت کر رہا ہے۔

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○ (لقمان: ۱۳)

بیٹا شرک نہ کرنا کیونکہ اس سے بڑا ظلم اور اندھیر کوئی نہیں۔

میرے بھائی! اندھیرے دیکھ لیں' بادلوں کے اندھیرے --- اندھیروں کے اندھیرے --- راتوں کے اندھیرے --- قبروں کے بھی اندھیرے --- پانیوں کے بھی اندھیرے --- ہیں تو دریاؤں کے بھی اندھیرے --- ہیں تو بادلوں کے بھی اندھیرے --- لیکن اللہ ذوالجلال کی قسم ہے' سب ظلموں سے بڑا ظلم اور سب اندھیروں سے گہرا اندھیرا رب کریم کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

ابھی بھی نہیں سمجھے تو میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُنْتَقِمُوْنَ ٥ (السجدۃ: ۲۲)

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ۔ (الصف: ۷)

میرے بھائی! کئی ظلم ہیں لیکن اس مقام پر میرے رب نے بدعتی کو ظالم کہا ہے' قرآن کا سیاق وسباق پڑھ لیں' کوئی تفسیر لے آئیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ٥ (الفرقان: ۲۷)

ظالم قیامت کے دن اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا' کہے گا ہائے افسوس میں نے نبی کا راستہ چھوڑ کر دوسرے کے راستہ کو اختیار کیوں کیا' بدعتی نبی کا راستہ چھوڑتا ہے اور دوسرے کے راستہ کو اختیار کرتا ہے۔ یہ اس دن ہائے وائے کرے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ٥ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ٥ (الفرقان: ۲۸، ۲۹)

اللہ والو! اللہ تعالیٰ جلال میں آئے ہوئے ہیں' آدم علیہ السلام سے لے کر میرے مصطفیٰ علیہ السلام تک تمام نبی صفیں باندھ کر کھڑے ہیں' سب انسان رب کریم کے دربار میں پہنچے ہوئے ہیں اور نبی علیہ السلام حوض کوثر پر کھڑے ہیں' لوگ آ رہے ہیں جا رہے ہیں' پیالے بھر بھر کر نبی علیہ السلام پلا رہے ہیں--- صدیق پلا رہے ہیں--- فاروق پلا رہے ہیں--- عثمان پلا رہے ہیں--- حیدر کرار پلا رہے ہیں۔ (رضی اللہ عنہم) کہ ایک ٹولہ آ گیا' جن کے اور حوض کوثر کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی "حَتّٰى يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ" نبی علیہ السلام اس موقع پر فرمائیں گے!

يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ٥ (الفرقان: ۳۰)

اے میرے اللہ! اس میری قوم نے قرآن کو بھی چھوڑ دیا اور قرآن کے ساتھ مذاق بھی کیے۔ کنز الشیطان کہوں یا کنز الایمان کہوں' کہتے ہیں' متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب میں اس کا داخلہ کھولا جائے؟ کس طرح کھولا جائے' میں تو کہتا ہوں کہ یہاں بھی بند کیا جائے' یہ قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی زبر زیر نہیں بدل سکتے' انہوں نے کہا کہ قرآن تو بدل نہیں سکتے' ترجمہ ہی بدل دو۔

میرے بھائی! آپ پڑھے لکھے آئے ہیں --- سمجھدار آئے ہیں --- بڑے آئے ہیں --- چھوٹے آئے ہیں --- بزرگ آئے ہیں --- جوان آئے ہیں --- کوئی پروفیسر ہوگا --- کوئی ماسٹر ہوگا --- کوئی کلرک ہوگا --- کوئی افسر ہوگا --- کوئی عالم ہوگا --- کوئی طالب علم ہوگا --- میں آپ کو ایک بات بتانے لگا ہوں' کہ کنزالایمان کیا چیز ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الٓمّٓO ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ O الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ O (البقرۃ: ۱۔۳)

وہ لوگ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں' نمازیں قائم کرتے ہیں اور رب کے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں' یعنی زکوٰۃ اور صدقہ وغیرہ دیتے ہیں۔

یہ وہ ترجمہ ہے جو آمنہ کے لال علیہ السلام اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے لے کر آج تک ہم سنتے آئے ہیں۔

لیکن کنزالایمان میں مولوی لکھتا ہے۔

وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔

جو' تیجہ' ساتواں' گیارہویں اور چالیسواں دیتے ہیں۔

یہ ہے ایمان کا خزانہ' اس کا نام ہے کنزالایمان ترجمہ!

یہ جبرائیل علیہ السلام کی سمجھ میں نہیں آیا...... مصطفےٰ علیہ السلام کی سمجھ میں نہیں آیا۔

صدیق' فاروق رضی اللہ عنہما کی سمجھ میں نہیں آیا...... عثمان و حیدر کرار رضی اللہ عنہما کی سمجھ میں نہیں آیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سمجھ میں نہیں آیا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی سمجھ میں نہیں آیا۔

میں نے پہلے بتایا ہے کہ میرے نبی کی زندگی میں آپ کے تین بیٹے فوت ہوئے' تین بیٹیاں فوت ہوئیں اور ایک بیٹی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا فوت ہوئی۔

چچا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے' کہیں ستر شہید ہوئے' کہیں چودہ شہید ہوئے رضی اللہ عنہم۔ لیکن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا ساتواں اور چالیسواں نہیں کیا' قل نہیں پڑھے۔ میں آج ہی تیرا کر کے جاؤں گا' لیکن کوئی ماں کا لال نہیں دکھا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًاO (الفرقان: ۳۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابا جی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں (اللہ آپ کی قبر کو ٹھنڈا کرے) ع

حشر دہاڑے معلم ہوسی ایہہ مغرور دلیری
جدوں کہیا رسول خدا نے' ایہہ نئیں امت میری
قسم خدا دی جس دی طرفوں حضرت کنڈ کریسی
دور نکالو دوزخ ڈالو' حکم خداوند دے سی
کنڈ کریسی نبی خدا دا' جیوں خدا فرماوے
آ قرآن عدالت اندر آپ چلان کراوے

پروانو! یہ تو سکے بند بات ہے کہ حوض کوثر سے!
مشرک بھی پانی نہیں پی سکے گا...... بدعتی بھی پانی نہیں پی سکے گا۔
صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن بھی پانی نہیں پی سکے گا۔
اللہ آپ کو شرک' بدعت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عداوت سے بچائے۔
سن لیں! میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پیالے بھر بھر کر پلا رہے ہیں اور جو ایک دفعہ پی لے گا تو اسے پچاس ہزار سال تک پیاس نہیں لگے گی' مولانا رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ع

یا رب کر منظور دعائیں میل حبیب پیارا
شان جمال وکھاوے سوہنا اچیاں شاناں والا
یا رب مینوں سنے اولاداں سنے خویشاں سنے یاراں
یا امتی فرماوے سوہنا اچیاں شاناں والا
یا رب حشر اندر جدعاصی کرن پانی پانی
کوثر نال رجاوے سوہنا اچیاں شاناں والا

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○

(الکوثر: ۱-۳)

بھائی! یار زندہ صحبت باقی' چونکہ وقت بہت زیادہ ہوگیا ہے' میں ان الفاظ پر اکتفا کرتا ہوں' اللہ کریم مجھے اور آپ کو اپنے قرآن اور نبی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (النساء: ۱۵۷۔ ۱۵۸)

"اور اُن کا کہنا کہ بے شک ہم نے قتل کر دیا ہے، عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کو جو کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، حالانکہ نہیں قتل کر سکے اُس کو، اور نہ ہی وہ سولی چڑھا سکے ہیں اُس کو، اور لیکن شبہ ڈال دیا گیا ہے واسطے اُن کے، اور بے شک وہ لوگ جو اختلاف کرتے ہیں اِس میں، البتہ شک میں ہیں اِس معاملہ میں، نہیں ہے واسطے اُن کے کوئی خبر، مگر ہے پیچھے لگنا گمان کے، اور نہیں مار سکے عیسیٰ (علیہ السلام) کو یقیناً، بلکہ اُٹھا لیا ہے اُن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف، اور ہیں اللہ پاک غالب حکمت والے۔"

سامعین محترم! اللہ رحیم و کریم کی کتابِ مبین میں سے جس مقام عظیم کا ترجمہ میں نے اِس وقت عام فہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زبان کے ساتھ پیش کیا ہے، پہلے اِس مقام کی پہچان فرما لینا، یہ مقام عالی شان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پر رحمت کتاب سے سورۃ نساء کا مقام ہے۔

اللہ والو! کسی دوست نے یہ سوال بھیجا تھا کہ کتاب وسنت کی روشنی میں یہ ثابت کیا جائے کہ جنابِ عیسیٰ علیہ السلام کیا آسمان پر زندہ ہیں اور کیا آپ قربِ قیامت نازل ہونے والے ہیں، میں نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان شاء اللہ الرحمٰن میں اِس عنوان پر کچھ بیان کروں گا۔

آپ کے ملک میں اور بیرون ملک ایک ایسا فرقہ ہے، جن کا عقیدہ یہ ہے کہ آمنہ کے لال جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آ سکتا ہے۔

وہ ملک جس کو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور جس کے حصول کے وقت یہ نعرہ تھا کہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان کا مطلب کیا............ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اس ملک میں اللہ اور مصطفےٰ ﷺ کے علاوہ کسی تیسرے کا نظام نہیں چلے گا، چالیس سال کا طویل عرصہ گذر جانے کے باوجود وہ فرقہ جس کو ہم ''قادیانی'' کہتے ہیں وہ قیام پاکستان کا بھی مخالف، اسلام کا دشمن اور ختم نبوت کا ڈاکو ہے۔ اِس کے باوجود ہماری حکومتوں نے اس ٹولے کو اتنا نوازا ہے، جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

اخبار کا مطالعہ کرنے والے احباب جانتے ہیں کہ پاکستان میں کوئی ایسا محکمہ نہیں، اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ' ہر محکمہ کے بڑے بڑے افسر قادیانی ہیں، فوج میں بڑے بڑے جرنیل اور بڑے بڑے کرنیل مرزائی ہیں' محکمہ قانون لے لیں، محکمہ تجارت لے لیں، محکمہ صحت لے لیں، ملک کے جتنے بھی ادارے ہیں، اُن تمام پر اگر مسلط ہیں تو قادیانی مسلط ہیں۔

حکومت نے پچھلے دنوں یہ آرڈیننس جاری کیا ہے کہ کوئی قادیانی مسجد کے نام پر کوئی عمارت نہیں بنا سکتا، حکومت ایسی احمقوں کی جنت میں بستی ہے، آرڈیننس تو یہ جاری ہونا چاہیے تھا کہ کوئی مرزائی شخص مسجد کی طرح عمارت نہیں بنا سکتا۔

لیکن افسوس کہ حکومت کے آرڈیننس میں یہ ہے کہ مسجد نام نہیں رکھ سکتا، بہت فرق ہے، عیسائیوں کے گرجے اور یہودیوں کے معبد خانے مسجد کی طرز اور صورت کے نہیں۔

چاہیے تو یہ تھا کہ قادیانیوں کی جو مسجدیں بنی ہوئی ہیں، وہ مسلمانوں کے حوالے کریں، مسلمان اُن مساجد کو استعمال کریں، کوئی قادیانی مسجد نما عمارت کو استعمال نہیں کر سکتا، اور آئندہ کے لیے مسجد کی شکل یعنی محراب، مینار یا اس طرز کی کوئی عمارت نہیں بنا سکتا۔

حکومت ایسی اُلو ہے، اُس نے کہا ہے کہ اُنھوں نے جو مسجدیں بنائی ہوئی ہیں اُن کے نام بدل لو، مسجد نام نہ رکھو، اور جو جی چاہے نام رکھو، تمام کلیدی عہدوں پر جو قادیانی ہیں وہ اپنی مرضی کر رہے ہیں اور اُن اداروں میں زیادہ سے زیادہ قادیانی دخیل ہیں۔

اس کے باوجود حکومت آئے دن یہ راگ الاپتی ہے کہ ہم یہ کر رہے ہیں، لسٹیں تیار ہو گئی ہیں، قادیانیوں کے نام حاصل کیے جا رہے ہیں، اُن کی تطہیر کر دی جائے گی، لیکن آج تک تو حالات نے یہی ثابت کیا ہے کہ یہ سب اسلام اور قوم کے ساتھ فراڈ ہے، حکومت بے بس ہے، ایسی تفتیش کرنے کے حق میں نہیں ہے اور نہ ہی وہ اس طاقت میں ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ فرقہ وہ فرقہ ہے، جنہوں نے صرف ختم نبوت کا انکار ہی نہیں کیا، بلکہ ساتھ یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ (معاذ اللہ) مرزا قادیانی، عیسیٰ بن مریم ہے، تم جو کتابوں میں پڑھتے آئے ہو احادیث میں دیکھتے آئے اور علماء سے سنتے آئے ہو، کہ عیسیٰ علیہ السلام نے آنا ہے، وہ آچکا ہے، عیسیٰ علیہ السلام اور مسیح موعود یہ ہی ہیں، اور ساتھ ہی ساتھ انہوں نے یہ عقیدہ بھی گڑھ لیا ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سولی چڑھا دیئے گئے ہیں، جیسا کہ عیسائیوں نے اپنا یہ عقیدہ بنایا کہ سیدنا جناب عیسیٰ علیہ السلام ہم سب عیسائیوں کے گناہوں کا کفارہ میں مصلوب ہو گئے ہیں، اب قیامت تک آنے والے کسی عیسائی کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

میرے بھائیو! آج کے اس عظیم الشان خطبہ جمعہ میں چاہتا ہوں کہ اُس سوال کی وضاحت کردی جائے اور کتاب وسنت کی روشنی میں، میں یہ ثابت کروں گا کہ سیدنا جناب عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل کیے گئے ہیں، نہ سولی چڑھائے گئے ہیں اور نہ آج تک اُن کی وفات ہوئی ہے بلکہ آپ زندہ وحیات آسمان پر میرے رب کریم نے اٹھالیے ہیں اور آپ قرب قیامت نازل ہوں گے، اور ہمارے نبی محمد ﷺ کے روضہ پاک میں دفن ہوں گے، محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں عیسیٰ (علیہ السلام) ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) اور فاروق اعظم (رضی اللہ عنہ) ہم چاروں ہی قبر سے اٹھیں گے اور رب کریم کے دربار میں پیش ہو جائیں گے۔

ذرا توجہ کے ساتھ اس پیغام کو اپنے دل ودماغ کی تختیوں پر نوٹ کرلیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۝ (النساء: ۱۵۷ ـ ۱۵۸)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ماں کے پیٹ سے لے کر آسمان پر جانے تک، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، آپ کی ساری کی ساری زندگی اور سارے کا سارا دور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمات ہی ہیں۔

جناب عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو!

عیسیٰ علیہ السلام کا بچپن بھی نرالا ہے...... عیسیٰ علیہ السلام کی جوانی بھی نرالی ہے...... عیسیٰ علیہ السلام کا بڑھاپا بھی نرالا ہے...... عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی بھی نرالی ہے...... عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھانیا جانا بھی نرالا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے.....عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر رہنا بھی نرالا ہے.....عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا بھی نرالا ہے.....عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہوکر زمین پر رہنا سہنا بھی نرالا ہے.....عیسیٰ علیہ السلام کی وفات بھی نرالی ہے.....عیسیٰ علیہ السلام کا دفن ہونا بھی نرالا ہے۔

میں آپ کو ذرا پیچھے لے چلوں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (ال عمران: ٤٥ ـ ٤٦)

اے مریم! تجھے ایک بیٹے کی بشارت دی جارہی ہے اُس بچے کا نام عیسیٰ بن مریم ہو گا، وہ دنیا میں بھی اور قیامت کے دن بھی بڑی عزت، بڑے مرتبہ اور اللہ تعالیٰ کے مقربین میں سے ہوگا، وہ لوگوں کے ساتھ ماں کی گود میں بھی اور جوان ہوکر بھی بات کرے گا اور وہ بچہ بہت ہی نیک ہوگا۔

جب فرشتوں نے یہ بشارت دی تو سیدہ مریم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں!

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ (العمران: ٤٧)

اے میرے اللہ! میرے گھر بچہ کس طرح پیدا ہو جائے گا، مجھے تو کسی بشر نے چھوا ہی نہیں۔

اے مریم! یہ تو ہم بھی سمجھتے ہیں کہ تیرا نکاح نہیں ہوا، اور ہے بھی تو پاک دامن، لیکن جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو بغیر خاوند کے بھی اولاد دے سکتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے یہ بچہ دینے کا فیصلہ کرلیا ہے، وہ جو چاہے گا پیدا کردے گا۔

اب قرآن پاک کا ایک اور مقام نوٹ کرنے کے ساتھ ساتھ ایک اور بات سمجھ لیں، میرے رب کی ایک فطرت کا نظام ہے اور ایک قدرت کا نظام ہے، عام فطرت یہ ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ جب ایک مرد اور ایک عورت کا نکاح ہوگا تو پھر اولاد ہوگی، یہ رب کی فطرت اور قدرت ہے، لیکن جب رب کریم اپنی قدرت کے کرشمات دکھانا چاہتا ہے تو پھر اُس کی فطرت کا قانون ٹوٹ جاتا ہے، پھر رب کریم اپنی قدرت کا اِس طرح مظاہرہ کرتا ہے۔

ذرا غور فرمائیں! آگ کا کام ہے جلانا اور آگ کی فطرت بھی یہی ہے کہ وہ جلائے، لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ گل وگلزار بن جائے تو یہ آگ کی فطرت نہیں بلکہ رب کریم کی قدرت ہے۔

اگر آپ ابھی نہیں سمجھے تو میں ایک اور انداز سے سمجھاؤں، پانی کا کام ہے ڈبو دینا، اور ایک یہ کہ یہ ہوتا بھی بہنے والا ہے، اگر کسی وقت پانی نہ ڈبوئے، بلکہ حفاظت کرنے لگے، اور بجائے اس کے کہ پانی بہنے والا ہو، پانی میں پیر رکھنے سے پانی خشک ہو جائے تو یہ پانی کی فطرت نہیں بلکہ کریم رب کی قدرت ہے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام دریا سے گذرنے لگے تو عرض کرتے ہیں، اللہ کشتی بھی کوئی نہیں اور پل بھی کوئی نہیں، اب کیسے گذروں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! ''فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ'' اے میرے موسیٰ! اپنا عصا اس دریا کو مار دے، قرآن کہتا ہے، جس وقت عصاء دریا کو لگا تو اُسی وقت اُس بہتے ہوئے پانی میں بارہ خشک راستے بن جاتے ہیں، سیدنا موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو ساتھ لے کر بغیر کشتی اور پل کے خشک پاؤں دریا سے گذر جاتے ہیں۔

پروانو! اگر ابھی نہیں سمجھے تو آؤ میں سمجھاؤں، میرے رب نے سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کرلیا، میں پوچھتا ہوں کہ جو رب کریم آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے بنا سکتا ہے تو کیا وہ عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا نہیں کرسکتا۔

اب ذرا قرآن سن لیں، آج میں کوشش کروں گا کہ کثرت کے ساتھ آپ کو رب کا قرآن سنایا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ (مریم: ۱۶ ـ ۲۱)

سیدہ بی بی مریم رضی اللہ عنہا حجرہ میں بیٹھی ہوئی ہیں کہ اچانک جبرائیل امین علیہ السلام انسانی شکل میں حجرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں داخل ہو جاتے ہیں، سیدہ مریم رضی اللہ عنہا جب اچانک ایک مرد کو دیکھتی ہیں تو کہتی ہیں، اے آنے والے اگر تو بڑا نیک اور پرہیز گار ہے تو میں تجھ سے رب قدیر کی پناہ مانگتی ہوں۔

پروانو! سن لو یہاں ایک اور مسئلہ یہ بھی حل ہو گیا کہ نبی کی والدہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کتنی مقدسہ بی بی ہے، جس کے چرچے اور عظمتوں کے تذکرے اللہ تعالیٰ اپنے قرآن میں فرما رہے ہیں، سیدہ مریم رضی اللہ عنہا رب کی ولیہ ہیں، اللہ ذو الجلال کی قسم ہے، ان کو کوئی پتہ نہیں کہ آنے والا کون ہے۔

آج لوگ کہتے ہیں کہ جی ولیوں کو سب کچھ پتہ ہے، ولی حساب کتاب کر لیتے ہیں، ٹیوے لگا کر سب کچھ بتا دیتے ہیں، نہ نہ بلکہ اُن کو تو قبروں کے حالات کا پتہ ہے اور کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم ہے۔ استغفر اللہ۔

یہ اللہ کا قرآن ہے۔

سیپارہ سولہواں ہے، اللہ کی ولیہ مریم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اے آنے والے میں رب کی پناہ مانگتی ہوں، تو یہاں کیا لینے کے لیے آیا ہے؟

یہ تو رب کی ولیہ ہے، اِس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے، رب کے نبی کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے، جب تک جبرائیل علیہ السلام نہ بتاتا اس وقت تک نبی کو بھی پتہ نہ چلتا۔

میں آپ کو ذرا پیچھے لے چلوں، قرآن سن لیں، اللہ کے لیے قرآن کا وعظ اور قرآن کا بیان سنا کریں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍO (هود: ٦٩)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں کہ اچانک انسانی شکل میں فرشتے آ جاتے ہیں، ابراہیم علیہ السلام نے سمجھا کہ یہ مرد میرے مہمان ہیں لیکن پتہ نہیں کہ یہ کس علاقہ سے آئے ہیں، آپ جلدی سے گئے اور اندر جا کر بچھڑا ذبح کر دیا، اگر نبی کو علم غیب ہوتا کہ یہ تو فرشتے ہیں انہوں نے روٹی نہیں کھانی، میں پوچھتا ہوں، پھر کیا آپ اندر جا کر بچھڑا ذبح کرتے، لیکن آپ نے بچھڑا ذبح کیا، اُس کو پکایا، روسٹ کیا، برتنوں میں ڈالا اور پھر مہمانوں کے آگے لا کر رکھ دیا!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ○ (ھود: ۷۰)

جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ مہمان کھانے کے لیے ادھر ہاتھ بڑھاتے ہی نہیں، تو آپ دل ہی دل میں ڈر جاتے ہیں، اور من ہی من میں گھبرا جاتے ہیں، خیال آیا کہ یہ کہیں دشمن ہی نہ ہوں، کہیں یہ میرا گھر لوٹنے والے ہی نہ ہوں؟

اُس وقت کا رواج یہ تھا کہ جو کسی کے گھر کا لقمہ کھا لیتا تھا، وہ اُس گھر کا نقصان نہیں کرتا تھا، ہمارے جیسا حال نہیں تھا کہ جس گھر سے کھاتا ہے، اُسی گھر کو ہی لوٹ کر کھا جانا ہے، وہاں رواج اور دستور یہ تھا کہ جس گھر کا پانی پی لینا ہے، لقمہ کھا لینا ہے، پھر اُس گھر کو نقصان نہیں پہنچانا۔

اللہ کے نبی گھبرا گئے کہ یہ میرے گھر کا کھانا نہیں کھاتے، شاید یہ مجھے نقصان پہنچانے کے لیے آئے ہیں، جب آپ ڈر جاتے ہیں تو فرشتے بھانپ جاتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اے ابراہیم، آپ تو ہمیں پہچان ہی نہیں سکے، ہم تو آپ کے مہمان نہیں، ہم تو رب کریم کے فرشتے ہیں، ہم باہر سے بشر اور اندر سے نور ہیں، ہم قومِ لوط پر عذاب لے کر آئے ہیں اور آپ کو بیٹے کی بشارت دینے کے لیے آئے ہیں۔

تو معلوم ہوا کہ جب تک فرشتوں نے اپنا تعارف نہیں کرایا، اللہ کے نبی خلیل سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، لیکن ان کو پتہ نہیں چلا۔

قربان جاؤں، یہ تو نبی ہیں اور یہ رب کی ولیہ مریم فرماتی ہیں!

قَالَتْ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ○ (مریم: ۱۸)

مجھے رب کی پناہ ہے، تو یہاں کیا لینے کے لیے آ گیا ہے، فرشتہ جواب دیتا ہے، مریم تو نے مجھے پہچانا نہیں، میں کوئی بشر اور انسان نہیں بلکہ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ۔

اے ولیوں کے درباروں پر جا کر خاک چھاننے والو، مزاروں پر جا کر دھکے کھانے والو، اُن کے پاس جا کر ٹیوے لگوانے والو، اللہ ذو الجلال کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں، اہلحدیث کا حقہ مسلک یہ ہے کہ رب کریم کے علاوہ کوئی نبی، ولی ڈھکی چھپی کوئی نہیں جانتا۔

سنیں! آپ کے ملک میں دو مولوی گم ہو گئے ہیں، ایک کو گم ہوئے تین سال اور ایک کو دو سال ہو گئے ہیں، ایک اسلم قریشی سیالکوٹ کا اور ایک مولوی اشرف لاہور کا، اگر کوئی ٹیوا لگا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتا سکتا ہے کہ فلاں چیز فلاں جگہ ہے تو بتاؤ مولوی اشرف کہاں ہے؟

معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب فراڈ ہے، اگر کوئی ٹیوں والے زندہ یا مردہ ولی سب کچھ جانتے ہیں تو بتاؤ اسلم قریشی کہاں گیا ہے، گورنر پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ جو اُس کا پتہ بتائے گا، اُس کو پچاس ہزار روپے انعام دیں گے۔

میں ساری دنیا کے بریلویوں اور مشرکوں کو چیلنج کرتا ہوں، تم کہتے ہو کہ ولی سب کچھ جانتے ہیں، پچاس ہزار روپے اُس سے لو اور پچاس ہزار روپے اہلحدیث دینے کو تیار ہیں، بتاؤ اسلم قریشی کہاں ہے، یہ کوئی ماں کا لال نہیں بتا سکتا، اِس لیے اپنے عقائد صحیح کرلو۔

یزدانی صرف یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن کو شرک و بدعت سے بچالے اور توحید و سنت کے راستہ پر گامزن کر کے جنت میں پہنچادے، میرا کوئی مقصد نہیں، میں یہ ساری محنت، یہ سارے دکھ اور تکلیفیں اس لیے اٹھا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اِن کو توحید کے راستے پر گامزن فرمادے۔

اہلحدیثو! کیا آپ زندہ ہیں، جاؤ گکھڑ جا کر ٹیوے لگوا کر اپنے ایمان کے جنازے نکلواؤ، میرے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے، جس نے ٹیوا لگوا کر اُس پر یقین کرلیا اور پھر توبہ کیے بغیر مرگیا تو وہ کفر کی موت مرگیا۔

میرے اور تمہارے نبی علیہ السلام کی پیاری بیوی اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا، یہ واقعہ صحاح ستہ میں ہے، یہ ویسے ہی کوئی گھڑی ہوئی بات نہیں، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، جہانوں کے پیر، رب کے حبیب علیہ السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد اُس لشکر میں موجود ہے، ہار گم ہونے کے دو واقعات ہیں، اُن دونوں سفروں میں ہار گم ہوا ہے، ایک دفعہ ہار جہانوں کے پیر سب صحابہ اور ولی تلاش کرتے ہیں، لیکن ہار نہیں ملتا، حدیث پاک میں ہے کہ جب قافلہ چلنے لگا تو اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کو اٹھایا تو اونٹ کے نیچے سے ہار نکل آیا، نبی علیہ السلام کو کوئی پتہ نہیں کہ بیوی کا ہار اونٹ کے نیچے آیا ہوا ہے، ایک سفر کا واقعہ تو یہ ہے۔ [1]

دوسرا واقعہ یہ ہے، جب تہمت لگی ہے، اماں جی دور قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتی ہیں، ہار ٹوٹ کر گر جاتا ہے، رات کا اندھیرا ہے، اماں جی ہار تلاش کرتی ہیں، اُدھر سے آواز آتی ہے، قافلہ چلنے لگتا ہے، اماں جی چلتی چلتی، ہار تلاش کرتی کرتی اُس مقام پر پہنچ کر دیکھتی ہیں کہ قافلہ تو دور چلا گیا ہے، اللہ کے نبی علیہ السلام کو کوئی پتہ نہیں کہ عائشہ صدیقہ کا ہار گم ہوا ہے، عائشہ صدیقہ

[1] صحیح بخاری، کتاب التیمم باب۔ رقم الحدیث ٣٣٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں ہے، بیوی اونٹ پر سوار ہے یا نہیں، وہ ہودج جس پر اماں جی بیٹھتی تھیں، اسے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اٹھا کر اونٹ پر لاد دیا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی پتہ نہیں چلا کہ اماں جی اس میں ہیں یا نہیں، قافلہ دور نکل گیا ہے، اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا واپس آ کر اسی جگہ بیٹھ جاتی ہیں، اماں جی کو پتہ ہے کہ پیچھے سے صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے آنا ہے، قافلہ کی جو چیز گری ہوتی ہے وہ اس کو اٹھا کر قافلہ تک پہنچا دیتا ہے، اماں جی وہاں آ کر لیٹ جاتی ہیں، آپ کو رات کی تھکاوٹ کی وجہ سے اونگھ آ جاتی ہے، پو پھوٹ رہی ہے کہ سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ پیچھے آ جاتے ہیں، انہوں نے دور سے دیکھا تو سمجھا کہ کوئی گٹھڑی پڑی ہوئی ہے، جب قریب آتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ یہ تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں، اماں جی کے چہرے سے تھوڑا سا کپڑا اہٹا ہوا ہے، سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں!

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۔ (البقرة: ١٥٦)

سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ جب یہ کلمات پڑھتے ہیں تو اماں جی آواز سن کر اٹھ پڑتی ہیں اور کوئی بات نہیں کرتیں' فرماتی ہیں: اے صفوان! میں اس طرح پیچھے رہ گئی ہوں' سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ اونٹ بٹھا دیتے ہیں' اماں جی اوپر سوار ہو جاتی ہیں' سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ نکیل پکڑ کر چلتے چلتے قافلہ کے ساتھ پہنچا دیتے ہیں' اِدھر آواز ہے...... اِدھر دہائی ہے...... ادھر طوفان ہے...... اِدھر اندھیری ہے...... اُن منافقوں نے شور مچا دیا ہے کہ معاذ اللہ، عائشہ اچھی نہیں، اچھی ہوتی تو پیچھے کیوں رہتی۔

اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، نبی علیہ السلام پر ایک مہینہ وحی نہیں آئی، اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک مہینہ تک روتی ہیں، جہانوں کے پیر، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور آپ کے گھر والے سب پریشان ہیں، پورے مدینہ میں ایک سناٹا سناٹا ہے، جب تک وحی نہیں آئی، آمنہ کے لال علیہ السلام کو بھی پتہ نہیں چلا۔ ❶

میرے برادر! نبی کا ہار گم ہو جائے تو نہ ملے، تیرے ٹیوے کون لگا سکتا ہے، ہمارے اعمال میں کوتاہی ہو سکتی ہے لیکن مسلک سچا ہے تو اہلحدیث کا سچا ہے، ہم بیس سال سے کہہ رہے ہیں کہ سب فراڈ ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم غیب نہیں، لوگوں نے ہم پر خنجر چلائے، ہم پر فتوے لگائے کہ یہ ولیوں کی توہین کرتا ہے، کہتا ہے کہ ولیوں کو کوئی پتہ نہیں، لیکن یزدانی نے چیلنج کیا ہے کہ اگر

❶ صحیح بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب حدیث الافک۔ رقم الحدیث ٤١٤١

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے ولیوں کو علم غیب ہے تو اسلم قریشی کو پیدا کر کے دکھاؤ، کوئی ماں کا لال نہیں بتا سکتا۔

میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کو جبرائیل علیہ السلام کا پتہ نہ چلا، یہاں بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں، ایک مسئلہ یہ بھی حل ہوا کہ جو بشر ہو اور اندر سے نور ہو، وہ کھاتا بھی نہیں، پیتا بھی نہیں اور اُس کو بیوی کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔

دیکھیے! جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں، اے مریم، میں تجھ پر دست درازی کرنے اور تجھے چھونے کے لیے نہیں آیا، میں تو تیرے رب کا فرشتہ ہوں، میں رب کا پیغام لے کر آیا ہوں، اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں تجھے بیٹے کی بشارت دے دوں۔

سیدہ مریم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اے مجھے بیٹے کی خوش خبری دینے والے، نہ تو مجھے کسی مرد نے چھوا ہے، نہ میرا نکاح ہوا ہے اور نہ ہی میں بدکاروں میں سے ہوں؟

جبرائیل علیہ السلام جواب دیتے ہیں، اے مریم رب کریم نے تو فیصلہ کر لیا ہے کہ اس طرح ہو کر ہی رہے گا، اس کو رب کریم نے کائنات کے لیے نشانی بنانا ہے۔

میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ سیدہ مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی قدرت کی نشانی ہے، رب قدیر بتانا یہ چاہتے ہیں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کے پیدا ہونے سے لے کر آسمان پر جانے تک آپ کی زندگی کا کوئی کام بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمات سے خالی نہیں ہوا۔

میرے بھائی! میں آپ کو بتانا یہ چاہتا ہوں، ذرا ذہن نشیں کر لیں کہ رب کریم شروع سے چاہتا کیا ہے! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ○

(ال عمران: ۳۷)

ایک دن زکریا علیہ السلام کمرہ میں داخل ہوئے تو کیا دیکھا کہ بی بی مریم بند کمرے میں بے موسم کے پھل کھا رہی ہیں، زکریا علیہ السلام فرماتے ہیں، اے مریم، تیری کفالت میں کرتا ہوں، پانی میں دوں کھانا میں دوں اور تجھے بند میں کروں، دروازے کی کنجی میرے پاس ہے، اس سب کچھ کے باوجود یہ پھل کہاں سے آئے ہیں؟

سیدہ مریم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ" اے میرے خالو زکریا، یہ بے موسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھل اللہ تعالیٰ نے بھیج دیئے ہیں، رب کائنات یہاں بات یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ اگر رب قدیر بے موسم کے پھل دے سکتا ہے تو بغیر خاوند کے اولاد بھی دے سکتا ہے، چونکہ آگے خاوند کے بغیر بچہ پیدا ہونا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے مریم کو بے موسم کے پھل دیئے اور بغیر خاوند کے بیٹا دے دیا، گویا کہ بے موسم پھل دینا عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی تمہید باندھ دی۔

اگر ابھی نہیں سمجھے تو آؤ' میں آپ کو ذرا پیچھے لے چلوں، تا کہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے' سیدہ مریم رضی اللہ عنہا جب پیدا ہوئیں تو ایک جھگڑا اٹھ پڑا' کوئی کہتا ہے میں نے پالنا ہے، کوئی کہتا ہے' میں نے پالنا ہے' فیصلہ ہوا کہ یہ دریا بہہ رہا ہے' اس میں اپنی اپنی قلمیں پھینکو' اُس طرف سے پانی آ تا اور اِدھر جاتا ہے' تو جس طرف سے پانی آتا ہے' جس کی قلم اُس طرف چڑھے گی تو مریم اُس کے حصہ آجائے گی اور جس کی قلم پانی کے ساتھ بہہ جائے گی وہ مریم رضی اللہ عنہا کی پرورش نہیں کر سکے گا۔

قرآن کہتا ہے، اللہ فرماتے ہیں:

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَ مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ○

(ال عمران:٤٤)

سب نے اپنی اپنی قلمیں پھینکیں تو سب کی قلمیں پانی کے بہاؤ میں بہہ گئیں اور زکریا علیہ السلام کی قلم' جس طرف سے پانی آ رہا ہے' اُدھر جارہی ہے' اس سے رب کائنات نے بتانا یہ ہے کہ' مریم رضی اللہ عنہا اور آگے عیسیٰ علیہ السلام کے آنے والے حالات سب کے سب قدرت کا کرشمات ہیں، اُس کے بعد جناب عیسیٰ علیہ السلام دنیا پر آئے، اللہ کریم نے سیدہ مریم کو بغیر خاوند کے بیٹا دے دیا، جب یہ بچہ پیدا ہوا تو سیدہ مریم رضی اللہ عنہا بڑی پریشان ہیں، فرماتی ہیں، اللہ قوم کیا کہے گی، بیٹا تو تو نے مجھے دیا ہے۔

اب سیدہ مریم نے بچہ گود میں اٹھایا ہوا ہے اور قوم کے سامنے لے کر آ گئی ہیں، قوم کہتی ہے!

قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ○ يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ○ (مریم ۲۷۔۲۸)

ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ دیکھیے ماں باپ کو اولاد کے ساتھ کتنی محبت اور کتنا پیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اگر!

سیدہ مریم رضی اللہ عنہا چاہتیں کہ بیٹا ہو گیا ہے تو وہاں قتل کر دیتیں...... سیدہ مریم چاہتیں تو عیسیٰ علیہ السلام کو آگ میں جلا دیتیں...... سیدہ مریم چاہتیں تو عیسیٰ علیہ السلام کو بہتے دریا میں بہا دیتیں...... سیدہ مریم چاہتیں تو عیسیٰ علیہ السلام کو کتوں بلوں کے آگے ڈال دیتیں۔

کہ لوگ مجھے طعنے معنے نہ دیں لیکن اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، آپ کو اولاد کے ساتھ اتنا پیار ہے کہ قوم کے طعنے تو برداشت کر لیے ہیں لیکن ماں کا دل یہ گوارہ نہیں کرتا کہ بیٹے کو ذبح کرے، بیٹے کو جلائے یا دریا میں بہا دے، بیٹے کو اٹھا کر قوم کے سامنے آ جاتی ہیں' تو قوم کہتی ہے، اے مریم تو نے یہ کیا ظلم کیا ہے، یہ بچہ کہاں سے لے کر آ گئی ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے مریم، تو بات نہ کرنا، ہم خود ہی تیری صفائی دلوا لیں گے، عرض کرتی ہیں، اللہ تو صفائی کس سے دلوائے گا؟ فرمایا جو بچہ تیری گود میں ہے، یہ تیری صفائی خود ہی دے لے گا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو گود میں اشارہ کروایا، عیسیٰ علیہ السلام بھی چند دن کے بچے ہیں، وہ فرماتے ہیں!

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۝ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۝ (مریم۳۰-۳۱)

قربان جاؤں! عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام مریم صدیقہ رضی اللہ عنہا ہے، اور میرے نبی کی بیوی ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہے، جس سورت میں مریم رضی اللہ عنہا کا ذکر آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اُس سورت کا نام سورۃ مریم رکھ دیا ہے، اور جس سورت میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر آیا ہے، رب نے اُس سورت کا نام سورۃ نور رکھ دیا ہے۔

عیسیٰ بیٹا ہے اور ماں مریم ہے، قادیانی ٹولہ کہتا ہے، ہمارا غلام احمد ''عیسیٰ'' ہے، معاذ اللہ عیسیٰ علیہ السلام کی ماں کا نام مریم ہے اور مرزے کی ماں کا نام ''گھسیٹی'' ہے، مریم کا بیٹا عیسیٰ ہے، گھسیٹی کا بیٹا عیسیٰ نہیں۔

سن لیں لعین میں ان تمام واقعات سے ثابت کیا کرنا چاہتا ہوں کہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کو ابھی بچہ نہیں ہوا، حجرہ میں ہیں اور بغیر موسم کے پھل آ رہے ہیں، رب قدیر بتانا چاہتے ہیں کہ اگر میں بغیر موسم کے پھل دے سکتا ہوں تو بغیر خاوند کے اولاد بھی دے سکتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرا آگے آئیں! پھر میرا رب کریم بغیر خاوند کے بچہ دیتا ہے اور یہ بھی خرقِ عادت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں بلواتا ہے، اب میں پوچھتا ہوں کہ جو عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہو سکتے ہیں، عام جو قانون ہے، رب موت دیتا ہے تو کفن دیا جاتا ہے، لوگوں کو دفن کیا جاتا ہے، جنازے پڑھے جاتے ہیں، عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے لے کر آج تک آپ کا کوئی کام قانونِ فطرت کے مطابق نہیں، یہ رب کریم کی قدرت کا کرشمہ ہے، اس لیے عام لوگوں کی طرح آپ کو موت بھی نہیں آئی، جب یہودیوں اور عیسائیوں نے مل جل کر عیسیٰ علیہ السلام کو سولی چڑھانا چاہا، میرے رب فرماتے ہیں، "وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ" میں نے اپنے عیسیٰ کو اُس وقت قتل بھی نہیں ہونے دیا، بلکہ اُن کے لیے ایک شبہ ڈال دیا ہے، "بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ" اللہ تعالیٰ نے اپنے عیسیٰ کو زندہ آسمان پر اُٹھا لیا ہے، یہودیوں اور عیسائیوں نے مل جل کر بادشاہ کے آگے شکایت کی کہ جناب، عیسیٰ کہتا ہے، لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس نے فتنہ ڈال دیا ہے، بادشاہ نے کہا: اُس کو گرفتار کر کے سولی پر چڑھا دو۔

قرآن کریم کہتا ہے، "وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ" وہ ظالم عیسیٰ علیہ السلام کو نہ تو قتل کر سکے اور نہ سولی پر چڑھا سکے، بلکہ اُن کو شبہ ڈال دیا گیا، عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی مصنوعی شکل بنائی گئی، یہودیوں نے سمجھا کہ یہ عیسیٰ ہی ہے۔

اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، وہ عیسیٰ علیہ السلام کو حاضر نہیں کر سکے، اللہ کریم نے عیسیٰ علیہ السلام کو بچا لیا اور دشمنوں سے بچا کر زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا!

جس کو اللہ تعالیٰ بچانے پر آئے تو اُسے کوئی مار نہیں سکتا۔

جس کو رب کریم بچانے پر آئے تو اُس کا کوئی بال بھی بھینگا نہیں کر سکتا۔

میرے مصطفیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی رات ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ (انفال: ۳۰)

میرے محبوب، انہوں نے آپ کو مارنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن میں نے عرش پر آپ کو بچانے کا فیصلہ کیا ہے، اللہ پاک نے عیسیٰ علیہ السلام کو بچایا ہے اور پھر زندہ آسمانوں پر اٹھایا ہے۔

ایک آدمی مجھے کہتا ہے، عیسیٰ علیہ السلام روٹی کہاں سے کھاتے ہیں؟ میں نے کہا، کیا تجھے بھیجنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑتی ہے، جو عیسیٰ علیہ السلام اتنی عظمت والے ہیں کہ ابھی گود میں آئے ہیں، رب کریم کا قرآن کہتا ہے کہ جہاں سیدہ مریم ہیں وہاں کوئی پانی نہیں، وہاں کوئی میوہ نہیں، صرف ایک کھجور کا درخت ہے، اور وہ بھی خشک ہے، اللہ کریم فرماتے ہیں: اے مریم! میں تیرے پیر کے نیچے سے پانی کا چشمہ نکال دوں گا، عرض کیا، اللہ کھانے کو کیا دے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

وَهُزِّيٓ إِلَيْكِ بِجِذْعِ ٱلنَّخْلَةِ تُسَٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۝ (مریم:۲۵)

اے مریم! اِس خشک ٹہنی کو پکڑ کر ہلا دے، عرض کرتی ہیں، اللہ اس پر کھجوریں کوئی نہیں، فرمایا: مریم تیرا کام ٹہنی کو ہلانا ہے اور میرا کام تروتازہ کھجوروں کا گرا دینا ہے۔

اہلحدیث ولی بھی مانتے ہیں، ولی کی ولایت اور کرامت بھی مانتے ہیں، ہم ولیوں کو مانتے ہیں، ''ولوں'' کو نہیں مانتے۔

میرے بھائی! سن لے، مریم رضی اللہ عنہا کے پاکیزہ بیٹے کو میرے رب کریم نے اٹھایا ہوا ہے، آپ آج آسمان پر ہیں اور کھاتے پیتے ہیں، جو رب قدیر دنیا میں انتظام کرسکتا ہے، وہ وہاں بھی کرسکتا ہے، اور دوسری بات یہ ہے کہ جو رب کائنات کے پاس آسمانوں پر چلا گیا ہے تو رب کریم اُس کو بھوکا نہیں رہنے دیتا، اور تیسری بات یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جس مخلوق کے ساتھ مل گئے ہیں، وہ کھاتے بھی نہیں اور پیتے بھی نہیں، جہاں گئے ہیں وہاں کھانے پینے کا کوئی تصور ہی نہیں، کھانے پینے والا مسئلہ ہی کوئی نہیں۔

میرے بھائی! ہم نے یہ نہیں دیکھنا کہ عقل کیا کہتی ہے، بلکہ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیا کہتے ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں' تیری عقل یہ مانتی ہے کہ بغیر خاوند کے بچہ پیدا ہوسکتا ہے، اگر تیری عقل یہ نہیں مانتی اور قرآن کہتا ہے کہ بچہ پیدا ہوگیا ہے، عقل نہیں مانتی کہ زندہ آدمی آسمان پر جاسکتا ہے اور وہاں اتنے سال اور اتنی صدیاں رہ سکتا ہے، لیکن قرآن کہتا ہے، رحمٰن کہتا ہے اور صاحب قرآن کہتا ہے، اس لیے یہ سب کچھ سچ ہے، ہمارا عقیدہ اللہ تعالیٰ اور مصطفیٰ علیہ السلام کا حکم ہے، جہاں اللہ تعالیٰ اور مصطفیٰ علیہ السلام کا فیصلہ آجائے، وہاں عقل کے گھوڑے نہیں دوڑاتے۔

آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔

اگر نہیں سمجھے تو آؤ جہانوں کے پیر کا ایک فرمان سن لو، میرے ہاتھ میں مشکوٰۃ شریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور یہ بخاری و مسلم شریف کی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ وَیُفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ۔ ❶

جہانوں کے پیر جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام حق اور عادل بن کر ضرور نازل ہوں گے اور صلیب توڑ دیں گے، کیا مطلب کہ عیسیٰ علیہ السلام آ کر سب سے پہلے عیسائیت کو مٹائیں گے، جن عیسائیوں نے اپنے گلوں، مکانوں پر صلیبیں لٹکائی ہیں اور اپنے گرجوں پر کھڑی کر لی ہیں، عیسیٰ علیہ السلام وہ صلیب توڑ دیں گے اور کہیں گے کہ ظالمو میں تو سولی پر چڑھا ہی نہیں، تم صلیب کا نشان گلوں میں ڈال کر اس کی پوجا کیوں کر رہے ہو؟

میرے برادر! صلیب بھی عیسائی پہنتے ہیں اور خنزیر بھی عیسائی کھاتے ہیں، انگریزوں کے لیے خنزیر حلال ہے، وہ خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں۔ اس لیے آپ خنزیر کو قتل کر دیں گے، صلیب توڑ دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے۔

نبی اکرم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مینار پر نازل ہوں گے، اُن کا چہرہ سرخ اور سفید ہوگا اور اُن کے بالوں سے اس طرح معلوم ہوگا جس طرح پانی کے قطرے گر رہے ہیں، جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو امام صاحب کہیں گے، جماعت کراؤ، لیکن عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں نے امامت نہیں کرانی، میں نبی بن کر نہیں آیا' میں تو آمنہ کے لال علیہ السلام کا تابعدار بن کر آیا ہوں۔ ❷

اہلحدیثو! آپ کو اہل حدیث ہونا مبارک ہو، معلوم ہوا کہ قیامت کی دیواروں تک چلے گا تو آمنہ کے لال علیہ السلام کا قانون چلے گا کسی اور کی شریعت نہیں چل سکتی۔

---

❶ صحیح بخاری ۔ کتاب البیوع۔ باب قتل الخنزیر۔ رقم الحدیث ۲۲۲۲۔ صحیح مسلم۔ کتاب الایمان۔ باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکما۔ رقم الحدیث ۳۸۹۔

❷ صحیح بخاری ۔ کتاب الاحادیث الانبیاء۔ باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام، رقم الحدیث، ۳۴۴۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ کہتے ہیں، فقہ حنفی، مجھے بتائیں، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی شان زیادہ ہے یا عیسیٰ علیہ السلام کی شان زیادہ ہے؟

جہاں آمنہ کے لال علیہ السلام کا فتویٰ آ جائے۔

جہاں قرآن اور حدیث آ جائے۔

وہاں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا فتویٰ نہیں چل سکتا، اور چلے بھی کس طرح، جب عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کا نہیں چل سکتا تو پھر کسی امام کا کیسے چل سکتا ہے۔

میرے بھائی! رسول اکرم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مکہ مدینہ بھی آئیں گے...... نکاح کریں گے...... اولاد پیدا ہوگی...... چالیس دن یا چالیس سال رہیں گے...... مسلمان اُن کا جنازہ پڑھیں گے...... پھر میرے اور ابوبکر کے درمیان دفن کریں گے...... ہم قیامت کو چاروں ہی قبروں سے اکٹھے اٹھیں گے...... عیسیٰ علیہ السلام نبی، صدیق اور فاروق رضوان اللہ علیہم اجمعین میرے ساتھ ہوں گے [1] ہم بقیع الغرقد میں جائیں گے تو سب مردے اٹھیں گے، اس کے بعد مدینہ، پھر مکہ اور پھر ساری کائنات کے تمام مردے اٹھیں گے، میں آگے آگے ہوں گا اور رب رحیم کے دربار میں پیش ہو جاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ ہم کو نبی علیہ السلام کا ساتھ نصیب فرمائے...... اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن نبی علیہ السلام کے جھنڈے کا سایہ نصیب فرمائے...... اے اللہ! نبی علیہ السلام کی شفاعت نصیب فرما...... اے اللہ! نبی علیہ السلام کے ہاتھوں حوضِ کوثر کا پانی نصیب فرما...... اے اللہ! پل صراط سے آسانی کے ساتھ گذرنا نصیب فرما...... اے اللہ! اپنی جنت کا داخلہ نصیب فرما۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ۔
وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ۔ وَالشَّاكِرِيْنَ۔
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

---

[1] ابن الجوزی فی الوفاء، بحوالہ مشکوۃ المصابیح۔ رقم الحدیث ٥٥٠٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شانِ اولیاء اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ٥ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٥ (یونس: ٦٢ـ٦٤)

''خبردار بیشک اللہ تعالیٰ کے ولی' نہیں کوئی خوف ان پر' اور نہ وہ غم کھائیں گے' جو لوگ ایمان لائے اور وہ پرہیزگار تھے' ان کے لئے بشارتیں ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت کے دن' اللہ تعالیٰ کے کلمات نہیں بدلتے یہی ہے وہ مراد بڑی۔''

اللہ عظیم و برتر کی عظیم الشان اور عظیم البرکت کتاب میں سے جس مقام ذیشان کا ترجمہ میں نے اس وقت عام فہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زبان کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے' پہلے اس مقام کی پہچان فرمالینا' یہ مقام عالیشان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پر رحمت کتاب میں سے سورۃ یونس کا مقام ہے۔

اللہ والو! اللہ رب رحمٰن کے پاکیزہ اور مقدس کلام میں سے جس مقام ذیشان کو میں نے اس وقت تلاوت کیا ہے' اس مقام عالیشان میں اللہ عظیم و برتر نے اپنے اولیاء کے اوصاف' اعمال اور ان کے مناقب و درجات کا تذکرہ فرمایا ہے۔

آپ پہلے یہ سن لیں کہ لفظ ''ولی'' کا معنی کیا ہے' ولی ولایت سے ہے اور ولایت کی ضد ''عداوت'' ہے' کیا معنی نکلا' ولی کا معنے ہے دوست' مقرب اور عداوت کا معنی ہے دشمنی اور دوری۔

آج کے عظیم الشان خطبہ جمعہ میں' میں یہ کوشش کروں گا کہ آپ کو صحیح صحیح' حق حق اور سچ سچ اولیاء الرحمٰن اور اولیاء الشیطان کی پہچان کرادوں' اور آج جتنی آیات تلاوت کروں' ان میں تذکرہ ہو تو اولیاء الرحمٰن کا ہو --- عباد الرحمٰن کا ہو --- اور اصحاب الیمین کا ہو' اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے اولیاء کو مختلف الفاظ کے ساتھ خطاب کیا ہے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں اولیاء الرحمٰن کہا ہے...... کہیں عباد الرحمٰن کہا ہے...... کہیں مومنون کہا ہے......
کہیں مسلمون کہا ہے...... کہیں متقون کہا ہے...... کہیں صالحون کہا ہے...... کہیں اصحاب الیمین کہا ہے...... اور کہیں اصحاب المیمنہ کہا ہے۔

یہ مختلف اسماء ہیں جو قرآن پاک میں اولیاء کے ہیں' پہلے یہ نوٹ کرلیں کہ ولی کس کو کہتے ہیں' قرآن پاک نے ہی فیصلہ کر دیا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (یونس: ٦٢)

اولیاء کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے' فرمایا میرے اولیاء پر کوئی خوف وخطر نہیں ہوگا'

اے اللہ! ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ تیرے اولیاء کی تعریف کیا ہے' وہ کون ہوتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○

وہ لوگ جو ایمان لائے اور تھے وہ پرہیزگاری کرتے۔

معلوم ہوا کہ ولایت کے لئے سب سے پہلی شرط ہے تو وہ ہے ایمان۔

کیا مطلب کہ اگر کوئی شخص ایمان سے محروم ہے' اسلام سے دور ہے' توحید وسنت سے بیگانہ ہے' اور اطاعت رسول سے بعید ہے' اس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے وہ اولیاء الرحمٰن کی فہرست میں آ ہی نہیں سکتا۔

دوسرے لفظوں میں اس طرح سمجھیں کہ جو شخص!

بظاہر بے شک کتنا بھلا معلوم ہو۔

بظاہر بے شک کتنا متقی اور پارسا نظر آئے۔

بظاہر بے شک وہ ہوا میں اڑتا ہوا نظر آئے۔

بظاہر بے شک وہ اپنے کئی کرتب دکھائے اور خرق عادت مظاہرے کرے۔

اگر وہ مشرک ہے' فرائض اور سنتوں کا تارک ہے تو وہ رب کریم کے کاغذات میں ولی نہیں ہوسکتا۔

آپ میں سے جن کی عمر مجھ سے زیادہ ہے' جنہوں نے اس قسم کے!

ہندوؤں کے جوگی دیکھے۔

سکھوں کے بڑے بڑے لیڈر دیکھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کے بڑے بڑے پادری دیکھے۔

یہودیوں کے بڑے بڑے راہب دیکھے۔

ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی زبان اور لغت میں آپ کو کرامات دکھاتے ہوں' خرق عادت امور سرزد کرتے ہوں لیکن رب کے قرآن کا اعلان یہ ہے کہ رب کا ولی وہی ہوسکتا ہے جو پہلے مومن' موحد اور پھر متبع سنت ہو۔

جس کے ایمان سے	جس کے اعمال سے	جس کے کردار سے
جس کی گفتار سے	جس کی صبح سے	جس کی شام سے
جس کی جلوت سے	جس کی خلوت سے	جس کی تنہائی سے
جس کے سفر سے	جس کے حضر سے	جس کے قول سے
جس کے فعل سے	جس کی ظاہری شکل وصورت سے	جس کے باطن سے

اللہ تعالیٰ کے نبی کی سنت کی خوشبو نہ آئے وہ رب کا ولی نہیں ہوسکتا' شیطان کا دوست ہوسکتا ہے کیونکہ رب کریم نے پہلی شرط ہی یہ لگا دی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ○ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِیْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ (یونس: ۶۳-۶۴)

آؤ میں آپ کو ایک اور مقام کی پہچان کراؤں' آج میرے پیچھے پیچھے چلے آنا اور قرآن کے گلستان کی سیر کرتے جانا' قرآن کے پھولوں کی مہک سونگھتے جانا اور قرآن کے نور سے اپنے سینوں کو منور اور معطر کرکے جانا ہے' دوسری جگہ اللہ کریم اس کی ذرا مزید وضاحت کرتے ہیں کہ ایمان والوں کی اور کیا صفات ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ○ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ○ (الانفال: ۲-۴)

ایمان والے وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ کا قرآن پڑھا جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے‘اللہ تعالیٰ کے قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو!

وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ‘ ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ‘ ان کے دل کانپ جاتے ہیں۔

وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ‘ ان کے دل لرز جاتے ہیں۔

وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ‘ ان کے دل کپکپا جاتے ہیں۔

اور جب ان پر قرآن کریم پڑھا جاتا ہے‘ان کو قرآن پاک کی آیات سنائی جاتی ہیں‘ تو وہ اللہ تعالیٰ کا قرآن سن سن کر لہلہا جاتے ہیں---کھلکھلا جاتے ہیں---مسکرا جاتے ہیں اور!

ان کے ایمانوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ان کے ایمانوں میں بالیدگی آ جاتی ہے۔

ان کے ایمانوں میں پرواز آ جاتی ہے۔

ان کے ایمانوں میں تازگی آ جاتی ہے۔

ان کے ایمانوں پر ہشاشت آ جاتی ہے۔

ان کے ایمانوں پر بشاشت طاری ہو جاتی ہے۔

اللہ والو! ایمان اور رحمٰن والوں پر اگر کوئی ایسا عالم طاری ہو جاتا ہے جو وجدانی عالم ہوتا ہے‘ جس کی وجہ سے وہ بے خود ہو جاتے ہیں۔فرمایا:

وہ سرنگیوں پر وجد نہیں پاتے۔

وہ طبلوں کے وجد میں نہیں آتے۔

وہ راگ کی وجہ سے وجد میں نہیں آتے۔

وہ قوالیوں کے وجد میں نہیں آتے۔

وہ چمٹوں کے وجد میں نہیں آتے۔

وہ بانسریوں کے وجد میں نہیں آتے۔

وہ ان گانوں بنیوں اور باجوں کے وجد میں نہیں آتے۔

اگر ان پر وجد یا کوئی ایسی کیفیت بھی طاری ہوتی ہے تو وہ قرآن کریم کی آیات سن کر طاری ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائی! ان کی اور بھی صفات سن لیں' رب رحمان کے ولی نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور رب کریم کے دیئے ہوئے مال ورزق میں سے خرچ بھی کرتے ہیں!

وہ دوسروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔

وہ دروازہ' دروازہ اور دوکان دوکان پر جا کر سارا دن پیسہ نہیں مانگتے۔

وہ گلی گلی صدقہ خیرات اکٹھا نہیں کرتے۔

وہ در در کے ٹکڑے نہیں مانگتے بلکہ اپنی جیب سے رب رحیم کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اگر آپ ابھی بھی اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی صفات نہیں سمجھے تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں قرآن پاک کا ایک اور مقام سنا دوں' اللہ کریم فرماتے ہیں:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (البقرة: ٢٥٧)

ولی کا معنٰے ہے دوست' اللہ تعالیٰ ولی اور دوست ہے ایمان والوں کا۔

پتہ چلا کہ رب قدس مشرکوں اور بے ایمانوں کا ولی ہوتا ہی نہیں' اور مشرک رب کریم کے ولی نہیں ہو سکتے' اللہ کریم' اپنے ولیوں کو شرک و بدعات کے اندھیروں سے نکال کر توحید کے نور اور سنت کی روشنی کی طرف لے جاتے ہیں اور کافروں کے ولی طاغوت اور شیطان ہیں' اور شیطان اپنے ولیوں کو روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتا ہے۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو میں آپ کو ایک اور مقام کی پہچان کرا دوں' یہاں بھی لفظ ''ولی'' آئے گا' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ○ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ○ (المائدة: ٥٥-٥٦)

تمہارا ولی اللہ تعالیٰ بھی ہے' اس کا رسول بھی ہے اور ایمان والے بھی ہیں' آگے اللہ پاک اپنے اولیاء کی صفات بیان کرتے ہیں کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں' زکوٰۃ دیتے ہیں اور رکوع کرتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور ایمان والوں کا دوست بن گیا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں داخل ہے اور اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غلبہ پانے والی ہے۔

ابھی بھی آپ کو سمجھ نہیں آئی تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کو اولیاء کی پہچان قرآن پاک کے ایک اور مقام سے کرادوں۔

پہلے میں نے یہ بتانا ہے کہ اولیاء کی صفات کیا ہیں' پھر میں نے بتانا ہے کہ اولیاء کی کرامات کیا ہیں اور پھر میں نے بتانا ہے کہ اولیاء کا مقام اور اجر کیا ہے' اب پہلے ذرا یہ سن لیں کہ اولیاء کی صفات کیا ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ○ (حم سجدۃ: ۳۰۔۳۲)

وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے' یہ کہنے کے بعد دکھ آئے --- مصیبتیں آئیں --- طوفان آئے --- پتھر برسے --- خنجر لگے --- جیلوں میں گئے --- ملک سے نکلے --- گرم ریت پر لٹائے گئے اونٹوں کے ساتھ باندھ کر دولخت کیے گئے' لیکن ڈگمگائے اور گھبرائے نہیں۔

وہ کوہ ہمالیہ کی مضبوط چٹانیں بن گئے' کوئی بھی آندھی' طوفان اور اندھیری ان کو اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکی' میرے فرشتے ان پر بشارتیں لے کر نازل ہوں گے کہ خوف نہ کھاؤ اور غم نہ کرو' قیامت کے دن جو باغات میں نے تیار کیے ہیں' ان کی تم کو بشارت بھی دیتے ہیں' اے اولیاء کی جماعت میں دنیا میں بھی میں تمہارا ولی ہوں اور قیامت کو بھی میں تمہارا ولی ہوں' ان باغات میں جو چاہو گے' مل جائے گا' اے میری توحید اور میرے نبی علیہ السلام کی سنت کے لئے دنیا میں دکھ اٹھا کر آنے والے جب تو میرے پاس آئے گا' تو میں اپنے فرشتوں اور جنت کے حور وغلمان کو کہہ دوں گا کہ یہ جتنے دکھ اٹھا کر آیا ہے اتنی اسے راحت پہنچا دو۔ یہ ہے اولیاء کی تعریف اور صفات۔

ابھی نہیں سمجھے تو میں ایک اور مقام سنا دوں کہ اولیاء کی کیا صفات ہیں تا کہ آپ کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا o وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا o وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا o اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا o وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا o وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا o يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا o اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا o وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا o وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا o وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا o وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا o اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا o

(الفرقان: ٦٣ـ ٧٥)

اللہ تعالیٰ کے بندے جب زمین پر چلتے ہیں تو زمین کو دکھاتے ہی نہیں' ان کی چال اور قدم بڑے نرم ہوتے ہیں' اس کا ایک معنیٰ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ رب کریم کے بندے گذرتے ہوئے اور چلتے پھرتے کسی کو تکلیف نہیں دیتے اور جب جاہلوں سے مخاطب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں' السلام علیکم معلوم ہوا کہ رب کریم کے اولیاء کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ ملتے جلتے' آتے جاتے ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں' یہ ہے سلام قرآن والا ...... صاحب قرآن والا ...... رحمٰن والا اور اولیاء الرحمٰن والا لیکن ایک سلام یہ ہے' ہم تو السلام علیکم کہتے ہیں' اس نے السلام علیکم کی جگہ کہا' یا علی اور آگے وعلیکم السلام کی بجائے کہتا ہے مولانا یا علی اس کے علاوہ تیرا سلام ہے Good Morning

اللہ' آج میں کون کون سا مقام سنا دوں' سنیں ذرا! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا o (الفرقان: ٦٤)

میرے اولیاء کی راتیں قبے توڑ کر --- دکانیں لوٹ لوٹ کر --- لوگوں کے پانی کاٹ کاٹ کر --- جانور نکال نکال کر --- چارہ کاٹ کر نہیں گذرتیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمرانوں تم بھی سن لو!

رب کریم کے اولیاء کی راتیں کلبوں میں نہیں گذرتیں۔

رب کریم کے اولیاء کی راتیں شرابوں کے پیالوں پر نہیں گذرتیں۔

رب قدوس کے اولیاء کی راتیں سینموں میں نہیں گذرتیں۔

بلکہ ان کی راتیں مصلوں پر گذرتی ہیں۔

پاکستان کے مجاور! بیشک کوئی حکمران مجاور ہے یا کوئی عام انسان مجاور ہے' وہ بھی سن لے' ان قبروں کے مجاوروں کی راتیں بھنگ چرس گھوٹ گھوٹ کر پینے میں گذر جاتی ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لیکن میرے اولیاء کی راتیں گذرتی ہیں تو سجود اور رکوع میں گذرتی ہیں' ہاتھ باندھ کر قیام اور قعود میں گزر جاتی ہیں اور میرے اولیاء دن رات یہ کہتے ہیں' اے اللہ' ہمیں عذاب جہنم سے بچا کر رکھنا' وہ دھوئیں پر نہیں بیٹھے رہتے' میرے ولی آتش پرست نہیں ہوا کرتے' بلکہ وہ تو ہر وقت آتش سے پناہ مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۝

(الفرقان: ٦٧)

اللہ والو اور اردگرد سے آنے والے پروانو! اگلی بات نوٹ کریں' رب کریم کے اولیاء کی پہچان اور ان کے صفات جمیلہ کیا ہیں!

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا (الفرقان: ٦٨)

رب کریم کے اولیاء رب واحد کے ساتھ دوسرے کو پکارتے ہی نہیں۔

معلوم ہوا کہ رب رحمٰن کے ساتھ شرک کرنے والا نہ رب کا ولی ہے اور نہ ایمان والوں کا ولی ہے' باتیں دو نہیں' مشرک خود بھی ولی نہیں اور ایمان والوں کا ولی بھی نہیں' یہ نشانیاں قرآن پاک بتا رہا ہے۔

سنیں! اللہ کا ولی' مشرک نہیں ہو سکتا --- بدعتی نہیں ہو سکتا --- فرائض اور سنتوں کا تارک نہیں ہو سکتا --- اس کی شکل کتاب وسنت کے خلاف نہیں ہو سکتی --- اس کا قول وفعل قرآن و [حد]یث کے منافی نہیں ہو سکتا --- یہ قرآن کریم کے کاغذات میں رجسٹرڈ ولی ہے۔

ابھی نہیں سمجھے تو آگے چلیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ (الفرقان: ٦٨)

رب کے اولیاء قاتل اور زانی بدکار بھی نہیں ہوتے' ناراض نہ ہونا' پاکستان کے سب مزاروں کا سروے کر کے اخبارات میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے اور اس رپورٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں شہروں اور دیہاتوں کے وہ مشہور مزار جن کی پوجا ہو رہی ہے' ان کی تعداد پچیس ہزار ہے اور اخبار کے رپورٹروں نے لکھا ہے کہ پچیس ہزار مزاروں پر شرابیں چلتی ہیں' بھنگ کا دور چلتا ہے چرسیں چلتی ہیں اور بدکاریاں ہو رہی ہیں' ملنگ یہاں کی ملنگنی نکال کر دوسرے مزار پر لے گیا اور وہاں جا کر بیچ دی' وہاں کی ملنگنی نکالی اور تیسرے مزار پر لے گیا اور وہاں جا کر پیسے کما لیے' یا وہاں کی اپنے حوالے کی اور اس کو آگے کر دیا اور اس نے پھر آگے چلا دیا' اخباری رپورٹ یہ ہے کہ پچیس ہزار مزار ہیں' جہاں اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان بتوں اور مزاروں کی پوجا ہو رہی ہے اور رب رحمان کے ساتھ شرک ہو رہا ہے۔

میں ارباب حل وعقد کو پوچھتا ہوں' کیا یہ پاکستان ہے یا شرکستان ہے' یہ جتنے مجاور ہیں' بدکار' بھنگی اور چرسی ہیں' ان مجاوروں کو قبروں سے اٹھایا جائے اور کسی کام پر لگایا جائے' اگر کوئی کام پر نہیں لگتا تو کارپوریشن کی نالیاں صاف کرانے پر لگایا جائے' ان مجاوروں کو کسی کارخانے کے حوالے کیا جائے' کسی فیکٹری میں مزدور لگایا جائے' نہیں تو شہروں کی گلیاں صاف کرنے پر لگایا جائے۔

آؤ' اب آپ کو بتاؤں کہ اہلحدیثوں کے نزدیک اولیاء کی ولایت بھی ہے اور کرامت بھی ہے' ہم ان اولیاء کو ولی مانتے ہیں اور ان کی کرامت بھی مانتے ہیں۔

میرے بھائی! سن لیں' اتنی سی بچی ہے جو جناب زکریا علیہ السلام کی بھانجی لگتی ہے' کمرے میں بند ہے' آپ نے ایک دن اچانک دروازہ کھولا تو کیا دیکھتے ہیں کہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کے سامنے وہ پھل پڑے ہوئے ہیں جو اس موسم میں ملتے ہی نہیں' آپ دیکھتے ہی فرماتے ہیں' ''يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا'' (دیکھئے' انداز کیسا عجیب ہے) اے مریم' دن رات تجھے روٹی پانی تو میں پہنچاتا ہوں لیکن میرے بغیر یہ پھل کون رکھ گیا ہے' اللہ کے نبی کو پتہ نہیں۔

سیدہ مریم رضی اللہ عنہا میں تیری توحید' صداقت' ایمان اور قوت فیصلہ سے سارے جہان کو قربان کر دوں' آپ گھبرائی نہیں' اگر آج کا ضعیف الاعتقاد ہوتا تو کہتا بزرگو' یہ پھل آپ ہی کے فیض اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمال سے آیا ہے' یہ سب آپ کا ہی کمال اور فیض ہے لیکن سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کا عقیدہ کتنا مضبوط ہے' وہ فرماتی ہیں!

قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○

(العمران:۳۷)

اے میرے خالو زکریا علیہ السلام جی' یہ نہ میری قوت ہے اور نہ ہی آپ کا کمال ہے' مجھے یہ موسم کے بغیر والے پھل آئے ہیں تو رب رحیم کی طرف سے آئے ہیں' یہ ہے ولیہ اور یہ ہے اس کی کرامت۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو میں آپ کو ایک اور مقام سنانے لگا ہوں' یزدانی ان اپاہجوں اور لنگڑوں کی کرامات کا قائل نہیں' ان بھنگیوں' چرسیوں کو ولی نہیں مانتا' جا' زور لگا لے' نہیں مانتا' نہیں مانتا' رب ذوالجلال کی قسم ہے' نہیں مانتا۔ میں مانتا ہوں تو!

اولیاء الرحمٰن کو مانتا ہوں۔

اولیائے قرآن کو مانتا ہوں۔

اولیائے ایمان کو مانتا ہوں۔

یہ رجسٹرڈ اولیاء' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ○

(الکھف: ۹)

دقیانوس بادشاہ ہے' یہاں بت کھڑا کر دیتا ہے' ادھر آگ جلا دیتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ جو بت کو سجدہ کرے گا وہ بچ جائے گا' میرا مقرب ہو جائے گا اور جو انکار کرے گا' تو اسے آگ میں پھینک کر جلا دوں گا' اب جو بھی آتا ہے' اسے سجدہ کرتا ہے' لیکن اس وقت کے پانچ سات اہلحدیث نوجوان جب سنتے اور دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کٹ جائیں گے لیکن اس کے آگے سر نہیں جھکائیں گے' یہ گردن اتر جائے گی' یہ سر جھکے گا تو اس کے آگے جھکے گا جس نے عطا کیا ہے۔

اے ظالم! سر جھکانا ہے تو اس کے آگے جھکا' جس نے عطا کیا ہے' کیا آپ نے کبھی اونٹ کو دیکھا ہے!

اونٹ چارہ کھاتا ہے تو سر جھکاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھینس چارہ کھاتی ہے تو سر جھکاتی ہے۔
گھوڑا ''پھک'' کھاتا ہے تو سر جھکاتا ہے۔
بکری اپنی غذا کھاتی ہے تو سر جھکا کر کھاتی ہے۔
کتا بلا روٹی کھاتا ہے تو سر گرا کر کھاتا ہے۔
شیر' چیتا گوشت کھاتا ہے تو اپنا سر گرا کر کھاتا ہے۔

ہائے اللہ' میں تیری توحید پر قربان' جب انسان کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے انسان' تو نے روٹی کے آگے سر نہیں جھکانا اللہ' یہ پوچھتا ہے اے میں کس طرح کھاؤں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! میں نے تجھے دو فٹ لمبا ہاتھ دیا ہے' ہاتھ سے اٹھا کر مونہہ میں ''لقمہ ڈال'' اس کے آگے سر نہ جھکا' رب کریم نے بتایا یہ ہے کہ تو رزق کے آگ نہ جھک' بلکہ رزاق کے آگ جھک۔

ایک نماز فجر کی	ایک نماز ظہر کی	ایک نماز عصر کی	ایک نماز مغرب کی
ایک نماز عشاء کی	ایک نماز جمعہ کی	ایک نماز تراویح کی	ایک نماز عید کی

میرے بھائی!

اس میں بھی سجدہ اس میں بھی سجدہ اس میں بھی سجدہ

لیکن ایک نماز (جنازہ) ایسی ہے' نماز تو ہے لیکن سجدہ کوئی نہیں۔

اللہ' کیا بات ہے' نماز جنازہ میں سجدہ کیوں نہیں' فرمایا' نماز تو ہے لیکن سجدہ نہیں' اس لئے کہ آگے میت پڑی ہے۔

اب میں نے پیار اور انصاف کے ساتھ ایک بات پوچھنی ہے' چارپائی زمین سے دو فٹ اونچی ہے!

اوپر پڑا ہے مفتی	اوپر پڑا ہے پیر	اوپر پڑا ہے درویش
اوپر پڑا ہے ملنگ	اوپر پڑا ہے فقیہہ	اوپر پڑا ہے خطیب

اس کے اوپر میت پڑی ہے' امام کی۔
اس کے اوپر میت پڑی ہے' پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی۔
اس کے اوپر میت پڑی ہے' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے اوپر میت پڑی ہے' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی۔

اس کے اوپر میت پڑی ہے!

سیدنا ابوبکر صدیق کی رضی اللہ عنہ --- سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی --- سیدنا ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی --- سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی' اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں' چونکہ آگے میت پڑی ہے' اس لئے جنازہ کی نماز میں سجدہ نہیں۔

میں پوچھتا ہوں' جب میت زمین سے چار فٹ اونچی ہے اس وقت سجدہ نہیں' لیکن جب زمین کے اندر چار فٹ گہرائی میں چلی جائے تو پھر کس طرح جائز ہوا' بے شک نبی کی میت ہو' اس کو بھی سجدہ جائز نہیں' یہ ہے مسلک اہل حدیث۔

میرے بھائی! یہ رجسٹرڈ اولیاء دیکھ لیں' کہنے لگے سرک سکتا ہے' جھک نہیں سکتا' شہر سے نکل کر دور چلے گئے تو آگے ایک غار آ گئی' اس غار کو "کہف" کہتے ہیں اور قرآن حکیم کی جس سورت میں ان کا تذکرہ ہے اس سورۃ کا نام بھی "کہف" ہے "وَالرَّقِيمِ" کا معنی ہے کہ ان کے پیچھے تختی لگا دی گئی تھی کہ یہاں "اصحاب کہف" ہیں' اس لئے والرقیم ہی کہتے ہیں خیر' جس وقت اس غار میں گئے تو رب کریم کی قدرتیں' رب کہتا ہے اے میرے اولیا! سو جاؤ اور سلایا کس طرح' جس طرح مائیں اپنے بچوں کو تھپتھپا کر سلاتی ہیں کہ "اللہ کا' سو جا اللہ کا سو جا" اس طرح تھپتھپا کر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَضَرَبْنَا عَلَىٰٓ ءَاذَانِهِمْ فِى ٱلْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۝ (الکھف: ۱۱)

دیکھئے' اللہ تعالیٰ اولیاء سے کتنا پیار کرتے ہیں فرمایا: میں نے ان کو کانوں پر تھپک تھپک کر سلا دیا' اب سوئے ہی سوئے' ایک دن --- دو دن --- دس دن --- سال --- دو سال --- دس سال --- بیس سال --- نہ نہ تین سو نو سال گذر گئے۔

تین سو نو سال میں ان کے کپڑے بھی میلے نہیں ہوئے۔

تین سو نو سال میں اولیاء کو بھوک بھی نہیں لگی۔

تین سو نو سال میں ان کو پسینہ بھی نہیں آیا۔

تین سو نو سال میں ان کے کپڑے بھی نہیں پھٹے۔

تین سو نو سال میں اولیاء تھکے بھی نہیں۔

ہم تھوڑی دیر ایک طرف پڑے رہیں تو تھک جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ۔ (الکھف: ۱۸)

اولیاء میں اتنی ہمت نہیں تھی' میں ان کی کروٹیں بھی خود ہی بدلتا رہا اور جو بات میں بتانا چاہتا ہوں کہ اولیاء کی کرامت کیا ہے!

غار کے اوپر چھت کوئی نہیں۔ غار کے اوپر درخت کوئی نہیں۔

غار کے اوپر سائبان کوئی نہیں۔ غار کے اوپر سایہ کوئی نہیں۔

اب سورج طلوع ہو کر اوپر سے آتا ہے' اولیاء کے اوپر کوئی سایہ نہیں' اگر سورج طلوع ہوتے ہی اوپر آئے تو سارا دن دھوپ پڑے گی اور اس وقت دھوپ کی گرمی بہت سخت تھی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا۝ (الکھف: ۱۷)

اے میرے سورج! یہاں میرے اولیاء سوئے ہوئے ہیں اوپر سایہ کوئی نہیں' اس لئے ذرا دور' دور سے ہی ہو کر گذر جا' جب طلوع ہونے لگے تو دائیں طرف سے گذر جانا' اور جب غروب ہونے لگے تو اس طرف سے گذر جانا' وہ میدان میں پڑے ہوئے ہیں۔

آپ کو تعلیم دینے اور ایک مسئلہ سمجھانے کے لئے' تین سو نو سال گذرنے کے بعد اولیاء سوئے ہوئے اٹھے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' اے میرے اولیاء آپس میں پوچھو کہ یہاں کتنی دیر رہے ہیں' اولیاء کہتے ہیں' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ۔ (الکھف: ۱۹)

ایک کہتا ہے' آدھا دن سوئے رہے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے' نہیں' ایک دن تو گذر گیا ہوگا۔

یہ رجسٹرڈ اولیاء ہیں' کسی کٹے شاہ' گھوڑے شاہ کی بات نہیں سنا رہا' یہ وہ ہیں جن کی رجسٹریشن قرآن نے کی ہے اور جن کی ولایت رب رحمان نے بیان کی ہے' وہ کہتے ہیں کہ ہم سوئے ہوؤں کو کوئی پتہ نہیں اور تیرے اولیاء مر جائیں تو کیا سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہیں کہ ہمارے مزار پر! کون آیا ہے' پھلڑیاں لے کر...... کون آیا ہے' بکرے لے کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون آیا ہے دودھ لے کر...... کون آیا ہے دیگیں لے کر۔
کون آیا ہے چادر لے کر...... کون آیا ہے پھول لے کر۔

کیا تیرے ولی سب کچھ جانتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' میرے اولیاء سو جائیں تو سوئے ہوؤں کو اپنے حالات کا بھی پتہ نہیں ہوتا۔

تیرا تو معیار رہ ہی کوئی نہیں گیا' ناک میں کوکا --- کانوں میں بالیاں --- لمبے لمبے بال --- گلے میں ٹل --- پیروں میں گھنگھرو --- ہاتھ میں ڈنڈے --- یہ سرکار آ گئی ہے' ہاں سرکار آ گئی ہے' واہ او سرکار۔

ایک کہیں فٹ پاتھ پر گرا ہوا تھا' کتے کو پتہ چلا کہ میرا بڑا بھائی گرا ہوا ہے' وہ آ کر ٹانگ اٹھا کر اوپر پیشاب کرتا ہے تو نیچے سے سائیں جی کہتے ہیں ''وے اللہ سائیں' تو بھی سائیں اور میں بھی سائیں' رحمت کا مینہ پائیں'' تیرا تو معیار ہی کوئی نہیں۔

میں تیری باتیں نہیں کر رہا' اولیاء الرحمٰن کی کر رہا ہوں' آپ نے یہ کرامت سن لی ہے کہ سورج بھی راہ چھوڑ دیتا ہے' اب میں ایک اور کرامت سناؤں' میرا سلیمان نبی کہتا ہے' ہد ہد نے بلقیس کے متعلق خبر دی ہے' اب میں چاہتا ہوں کہ بلقیس تو خود ہی اپنے سب وزیروں' مشیروں کو لے کر آ جا' اب بلقیس مشورہ کرتی ہے تو اس کے وزیر' مشیر کہتے ہیں' ہم کو جانے کی کیا ضرورت ہے۔

جناب سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں:

يَـاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ۝ (النمل: ٣٨)

اے میرے وزیرو' مشیرو' کون ہے جو بلقیس کے آنے سے پہلے اس کے تخت کو لے آئے۔

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ۝ (النمل: ٣٩)

ایک جن کہنے لگا' جناب مجھے اجازت دو' میں آپ کے اٹھنے اور یہ عدالت ختم ہونے سے پہلے پہلے بلقیس اور تخت کو اٹھا کر لے آؤں۔ جناب سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں اس سے میرا مقصد حل نہیں ہوتا' ان میں سے ایک اور اٹھ کر کہتا ہے' یہ کون ہے!

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ وَمَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ○ (النمل: ٤٠)

اب مفسرین نے مختلف اقوال نقل کیے ہیں کہ اس سے مراد سلیمان نبی ہیں لیکن یہاں اس حاشیے پر لکھا ہے کہ آپ کا ایک وزیر ہے' جس کا نام آصف ہے' وہ کہتا ہے جناب' میں اس کا تخت آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے پہلے آپ کے پاس حاضر کر دیتا ہوں اگر وہ سلیمان علیہ السلام لائے ہیں تو نبی کا معجزہ ہے اور اگر وزیر لایا ہے تو ولی کی کرامت ہے' ہم معجزہ بھی مانتے ہیں اور کرامت بھی مانتے ہیں یہ اللہ کے قرآن کے رجسٹرڈ اولیاء ہیں جن کے تذکرے قرآن کر رہا ہے۔

جہانوں کے پیر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی --- میرے نبی کا یار --- رسول کا پروانہ --- سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ قید ہو کر جیل میں چلے گئے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی اور یوسف نبی جیل میں چلے گئے اور میرے نبی تین سال مکہ کی جیل شعب ابی طالب میں رہے۔

میرے برادر! یہ تو انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے' حق کی خاطر جیل میں جانا --- توحید کی خاطر جانا --- سچائی کی خاطر جانا --- کتاب وسنت کی خاطر جانا --- رب کی یکتائی تنہائی کی خاطر جانا --- اور مصطفے علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شیفتگی وفریفتگی کی خاطر جانا۔

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کچھ دن جیل میں رہے' کافر پہلے روٹی پانی دیتے رہے' پھر انہوں نے کہا کہ اس کی روٹی پانی بند کرو' سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ جیل میں بند ہیں' آپ کی روٹی پانی بند کر دیا گیا' کچھ دن اسی طرح رہے' کافر کی بیٹی کہتی ہے میں دیکھوں تو سہی خبیب رضی اللہ عنہ بھوکا مرا ہے یا نہیں' وہ دروازہ کے سوراخ سے دیکھتی ہے کہ بند کمرہ میں سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کے آگے وہ میوے پڑے ہوئے ہیں جو مکہ سے ملتے ہی نہیں [1] یہ ہے ہمارا ولی اور یہ ہے اس کی کرامت' ان اولیاء کے جوتوں کی خاک ہماری آنکھوں کا سرمہ۔

میرے بھائی! ذرا آگے آئیں' جہانوں کے پیر' رب کے حبیب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ نے لشکر بھیجا ہوا ہے' لشکر کے امیر اور سربراہ سیدنا ساریہ رضی اللہ عنہ ہیں' میدان جنگ ہے' رب نبی کو وحی کر دے یا ولی کو الہام کر دے' رب بتائے تو پتہ چلتا ہے' ورنہ نبی کو بھی پتہ نہیں چلتا' آپ نے دیکھا کہ میدان جنگ میں ساتھی پسپا ہو رہے ہیں' منبر مدینہ میں ہے' آپ سینکڑوں میل سے فرماتے ہیں' "يَا سَارِيَةَ الْجَبَلِ" اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جاؤ' پہاڑ

[1] اسد الغابہ ، ۲/ ۱۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف کمر کرلو' پہاڑ کو پیچھے رکھ لو گے تو دشمن کے پاؤں اُکھڑ جائیں گے' اللہ ذوالجلال کی قسم ہے میرے رب نے سینکڑوں میلوں پر میرے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی آواز کو پہنچا دیا۔ ❶

آپ نہیں سمجھے' مصر فتح ہو گیا' دریائے نیل خشک ہو جاتا ہے' رسم یہ ہے کہ ایک نوجوان' خوبصورت اور پری پیکر بچی کو ہار سنگھار کر کے قیمتی لباس پہنا کر اور زیورات سے آراستہ کر کے اس دریا کی نذر کرو' پھر دریا طغیانی میں آئے گا' سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ ایک خط لکھتے ہیں خط کے الفاظ یہ ہیں!

"اے دریا بات سن لے' تجھے یہ خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ رب کریم کے بندے عمر بن خطاب کی طرف سے ہے اگر تو رب کی مرضی سے چلتا ہے تو پھر تجھے چل ہی پڑنا چاہیے۔"

فرمایا جاؤ' میرا خط لے جا کر خشک دریا میں پھینک دو' کعبہ کے رب کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں' سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کا خط دریا میں گرا تو دریا کناروں تک ابل کر آ گیا ❷ ہم ولی بھی مانتے ہیں اور ان کی کرامات بھی مانتے ہیں ع

ولی اوہ نہیں ہندا جو بھنگا کٹاوے
نشہ پی کے دُھر دیاں خبراں لیاوے
ولی ہندا مخلوق وچ نیک بندہ
ولی کولوں نہیں ہندا کوئی کم مندا

میرے بھائی! اللہ کے اولیاء کی راتیں گذریں تو مصلوں پر' دن گذرے تو ذکر اللہ سے گذرے' وہ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور توحید وسنت کے قائل ہوا کرتے ہیں!

یہی رب کے قرآن کے اولیاء ہیں۔ یہی رحمٰن کے اولیاء ہیں۔ یہی حبیب الرحمٰن کے اولیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے قرآن اور نبی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ○
وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ○
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

---

❶ اسد الغابہ، ۲/ ۱۱۲ ❷ الفاروق عمر ۲/ ۱۶۶۔ للھیکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکرِ آخرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ○ [آل عمران:۱۸۵]

''ہر جی چکھنے والا ہے موت کو اور یقیناً پورے پورے دیئے جاؤ گے تم اپنے بدلے قیامت کے دن' پس جو کوئی دور کیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں' پس تحقیق اس نے مراد حاصل کر لی اور نہیں ہے دنیا کی زندگی' مگر فائدہ اٹھانا ہے دھوکے کا۔''

سامعین محترم! اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عظیم الشان اور عظیم البرکت کتاب میں سے جس پر رحمت مقام کا ترجمہ میں نے اس وقت عام فہم اپنی اور آپ کی زبان میں آپ کے گوش گذار کیا ہے۔ پہلے اس مقام کی پہچان فرما لینا' یہ مقام عالی شان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پر رحمت کتاب سورۃ آل عمران' کا مقام ہے۔

اللہ والو! اللہ تعالیٰ آج کی میری حاضری اور آپ سب کی تشریف آوری کو شرف قبولیت سے نوازے۔

میرے بھائیو اور پیارے ساتھیو! رب کائنات کے مقدس کلام میں سے جو مقام ذیشان میں نے اس وقت تلاوت کیا ہے اس مقام ذیشان میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایک نہایت ہی بنیادی اور اہم قسم کا مسئلہ بیان فرمایا ہے۔

میرا یہ دعویٰ ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جس مسئلہ میں پوری دنیا کا اتفاق ہو' سوائے اس مسئلہ کے کہ جو میں آج بیان کرنے لگا ہوں' اس کی اہمیت کا اندازہ کر لیں کہ کوئی کافر ہو --- مسلم ہو --- مشرک ہو --- مواحد ہو --- برا ہو --- اچھا ہو --- نیک ہو --- بد ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

--- نبی ہو--- ولی ہو--- ابلیس ہو--- فرعون نمرود ہو--- اللہ تعالیٰ کے باغی ہوں یا اطاعت گذار' اگر کسی مسئلہ پر اتفاق ہے تو وہ مسئلہ ہے جو میں آج پیش کرنے لگا ہوں۔ ورنہ ہر مسئلہ میں اختلاف ہے۔

اختلاف کرنے والوں نے اللہ تعالیٰ کی ذات میں اختلاف کیا ہے۔

اختلاف کرنے والوں نے ملائکہ میں اختلاف کیا ہے۔

اختلاف کرنے والوں نے اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں اختلاف کیا ہے۔

اختلاف کرنے والوں نے اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں اختلاف کیا ہے۔

نہ ماننے والوں نے آمنہ کے لال--- پیکر حسن و جمال--- صاحب شرف وکمال اور ساری کائنات کے سردار--- جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور ختم نبوت میں اختلاف کیا ہے۔

اختلاف کرنے والوں نے سیدنا صدیق--- سیدنا فاروق--- سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم کی خلافت میں اختلاف کیا ہے۔

نہ ماننے والوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نہیں مانا۔

نہ ماننے والوں نے قیامت کو نہیں مانا۔

نہ ماننے والوں نے حشر نشر کو نہیں مانا۔

اختلاف کرنے والوں نے نماز میں کیا--- روزے میں کیا--- حج میں کیا--- زکوٰۃ میں کیا--- عمرہ میں کیا--- قربانی میں کیا--- دور نہ جاؤ' ہاتھ باندھنے میں بھی کیا ہے۔

ایک کہتا ہے' ہاتھ یہاں باندھ لو۔

دوسرا کہتا ہے' نہ' یہاں باندھ لو۔

تیسرا کہتا ہے' اور ذرا نیچے کر۔

چوتھا کہتا ہے' چھوڑ ہی دے۔

کوئی ایسا مسئلہ نہیں' جس پر اتفاق نظر آئے' صرف ایک ہی مسئلہ ہے جو میری سمجھ میں آیا ہے' میں نے پورے قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہے اور حدیث کی کتابوں کی ورق گردانی کی ہے اور اپنے باپ آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک کی تاریخ دیکھی ہے' ایک ہی مسئلہ ایسا ہے' جس پر پوری کائنات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اتفاق ہے اور وہ مسئلہ موت ہے' موت سے کسی کو انکار اور اختلاف نہیں۔

بے شک کوئی کافر ہو　　　　بے شک کوئی مسلمان ہو

بے شک کوئی اللہ کا باغی ہو　　　　بے شک کوئی اللہ کا عبادت گذار ہو

جو بھی ہے' جہاں بھی ہے' اس لیے اس مسئلہ پر کسی کا اختلاف نہیں اور کسی کو مفر نہیں' ہر ایک نے مرنا ہے' جو برتن بنا ہے اس نے ٹوٹنا ہے اور جو پیدا ہوا ہے' ایک وقت آنا ہے اس نے مر کر رہنا ہے' موت کا پیالہ نوش کرنا ہے اور قبر کے دروازہ سے گذر کر ہی رہنا ہے۔

آپ نے کہنا ہے کہ جناب کوئی دلیل دے دو' اس کے لئے دلیل کی ضرورت کیا ہے' روزانہ آپ کی آنکھیں مشاہدہ کرتی ہیں' جنازے اٹھتے ہیں۔

میاں!

بڑے بڑے بادشاہ --- بڑے بڑے شان وشوکت والے --- بڑے بڑے جاہ وجلال والے --- بڑی بڑی ہمتوں والے --- بڑی بڑی قوتوں والے --- بڑی بڑی دولتوں والے --- بڑے بڑے عالم --- بڑے بڑے فاضل --- کعبہ کے رب کی قسم ہے جب آمنہ کے لال علیہ السلام بھی نہیں رہے تو پھر قیامت تک کے لئے موت سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا۔

آج میں قرآن کریم کثرت کے ساتھ پڑھوں گا' اس لئے محبت پیار کے ساتھ قرآن سنیں اور دو باتوں کا خیال رکھنا' جب میں قرآن کریم پڑھوں تو سبحان اللہ کہتے جانا' اس طرح مجھے پتہ چلے گا کہ میں جاگنے والوں میں وعظ کر رہا ہوں اور جتنی دفعہ آپ سبحان اللہ کہیں گے' تو اتنے ہی جنت میں آپ کے درخت لگتے جائیں گے اور جب میں اپنے اور آپ کے پیر و مرشد علیہ السلام کا نام پاک ''محمد'' لوں تو تڑپ کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا ہے' اب خیال رکھنا' وہ شخص لعنتی ہے' جو جہانوں کے پیر' رب کے حبیب علیہ السلام کا نام سنے اور درود نہ پڑھے۔

مجھے یاد آیا ہے' مولانا رحمہ اللہ فرماتے ہیں　ع

او جو نام نبی دا سن کرئیں درود پوچاندے
ملک نورانی حق اوناں دے ایہہ بدعا فرماندے
رب نہ بخشے جنت تینوں تے نہ تو رحمت پانویں
جنت ہویا حرام بخیلا تو کیونکر جنت جانویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خوش نصیب جو آقا علیہ السلام کا نام پاک سن کر درود پاک پڑھتے ہیں۔
مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

نام نبی دا سن کر مومن جو درود پوچاون
سن درود نورانی ملکاں بہت خوشی وچ آون

کہتے ہیں' اے درود پڑھنے والے ع

اللہ بخشے جنت تینوں نال رسول الٰہی
دعا منظور نورانی ملکاں وچ دربار الٰہی

میں یہ بتا رہا ہوں کہ ایک ہی مسئلہ ایسا ہے' جس پر ساری کائنات کا اتفاق ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ [آل عمران: ۱۸۵]

اللہ والو! آج میں جتنی بھی آیات پڑھوں گا وہ اسی مفہوم کی ہوں گی' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً وَ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝

[الانبیاء: ۳۴-۳۵]

اے میرے نبی جناب محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) پیارے' آپ سے پہلے جتنے بھی انسان پیدا ہوئے ہیں' جتنے بھی بشر دنیا پر آئے ہیں' ہم نے کسی کو بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دنیا پر رہنے دیا ہی نہیں' میرے محبوب آپ کو بھی موت آنے والی ہے' اگر آپ بھی فوت ہو جائیں گے تو یہ بھی ہمیشہ ہمیشہ نہیں رہنے والے' اس لئے کہ ہر نفس نے موت کو چکھ کر ہی رہنا ہے اور ہم نے تو تم تمام کو شر اور خیر کے ساتھ آزمانا ہی ہے' پھر ایک وقت آنا ہے کہ آپ نے بھی اور ان تمام نے بھی ہمارے پاس آ کر ہی رہنا ہے' میری کچہری میں پیش ہو کر ہی رہنا ہے۔

ابھی نہیں سمجھ آئی تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں قرآن پاک کا ایک اور مقام پیش کر دوں۔
مولا کریم فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْکُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ [الجمعة:۸]

اے میرے نبی جناب محمد رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ بھی کہہ دیں کہ

وہ موت جس سے تم دوڑتے پھرتے ہو۔

وہ موت جس سے تم بھاگتے پھرتے ہو۔

وہ موت جس کی تم کو پرواہ ہی کوئی نہیں۔

وہ موت جس کا تم کو فکر ہی کوئی نہیں۔

وہ تو ہر صورت تم کو ملنے والی ہے اور پھر تم نے

مرنے کے بعد مٹی کے ساتھ مٹی نہیں بن جانا۔

مرنے کے بعد پھر تمہارا سلسلہ ختم نہیں ہو جانا۔

مرنے کے بعد پھر تمہارا معاملہ ختم نہیں ہو جانا۔

اصل بات تو یہ ہے کہ پھر تم نے اس عالم الغیب والشہادۃ کے دربار اور کٹہرے میں پیش ہونا ہے' اور پھر ایک وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ تم سے ہر عمل کی پوچھ گچھ کریں گے ---تمہاری برائیوں کی سزا دیں گے--- بدیوں کا عذاب کریں گے--- اور نیکیوں کا اچھا بدلہ دیں گے۔

قرآن کے پروانو! ایک اور مقام بھی نوٹ کرلو' یہاں کیا اعلان ہو رہا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِکَ قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ۝ [النسآء:۷۸]

اسی کو تو بھلا بیٹھا ہے' اسی لئے تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کر رہا ہے۔

اسی کو تو بھلا بیٹھا ہے' اس لئے تو کبھی ڈاکے پڑتے ہیں اور کبھی چوریاں ہو رہی ہیں۔

موت کو تو بھلا بیٹھا ہے' اسی لئے تو کہیں ملاوٹیں کرتا ہے اور کہیں دودھ میں پانی ڈالتا ہے۔

اسی کو تو بھلا بیٹھا ہے' کہیں عزتیں لوٹتا ہے' کہیں قتل کر رہا ہے' اسی لئے تو تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں پر کمر بستہ ہے اگر تجھے موت یاد ہو--- قبر یاد ہو--- حشر یاد ہو---

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب کریم کے دربار میں پیش ہونا یاد ہو--- اور اللہ تعالیٰ کی کچہری میں پیش ہونے کا تجھے یقین ہو تو کعبہ کے رب کی قسم ہے' پھر تجھ سے غلطیاں ہو ہی نہیں سکتیں اور اگر بشری تقاضہ کے پیش نظر ہو بھی جائیں تو پھر تو ان پر قائم نہیں رہ سکتا' پھر تو ان پر اترا نہیں سکتا۔

مولا کریم فرماتے ہیں:

اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ۔[النسآء:۷۸]

بے شک قلعے بنا لے--- کوٹ بنا لے--- محل بنا لے--- بلڈنگ بنا لے--- کوٹھیاں بنا لے--- بنگلے بنا لے--- چونے گچ کر لے' بے شک لوہے کی چھتیں ڈال لے--- لینٹر ڈال لے--- ایک وقت آ کر ہی رہنا ہے کہ تو موت کے آہنی پنجہ سے نہیں بچ سکتا۔

مولانا اسی بات کی ترجمانی کرتے ہیں' اللہ آپ کی قبر منور فرمائے' فرماتے ہیں ع

نبی ولی ہور عالم فاضل گذرے نے چنگے چنگیرے
شاہ گدا ہور برے بھلے سب کیتے قبریں ڈیرے

یہ دیکھ! تو کہاں ہے اور تیرا باپ کہاں ہے--- تیرا دادا کہاں ہے--- پردادا کہاں ہے--- اس کا باپ کہاں ہے--- پھر اس کا باپ کہاں ہے--- بعض کی ماں کوئی نہیں اور بعض کی نانی کوئی نہیں' بعض کی نانی کی والدہ کوئی نہیں اور پھر اس کی آگے ماں کوئی نہیں اور اس کی آگے ماں کوئی نہیں' جا تو کہاں تک پہنچے گا' مجھے آدم علیہ السلام سے لے کر میرے آمنہ کے لال تک سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے' سب نبی دکھا دے' عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ پاک نے زندہ آسمانوں پر اٹھایا ہے' اہل حدیث کا حقہ مسلک یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت نازل ہوں گے' چالیس دن یا چالیس سال رہیں گے' نکاح کریں گے' فوت ہوں گے میرے اور آپ کے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے میرے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان دفن ہو کر ہی رہیں گے۔

میرے برادر! پتہ چلا کہ موت سے عیسیٰ نبی بھی مستثنیٰ نہیں' کیونکہ یہ تو سلسلہ ہی ایسا ہے جو شروع سے بنانے والے نے بنایا ہے' یہ آج دیکھ لیں کہ پلاٹ نہیں مل رہے شہروں میں مکان کے لئے جگہ نہیں مل رہی' اگر آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک پیدا ہوتے رہتے' مرتے نہ' تو کھڑے ہونے کو بھی جگہ نہیں ملنا تھی' جنگل' بیابان بھی بھر جاتے۔

میرے برادر! میرے رب نے یہ نظام اس لئے قائم کیا ہے تاکہ موت دے کر اپنے دربار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیش کروں اور پھر اچھے بروں میں فرق کروں' وہ آدمی جو آدھی رات کو اٹھ کر اندھیرے میں ٹھوکریں کھاتا ہے' مسجد میں آتا ہے اور سردیوں کی راتوں میں ٹھنڈے پانی کے ساتھ وضو کرتا ہے' وہ اور وہ آدمی جو کبھی آٹھ دن کے بعد بھی مسجد میں نہیں آتا' جس نے کبھی عید بھی نہیں پڑھی' جس کی زبان پر کبھی کلمہ بھی نہیں آیا' اگر دونوں برابر ہی ہو جائیں تو رب' رب کیسا؟ پھر رب کا عدل کیسا ہے؟ میں تو کہتا ہوں کہ اس سے بڑا ظلم ہی کوئی نہیں کہ سب ایک ہی کھاتے میں پڑ جائیں' ایک آدمی سخت گرمی میں رمضان کے روزے رکھتا ہے اور ایک آدمی شراب پی رہا ہے' دن کے وقت بوتلیں پیتا ہے اور ایک آدمی رب کی رضا کے لئے پیاسا رہتا ہے اور ایک بازاروں میں آکر رمضان میں دن کے وقت کھاتا بھی ہے' پیتا بھی ہے اور دندناتا بھی ہے' اگر یہ دونوں ایک جیسے ہیں' رب نے فرق نہیں کرنا تو پھر رب کیسا ہوا؟ ہم کو ایسے رب کی ضرورت نہیں ہے' اس نے تو فرق کرنا ہے۔ یہ دیکھ لیں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○

[الزلزال: ۷۔۸]

اس نے بدمعاشوں' فحاش' عیاش' کفار اور مشرکوں کو پکڑنا بھی ہے' ان کو بیڑیاں پہنانا ہیں اور جو نیک ہیں ان کو اس نے باغات میں داخل بھی کرنا ہے' ان کو نعمتوں کے ساتھ نوازنا بھی ہے' اس لئے میرے اللہ نے موت مقرر کی ہے اور موت کے بعد حشر نشر کا دن مقرر کیا ہے' سب کافر موت تو مانتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہونے کا انکار کرتے تھے' کہتے تھے اس کے سامنے پیش نہیں ہونا' مرنا ضرور ہے لیکن مرنے کے بعد ہم کو کس نے پوچھنا ہے۔

اے محمد ﷺ ہم نے مر کر مٹی کے ساتھ مل جانا ہے' تو اسی طرح کہتا ہے کہ رب نے جنت بنائی ہے' دوزخ بنائی ہے' ہم سے کس نے سوال کرنا ہے۔

سورۃ یٰسین صرف مُردوں کے لئے ہی نہ رکھ دینا کبھی پڑھ بھی لیا کریں

ایک کافر میرے نبی ﷺ کے پاس آتا ہے' اس نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں میں ایک پرانی سی ہڈی پکڑی ہے اور سورۃ یٰسین میں لکھا ہے کہ وہ ہڈی لے کر میرے پیرو مرشد ﷺ کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ○ [یٰسٓ: ۷۸]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو کہتا ہے' مر کر پھر رب کریم کے دربار میں پیش ہونا ہے' یہ ہڈی جسے مٹی کھا گئی ہے اور جو اتنی کمزور ہو گئی ہے' اس ہڈی کو دوبارہ کون زندہ کر سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! اے میرے محبوب! آپ اس کو فوراً جواب دے دیں۔

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ○ [یٰس: ۷۹]

اب تو پھر بھی ہڈی بنی ہوئی ہے' بے شک کمزور ہو گئی ہے' ایک وقت وہ تھا کہ ہڈی بھی کوئی نہیں تھی' اس نے تو پانی کے قطرہ سے اس کو پیدا کر لیا ہے اور جو پانی کے قطرہ سے پیدا کر سکتا ہے تو وہ اس ہڈی کو زیادہ زندہ کر سکتا ہے۔

یہ کوئی بات نہیں کہ اگلے نے پوچھنا ہی نہیں' جو دل چاہے کرتے رہیں' ایک صحیح سودا دینے والے کو بھی رب ان ماپ کے ساتھ تول دے اور دودھ میں پانی ڈالنے والے کو بھی ان ماپ کے ساتھ تول دے پھر میں رب کو رب کیسے مانوں' جس نے ایک جیسا ہی انصاف کر دینا ہے۔

اس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے' کائنات میں اس سے زیادہ انصاف والا کوئی نہیں ہو سکتا' دودھ دودھ ہو جائے گا' پانی پانی ہو جائے گا' وہاں تو آواز آ جائے گی کہ میرے نیک بندے ادھر کھڑے ہو جائیں' اور بد ادھر اکٹھے ہو جائیں' وہاں ایک جیسی بات نہیں ہے کہ رب اچھے برے میں فرق نہ کرے' اس نے تو اعلان کر دینا ہے' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے:

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ○ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ○ وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ○

[یٰس: ۵۹-۶۱]

اس نے ویسے ہی موت نہیں بنائی' یہ ہر ایک کو آنی ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش ہو کر رہنا ہے' آپ اب ہی دیکھ لیں' کیا آپ نے کبھی نظر دوڑائی ہے بتاؤ!

میرے شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کہاں ہیں۔

میرے عبدالغنی شاہ صاحب رحمہ اللہ کہاں ہیں۔

شہزادوں کے چہرے والا میرا داؤد غزنوی رحمہ اللہ کہاں ہے۔

میرا نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ کہاں ہے۔

میرا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ کہاں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا میر سیالکوٹی رحمہ اللہ کہاں ہے۔

ذرا پیچھے نظر دوڑا کر دیکھ!

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہاں ہیں --- امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہاں ہیں۔

ذرا آپ کو پیچھے لے چلوں۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کہاں ہے --- سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کہاں ہے --- سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کہاں ہے --- سیدنا حسنین رضی اللہ عنہ کہاں ہیں ...... ذرا نظر دوڑا کر دیکھ لے!

سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں --- سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں --- سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہاں ہیں --- سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہاں ہیں --- آؤ آپ کو اور پیچھے لے چلوں' بتاؤ! آدم علیہ السلام کہاں ہیں --- خلیل اللہ علیہ السلام کہاں ہیں --- ذبیح اللہ علیہ السلام کہاں ہیں --- کلیم اللہ علیہ السلام کہاں ہیں۔ اب میں آپ کو سب سے بعد میں پوچھتا ہوں' مجھے جواب تو دیں کہ آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں۔

مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

نبی ولی ہور عالم فاضل گذرے نے چنگے چنگیرے
شاہ گدا ہور برے بھلے سب کیتے نے قبریں ڈیرے
لکیاں چھپیاں موت نہ چھوڑے تے جتھے ہووے کیرے
پانویں برج بناؤ محکم قلعے یا کوٹ چنگیرے

اللہ والو! لوگ کہتے ہیں' جی اس کو لندن لے چلو' اس کا علاج پاکستان میں کوئی نہیں' اس کو امریکہ لے چلو فرماتے ہیں ع

نسیاں بجیاں موت نہ چھوڑے تے دارو موت نہ کوئی
نیکی کرو کماؤ تقویٰ بدلہ لیسو سوئی

اللہ کی قسم ہے' یزدانی نے تو آنکھوں کے ساتھ کئی دفعہ دیکھا ہے کہ ادھر سے نوجوان بیٹے کی بارات جا رہی ہے' بیٹا گھوڑی پر چڑھایا ہوا ہے اور ادھر نوجوان بیٹے کو چارپائی پر لٹا کر اس کا جنازہ لایا جا رہا ہے' ان دونوں کی ملاقات راستہ میں ہی ہو جاتی ہے۔

مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ چار دہاڑے کوئل واساں اڑ کے ایتھوں جانا
کر کجھ فکر تو قبر قیامت جتھے ای نت ٹکانا

میرے بھائی! یہاں سے جانا ہی جانا ہے' بعض کہتے ہیں' بوڑھے ہوں گے تو مریں گے' مجھے اس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے' موت تو بوڑھا ہونے کا انتظار بھی نہیں کرتی' بوڑھا ہونا تو کہیں رہ گیا چونکہ میں تو علاج بھی کرتا ہوں' لوگ آتے جاتے رہتے ہیں' مجھے تو پتہ ہے' ہزاروں لاکھوں ایسی بیبیاں ہیں' جو کہتی ہیں جناب' ساتواں' آٹھواں' نواں چاند ہے اور بچہ پیٹ میں ہی فوت ہو گیا ہے۔

دیکھ لیں! آپ کہتے ہیں' بوڑھا ہونا ہے' پتہ نہیں یہاں پیدا بھی ہونا ہے یا نہیں' اس نے سانس بھی لینا ہے یا نہیں' آپ روزانہ کیس سنتے ہیں' ماں کے پیٹ میں ہی بچے مر رہے ہیں۔

بعض پیدا ہوتے ہی سانس لے کر ایک چیخ مارتے ہیں' ایک گھنٹی دیتے ہیں اور رب کریم کو پیارے ہو جاتے ہیں۔

بعض کا سوا مہینہ بھی پورا نہیں ہوتا کہ موت کا پیغام آ جاتا ہے۔

بعض ابھی امی امی' ابو ابو سیکھتے ہیں کہ موت کا پیغام آ جاتا ہے۔

بعض بھاگنے دوڑنے لگتے ہیں کہ موت کا پیغام آ جاتا ہے۔

بعض جوانیاں چڑھتے ہیں کہ موت کا پیغام آ جاتا ہے۔

کعبہ کے رب کی قسم ہے' موت!

نہ بچپن دیکھتی ہے نہ جوانی دیکھتی ہے نہ بڑھاپا دیکھتی ہے
نہ فقیری دیکھتی ہے نہ امیری دیکھتی ہے نہ صحت دیکھتی ہے
نہ بیماری دیکھتی ہے نہ کسی کی کمی دیکھتی ہے

کہ ابھی مجھے نوجوان بیٹے کی ضرورت ہے' موت کہتی ہے تجھے ضرورت ہو گی تو ہو گی لیکن موت کا وقت مقرر ہے' یہ ٹل نہیں سکتا' بیشک ماں باپ روتے رہ جائیں' موت ترس نہیں کرتی' ابھی مجھے اس کی ضرورت ہے' موت ضرورت نہیں دیکھتی۔

ایمان سے بتائیں' کیا ابھی آپ کو مولانا سلفی مرحوم کی ضرورت نہیں تھی' کیا کوئی ایسی بیوی ہے جس کو خاوند کی اور کیا کوئی ایسا خاوند ہے جس کو بیوی کی ضرورت نہ ہو لیکن مرتے جا رہے ہیں'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کسی کی ضرورت نہیں دیکھتی' جب آ جاتی ہے تو پھر کچھ نہیں دیکھتی۔

بچے روتے ہیں تو روتے رہ جائیں۔

بیوی چیختی ہے تو چیختی رہے۔

بوڑھا باپ پاس بیٹھا روتا ہے تو روتا رہے۔

کمر ٹوٹتی ہے تو ٹوٹ جائے۔

باپ کہتا ہے' بیٹا' سفید داڑھی تو میری ہو گئی تھی' وقت میرا تھا' ابھی تیرا وقت نہیں تھا' تو مجھ بوڑھے کو ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ کر چلا گیا ہے' بیٹا باری تو میری تھی' چلا تو گیا ہے۔

اللہ رب العزۃ فرماتے ہیں: ہم نے یہاں باریاں مقرر کی ہوئی ہیں' عمر کا کوئی لحاظ نہیں' موت یہ نہیں دیکھتی کہ باپ بعد میں جائے اور بیٹا پہلے جائے۔ یا باپ پہلے جائے اور بیٹا بعد میں جائے' یہاں تو اجل مسمّٰی ہے۔

لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ○ [النحل:٦١]

اہلحدیثو! آپ کے جو بزرگ فوت ہو گئے ہیں' کیا ہم نے کبھی کہا ہے کہ ان کا میلہ کرنا ہے---عرس کرنا ہے---قبر پکی بنانی ہے---گنبد بنانا ہے--- ان پر سونے کے دروازے لگانے ہیں' آپ تو کیکر بھی نہیں لگا سکتے۔

سنو! لگا سکتے ہیں لیکن لگانا ہی نہیں' اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میری جماعت اتنی زندہ ہے' یہ اپنے بزرگوں کی قبروں پر سونے کے دروازے لگانے کے لئے تیار ہے' اگر عرش کے رب اور آمنہ کے لال علیہ السلام نے اجازت دی ہوتی تو ہم بھی مولانا اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر سونے کا دروازہ لگا کر دکھاتے' ہمیں اجازت نہیں' ورنہ ہم کسی سے اتنے کمزور نہیں۔

بابا جی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

جدوں چابی عمر دی مک جانی
گھڑی چل دی چل دی رک جانی

پھر یہ نہیں دیکھتی کہ ابھی نئی ہے' کل خرید کر لایا ہے' جی میں یہ کویت سے لایا ہوں' چابی ختم ہو گئی ہے تو کویت کی گھڑی کیا ہے' بیشک پاکستان کی بنی ہے' امریکہ کی بنی ہے' کویت سے خریدی ہے' سعودی عرب سے لایا ہے' پھر!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نہیں دیکھتی کہ یہ روم کا صدر ہے جو پرسوں مر گیا ہے۔
یہ نہیں دیکھتی کہ یہ بڑے خزانوں والا ہے۔
یہ نہیں دیکھتی کہ یہ تختوں تاجوں والا ہے۔

تیرے کم اولیکھے وچ رہ جانے
تیرے کوٹ امیداں دے ڈھہ جانے
نبھاں رہن حکیماں دے ہتھ پھڑیاں
گولی موت والی سینے ٹھک جانی

جی! گوجرانوالہ کے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے' لاہور میو ہسپتال لے چلو' مجھے بتا' میو ہسپتال کے ڈاکٹروں نے خود نہیں مرنا ع

دودھ مکھنی پلیاں بھلواناں
تک ملکاں نوں جھ سک جانی
تائے چاچے ماں پیو روون پئے
سوہرے سالے وی بودیاں کھوون پئے
بھائی آکھن ساڈی بانہہ بھج گئی
کمر بڈھڑے باپ دی ٹٹ جانی

مولانا صمصام رحمۃ اللہ علیہ اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہیں' جو آج ستیانہ بنگلہ قبر میں سوئے ہوئے ہیں' فرماتے ہیں ع

صمصام نہ موت وسار بئیں
ویکھیں لوڑاں نہ تتیا مار بئیں
آہ آگئی بس آہ آگئی
آہ آہ وچ جندڑی مک جانی

میں نے تو بات ہی ختم کر دی تھی کہ جب امام الانبیاء --- حبیب اللہ --- محبوب کبریا --- خیر الوریٰ --- صدر العلیٰ --- شمس الضحیٰ --- بدر الدجیٰ --- مصدر مہر و وفا --- سر چشمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر ورضا --- منبع رشد وہدیٰ --- صاحب قاب قوسین او ادنیٰ --- جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ہمیشہ اس دنیا میں نہیں رہے تو کعبہ کے رب کی قسم ہے' تو اور میں کس باغ کی مولی ہیں' اگر ہمیشہ ہمیشہ کسی نے رہنا ہوتا تو آمنہ کے لال ﷺ رہتے۔

بعض نے میرے جانے کے بعد کہنا ہے' تو یہ کیا کہہ رہا ہے کہ نبی علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں لیکن میں نے تو!

وہ بات کہہ جانی ہے جو قرآن نے کہی ہے۔ وہ سناؤں گا جو قرآن نے بتائی ہے۔

وہ پہنچادوں گا جو قرآن نے بتائی ہے۔

میں تو کبھی ڈرا اور گھبرایا ہی نہیں' اندھیریاں چلتی رہتی ہیں --- طوفان آتے رہتے ہیں --- خنجر چلتے رہتے ہیں --- چھریاں لگتی رہتی ہیں --- مخالفتیں ہوتی رہتی ہیں' کعبہ کے رب کی قسم ہے' موت سے تو ڈرتے ہی نہیں' اب تو موت دیکھ ہی آئے ہیں' اب تو اگلا پچھلا ڈر بھی چلا گیا ہے' اس لئے جب تک میرے مونہہ میں زبان ہے اور میری جان میں جان ہے' میں نے!

قرآن کا اعلان کرتے رہنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید کی علمبرداری کرتے رہنا ہے' مصطفےٰ ﷺ کی عظمت کا ڈنکا بجاتے رہنا ہے۔

اور یہ پیغام گھر گھر سنا کر ہی رہنا ہے۔

میرے برادر! قرآن پکار پکار کر رہا ہے کہ آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر بھی موت کا وقت آیا ہے' اور یہ کہتے ہیں' توبہ توبہ جو یہ کہتا ہے کہ نبی علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں وہ بڑا گستاخ ہے۔

مجھے بتائیں! میں رب کریم کا واسطہ دے کر پوچھنے لگا ہوں' کیا یہ قرآن نعوذ باللہ نبی علیہ السلام کی گستاخی کرتا ہے' وہ قرآن یزدانی قرآن مانتا ہی نہیں' جو قرآن بھی ہو اور نبی علیہ السلام کی گستاخی بھی کرے' قرآن تو نبی علیہ السلام کے ادب کے لئے آیا ہے' اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ [الفتح: ۸۔۹]

قرآن تو ادب سکھانے کے لئے آیا ہے' جو نبی علیہ السلام کا ادب نہیں کرتا' یزدانی کا عقیدہ یہ ہے کہ اس کی کوئی نیکی اور عبادت اللہ تعالیٰ کے دربار میں منظور اور مقبول نہیں ہوتی' اس لئے نبی علیہ السلام کا ادب کیا کرو' میں اس قرآن کو قرآن مانتا ہی نہیں' جو نبی علیہ السلام کی بے ادبی کرے' اللہ کی قسم! اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ موت کے ساتھ نبی علیہ السلام کی بے ادبی ہوتی تو قرآن استعمال ہی نہ کرتا' لیکن قرآن نے استعمال کیا ہے کہ نبی علیہ السلام فوت ہوئے ہیں' اور تمام انبیاء علیہم السلام کے متعلق کہا ہے اگر اس موت کے لفظ میں گستاخی ہوتی تو قرآن استعمال کیوں کرتا

اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○

[البقرة: ۱۳۳]

اللہ والو! ایک اور مقام سن لیں جو یہ کہتے ہیں کہ اس کو موت نہیں آئی' یہ نبی اپنے متعلق خود ہی اعلان کر رہا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا ○ وَّ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ○ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ وَ لَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ○ [مريم: ۳۰-۳۲]

آگے بات سننے اور لکھنے والی آگئی ہے' دل و دماغ کی تختیوں پر لکھ کر لے جانا!

عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ○ [مريم: ۳۳]

ایک وقت آنا ہے کہ میں نے مر کر ہی رہنا ہے۔

میرے بھائی! قرآن کے مواعظ سنا کریں' پھکڑ' دھکڑ اور جھوٹی حکایات' روایات نہ سنا کریں' اگر آپ نے قرآن کا وعظ سننا ہوتا ہے تو اہلحدیث کی مسجد میں آیا کریں۔

یہاں یحییٰ نبی علیہ السلام کے تذکرے ہو رہے ہیں' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً وَ كَانَ تَقِيًّا ○ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَ لَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ○ وَ سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ○ [مريم: ۱۳-۱٤]

آج مسائل حل ہو جائیں گے' قرآن کے بیان ہوں گے۔

میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے متعلق مولا کریم فرماتے ہیں:

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَ مَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا وَ سَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰکِرِیْنَ○ [آل عمران: ١٤٤]

مجھے یاد آیا' سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ اس دن پڑھی' جب نبی علیہ السلام کی چار پائی پڑی ہوئی ہے' سوموار کا دن ہے' آقا علیہ السلام کے جسم پاک سے روح پرواز کر گئی ہے!

ہر طرف غم کا سماں ہے...... ہر طرف دکھ کا سماں ہے۔

سارے مدینہ میں یہ شور ہے کہ جہانوں کے پیر دنیا سے چلے گئے ہیں' وقت بہت نازک ہے' ادھر جہانوں کے پیر جدائی دے گئے ہیں اور ادھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے غصہ میں آ کر' غم اور صدمہ کے غلبہ کی وجہ سے تلوار نکال لی ہے' اور اعلان کرتے ہیں' جو یہ کہے گا کہ جہانوں کے پیر فوت ہو گئے ہیں تو عمر کی تلوار اس کا گلا کاٹ دے گی۔

میں قربان جاؤں! سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ۔

خطبہ پڑھتے ہیں' بخاری شریف کے الفاظ ہیں' جا کر بخاری شریف کی ورق گردانی کر کے دیکھ لینا' جہانوں کے پیر رب کے حبیب علیہ السلام کی چار پائی پڑی ہوئی ہے اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ لِلّٰهِ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ۔ ❶

حدیث پاک میں موجود ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کے بعد قرآن پاک کی یہ آیت پڑھتے ہیں!

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَ مَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا وَ سَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰکِرِیْنَ○ [آل عمران: ١٤٤]

بتائیں! کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کر رہے ہیں، قرآن پاک بھی "مَاتَ" کہے، اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی مَاتَ کہہ کر مسئلہ حل کر دیا۔

❶ صحیح بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب رقم الحدیث: ٤٤٥٤

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائی! یہ تو صدیق رضی اللہ عنہ ہیں' اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری آئی تو اماں جی فرماتی ہیں' یہ بھی بخاری شریف کی روایت ہے۔ نہ ملے تو یزدانی مجرم ہے' بیٹی صدیقہ کہتی ہے' اے اللہ تو نے عائشہ پر بڑے احسان کیے ہیں' میں تیرا سب سے بڑا احسان کیا کہوں' سارے ہی بڑے بڑے احسان ہیں' تو عائشہ کو نبی علیہ السلام کے نکاح میں لے آیا اور جب ظالموں نے تہمت باندھی تو تو نے قرآن پاک کی اٹھارہ آیات نازل کر دیں اللہ تیرے عائشہ پر بڑے بڑے احسان ہیں' میں سارے احسان ایک طرف رکھتی ہوں' تو نے آج جو احسان کیا ہے' اس سے عائشہ کو جہاں غم ہوا ہے' وہاں اس کا سر بھی اونچا ہو گیا ہے' فرماتی ہیں:

تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ ❶

اللہ میں تیرا کیا کیا شکریہ ادا کروں، مرنا تو ہر آدمی نے ہے اور اسی طرح آمنہ کے لال علیہ السلام پر بھی موت آنا تھی' نبی علیہ السلام کی بیویاں اور بھی تھیں، آپ کو کسی اور بیوی کے گھر موت نہیں آئی' اللہ تیرا شکر ہے۔ موت آئی ہے تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آئی ہے۔ اور آگے فرماتی ہیں' اللہ تیرا بڑا احسان ہے' جہانوں کے پیر فوت ہوئے ہیں تو میری گود میں ہوئے ہیں۔ آقا علیہ السلام کا سر مبارک اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی چھاتی کے ساتھ لگایا ہوا ہے کہ روح پرواز ہو جاتی ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، آج دنیا سے وہ چلا گیا ہے کہ جس نے ساری زندگی قبر اور دوزخ کے ڈر کی وجہ سے جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی۔

میرے برادر! یہ تو اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں' بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی باری آئی تو بیٹی فاطمہ کہتی ہے!

يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ نَنْعَاهُ۔

اے ابا جی، جبرائیل علیہ السلام آئیں گے تو ہم کیا جواب دیں گے۔

يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ۔

ابا جی، ہم کو چھوڑ کر رب کریم کے پاس چلے گئے۔

يَا اَبَتَاهُ مِنْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ مَاوَاهُ۔

ابا جی! ہم بیٹیوں، اپنے ساتھیوں اور مدینہ کو چھوڑ کر آپ نے جنت میں جا کر ڈیرے

---

❶ صحيح بخاري۔ كتاب المغازي ۔ باب رقم الحديث : ٤٤٤٩

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا لئے ہیں۔ کیا تجھے ابھی بھی شک رہ گیا ہے؟

کہتے ہیں، گوجرانوالہ میں نبی آئے تھے، کیا تیری گدھیاں، ریڑھیاں اور بھنگڑے دیکھنے کے لئے میلاد النبی کے جلوس میں آئے تھے، کعبہ کے رب کی قسم ہے، بیٹی تو کہہ رہی ہے، بابا جی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؏

ابا جان پیارے میرے کیہڑا باہجوں تیرے
کیہڑا دے کے صبر تسلی ونڈے گا غم میرے
اباجان پیارے میرے گل مینوں دس جائیں
فیر کدوں توں مڑ کے آسیں اندرا نہیں جائیں
ہتھ یتیماں دے سراں تے پھیرے گا ہن کیہڑا
میں بھی اج یتیم ہوئی آں پایا ای باپ نکھیڑا
دس دا اج مدینہ مینوں سنجا پیا جو فیرے
لے چل نال مینوں ویں اپنے باپ پیارے میرے

اللہ کی قسم ہے، جہانوں کے پیر لیٹے ہوئے ہیں' تین دن سوموار، منگل اور بدھ آپ کی چارپائی پڑی رہی ہے، دس دس آدمی حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں آتے ہیں اور درود وسلام پڑھ کر نکل جاتے ہیں، تین دن کے بعد میرے نبی کو غسل کے بعد تین کپڑوں میں کفن دیا گیا ہے۔ ❷

حدیث پاک میں ہے کہ غسل کے وقت اختلاف پڑ گیا کہ کیا جہانوں کے پیر کے کپڑے اتار کر غسل دینا چاہیے یا کپڑوں سمیت دینا چاہیے؟

کوئی کہتا ہے، کپڑوں سمیت دے دو...... کوئی کہتا ہے' کپڑے اتار کر غسل دو۔

جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین وہاں موجود تھے، ان کو اونگھ سی آ جاتی ہے، غیب سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے، خبردار، میرے نبی کے کپڑے نہ اتارنا، کپڑوں سمیت ہی غسل دے دو ❸

آپ کو کفن دیا گیا، اور اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ہی قبر بنائی گئی۔ ❹

❶ صحيح بخاري - كتاب المغازي - باب رقم الحديث: ٤٤٦٢

❷ سيرة ابن اسحاق ٤/ ٦٦٣ ❸ سيرة ابن اسحاق ٤/ ٦٦٢ ❹ سيرة ابن اسحاق ٤/ ٦٦٣

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے بتا! کیا زندہ کی قبر بنائی گئی ہے اگر زندہ کی قبر بناتے ہیں، تو تو اپنے باپ کی بنا...... ماں کی نکال...... دادا کی بنا...... پڑدادا کی بنا...... اپنے مولوی اور بڑے پیشوا کی بنا...... اپنی جماعت کے صدر کی بنا...... سیکرٹری کی بنا...... اگر زندوں کو قبر میں دفن کرتے ہیں تو تو اپنے باپ، دادا اور بچوں کی بنا کر دکھا، تو ان پر مٹی نہیں ڈال سکتا تو میں پوچھتا ہوں، کیا ابوبکر صدیق اور بلال رضی اللہ عنہما ڈال سکتے ہیں، اگر تو اپنے زندہ بوڑھے باپ کو دفن نہیں کر سکتا تو کیا حسن و حسین رضی اللہ عنہما اپنے نانا جان پر مٹی ڈال سکتے ہیں؟

میرے برادر! آپ کا جنازہ اس طرح پڑھا گیا ہے کہ کسی نے امامت نہیں کرائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم درود و سلام پڑھ کر نکلتے جاتے ہیں۔ میرے آقا علیہ السلام کو قبر میں رکھا گیا ہے اور اوپر مٹی بھی ڈالی گئی ہے۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ظلم کرتے ہوئے زندہ نبی کو دفن کر دیا تھا؟

مولوی! تو اپنے زندہ باپ کو جسے کوڑھ پڑا ہو...... ناک بہتا ہو...... خارش پڑی ہو...... آنکھ سے اندھا ہو...... کانوں سے بہرہ ہو...... ٹانگ سے لنگڑا ہو...... اس کو پیچش لگے ہوں...... جتنی دیر اس کے سانس میں سانس ہو تو اتنی دیر تک اسے دفن نہیں کرتا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چاند جیسے مکھڑے والے زندہ نبی کو کس طرح دفن کر سکتے ہیں؟

یہ ہے مسلک اہلحدیث! ایسے حبیب نبی کو جن کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ بھی برداشت نہیں کرتے کہ نبی علیہ السلام کے پیر مبارک کو کانٹا بھی لگے، وہ زندہ نبی کو دفن کیسے کر سکتے ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم ہے، آپ کو حجرہ میں دفن کیا گیا ہے۔ پیاری بیٹی دیوار کے ساتھ لگ کر آنسو بہا رہی ہے اور ساتھ کہتی ہے!

يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا التُّرَابَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ۔ [1]

یہ مشکوٰۃ شریف کے الفاظ ہیں۔ جو میں پڑھ رہا ہوں۔

فرماتی ہیں: اے انس! مجھے یہ تو بتا، تیرے دل نے کیسے برداشت کر لیا جب تم نے مٹھیاں بھر بھر کر میرے ابا جان کے اوپر ڈال دیں، بیٹی فاطمہ کہتی ہے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

وے انس بلال نبی دیو یارو، تسی نبی کتھے چھڈ آئے
ایسے سوہنے مکھڑے کیونکر، اندر خاک چھپائے

[1] صحیح بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب رقم الحدیث: ٤٤٦٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویلے تسی تے ہیسو پاک نبی توں جاناں گھول گھماندے
فیر دسو کیوں یار یاراں نوں، اندر خاک چھپاندے
سن سن زاری ذکر نبی تھیں، اکھاں نیر بہاون
ہو لاچار تمامی اگوں، ایہہ جواب سناون
وس نہ رہ گیا کجھ آساڈے تے ورت گیاں تقدیراں
ہوش حواس گم ہو گئے، تے بھل گیاں تقریراں

میرے آقا علیہ السلام کو دفن کر دیا گیا۔

میرے برادر! اپنا عقیدہ صحیح کر کے جانا، بات وہی سچی ہے جو اہلحدیث کے مسلک کے مطابق ہے، کعبہ کے رب کی قسم ہے، اس لیے سچی ہے کہ مسلک اہلحدیث رب کا قرآن اور نبی علیہ السلام کا فرمان ہے، اس لئے بات وہی سچی ہے اور باقی سب جھوٹ ہے۔

کہتے ہیں' نبی علیہ السلام آئے ہوئے تھے۔ تیرے تو یہ مشٹنڈے نانگے شاہ اور دوسرے تیسرے بھنگی چرسی ہر جمعرات آئے رہتے ہیں؟ کوئی نہیں آتا، یہ سب جھوٹ ہے۔

سیالکوٹ میں ایک مناظرہ ہوا، ہمارے حافظ محمد شریف سیالکوٹی اس وقت زندہ تھے' اب فوت ہو چکے ہیں، اللہ کریم آپ کی قبر منور فرمائے۔ مناظرہ ہوا کہ مرنے کے بعد بزرگ ہر جمعرات کھانا کھانے کے لیے آتے ہیں، جس کے ساتھ مناظرہ ہوا، وہ کوٹلی لوہاراں کا مولوی ابھی زندہ ہے، اس مولوی کی ماں زندہ تھی اور باپ مر گیا تھا، حافظ صاحب فرمانے لگے، ہم ایسے ہی مناظرہ کرتے رہیں گے، لوگوں کا وقت بھی ضائع کریں گے، تو کچھ کہے گا، میں آیات پڑھوں گا، چل تیری امی سے پوچھ لیتے ہیں، کہ بابا جی آتے ہیں یا نہیں، اگر تیری امی نے کہا کہ ہر جمعرات آتے ہیں اور میرے سب حق ادا کرتے ہیں تو تو سچا۔

وہ مولوی پولیس کو جا کر کہنے لگا، حافظ صاحب نے میری بے عزتی کی ہے، تھانیدار کہنے لگا، حافظ جی! کیوں بے عزتی کی ہے' حافظ صاحب فرمانے لگے' میں نے تو کوئی بے عزتی نہیں کی' یہ کہتا ہے کہ بزرگ ہر جمعرات آتے ہیں' میں نے کہا ہے کہ تیری اماں سے پوچھ لیتے ہیں' آتے ہیں یا نہیں؟

وہابیو! اتنی سیدھی بات ہے' آپ کا مسلک سیدھا ہے، اس میں کوئی بل پیچ نہیں، ہم نے بل پیچ کیوں ڈالنے ہیں، کیا ہم نے کوئی کونڈے بھرنے ہیں، کیا جمعراتیں کھانی ہیں، ہم کو کوئی لالچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طمع نہیں، اس لیے سیدھا، سچا اور سستا دین دیکھنا ہے تو قرآن سے لے لو، نبی علیہ السلام کے فرمان سے لے لو اور حبیب الرحمٰن سے لے لو، کعبہ کے رب کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں، ہم گناہ گار تو ہو سکتے ہیں، لیکن جو دعوت دیں گے، وہ سچی اور کھری دیں گے۔

میرے بھائی! ابھی جمعہ کے بعد بعض مولویوں نے اٹھ کر کھڑے ہو جانا ہے کہ نبی علیہ السلام کی گھوڑی چلی آ رہی ہے، مولوی خود ہوائی جہاز پر بیٹھتا ہے اور آپ کو ابھی بھی گھوڑی پہ ہی بٹھاتا ہے کہتے ہیں، کھڑے ہو جاؤ جی نبی علیہ السلام کی گھوڑی آ گئی ہے، اللہ میری توبہ۔

سنو! اب ہم احمقوں کی جنت میں نہیں بستے، روشنی کا دور ہے، کتاب وسنت کی تعلیم عام ہو رہی ہے، میرے مدارس بن رہے ہیں، اہلحدیث کے مدارسِ دینیہ تعلیم عام کر رہے ہیں، اس لیے کوئی کسی کی آنکھ میں دھول جھونک کر اسی طرح واضح اور روشن دن گمراہ نہیں کر سکتا، کعبہ کے رب کی قسم اٹھا کر کہوں گا، حق حق سنایا جائے گا اور سچ سچ پہنچایا جائے گا۔

میرے برادر! مرنا ہے اور مر کر رب کریم کے دربار میں پیش ہونا ہے، اصل بات یہ ہے، وہاں اچھے بھی ہیں، برے بھی ہیں...... نبی بھی ہیں ولی بھی ہیں...... اللہ تعالیٰ کے باغی بھی ہیں، رب کریم نے ذرہ ذرہ کا حساب لینا ہے اگر یہ یقین ہو جائے تو برائی نہیں ہوتی اور اگر نہ ہو تو آدمی پکا نہیں رہ سکتا۔

مجھے یاد آیا ہے، صحاح ستہ کی روایت ہے، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

اے اللہ کے رسول! یہ بتائیے! هَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

آقا محشر کا میدان ہوگا' آپ فرماتے ہیں کہ وہاں نفسی نفسی ہوگی' کیا آپ اس دن اپنی بیویوں کو بھی یاد رکھیں گے یا نہیں؟

جہانوں کے پیر رب کے حبیب علیہ السلام فرماتے ہیں: اے پیاری عائشہ رضی اللہ عنہا میں یاد تو رکھوں گا لیکن تین وقت ایسے آئیں گے کہ

"لَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا" کوئی کسی کو یاد نہیں رکھ سکے گا۔

ام المومنین عرض کرتی ہیں، آقا وہ تین وقت کون کون سے ہیں؟

فرمایا: "عِنْدَ الْمِيْزَانِ" جب میزان میں اعمال تولے جاتے ہیں تو ہر آدمی کو فکر ہوتا ہے' کہیں میرا نیکیوں کا پلڑا ہلکا اور بدیوں کا بھاری نہ ہو جائے' ہر نبی کو اور مجھے بھی فکر لگی ہوگی حالانکہ وہ نبی جس کا گناہ اور غلطی ہی کوئی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: پیاری عائشہ، اس دن اتنی ہولناک اور دہشت ناکی ہوگی، وہ اتنا گھبراہٹ والا دن ہوگا کہ میں بھی تجھے یاد نہیں رکھ سکوں گا۔

اماں جی پوچھتی ہیں' محبوب! دوسرا کون سا وقت ہے؟

فرمایا: دوسرا وقت وہ ہے' جب اعمالنامے دائیں اور بائیں ہاتھوں میں پکڑائے جائیں گے' اس وقت بھی ہر آدمی کو فکر ہوگی' کہیں اعمالنامہ میرے بائیں ہاتھ میں نہ آجائے۔

ام المومنین عرض کرتی ہیں: آقا! تیسرا کون سا وقت ہے؟

فرمایا: "عِنْدَ الصِّرَاطِ" پیاری عائشہ! جب پل صراط سے گذرنا ہے تو اس وقت بھی ہر آدمی کو فکر ہوگی کہ پتہ نہیں' میرے ساتھ کیا بننا ہے، اس لیے ان تین مقامات و اوقات میں کوئی دوسرے کو یاد نہیں کر سکے گا۔ [1] اللہ آپ کو تینوں اوقات میں کامیاب فرمائے۔

پروانو! اللہ کی قسم ہے، سب سے زیادہ خوشی اس وقت ہوگی، جب اللہ پاک فرمائیں گے' میرے فرشتو! اس کو دائیں ہاتھ میں اعمالنامہ (جنت کا ٹکٹ) دے کر جنت کی طرف بھیج دو۔

میں اپنے پاس سے بات نہیں کرتا۔ مولا کریم فرماتے ہیں:

وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ○ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَآ أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ○ وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَآ أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ○ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ○ أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ○ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ○ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ○ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ○ مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ○ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ○ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيْقَ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ○ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ○ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ○ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ○ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ○ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيْمًا ○ إِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ○ [الواقعہ: ۷۔ ۲۶]

جن کے دائیں ہاتھ میں اعمالنامہ آنا ہے!

وَأَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَآ أَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ○ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○ وَطَلْحٍ

[1] سنن ابو داود۔ کتاب السنۃ۔ باب فی ذکر المیزان۔ رقم الحدیث: ٤٧٥٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَّنْضُوْدٍO وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍO وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍO وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍO لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍO وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍO اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءًO فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًاO عُرُبًا اَتْرَابًاO لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِO ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَO وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَO [الواقعہ: ۲۷۔ ۴۰]

یہ بائیں ہاتھ والے، جلے نصیبوں والے اور بد بخت سیاہ چہروں والے!

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِO فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍO وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍO لَا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍO اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَO [الواقعہ: ۴۱۔ ۴۵]

دائیں ہاتھ والے بہشتوں، نعمتوں، خوشیوں اور انعام واکرامات میں ہوں گے، اور برے نصیبوں والوں کے لیے، بھاپ، کھولتا ہوا پانی اور دھوئیں کا سایہ ہوگا، نہ وہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ عزت والا ہوگا، ان کو دوزخیوں کا لہو، پیپ اور تھور کا کھانا دیا جائے گا، اور وہ آگ میں جلتے رہیں گے۔

اللہ ہم سب کو دوزخ سے بچا کر رکھنا، باباجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صد افسوس جو کن عجائب سن دے راگ نویلے
اس آتش وچوں گڈن ہائے ہائے مندے ہیلے

تیری وہ آنکھیں! جن کے ساتھ تو سینما دیکھتا ہے..... جن کے ساتھ روزانہ غیر محرموں کو دیکھتا ہے..... جن کے ساتھ بدی دیکھتا ہے..... جن کے ساتھ بے حیائی دیکھتا ہے..... جن کے ساتھ روزانہ حرام دیکھتا ہے..... جن کے ساتھ چکلوں میں جا کر شراب پیتا ہے۔

صدافسوس جو سڑ بل اکھیں خانیوں باہر آیاں
جو دنیا اتے اک وال نہ سیہندیاں

یہ تیرا پیٹ چنے کی دال کھالے تو درد شروع ہو جاتا ہے، تو چرغوں، تکوں، کبابوں، حلوے اور کھیروں پر لگا ہوا ہے۔ مولوی روزانہ نرم نرم غذائیں کھا رہا ہے۔ بے شک حرام کی ہوں، تو امتیاز نہیں کرتا، ایک وقت آنا ہے کہ،

نازک بدن مخالف کھنا، کھادیاں سول کریندا
اوتھے تھور تے غسلین حمیمون ہائے ہائے کیونکر سیہندا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے اب فکر کرو! مرنے کا فکر...... حشر کا فکر...... قبر کا فکر......

آپ نے بیٹی یا بیٹے کی شادی کرنا ہو تو آپ کو فکر پڑ جاتا ہے، دس سال پہلے ہی تیاری کرتے ہیں! کہیں زیور بناتے ہیں...... کہیں کپڑے بناتے ہیں...... کہیں بی بی جہیز بناتی ہے۔

اگر بیٹی کو اسی طرح خالی رخصت کر دیا تو اس کی ساس طعنہ دے گی کہ تو لے کر کیا آئی ہے؟ دیکھ لے! یہ آپ کو فکر لگا ہوا ہے، آپ کو! اگر فکر نہیں تو قیامت کا نہیں...... فکر نہیں تو آخرت کا نہیں...... فکر نہیں تو جنت دوزخ کا نہیں...... فکر نہیں تو قبر کا نہیں۔

گوجرانوالہ والو! میرا مضمون ''فکر آخرت'' ہے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ ایک دعا کرتے ہیں۔

جس دعا نے آپ کو کامیاب ہی کر دینا ہے۔ وہ فرماتے ہیں!

فکر کرو ہن ڈرو خدا تھیں تے منگونت دعائیں
مولا فضل کرم تھیں اپنے دوزخ نہ وکھائیں

اللہ کی قسم ہے' آپ نے آخر میں یہ بہت قیمتی بات کہہ دی ہے، میرے پورے خطبہ اور قرآن پاک کے وعظ کا نچوڑ ہی یہ ہے کہ آپ کی آخرت میں کامیابی ہو جائے ساری بات تو اس کامیابی پر ختم ہو گی' آپ! چیئرمین بن جائیں تو کوئی کامیابی نہیں...... ممبر بن جائیں تو کوئی کامیابی نہیں...... قومی اسمبلی میں چلے جائیں تو کوئی کامیابی نہیں...... صوبائی اسمبلی میں چلے جائیں تو کوئی کامیابی نہیں...... ڈی، سی، اے سی بن جائیں تو کوئی کامیابی نہیں...... بے شک وزیراعلیٰ، وزیر اعظم بن جائیں، یہ کوئی کامیابی نہیں...... بے شک مونچھوں والی سرکار صدر پاکستان بن جائے، یہ کوئی کامیابی نہیں...... کعبہ کے رب کی قسم ہے، کامیابی یہ ہے کہ ع

فکر کرو ہن ڈرو خدا تھیں تے منگونت دعائیں
مولا فضل کرم تھیں اپنے دوزخ نہ وکھائیں

وقت بڑا ہو گیا ہے' میرا مضمون تو ختم ہونے والا نہیں' میں ان الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں' اللہ کریم مجھے اور آپ کو اپنے قرآن اور نبی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ o وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ o
وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ o وَالشَّاکِرِیْنَ o
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفل عبادت کی اہمیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ. (البقرة: ١٨٤)

پس جو کوئی نفلی عبادت کرے، نیکی سمجھ کر، تو اس کے لئے وہ بہت ہی بہتر ہے۔

سامعین محترم! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم الشان اور عظیم البرکت کتاب میں سے آج میں نے جو چند کلمات اور الفاظ تلاوت کیے ہیں، اِن کلماتِ مبارکہ میں اللہ عظیم وبرتر نے ''نفلی عبادت'' کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔

آج خاص طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ہم وہ لوگ جو اپنے آپ کو پشت در پشت سے مسلمان اور خصوصاً اہلحدیث گردانتے ہیں، ہم دن بدن اللہ تعالیٰ کے فرائض کے بھی تارک ہوتے جا رہے ہیں، حالانکہ فرائض تو فرض ہی ہیں۔

آمنہ کے لال ..... پیکر حسن وجمال اور ساری کائنات کے سردار جنابِ محمد رسول ﷺ معصوم عن الخطاء ہیں، آپ کے متعلق میرا عقیدہ یہ ہے کہ میرے آقا علیہ السلام بخشے بخشائے ہیں، اگر ساری زندگی کوئی عبادت اور نیکی نہ بھی کرتے تو میرے آقا علیہ السلام کی شان میں کوئی فرق نہیں آ سکتا تھا، مرتبت اِتنی ہے ..... عظمت اِتنی ہے ..... شرافت اِتنی ہے ..... علوِ مقام اِتنا ہے، لیکن میرے اور آپ کے پیرو مرشد جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ نے نفلی عبادت پر بڑا زور دیا ہے۔

عام طور پر اہل حدیث کو یہ طعن دیا جاتا ہے کہ یہ سنن اور نوافل کے قائل ہی نہیں، حالانکہ جو چیز کتاب وسنت سے ثابت ہو جائے وہ اہلحدیث کا مسلک ہے، اہلحدیث خود ساختہ، من گھڑت اور بے ثبوت چیز کے قائل نہیں، ہم اندھے کنویں میں ہاتھ نہیں مارتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کام بے شک کتنا اعلیٰ اور اچھا ہو، دیکھنے میں وہ کام بے شک کتنا پیارا اور خوبصورت ہو، جب تک امام الانبیاء ..... صاحبِ قاب قوسین او ادنیٰ جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی اُس پر مہر نہیں لگ جائے گی تو وہ کام نیکی اور ثواب نہیں بنے گا، بلکہ اُلٹا باعثِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب اور وبال بن جائے گا' چاہے بندہ ویسے ہی اپنی طرف سے نفل بناتا اور سنت گھڑتا جائے۔

آج جب یہ ستائیس رجب کو معراج گذرا ہے، ایک اچھا بھلا شخص مجھے آکر پوچھتا ہے، جی یزدانی صاحب، معراج کے روزے کتنے ہیں؟ اگر آپ کہیں کہ جناب کوئی روزہ نہیں تو کہتے ہیں، دیکھا، یہ ہے ہی وہابی، روزہ بھی نہیں رکھنے دیتا۔

میاں! روزہ رکھ، لیکن معراج کا روزہ کوئی نہیں۔ جہانوں کے پیر جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے معراج کیا ہے لیکن معراج کے دن نہ آپ ﷺ نے روزہ رکھا...... نہ میرے صدیق نے رکھا...... نہ فاروق نے رکھا...... نہ ذوالنورین نے رکھا...... نہ حیدر کرار نے رکھا...... نہ کسی صحابی نے رکھا رضی اللہ عنہم نہ کسی تابعی نے رکھا اور نہ کسی امام نے رکھا ہے رحمہم اللہ تجھے معراج کے روزوں کا پتہ کہاں سے چل گیا' وہ چیز جس پر میرے پیر و مرشد علیہ السلام کی مہر ثبت نہیں' اہلحدیث اُسے نیکی سمجھتا ہی نہیں۔

کل کی بات ہے، میں عید کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو ایک دوست پوچھتا ہے (جس نے عید کی نماز بھی وہاں ہی پڑھی ہے، ایسے ایسے دیوانے لوگ بھی ہیں) کہ جناب عید کے شکرانہ کے نفل کتنے ہیں' کیا میں دو پڑھ لوں؟

میں نے کہا، تو نے عید کے نفل تو میرے پیچھے پڑے ہیں' وہ کہتا ہے کہ بس یہ اتنے ہی کافی ہیں، کیا شکرانہ کے عید کے کوئی نوافل نہیں؟

وہ جو امام کے پیچھے عیدگاہ کے اندر جاکر نوافل یا دو رکعات ادا کرتے ہو، وہی عید کے شکرانہ کے نوافل ہیں، جہانوں کے پیر جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز سے پہلے اور عید کی نماز کے بعد عیدگاہ میں کوئی نوافل ادا نہیں کیے۔

ایک روایت نوٹ کرلو، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ عید کی نماز پڑھانے کے لیے عیدگاہ گئے ہوئے ہیں، ابھی لوگوں کا انتظار تھا، لوگ شہر سے نکل رہے تھے، ایک صحابی اُٹھا، اُس نے سمجھا کہ ابھی دس بیس منٹ رہتے ہیں، لوگ آرہے ہیں، میں دو نوافل نہ پڑھ لوں، وہ اُٹھا اور اُٹھ کر دو نوافل کی نیت کرلی' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اُس کو ٹوک دیا، فرمایا، جلدی سے سلام پھیر کر میرے ساتھ بات کر، تو یہ کیا کرنے لگا ہے، ابھی جماعت تو ہونی ہے؟ وہ کہنے لگا امیر المومنین مجھے اِسی طرح بیٹھے بیٹھے خیال آیا ہے کہ فارغ بیٹھے ہیں، لوگوں کے آنے تک میں دو نوافل ہی پڑھ لوں یہ کام اچھا ہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ابھی تو جہانوں کے پیر علیہ السلام کا کفن بھی میلا نہیں ہوا ہوگا اور تم نے دین میں وہ کام شروع کر دیئے ہیں جن کا مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ساری عمر خیال ہی نہیں آیا، عید کی نماز سے پہلے اور عید کی نماز کے بعد آمنہ کے لال علیہ السلام نے کوئی نوافل ادا نہیں کیے' جو پڑھے گا وہ بدعتی ہو جائے گا۔

میں بتا یہ رہا تھا کہ ہمارے متعلق عام طور پر یہ طعن ہے کہ اہل حدیث سنن اور نوافل کے قائل نہیں، حالانکہ ہمارا مسلک عین کتاب وسنت کے مطابق ہے، اگر حدیث پاک میں سنن اور نوافل کا ثبوت ہے تو ہم پڑھتے ہیں، ہم نوافل کی نماز کو باعثِ ترقیِ درجات سمجھتے ہیں، اور ہمارا مسلک ہے کہ نوافل کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ کا قرب اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے، رب کریم کی رحمتوں کی موسلا دھار بارش کی برکھا برسنے لگتی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل اور قرب کی منازل طے کرنا ہوں تو نوافل کے ذریعہ ہی ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی تو نہیں فرمایا!

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(ا)

اے میرے محبوب پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم، میں قیامت کے دن آپ کو مقام محمود اور مقام شفاعت عطا کروں گا، جو آپ کے علاوہ کسی اور نبی کے حصہ میں نہیں آئے گا۔

یہ شان اور مقام آپ کو اس طرح ملنا ہے کہ آپ رات کو تہجد کی (نفل) نماز پڑھا کریں۔

اللہ کریم اس کے متعلق ہی دوسرے مقام پر فرماتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝

اے کملی اوڑھنے والے میرے پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ جب ساری دنیا سو جاتی ہے تو آپ اُٹھ کر نماز پڑھا کریں۔

اور ساری ساری رات نہ جاگا کریں، بلکہ "نِصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝" ذرا کم اور تھوڑا کرلیں، آدھی رات جاگ لیا کریں، اور جب قرآن پاک کو پڑھنا ہے تو "اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝" ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا ہے۔

میرے نبی ان ملانوں کی طرح اندھیری نہیں چلا لیتے تھے، کیونکہ حکم آ رہا ہے، وَرَتِّلِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿٤﴾ اے پیارے جب بھی قرآن پڑھے، ذرا ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کر۔

یہ نفل عبادت کی بات ہو رہی ہے، فرض کی نہیں، آپ میں سے بھی بعض کا یہ ذہن ہو گیا ہے کہ ہم اہلحدیث ہیں، ہم کو نوافل کی کوئی ضرورت نہیں، حالانکہ میرے رب نے ہر فرض کے ساتھ نفل بنایا ہے۔

دیکھیں! نماز فرض ہے اور فرائض کے نوافل ہیں، زکوٰۃ ایک فرض ہے اور ایک عام صدقہ نفل ہے، حج ایک فرض ہے، ایک حج نفل ہے اور عمرہ بھی نفل کی قسم ہے، زندگی میں حج ایک ہی فرض ہے، ویسے آدمی ہر سال کرے تو وہ نفل ہے، اِسی طرح روزے صرف ماہ رمضان کے فرض ہیں اور آگے پیچھے نفل روزے بھی ہیں، جو آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ ﷺ رکھتے رہے اور اُمت کو رکھنے کی تلقین کی۔

میرا دل چاہتا ہے کہ یہ نفلی عبادت کا مسئلہ ذرا کھول کر بیان کر دوں، ایک فرض نماز ہے، فجر کی...... ظہر کی...... عصر کی...... مغرب کی...... عشاء کی...... جو آدمی فرض نماز کا منکر ہے، وہ بے ایمان ہے، اور جو ویسے تارک ہے، وہ گناہ گار ہے اور سخت گناہ گار ہے، لیکن اِس کے علاوہ نفلی نماز بھی ہے، آپ نے کہنا ہے، کہاں لکھا ہے؟

آپ پہلے یہ نوٹ کر لیں کہ نفلی عبادت کی اہمیت کتنی ہے، یہ مشکوٰۃ شریف کی پہلی جلد ہے اور اِس روایت کے راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، میرے اور تمہارے پیر و مرشد جناب محمد رسول اللہ ﷺ معراج کو جاتے ہیں اور واپس آ کر فرماتے ہیں، اَے میرے پیارے بلال میں معراج کو گیا تھا، میں نے جنت کی بھی سیر کی تھی، میں نے کیا دیکھا کہ جنت میں میرے آگے آگے تیری جوتوں کی آواز آ رہی ہے، الفاظ یہ ہیں!

فَاِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِيْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةٍ مِّنَ الَّيْلِ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ [متفق علیه]

ترجمہ نوٹ کر لیں: ''اے میرے بلال! میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تیرے جوتوں کی آواز اور آہٹ سنی ہے، تو کیا عمل کرتا ہے؟''

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں، اَے میرے محبوب جناب محمد ﷺ، میری زندگی کا ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی عمل مجھے بڑا محبوب ہے کہ میں جب بھی فرض نماز کے لیے وضو کرتا ہوں، اُس وقت تک میں فرض نماز نہیں پڑھتا جب تک کہ وضو کے دو نوافل ادا نہیں کر لیتا، میں وضو کے دو نوافل ہمیشہ پڑھتا ہوں، ان نوافل کی وجہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ مقام عطا کر دیا ہے، اس سے آپ حضرات یہ اندازہ کر لیں کہ اِس نفلی عبادت کا ثواب، مقام اور درجہ کتنا ہے۔

ابھی سمجھ نہیں آئی تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں جہانوں کے پیر، جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کا ایک اور فرمان سنا دوں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ وَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْءٌ۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی پاک ﷺ سے سنا ہے کہ تم سب نے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حساب کتاب لینا ہے، نماز کے متعلق پوچھتا ہے جو آدمی نماز کے مسئلہ میں کامیاب ہو گیا، وہ کامیابی اور نجات پا جائے گا۔

اللہ کریم آپ کو قیامت کے دن نجات عطا فرمائے اور اُخروی کامیابی سے سرخرو فرمائے۔

جہانوں کے پیر رب کے حبیب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر فرض نمازوں میں کوئی کمی پیدا ہو گئی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے!

قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اُنْظُرُوْا هَلْ لِّعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ

اَے میرے فرشتو! میرے اِس بندے کے فرض تو کم ہو گئے ہیں، اِس کے فرائض میں کوئی کمی آ گئی ہے، ذرا دیکھو، اِس کا کہیں کوئی نفل ہے؟

حدیث پاک میں ہے کہ

فَیُکَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی ذٰلِكَ۔

جب فرض کم ہو جائیں گے، دیکھا جائے گا اور نظر دوڑائی جائے گی تو اُس کے نوافل مل جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، میرے بندے کے فرائض میں نوافل ملا کر فرائض پورے کر دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اِسے جنت کا سرٹیفکیٹ عطا کردو۔

پتہ چلا کہ نفلی عبادت کوئی بلا ثواب اور وقت گذاری کا کام نہیں بلکہ اِس نے قیامت کے دن کام آنا ہے اگر رب کریم چاہے تو اِس کو فرائض کی جگہ استعمال کرلے۔

میرے اور تمہارے نبی جناب محمد ﷺ نے فرمایا ہے۔ اِس روایت کی راویہ میری اور آپ کی رُوحانی اماں جان سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا ہیں، فرماتی ہیں:

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی دن اور رات (چوبیس گھنٹوں) میں بارہ نوافل پڑھتا ہے تو اللہ پاک اُس کے لیے بہشت میں ایک محل تیار کر دیتے ہیں۔

اَب سوال پیدا ہوتا ہے کہ دن رات میں وہ بارہ نوافل کون سے ہیں، وہ کون سی نفلی عبادت ہے، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کی بھی وضاحت فرمادی ہے۔

ترمذی اور مسلم شریف کی روایت ہے، میرے اور تمہارے نبی ﷺ فرماتے ہیں!

اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا۔

چار رکعات ظہر کی نماز سے پہلے اور دو رکعات ظہر کی نماز کے بعد، چھ ہوگئیں۔

وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، دو رکعات مغرب کی نماز کے بعد، یہ آٹھ ہوگئیں۔

وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ، دو رکعات عشاء کی نماز کے بعد، یہ دس ہوگئیں۔

وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، اور دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے، یہ بارہ ہوگئیں۔

جو شخص دن رات میں یہ بارہ رکعات ادا کرتا ہے تو اللہ کریم اُس کے لیے جنت میں ایک محل تیار فرمادیتے ہیں۔

ایک بات یہ بھی سن لیں کہ فرض نماز کے علاوہ جتنی بھی عبادت ہے، اس کو سنت کہہ لیں، نفل کہہ لیں، وہ سب نفل ہی ہیں اور وہ نوافل کی ''مد'' میں آتی ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے اِس پر لفظ نفل استعمال کیا ہے۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

جو شخص دن اور رات میں فرائض کے علاوہ بارہ رکعات نفل ادا کرتا ہے تو اللہ اُس کے لیے بہشت میں گھر بنا دیتے ہیں۔

اَب تیسری روایت سن لیں، وہاں تھوڑی سی چھوٹ مل رہی ہے، پہلی جو روایت پڑھی ہے وہ ترمذی شریف کی ہے، یہاں تو بارہ رکعات آئی ہیں، اور اب جو روایت پڑھنے لگا ہوں، یہ بخاری اور مسلم شریف کی ہے، اِس میں دس رکعات آئی ہیں، یہ اُس سے کچھ صحیح ہے، ویسے مرتبہ کے لحاظ سے کتاب بھی اونچی ہے' یہ مسئلہ ذرا توجہ سے نوٹ کر لیں' یہ بھی تمہارے فائدے کا ہے' سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس کے راوی ہیں، وہ فرماتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

میں نے دن رات میں نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دس رکعات نوافل پڑھتے پایا ہے، اور میں نے آپ کے ساتھ دس رکعات ہی پڑھی ہیں، پہلی روایت میں بارہ اور یہاں دس آئی ہیں، اور وہ کون کون سی ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آمنہ کے لال علیہ السلام ظہر کی نماز سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے۔

اِس طرح معلوم ہوتا ہے کہ آپ ظہر کی نماز سے پہلے چار بھی پڑھ لیتے تھے اور دو بھی پڑھ لیتے تھے' یہ التزام کرنا کہ چار ہی ہیں' دو نہیں' یہ جو یار لوگوں نے مسئلہ بنا دیا ہے' اِس کا کوئی ثبوت نہیں۔

نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام اِن دس رکعات کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو آدمی یہ دس رکعات پڑھتا ہے، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ' اللہ پاک اُس پر جہنم کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔

اَبھی بھی سمجھ نہیں آئی تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں تم کو ایک اور مقام کی سیر کراؤں، ایک نماز ہے، جس کو "چاشت" کی نماز کہا جاتا ہے، وہ بھی "اَلضُّحیٰ" کی نفل نماز ہے، اللہ تعالیٰ نے اُس نماز کی قسم اُٹھائی ہے!

وَالضُّحٰىO وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰىO مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰىO (الضحیٰ: ۱۔۲)

کہیں اعلان ہوتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَاO وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَاO وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا O وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَاO وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَاO وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَاO وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَاO

(الشمس: ۱۔۷)

یہ اللہ تعالیٰ نے نفل نمازوں کے وقت یا نمازوں کی قسم اُٹھائی ہے، ضحیٰ کی نماز کی کم از کم دو رکعات بھی ہیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں۔

ترمذی شریف کی روایت ہے، میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الضُّحٰى۔

جو آدمی چاشت (ضحیٰ) کی نماز پڑھ لیتا ہے۔

بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ۔

اللہ کریم اُس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل تیار فرما دیتے ہیں، کتنی بہاریں ہیں، اللہ آپ کو نصیب فرمائے۔

ایک اور روایت سن لیں تا کہ آپ کا ایمان اور تازہ ہو جائے، میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں!

مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

جو آدمی ہمیشہ ہی ضحیٰ کی نماز پڑھتا ہے تو اللہ پاک اُس کے تمام گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیتے ہیں، بے شک اُس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی کیوں نہ ہوں۔

یہ نفل عبادت کی بات ہو رہی ہے، جس طرح فرض نماز کے علاوہ نفل نماز ہے، اسی طرح فرض زکوٰۃ کے علاوہ نفل زکوٰۃ یعنی نفلی صدقہ بھی ہے، اور یہ فرض زکوٰۃ سال کے بعد جا کر فرض ہوتی ہے اگر غلہ ہو تو اُسے "عشر" کہتے ہیں اور اگر نقدی اور سونا چاندی ہو تو اُسے زکوٰۃ کہتے ہیں، جس کا چالیسواں حصہ دینا ہے۔

میرے اور تمہارے خالق و مالک نے اپنے قرآن میں اعلان کر دیا ہے،

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍO (التوبۃ: ۳٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ لوگ جو زکوٰۃ نہیں دیتے بلکہ سونا چاندی جمع کرتے ہیں، اُس میں سے غریبوں اور مسکینوں کا حق ادا نہیں کرتے، اُس سونے چاندی کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ پر گرم کیا جائے گا' ساتھ ہی فرمایا:

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ۔

پھر اُن کی پیشانیوں، پشتوں اور پہلوؤں کو داغ دیا جائے گا اور ساتھ کہا جائے گا،

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ٥ (التوبة: ۳۵)

کہ یہ وہی خزانہ ہے جو تم اپنے لئے اکٹھا کرتے رہے' تو آج اپنے اس خزانہ کا مزہ چکھ لو۔

اِسلام یہ نہیں کہتا کہ ساری دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو کر رہ جائے، دولت کا ارتکاز چند ایک ہاتھوں میں ہو جائے، بلکہ اِسلام کہتا ہے کہ اَے مالدار اور صاحبِ ثروت لوگو، تمہارے مال اور سیم وزر میں غرباء' مساکین' اور یتامیٰ کا بھی حق ہے، اِن کو سہارا دو، تاکہ یہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں، اور اگر مال جمع ہی کرتے جاؤ تو پھر آپ کو معلوم ہے کہ جو پانی ایک سال تک ایک جگہ جمع رہے اور اُس میں سے استعمال نہ ہو تو وہ پانی بدبو چھوڑ دیتا ہے، اِس لیے اسلام میں ارتکاز ناجائز ہے، یہ مال جس طرح آتا ہے اور جس نے دیا ہے اُس کی راہ میں تقسیم ہونا چاہیے۔

دیکھیے! اِسلام کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی حکمت اور فلسفہ ہے، مَیں کل سوچ رہا تھا کہ اِس وقت ملک کی آبادی کم وبیش آٹھ کروڑ ہوگی، اِس میں دو کروڑ غیر مسلم، ہندو، سکھ اور عیسائی وغیرہ ڈال لو، آدھا سندھ تو اِسی برادری سے بھرا ہوا ہے، مسلمان چھ کروڑ سمجھ لو، چھ کروڑ کو پانچ کے ساتھ ضرب دے لو، ۳۰۔۵x۶ اگر آپ سب نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صدقۃ الفطر ادا کیا ہے تو تیس کروڑ روپیہ مساکین اور یتامیٰ کو چلا گیا ہے، آخر کچھ نہ کچھ تو اُن کا بنا ہے، یہ نفل صدقہ ہے، فرض نہیں، اِسی طرح اگر کوئی آدمی چاہتا ہے کہ میں فرض زکوٰۃ کے علاوہ یتامیٰ اور مساکین پر ہر روز خرچ کروں، اِس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے صدقہ کو اس طرح پالتے (پرورش کرتے) ہیں، جس طرح آپ میں سے کوئی آدمی اپنا بچھڑا پالتا ہے۔

ایک حدیث میں موجود ہے کہ اگر ایک آدمی اللہ تعالیٰ لی خوشنودی کے لیے ایک کھجور صدقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے تو اللہ پاک اُس کو بڑھاتے اور چڑھاتے ہیں، اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کی ایک صدقہ کی ہوئی کھجور ثواب میں اُحد پہاڑ سے بھی بڑھ جائے گی، اِس لیے اِن غربا سے اُکتایا نہ کرو اور اِن سائلوں کو جھڑکا نہ کرو!

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (الضحی: ۹۔۱۱)

تمہارے اموال میں اِن کا حق ہے۔

بلکہ میں تو کہا کرتا ہوں کہ ہر دولت والا غریب، مسکین اور یتیم کا مقروض ہے، لیکن ہم سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ یزدانی نے خطبہ جمعہ میں ہاتھ پاؤں مار کر ہم سے دو سو نکلوا ہی لیا ہے، نہ دیتے تو بچ ہی جاتے اور بیٹے کا جوتا خرید لیتے، ایسا بھرم شیطان لگاتا ہے!

یہ کوئی پتہ نہیں کہ گھر جاتے ہی بھینس مر کر گر جائے گی۔

یہ کوئی پتہ نہیں کہ راستہ میں جاتے ہی ایکسیڈنٹ ہو جائے گا۔

یہ کوئی پتہ نہیں کہ مسجد سے دس بچائے ہیں، جاتے ہی ہیضہ ہو جائے گا اور وہاں پانچ سو لگ جائیں گے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اِس مسجد کی چھت ڈالنا تھی' ہم یہاں کے ہی ایک دوست کے پاس چندہ لینے کے لیے گئے، وہ اچھا بھلا مالدار آدمی تھا' میرا خیال تھا کہ وہ کوئی دس، بیس ہزار روپیہ دے گا، لیکن اُس نے ایک سو روپیہ نکال کر ہم کو پکڑا دیا، دو چار دن کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ اُس کا بیٹا الماری توڑ کر پچیس ہزار روپیہ نکال کر دوستوں کے ساتھ کراچی بھاگ گیا ہے، اَب وہ جتنی دیر تک پورے نہیں ہونے تھے، اُس نے کراچی سے واپس نہیں آنا تھا۔

دیکھیں! رب کریم اِس طرح سمجھاتا ہے لیکن ہم سمجھتے نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۝ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَارِمِیْنَ ○ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ○ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ○ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قَادِرِيْنَ ○ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ○ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ○ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ○ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ○ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ○ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ○ (القلم: ۲۲۔۱۷)

پانچ بھائی ہیں، باپ بڑا نیک تھا جو فوت ہو گیا، اُس کا ایک باغ تھا جو سال کے بعد پھلتا تھا جب پھل لگ جاتا تو وہ اُس کے تین حصے کر کے تقسیم اِس طرح کرتا کہ ایک حصہ غریبوں کے لیے، ایک باغ کے اوپر لگا دیتا اور ایک اپنے بچوں کے لیے علیحدہ رکھ لیتا تھا، ساری عمر اِسی طرح کرتا رہا، پھر جب وہ مر گیا تو پیچھے پانچ بیٹے ہیں، چار بیٹوں نے یہ پروگرام بنایا ہے اور پانچواں اُن سے اتفاق نہیں کرتا، وہ چار کہتے ہیں کہ ہمارا باپ تو پاگل اور دیوانہ تھا، جو ایسے ہی مساجد میں رہنے والے طالب علموں اور درویشوں کو دیتا رہتا تھا اور تیسرا حصہ محلّے کے غرباء میں بانٹ دیتا تھا، اگر ہم ہر سال تیسرا حصہ سنبھالیں گے تو کروڑ پتی ہو جائیں گے، اَب اِس طرح کرنا ہے کہ جب باغ تیار ہو جائے تو خاموشی سے رات کو دبے پاؤں نکل جائیں، نہ شہر کے مساکین کو پتہ چلے، نہ کوئی وہاں آئے اور نہ ہم کو دینا پڑے، لہٰذا خاموشی سے جا کر، پھل کاٹ کر منڈیوں میں بیچ کر آ جائیں۔

اَب یہ گھر سے نکلتے ہیں اور نکلتے کس وقت ہیں، دیکھیں عقلمند کتنے بنتے ہیں، کہتے ہیں، صبح صبح جب دُنیا سو رہی ہو اُس وقت اُٹھیں اور خاموشی سے شہر سے نکل جائیں، رات کے اندھیرے میں اس طرح خاموشی سے چلیں کہ کسی کو جوتی کی آہٹ بھی سنائی نہ دے تاکہ کوئی مسکین سن کر پیچھے نہ آ جائے۔

اللہ میں تیری قدرتوں، شانوں اور طاقتوں پر قربان جاؤں، جب یہ باغ میں پہنچے تو باغ کے درخت جڑوں سے اُکھڑ کر نیچے گرے ہوئے ہیں، یہ منظر دیکھ کر ایک کہتا ہے، یار کہیں ہم بھول تو نہیں گئے، کیا کسی اور کے باغ میں تو نہیں آ گئے، یہاں تو درخت ہی نہیں، اور جو ہیں وہ سب جڑوں سے اُکھڑ کر گرے ہوئے ہیں، یہ کیا بن گیا ہے، اور درمیان کا پانچواں بھائی کہتا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا میں تم کو نہ کہتا تھا کہ ہمارا باپ بڑا نیک تھا، وہ جو عمل کرتا تھا رب کریم کو وہ عمل بڑا محبوب تھا، اَب ہم نے اِس طرح کیا اور تم نے یہ پروگرام بنالیا کہ کسی غریب، مسکین کو قریب نہیں آنے دینا، اللہ پاک نے آندھی اور طوفان کی شکل میں عذاب لاکر باغ کے تمام درختوں کو جڑوں سے اُکھاڑ کر، آگ سے جلا دیا ہے، میں تو تمھیں کہا کرتا تھا کہ رب کریم کی بغاوت نہ کرو بلکہ اُس کی تسبیحات پڑھتے رہو، اُس کی تہلیل و تمجید اور شکریہ اَدا کرو۔ چنانچہ پھر وہ بھائی وہاں اُس کا کہنا مان لیتے ہیں اور کہتے ہیں، اَے بھائی تو سچا اور ہم جھوٹے، یہ ہماری غلطی ہے کہ ہم غلط راستہ پر چل پڑے ہم نے غرباء اور مساکین کا حق مارنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے سب کچھ ہی تباہ کر دیا۔

دیکھا! اِس کو کہتے ہیں ''رَب'' اگر وہ چاہے تو تیری نیت...... تیرا رویہ...... تیرا وطیرہ اور برتاؤ دیکھ کر پکی پکائی تباہ و برباد کر دے، آج دیکھ لو، ہمارے دیکھنے میں ایسے بھی غرباء اور مساکین آئے ہیں، جن کو اپنا سر چھپانے کے لیے ایک گاڈر کی کٹیا بھی میسر نہیں، اور بعض ایسے بھی میرے دیکھنے میں آئے ہیں کہ جن کے پاس دس، دس کوٹھیاں ہیں۔

چند دن ہوئے، میں نے لاہور میں ایک کوٹھی دیکھی جو آٹھ کنال میں تھی، دیکھا کیا کہ دو تین فاحشہ سی عورتیں وہاں بیٹھی ہوئی ہیں، جنہوں نے بال کاٹے اور ساڑھیاں پہنی ہوئی ہیں اُن کے آدھے جسم بھی ننگے ہیں، اُنہوں نے اِدھر دو تین کتے باندھے ہوئے ہیں اور خوبصورت کمرے بنا کر اوپر پنکھے لگائے ہوئے ہیں، ہمیں دفتر کے لیے جگہ کی ضرورت تھی، ہم نے پوچھا، اِس کا کیا لینا ہے، کہنے لگیں، اسی لاکھ چاہیے۔

مسلمانوں! کتوں کے لیے چونا گچ چپسوں والے کمرے ہوں، اور تیرے سامنے غریب سڑکوں پر بیٹھ کر گذارہ کریں، اور تو پھر بھی مسلمان کا مسلمان، آٹھ آٹھ، دس دس کوٹھیاں کتوں کے لیے ہوں، اور انسان سڑکوں پر بیٹھ کر کھلے آسمان کی چھت کے نیچے دھوپ میں گذارہ کریں، اور سردیوں کی یخ بستہ راتوں میں ٹھٹھر ٹھٹھر کر ساری ساری رات باہر ہی گذار دیں اور تیرے دل میں کوئی رحم نہ آئے، تیرا ایمان قطعاً جوش و جذبہ میں نہ آئے، یہ دیکھ لے، جس نے بھی حق مارا ہے اللہ کی قسم ہے اُس نے کبھی بھی آرام نہیں پایا۔

آج میں اپنے سارے مضمون کو اس طرف لے کر آنا چاہتا ہوں کہ جس طرح فرض روزے ہیں، اِسی طرح فرض روزوں کے علاوہ نفل روزے بھی ہیں، آپ فرض روزوں سے سرخرو ہوئے، جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پرسوں آپ نے تکمیل کی اور کل اُس کے شکرانہ میں عید پڑھی ہے، اِن کے علاوہ نفل روزے بھی ہیں، آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے نفل روزوں کی بھی بڑی اہمیت بیان کی ہے۔

میں ایک حدیث میں پڑھ رہا تھا، نبی ﷺ فرماتے ہیں، جو آدمی زندگی میں ایک نفل روزہ رکھتا ہے تو اللہ پاک اُس کو دوزخ سے اِتنا دور کردیتے ہیں، جتنا آسمان سے زمین دور ہے، یہ کوئی ایسے ہی بات نہیں ہے۔

آج نفل عبادت کا ذکر ہورہا ہے، میں نے ایک روایت میں آج ہی پڑھا ہے، مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک نفل روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ سے اِتنی مسافت اور فاصلہ دُور کردیتے ہیں، جتنا ایک کوے کا بچہ پیدا ہوکر اُڑنے لگے، وہ ساری زندگی اُڑتا ہے اور اُڑتا اُڑتا بوڑھا ہوجائے، وہ جتنا فاصلہ بچپن سے لے کر بوڑھا ہونے تک اُڑتے ہوئے طے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک نفل روزہ رکھنے والے کو دوزخ سے اِتنا دُور کردیتے ہیں۔

کیا ایک نفل روزہ اور نہ بتاؤں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو آدمی عاشورہ (دس محرم) کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ کریم اُس کے بارہ ماہ کے گناہ معاف کردیتے ہیں، کتنا مقام ہے نفل عبادت کا۔

کیا اِس سے بڑھ کر ایک اور نفلی روزہ نہ بتاؤں، میرے اور تمہارے نبی جنابِ محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو میرا اُمتی عرفہ (نویں ذوالحج) کا ایک روزہ رکھ لیتا ہے تو اللہ پاک اُس کے (ایک گذشتہ سال اور ایک آئندہ سال) دو سال کے گناہ معاف کردیتے ہیں۔

آج جو بات میں نے اِس (شوال کے) مہینہ کے متعلق کرنا ہے، وہ حدیث نوٹ کریں، سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّامِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ كُلِّهٖ۔

میرے اور تمہارے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو میرا اُمتی رمضان کے اُنتیس یا تیس روزے رکھے اور پھر شوال کے مہینہ میں چھ نفل روزے اور رکھ لے، رمضان کا ایک مہینہ تو اُس نے پورا کیا ہے، یہ چھ روزے رکھنے والے کو اللہ کریم اِتنا ثواب دیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں گویا کہ اُس نے رمضان کے علاوہ سال کے گیارہ ماہ ہی روزے رکھے ہیں۔

میں شوال کے اِن چھ روزوں کے متعلق ذرا وضاحت کردوں، ضروری نہیں کہ (وہ روزے) آج سے ہی شروع ہوں، حدیث میں الفاظ مِنْ شَوَّالٍ کے آئے ہیں 'یعنی شوال کے مہینہ میں پورے کرے، اگر کوئی آدمی چاہتا ہے کہ میں مسلسل اور متواتر چھ روزے رکھوں تو سونے پر سہاگہ ہے، اور اگر کوئی دوست یہ چاہتا ہے کہ میں نے چھ روزے اِس مہینہ میں پورے کرنے ہیں، وہ دو ایک دفعہ رکھ لے، ایک ایک دن رکھ لے، پھر اگلے ہفتہ میں رکھ لے' اِس طرح وہ اِس مہینے میں چھ روزے پورے کرلے، شرعی لحاظ سے کوئی پابندی نہیں، جو آدمی یہ مہینہ (شوال) ختم ہونے سے پہلے پہلے چھ روزے پورے کرلے، اللہ اُس کو سال بھر کے روزوں کا اجر و ثواب عطا فرمادیں گے۔

بھائی! وقت بہت زیادہ ہوگیا ہے، آج ساری بات نفلی عبادت کے متعلق ہو رہی تھی، اللہ تعالیٰ ہمارے فرض بھی قبول فرمالے اور ہمارے نفل بھی قبول فرمالے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

❀❀......❀❀❀......❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ اہلحدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اے محمد ﷺ! اعلان فرما دیجیے اگر ہو تم دوست بنانا چاہتے اللہ پاک کو' پس پیروی کرو میری' دوست بنا لیں گے تم کو اللہ تعالیٰ اور بخش دیں گے واسطے تمہارے گناہ تمہارے کیونکہ اللہ پاک بخشنے والے مہربان ہیں' اے محمد ﷺ! اعلان فرما دیجیے' اطاعت کرو اللہ پاک کی اور رسول ﷺ کی تو اگر وہ رُوگردانی کریں' پس یقیناً اللہ پاک نہیں پسند فرماتے کافروں کو۔

حضرات و حاضرین! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم الشان اور عظیم البرکت کتاب میں سے جس مقام ذیشان کا ترجمہ، میں اِس وقت عام فہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زبان کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے، پہلے اس مقام کی پہچان فرما لینا، یہ مقام عالیشان اللہ مالک العلام ذوالجلال والا کرام کی پُر رحمت کتاب میں سے سورۃ آلِ عمران کا مقام ہے۔

صاحبو اور ساتھیو! جو آیاتِ مقدسہ میں نے اِس وقت تلاوت کی ہیں، اِن آیات مبارکہ میں اللہ عظیم و برتر نے اپنی لقاء...... اپنی رضاء...... اپنی خوشنودی...... اپنے قرب...... اپنے تقرب...... جنت کے حصول...... اور بہشت کے دخول کا ایک ذریعہ اور سبب بیان فرمایا ہے کہ!

اگر اپنے مولا کی رضاء چاہتے ہو۔

اگر اپنے خالق اور مالک کی لِقاء چاہتے ہو۔

اگر ربِ کائنات کا قرب اور تقرب چاہتے ہو۔

اگر جنت کا حصول اور بہشت کا دخول چاہتے ہو۔

تو اُس کا ایک ہی ذریعہ اور سبب ہے کہ امام الانبیاء...... حبیب اللہ...... محبوب کبریاء...... الوریٰ...... صدر العلیٰ...... شمس الضحیٰ...... بدر الدجیٰ...... مصدر مہر و وفاء...... سر......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشد وھدیٰ...... نبی ربِ ارض وسماء...... والیِ بطحاء...... جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی صحیح معنوں میں غلامی اختیار کرلو اور جہانوں کے پیر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی تابعداری اور آپ کی پیروی کا پیرہن اور کرتہ اپنے گلے میں پہن لو۔

محترم! مُطاع کی اطاعت...... مقتداء کی اِقتداء...... پیشواء، رہنما اور رہبر کی پیروی اُس وقت تک ممکن ہی نہیں، جس وقت تک کہ مطاع اور مقتداء کے ساتھ پیار اور محبت نہ ہو، اور دُنیا کا یہ طریقہ ہے کہ محبت اُس شخص کے ساتھ کی جاتی ہے جو صورت کا بھی اچھا اور سیرت کا بھی اچھا ہو، اِس زمین کے عرض کے اوپر اور آسماں کی نیلگوں چھت کے نیچے ماؤں نے بڑے بڑے پری پیکر اور خوبرو انسانوں کو جنم دیا ہے، اور میں تو کہا کرتا ہوں کہ اِس دُنیا میں آکر!

کسی نے صفی اللہ کا لقب پایا ہے...... کسی نے خلیل اللہ کا لقب پایا ہے...... کسی نے کلیم اللہ کا لقب پایا ہے...... کسی نے روح اللہ کا لقب پایا ہے (علیہم السلام)...... کسی نے صدیق کا لقب پایا ہے...... کسی نے فاروق کا لقب پایا ہے...... کسی نے ذوالنورین کا لقب پایا ہے...... کسی نے اسد اللہ کا لقب پایا ہے...... کسی نے سیف اللہ کا لقب پایا ہے...... کسی نے سیدنا کا لقب پایا ہے (رضی اللہ عنہم)...... کسی نے محدث زماں کا لقب پایا ہے...... کسی نے مفسر قرآن کا لقب پایا ہے (رحمہم اللہ)

بڑے بڑے پری پیکر آئے ہیں...... بڑے بڑے خوبرو آئے ہیں' بڑے بڑے ذیشان آئے ہیں...... بڑے بڑے صاحبِ مقام آئے ہیں' لیکن کعبہ کے رب کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ میرے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا!

صورت کا اچھا...... سیرت کا اچھا...... اخلاق کا اچھا...... عادات کا اچھا...... معاملات کا اچھا...... رنگ کا اچھا...... ڈھنگ کا اچھا...... جلوت کا اچھا...... خلوت کا اچھا...... نہ کسی ماں نے پہلے پیدا کیا ہے اور نہ کوئی ماں قیامت کی دیواروں تک پیدا کر سکے گی۔

میں بتا یہ رہا تھا کہ پیار اور محبت اُس شخص کے ساتھ کی جاتی ہے، دُنیا کا طریقہ ہے، جو صورت وسیرت کا اچھا ہو' میرے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر لحاظ سے اعلیٰ ہیں اور میں صورت بتاؤں یا سیرت بتاؤں' چلتے چلتے ذرا یہ دیکھ لیں، تاکہ میرا مضمون آگے چل سکے' پہلے صورت نوٹ کرلیں۔

بابا جی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ع

میں صدقے سوہنا مکھڑا جگ دیکھنے دا پکھڑا
دیکھاں تے کٹ جائے دکھڑا ہووے ہرا دل سکھڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھر جان اکھیاں میریاں جو سفنیاں نے گھیریاں
کوئی چہرے نوں تلوار کہے تلوار دی کوئی دھار کہے
کوئی بجلی دا چمکار کہے کوئی بدر دا لشکار کہے
میں چن کہاں انصاف نئیں چن دا چہرہ اِی صاف نئیں
چن آپ بھکھا دید دا پج کرکے آوے عید دا
ایتھے یوسفاں دی وانئیں کوئی اُچی لیندا ساہ نئیں
ایتھے چن نوں پچھدا کون ہے سورج دی نیویں دھون ہے
پچھ جا کے حبشی بلال نوں جس ڈِٹھا اِی میرے لال نوں
رنگ گورا چِٹا چمک دا جیویں چن پورا دمک دا
مائی عائشہ پیار وچ کنداں دِس رُخسار وچ

میں صورت بیاں کروں..... سیرت بیان کروں..... شان بیان کروں..... مقام بیان کروں..... عظمت بیان کروں..... رِفعت بیان کروں..... حیثیت بیان کروں..... فضائل بیان کروں..... محاسن بیان کروں۔ خصائل بیان کروں..... عادات بیان کروں..... شانِ محبوبیت بیان کروں..... شانِ رحمۃ للعلمین بیان کروں..... شانِ الطفاء بیان کروں..... مقامِ ارتقاء بیان کروں۔

مصطفےٰ ﷺ کی امامت بیان کروں..... نبی ﷺ کی عدالت بیان کروں..... مصطفےٰ ﷺ کی شجاعت بیان کروں..... آقا ﷺ کی سخاوت بیان کروں..... امام الانبیاء ﷺ کی خطابت بیان کروں..... مصطفےٰ ﷺ کی سپہ سالاری بیان کروں..... مصطفےٰ ﷺ کو دُرِ یتیم بیان کروں..... نبی کو یتیم بیان کروں..... آپ ﷺ کو بحیثیت باپ بیان کروں..... مصطفےٰ ﷺ کو بحیثیت اولاد بیان کروں..... رسول اللہ ﷺ کو محمود بیان کروں..... مصطفےٰ ﷺ کو مصطفےٰ بیان کروں..... امام کائنات ﷺ کو مطاع بیان کروں..... نبی آخر الزماں ﷺ کو مقتداء بیان کروں..... مصطفےٰ ﷺ کو رہنماء بیان کروں یا آقا کو رہبر بیان کروں۔

آج مسلک اہلحدیث نوٹ کر کے جانا، یہ شانِ مصطفیٰ ﷺ نوٹ کر لے تا کہ میرا مضمون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے چلتا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى o مَاضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى o وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى o اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى o عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى o ذُوْمِرَّةٍ فَاسْتَوٰى o وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى o ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى o فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى o فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى o مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰى o اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى o وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى o عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى o عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى o اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى o مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى o لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى o (النجم: ۱-۱۸)

اللہ کی قسم!

قرآن کیا ہے، پھولوں کا گلدستہ ہے
قرآن کیا ہے، موتیوں کی لڑی ہے

آج اہلحدیث کے اسٹیج کو دیکھ لے اور سن لے، یہ اہلحدیث کا اسٹیج ہے!

یہاں سے گالیاں نہیں ملتیں...... یہاں کسی کی بہو بیٹی کو نہیں روندا جائے گا۔

یہاں سب وشتم نہیں کی جائے گی...... یہاں تبرا بازی نہیں کی جائے گی۔

یہاں بازاری اور فحش زبان استعمال نہیں کی جائے گی۔

اللہ کی قسم، بعض مولوی بھی ایسے ہیں، اِس طرح معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی مائیں بازاری تھیں اور اُنہوں نے اُن بازاری ماؤں کا دُودھ پیا ہے۔

میاں! یہاں اللہ تعالیٰ کا قرآن سنایا جائے گا اور مصطفےٰ ﷺ کا فرمان سنایا جائے گا، ہمارے پاس دو ہی چیزیں ہیں، ایک اللہ تعالیٰ کا قرآن اور دوسر مصطفےٰ ﷺ کا فرمان، یہ دو چیزیں ہمارے مسلک کی بنیاد ہیں، ہم نے اپنے مسلک کی کتب علیحدہ نہیں بنائیں، اللہ اِن سب کو اِنہیں پر قائم رکھنا۔

مجھے ایک کہتا ہے کہ میرے مذہب کی کتاب فلاں، میں نے پوچھا کون سی، کہتا ہے، ہدایہ، شرح وقایہ، کنز قدوری، کافی کلینی، پکی روٹی اور فلاں فلاں کتاب۔

میاں! جنہوں نے کتاب وسنت سے علیحدہ اپنے مذہب کی کتب بنائی ہیں، ربِ کعبہ کی قسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُٹھا کر کہتا ہوں، اُن کا مذہب کتاب وسنت سے علیحدہ ہے، مذہب اہلحدیث کی دو ہی کتابیں ہیں، ایک اللہ تعالیٰ کا قرآن ہے اور ایک نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ ' اللہ تعالیٰ اُس مردِ قلندر کی قبر ٹھنڈی کرے، وہ فرماتے ہیں ع

سب تھیں افضل اعلیٰ نعمت، کارن اہل ایماناں
اِک قرآن محمد دوجا، سرور دوہاں جہاناں
جس نوں دووِیں ایہہ ہتھ آیاں، اونہے پایاں سب بھلائیاں
ایہناں دوہاں دا دامن پھڑیاں، رحمت جھڑیاں لائیاں
جو قرآن حدیث تے عمل کرن، اوہ دوہیں جہانیں تارے
جو کرن خلاف قرآن حدیثوں، بخت اوناں دے مارے

اللہ والو، مضافات سے آنے والے اپنے اور بیگانے ساتھیو، ایک اور اُٹھتا ہے، وہ اپنی بولی میں اس طرح کہتا ہے ع

بہتر سب بہتر تھیں بہتر پاک کلام الٰہی
اس دی مثل برابر دوجی ہور کلام نئیں کائی
چنگا ہر چنگے تھیں چنگا ، راہ محمد والا
مَندا ہر مندے تھیں مندا ، بدعت والا چالا

امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا مقام کیا ہے، آپ کا منصب کیا ہے، آپ کی حیثیت کیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (النجم: ۱۔۴)

اَے محبوب! جو بولتا ہے وہ بولتا ہے، لیکن تیرا بولنا ہی نرالا ہے، جو بھی بولتا ہے وہ بولتا ہے! اُس کے بولنے میں غلطی نہیں ہو سکتی ہے۔

اُستاد کے بولنے میں غلطی ہو سکتی ہے۔

پیر غلطی کر سکتا ہے...... امام غلطی کر سکتا ہے...... محدث غلطی کر سکتا ہے...... ولی غلطی کر سکتا ہے...... تابعی غلطی کر سکتا ہے...... صحابی غلطی کر سکتا ہے اگر غلطی نہیں کر سکتا تو "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی زبان والا غلطی نہیں کرسکتا، اہلحدیث اُس کی تابعداری کرتے ہیں جو غلطی نہیں کرسکتا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
ہرچہ حلقوم عبداللہ بود

اور کہنے والے نے تو کہہ دیا ہے۔

مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرائیل
جبرائیل ہرگز نہ گُفتے تا نہ گُفتے کردگار

میرے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پاک سے غلط بات نہیں نکل سکتی، اِس لیے آنکھیں بند کرکے اگر کسی کے پیچھے چلا جاسکتا ہے تو آمنہ کے لال کے پیچھے چلا جاسکتا ہے، اِسی لیے تو عرش والے نے معیار ٹھہرایا ہے۔

اَب ذرا دردِ دل سے قرآن سنیں! اُن کی مجالس بھی دیکھ لو اور ہمارے جلسے سن لو۔

اُن کی جلسیاں سن لو اور ہماری کانفرنس دیکھ لو۔ اُن کی تقاریر سن لو اور ہمارے مواعظ بھی سن لو۔ اُن کی زبان سن لو اور ہماری آواز سن لو اور پھر فرق کرلو، یہ فیصلہ آپ پر ہے، آج رات فیصلہ کرکے جانا کہ! حق کیا ہے اور باطل کیا' سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا' پھول کس طرف ہیں اور کانٹے کس طرف' پانی کس طرف ہے اور آگ کس طرف' نور کس طرف ہے اور ظلمت کس طرف' توحید کس طرف ہے اور شرک کس طرف' سنت کس طرف ہے اور بدعت کس طرف' یہ بھی فیصلہ کرکے جانا کہ! شیطانی کون ہے اور یزدانی کون؟

میں یہ بتا رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے غلطی سرزد نہیں ہوسکتی، اِسی لیے تو ہم آپ کے پیچھے چلے ہیں! وہابیوں کا پیر غلطی نہیں کرتا' وہابیوں کا امام غلطی نہیں کرتا' وہابیوں کا آقا غلطی نہیں کرتا۔ اہلحدیثوں کا مطاع غلطی نہیں کرتا۔

میں تیرے سب پیر اپنے مصطفیٰ علیہ السلام کے جوتوں پر قربان کردوں، ساری کائنات کو آقا علیہ السلام کے جوتوں پر قربان کیا جاسکتا ہے، ربِ کعبہ کی قسم، آپ کو معیار گردانا گیا ہے، اللہ ہم کو بتادے کہ اُس نبی کا منصب کیا ہے؟...... آپ کا مقام کیا ہے؟...... آپ کی حیثیت کیا ہے؟...... آپ کی اتھارٹی کیا ہے؟

جہانوں کے پیر، رب کے حبیب علیہ السلام فرماتے ہیں، اَے میری پھوپھی کی بیٹی زینب، میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہوں کہ تیرا رشتہ اپنے آزاد کردہ غلام زید رضی اللہ عنہ سے کر دوں۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اَے اللہ کے رسول! مجھے یہ رشتہ منظور نہیں، کیونکہ میں آپ کی پھوپھی کی بیٹی، ہم سردار اور زید غلام، اِس لیے یہ رشتہ نہیں ہوسکتا۔

واہ قرآن، تجھ پر قربان جاؤں، تو نے حد کر دی ہے، کمال کر دی ہے، تو نے آخری اتھارٹی بیان کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا○ (الاحزاب: ٣٦)

اے میرے اللہ! قرآن کریم کی برکت سے اِن سب کے گناہ معاف فرما دے۔

اے میرے اللہ! مشرکوں کو مواحد بنا دے...... اے میرے اللہ! بدعتیوں کو متبع سنت کر دے...... اے میرے اللہ! قبروں کے پجاریوں کو اپنا عبادت گذار بنا لے...... اے میرے اللہ! نبی سے ٹوٹے ہوؤں کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جوڑ دے...... اے میرے اللہ! کتاب وسنت کے مخالفوں کو کتاب وسنت کا پروانہ بنا دے۔

فرمایا! کسی مومن مرد اور مومنہ عورت کو یہ اجازت ہی نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اُن کو اپنے معاملات میں کوئی اختیار باقی رہ جائے، جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کا فیصلہ پہنچ جانے کے بعد سوچتا ہے، یا سوچتا نہیں!

کسی اور کا فتویٰ تلاش کرتا ہے...... کسی امام کا قول تلاش کرتا ہے...... کسی مفتی کا فتویٰ ڈھونڈتا ہے...... کسی دوسرے کے دروازے پر جاتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔

اہلحدیث اُس کو کہتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں دوسرے کی بات تسلیم نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مانتا ہے یا اُس کے رسول کی مانتا ہے، یہی دو چیزیں اتھارٹی ہیں، جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مقابلہ میں کسی اور کی بات کو ترجیح نہیں دیتا، کسی دوسرے کی تقلید نہیں کرتا۔

چند دن ہوئے، ملتان میری تقریر تھی، مجھے وہاں ایک دوست پوچھتا ہے، جناب! کیا آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو مانتے ہیں؟ میں نے کہا مانتے ہیں' پوجتے نہیں' مجھے کہتا ہے اگر آپ مانتے ہیں تو پھر حنفی کیوں نہیں کہلواتے' میں نے کہا' کیا تو عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے؟ کہتا ہے میں مانتا ہوں' میں نے کہا پھر تو عیسائی کیوں نہیں کہلواتا؟ کہتا ہے کہ جی وہ تو عیسائی ہوئے میں نے کہا اگر تو نبی کی طرف اپنی نسبت کرنے سے شرم کرتا ہے تو میں اُمتی کی طرف اپنی نسبت کرنے میں شرف کیسے سمجھوں۔

ہم اولیاء کو مانتے ہیں، اللہ کی قسم ولی کی جوتی کی خاک یزدانی کی آنکھوں کا سرمہ ہے، اور سنو، علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی جوتی کی قدر و قیمت میرے نزدیک اتنی ہے کہ صدر کے تاج کی قدر و قیمت بھی اتنی نہیں، لیکن میں اولیاء کو مانتا ہوں ''الوؤں'' کو نہیں مانتا۔

مشٹنڈوں کو نہیں مانتا...... ننگے شاہوں کو نہیں مانتا...... قبر چٹوں کو نہیں مانتا...... چرسیوں' بھنگیوں کو نہیں مانتا...... ہم اولیاء کو مانتے ہیں' پوجتے نہیں...... ہم اولیاء کو مانتے ہیں داتا نہیں کہتے۔

میں کہا کرتا ہوں کہ ایک بیوقوف سی عورت کہتی ہے کہ پپو کا ابا بڑا اچھا ہے، سبزی تازہ لا کر دیتا ہے، جوتی نئی سے نئی لا کر دیتا ہے، کپڑے بھی نئے سے نئے لا کر دیتا ہے، لیکن مجھے ماں جی نہیں کہتا، اور وہ بھی پاگل تھا، کہتا ہے' پپو کی ماں بڑی اچھی ہے، صبح روٹیاں پکا کر دیتی ہے، اتنا بڑا مکھن کا ڈھیلا اوپر رکھ کر دیتی ہے، کپڑے استری کر کے دیتی ہے، جوتی پالش کر کے دیتی ہے، لیکن مجھے ابا جی نہیں کہتی۔

میاں! بیوی کو ماں جی نہیں کہنا اور ولی کو داتا نہیں کہنا، مسلک اہلحدیث یہ ہے کہ ولی ولی ہے...... علی علی رضی اللہ عنہ ہے...... نبی نبی ہے...... اللہ اللہ ہے۔

گر فرقِ مراتب نہ کنی زندیقی

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر | جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پہ بہر سجدہ تو کافر | کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پہ کشادہ ہیں راہیں | پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں | اماموں کا رُتبہ نبی سے بڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دُعائیں | مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے | نہ اسلام بگڑے، نہ ایمان جائے

اہلحدیث کا مسلک یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان غلطی نہیں کرتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح اُس کی ذات سب سے افضل ہے، اِسی طرح اُس کی بات بھی سب سے افضل ہے۔ جس طرح وہ اپنی ذات میں سب سے اعلیٰ ہے، اِسی طرح مصطفےٰ ﷺ کی بات بھی سب سے اعلیٰ ہے۔ اِس لیے اہلحدیث دامن پکڑتے ہیں تو مصطفیٰ علیہ السلام کی اطاعت کا پکڑتے ہیں، اور کیوں پکڑتے ہیں، اس لیے کہ اگر کچھ ملنا ہے تو یہاں سے ہی ملنا ہے، رب کریم نے راضی ہونا ہے تو اِسی گھر سے راضی ہونا ہے، اللہ تعالیٰ کا قرب ملنا ہے تو مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت سے ملنا ہے، رب کریم کی رضا ملتی ہے تو نبی ﷺ کی تابعداری سے ملتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان گرامی ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۝ (النسآء: ٦٩)

ابھی آپ کو سمجھ نہیں آئی تو میں قرآن حکیم کا ایک اور مقام پیش کردوں۔

مولا کریم فرماتے ہیں!

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا۝

ابھی بھی نہیں سمجھے تو میں قرآن پاک کا ایک اور مقام پیش کردوں، مولا کریم فرماتے ہیں!

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۝

ابھی بھی نہیں سمجھے تو میں قرآن کریم کا ایک اور مقام پیش کردوں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا۝

ابھی قرآن نہیں سمجھے تو میں قرآن پاک کا ایک اور مقام پیش کردوں۔

اللہ رب العزۃ فرماتے ہیں:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝ (النسآء: ٦٥)

نبی ﷺ کے فیصلہ کے بعد جو فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا فتویٰ لینے کے لیے جاتا ہے تو وہ واجب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القتل ہے اور جو نبی علیہ السلام کے فیصلہ کی موجودگی میں امام کے دروازہ پر جاتا ہے، بے شک وہ امام ہی ہے، کعبہ کے رب کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں!

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے ولی ہیں...... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے ولی ہیں...... امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے ولی ہیں...... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے پیارے ہیں۔

لیکن یہ اور ان کے علاوہ دوسرے سارے مل کر بھی سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شان کو نہیں پہنچ سکتے۔

اہلحدیث کا عقیدہ نوٹ کرلو، میں تو اس طرح کہا کرتا ہوں کہ جس طرح آمنہ کے لال علیہ السلام سب انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں، اسی طرح اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سب اُمتوں سے افضل ہے اور ساری اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں میرے آقا کے صحابہ افضل ہیں (جن کی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے رضی اللہ عنہم) تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے وہ چودہ سو صحابہ افضل ہیں جنہوں نے مقام حدیبیہ پر میرے آقا علیہ السلام کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی...... اُن چودہ سو صحابہ میں تین سو تیرہ بدری افضل ہیں...... اُن تین سو تیرہ میں عشرہ مبشرہ افضل ہیں ...... اُن دس میں نبی کے چار خلفاء افضل ہیں...... اُن چاروں میں سے صدیق اکبر افضل ہیں رضی اللہ عنہم...... امام، امام ہے لیکن صحابی کی شان کو نہیں پہنچ سکتا۔

ہم صدر کے آگے اپیل کرتے ہیں کہ صدر صاحب' جس طرح سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے بعد فتویٰ مانگنے والے کا سر قلم کر دیا ہے' اس ملک کے اندر بھی یہ قانون اور آرڈیننس نافذ کیا جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ہوتے ہوئے جو فتاویٰ عالمگیری' فتاویٰ جعفریہ یا فقہ حنفیہ کو مانگتا ہو' اس کی سزا وہی مقرر کی جائے جو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مقرر کی تھی۔

اللہ کی قسم! پتہ چل گیا کہ بہروپیے کون ہیں' نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار کون ہیں اور غدار کون ہیں' آج اشتہار شائع کرنا ہے' پوسٹر شائع کرنا اور ٹھیکیدار بننا آسان ہے کہ فلاں قیام پاکستان کا دشمن ہے' جماعتِ اسلامی اور جمعیت علماء اسلام، پاکستان کی مخالف ہے۔

پچھلے دنوں صدر ضیاء نے تمام مکاتبِ فکر کے علماء اکٹھے کیے، صدر صاحب اُن سے پوچھتے ہیں، اَے علمائے کرام، میں تمہارا مشکور ہوں، مجھے یہ بتاؤ کہ ملک میں کون سا نظام چاہیے؟

ایک بڑے جبے، قبے اور لمبے، شملے والا مولوی اُٹھا اور کہتا ہے، صدر صاحب، ہم پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں زیادہ ہیں، اس لیے اس ملک میں اگر نافذ ہوسکتی ہے تو فقہ حنفیہ نافذ ہوسکتی ہے، فتاویٰ عالمگیری نافذ کرو، یہ کہہ کر وہ بیٹھ گیا۔

اَب ایک اور اُٹھ کر کہتا ہے، صدر صاحب، ہم اِس ملک میں بستے ہیں چنانچہ فقہ جعفریہ نافذ ہونی چاہیے' جب وہ بھی بیٹھ گیا تو میرے محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ اُٹھے، فرماتے ہیں، صدر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہم علماء کو اکٹھا فرمایا اور ہماری رنگ رنگ کی بولیاں سنیں' اَب میں پہلے اپنے اِس ساتھی سے پوچھتا ہوں کہ اَے اپنے آپ کو نام نہاد سنی کہلانے والے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلفاء کو مانتا ہے، میں سوال کرتا ہوں کہ!

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سوا دو سال خلافت کی ہے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دس سال خلافت کی ہے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بارہ سال خلافت کی ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پانچ چھ سال خلافت کی ہے۔

کیا اِن چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم نے فقہ حنیفہ نافذ کی تھی یا کتاب وسنت نافذ کی تھی، اللہ کی قسم، اُس وقت تو فقہ حنفیہ پیدا بھی نہیں ہوئی تھی۔

مولانا روپڑی رحمۃ اللہ علیہ حنفی سے بات کرنے کے بعد شیعہ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے، اَے میرے دوسرے ساتھی' تو چاروں میں سے صرف ایک سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مانتا ہے، میں تجھے رب کریم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں' اللہ تعالیٰ سے ڈر کر فیصلہ دینا' کیا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے پانچ چھ سالہ دَور میں فقہ جعفریہ نافذ کی تھی یا کتاب وسنت نافذ کیا تھا، اُس وقت تو فقہ جعفریہ پیدا بھی نہیں ہوئی تھی۔

پتہ چلا کہ اِس ملک میں صرف اہلحدیث اور اُن کے ہمنوا یہ چاہتے ہیں کہ یہاں آئے تو اللہ تعالیٰ کا قرآن آئے اور مصطفےٰ علیہ السلام کا فرمان آئے، ہم دوسرے نظام کو یہاں برداشت نہیں کریں گے، اور اس کے ساتھ آپ کو یہ بھی پتہ چل گیا ہے کہ نظام مصطفےٰ کون چاہتا ہے اور فتاوٰی عالمگیری کون چاہتا ہے، بڑا فرق ہے' کتاب وسنت اہلحدیث چاہتے ہیں، ہمارے پاس دو ہی چیزیں ہیں، ہم تیسرے گھر جاتے ہی نہیں، کیوں جائیں، ایک کہنے والا کہہ گیا ہے۔

ختم نبوت جس کی رسالت، عرش کا جو مہمان بھی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد خدا انسانوں میں سب سے بڑا انسان بھی ہے
اِس دُنیا میں اور کسی کی، کا ہے کو تقلید کریں
پاس ہمارے رسولِ خدا کا، قول بھی ہے قرآن بھی ہے

پہلے احرار بتا گیا ہے کہ تیرا تو ایک جگہ ٹھکانہ ہی نہیں، بازاری عورت کی طرح کبھی کہیں، کبھی کہیں، اور ہمارا مذہب بازاریوں اور رنڈیوں والا نہیں کہ دن کہیں اور رات کہیں، ہم تو صرف ایک کے دروازہ کے ہوگئے ہیں، ہم نے کبھی اِس طرح نہیں کیا کہ!

بیوی تو ننگے شاہ کے دربار پر چل...... بیٹی تو گھوڑے شاہ کے دربار پر چل...... باپ تو داتا صاحب کے دربار پر چل...... ماں تو لسوڑی شاہ کے دربار پر چل۔

ہم عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کرتے ہیں اور اطاعت مصطفےٰ علیہ السلام کی کرتے ہیں، اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا مذہب بھی یہی تھا، اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ مسلک اہلحدیث ٹاپ کلاس کا سونا ہے، اور یہ چلا ہے تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے چلا ہے۔

جناب! کامونکی کے ایک مولوی نے مجھے دعوت دی ہے' کہتا ہے، یزدانی، تو یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ اہلحدیث دو سو سال سے ہیں یا پانچ سو سال سے' یہ پہلے مجھے نام لے کر چیلنج کیا گیا ہے، کیا تم نے سنا ہے؟

آج میں نے ثابت کرنا ہے اور قوم فیصلہ کرے گی کہ تو حلال کا ہے یا نہیں، کیونکہ تو نے خود یہ کہا ہے، اِس لیے میں یہ ثابت کروں گا۔

انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں، زباں میری ہے بات اِن کی
اِنہیں کی محفل سنوارتا ہوں، چراغ میرا ہے رات اِن کی

ایک مولوی کہتا ہے کہ اہلحدیث تو کل پیدا ہوئے ہیں، میں نے کہا، تجھے اپنا ہی پتہ ہے، ہمارا پتہ نہیں، اہلحدیث اُس وقت سے ہیں جس وقت سے حدیث ہے اور حدیث اُس وقت سے ہے، جس وقت سے مصطفےٰ علیہ السلام ہیں۔

قرآن کا نام حدیث ہے اور نبی علیہ السلام کے فرمان کا نام بھی حدیث ہے اور ہم اہلحدیث ہیں، آپ نے کہنا ہے، جی ثابت کرو کہ قرآن کا نام حدیث کہاں لکھا ہے؟

مولا کریم فرماتے ہیں! اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں اللہ پاک نے قرآن کریم میں قرآن کو "حدیث" کہا ہے۔

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ۝ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۝ وَأَنتُمْ سَامِدُونَ ۝

ابھی بھی نہیں سمجھے تو آؤ میں ایک اور مقام پیش کردوں، قرآن مجید نے جہانوں کے پیر، رب کے حبیب علیہ السلام کے فرمان کو بھی قرآن نے حدیث کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَن بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنبَأَكَ هَٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝ (التحریم: ۳)

ابھی نہیں سمجھے، خالق ارض وسما کا فرمان ہے:

وَالضُّحَىٰ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۝ وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝ (الضحیٰ: ۱۔۵)

ابھی نہیں سمجھے، میرے آقا اور تمہارے پیرو مرشد علیہ السلام جب بھی خطبہ پڑھتے تھے تو اللہ کی قسم، یہ فرماتے تھے!

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ۔

یہاں قرآن کو حدیث کہا ہے، حدیث قرآن ہے، قرآن حدیث ہے اور ہم اہلحدیث ہیں۔

میرے برادر! میں نے اہلحدیث ثابت کردیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے "قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ" کہہ کر!

تورات والوں کو اہل کتاب کہا ہے...... انجیل والوں کو اہل کتاب کہا ہے۔

یہودیوں اور عیسائیوں کو اہل کتاب کہا ہے۔

اُن کی نسبت کتاب کی طرف کی ہے، اگر تورات، زبور اور انجیل کی وجہ سے وہ اہل کتاب کہلوا سکتے ہیں تو ہم قرآن اور حدیث کی وجہ سے اہلحدیث کیوں نہیں کہلوا سکتے، اور کہلوانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے اِن پیچوں نے کہلوایا ہے۔

آج رات میرا یہ بھی اعلان ہے کہ اگر کوئی مولوی، کا مونکی کا نہیں، اِن ختمی مولویوں نے کیا کرنا ہے جو جمعرات کو گلی گلی دوڑتے پھرتے ہیں کہ کوئی پلیٹ رہ نہ جائے، کوئی آلو پکوڑہ بچ نہ جائے، اِنہوں نے میرا حوالہ کیا غلط ثابت کرنا ہے، کراچی سے لے کر پشاور تک سب ختمی ملاں اکٹھے ہو جائیں، اگر میرا ایک حوالہ بھی غلط ثابت کر دیں، تو میں فی حوالہ ایک ہزار روپیہ اپنی جیب سے انعام دوں گا۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ چار سو سال تک احناف کا نام ونشان اور تقلید شخصی کا وجود نہیں تھا!

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے ہیں اور ۱۵۰ ہجری میں وفات پاتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۰ ہجری میں پیدا ہوتے ہیں اور ۲۰۴ ہجری میں وفات پاتے ہیں۔

مجھے یہ بتاؤ کہ اسی سال پہلے لوگ کس کی تقلید کرتے تھے، کیا کوئی بتا سکتا ہے؟

کسی نے حنفی نہیں کہلوایا ...... کسی نے بریلوی نہیں کہلوایا ...... کسی نے سہروردی نہیں کہلوایا...... کسی نے چشتی، قادری نہیں کہلوایا۔

اگر تیرے نزدیک تقلید اِتنی فرض ہے اور غیر مقلد اچھا نہیں، تو میں پوچھتا ہوں کہ اسی سال پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کس کھاتے میں ڈالے گا، فتویٰ لگا' سنیے!

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقلد نہیں تھے ...... سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مقلد نہیں تھے...... سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ مقلد نہیں تھے...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مقلد نہیں تھے...... سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ مقلد نہیں تھے...... سیدنا طلحہ وسیدنا زبیر رضی اللہ عنہما مقلد نہیں تھے...... سیدنا سعد اور سیدنا سعید رضی اللہ عنہما مقلد نہیں تھے...... رب کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں!

۱۰ ہجری تک کوئی مقلد نہیں تھا...... ۵۰ ہجری تک کوئی مقلد نہیں تھا...... ۸۰ ہجری تک کوئی مقلد نہیں تھا...... ۱۰۰ ہجری تک کسی کی تقلید نہیں تھی...... ۲۰۰ ہجری تک کسی کی تقلید نہیں تھی۔

تقلید شخصی شروع ہوئی ہے تو میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے چار سو سال بعد شروع ہوئی ہے، جو چیز چار سو سال بعد شروع ہوئی ہے، وہ دین نہیں ہو سکتا، البتہ غیر دین ہو سکتا ہے، کیونکہ ایک دین ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے اور ایک غیر دین۔

چند دن ہوئے ہیں، مجھے ایک ملاں کہتا ہے، کیا سو سال سے پہلے بھی کہیں اہلحدیث تھے؟ میں نے کہا، اللہ کی قسم، یہ پروانے تو اُس وقت کے ہیں کہ ان کا بڑا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔

آ میں تجھے بتاؤں، کیونکہ تجھے پتہ نہیں، اپنے علم پر افسوس کر، جا کہیں گندی نالی میں ڈوب، تیری مسجد کے آگے کوئی جوہڑ ہوگا، اُس میں ڈبکی لگا۔

آ میں تجھے بتاؤں، کیا بات بتاؤں، کس سے سناؤں، کون کون سی کتاب پیش کروں، کون کون سا حوالہ بتاؤں، اللہ کے لیے آج کی رات اپنے بستر پر بعد میں لیٹنا پہلے فیصلہ کر لینا، میں نیچے سے شروع ہوتا ہوں۔

آج سے ڈھائی سو سال پہلے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہوئے ہیں، اُنہوں نے ''حجۃ اللہ البالغہ'' ایک کتاب لکھی ہے، جس میں اُنہوں نے کتاب وسنت سے استدلال کرنے کے دو گروہ بنائے ہیں' ایک کا نام اہلحدیث لکھتے ہیں اور ایک اہل الرائے ہیں آپ فرماتے ہیں!

كَانَ مِنْ خَبَرِ الْخَاصَةِ اَنَّهُ كَانَ اَهْلُ الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ يَخْلُصُوْنَ بِالْحَدِيْثِ يَخْلُصُ اِلَيْهِمْ مِنْ اَحَادِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰثَارِ الصَّحَابَةِ مَالَا يَحْتَاجُوْنَ مَعَهٗ اِلٰى شَيْءٍ اٰخَرَ فِيْ مَسْئَلَةٍ۔

آج سے ڈھائی سو سال پہلے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب میں اہلحدیث کا نام لکھتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث صرف مانتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا قرآن مانتی ہے اور نبی علیہ السلام کا فرمان مانتی ہے۔

آؤ ذرا! اس سے پیچھے لے چلوں' آج سے ساڑھے پانچ سو سال پہلے ایک شخص پیدا ہوا ہے' جس کا نام حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ہے، جنہوں نے بخاری شریف کی شرح لکھی ہے، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب ''فتح الباری'' لکھی ہے، آپ اُس میں لکھتے ہیں!

فَاجْتَمَعَ لَهٗ عِلْمُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ۔

کیوں جی، بتائیے، اہل حدیث کا لفظ آیا ہے یا نہیں؟

آؤ، ذرا پیچھے لے چلوں، آج سے چھ سو سال پہلے ایک آدمی پیدا ہوا ہے، جس کا نام علامہ تفتازانی ہے، اُنہوں نے اپنی کتاب توضیح تلویح، جلد دوسری، صفحہ نمبر 46 میں لکھا ہے کہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعَلَيْهِ عَامَّةُ أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالشَّافِعِيَّةِ۔

آؤ، ذرا ایک سو سال اور پیچھے لے چلوں، آج سے سات سو سال پہلے ایک شخص پیدا ہوا ہے، جس کا نام شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ہے، آپ فرماتے ہیں کہ اہلحدیث دو ہی باتیں مانتے ہیں' ایک اللہ تعالیٰ کا قرآن اور ایک نبی علیہ السلام کا فرمان، وہ اِس لیے مانتے ہیں کہ

لِأَنَّ مِيْرَاثَهُمْ مِنَ النُّبُوَّةِ۔

نبی علیہ السلام کے وارث ہیں تو اہلحدیث ہیں۔

مشرق و مغرب والو سن لو! یزدانی کا ایک حوالہ غلط ثابت کرو اور منہ مانگا اِنعام حاصل کرو، آج سے آٹھ سو سال پہلے امام رازی پیدا ہوئے ہیں، جنہوں نے تفسیر کبیر لکھی ہے، تفسیر کبیر کا پہلا پارہ اور سورۃ بقرہ، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ !

وَإِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا۔ (البقرة: ٢٣)

کی تفسیر کرتے ہوئے اہلحدیث کا نام بیان کرتے ہیں۔

آؤ، ذرا اِس سے پیچھے لے چلوں، آج سے نو سو سال پہلے ایک گیارہویں والا پیر پیدا ہوا ہے، ہائے پیٹ اور ہائے پلیٹ، یہ جھگڑے پیٹ اور پلیٹ کے ہیں، اللہ میرے بھائی کا منگلا ڈیم بھر دے ایک تو پاکستان کا منگلا ڈیم اور تربیلا ڈیم ہے اور ایک ملاں کا ڈیم ہے، اور پھر کا مونکی کے ملاں کا ڈیم، اللہ کی قسم! اِس کا جہنم بھرتا ہی نہیں، کہتا ہے!

فلاں کی ماں کا قل، اپنی ماں کا قل کبھی نہیں کرتا۔

فلاں کے باپ کا چالیسواں، اپنے باپ کا چالیسواں کبھی نہیں کرتا۔

اور ساتھ ظالم کہتا ہے، وہابیو، ہمارے مرتے ہی نہیں، کہتے ہیں، ہمارے مرتے ہی نہیں اور ساتھ ساتھ قل، تیجے، ساتویں اور چالیسواں کرتے ہیں۔

میاں!

اگر زندوں کا چالیسواں ہو سکتا ہے تو اے کا مونکی کے مفتی' تو کل اپنا تو چالیسواں کروا۔

اگر زندوں کا چالیسواں ہوتا ہے تو اپنی اماں کا چالیسواں کر۔

اگر زندوں کا چالیسواں ہو سکتا ہے تو نورانی اور نیازی کا چالیسواں بھی کر۔

میں یہ بتا رہا تھا کہ پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، اللہ کی قسم، اِس ولی کی جوتی کی خاک ہماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں کا سرمہ، لیکن یہ ولی بیت اللہ میں پہنچا ہوا ہے، سر سجدہ میں کنکریوں پر رکھا ہوا ہے اور زارو قطار رو رہے ہیں، دیکھا رے بیوقوف جس کے آگے تو سر گراتا ہے، اُس نے تو رب کریم کے آگے سر گرایا ہوا ہے۔

عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اللہ اُس مردِ قلندر کی قبر ٹھنڈی کر دے' ایک دفعہ فرمانے لگے' بخاری جب!

شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنتا ہے ...... شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتا ہے ...... شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتا ہے۔

تو دل چاہتا ہے کہ جس کی اتنی شان ہے اُس کو سجدہ کر دے لیکن جب بخاری یہ دیکھتا ہے کہ اُس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی صفوں پر اللہ تعالیٰ کے آگے سر سجدہ میں گرایا ہوا ہے تو بخاری کہتا ہے، بخاری تو بھی اُس کو ہی سجدہ کرنا، جس کے آگے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتا ہے۔

پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے سر کنکریوں پر رکھا ہوا ہے، زارو قطار روتے ہیں اور کہتے ہیں!

اَے خدا مرا با بخشائی

ے عرش والے، عبدالقادر جیلانی تیرے دربار میں گرا ہوا ہے، اِس کو بخش دے،

ا نے مجھے معاف نہیں کرنا تو پھر محشر کے میدان میں مجھے اندھا کر کے اٹھانا!

تا رُوئے نیکاں شرمسار نہ باشم

تا کہ میں ں کے سامنے شرمسار نہ ہونے پاؤں۔

سُن لیں! انہر نے ایک کتاب "غنیۃ الطالبین" لکھی ہے اِس میں ایک پوچھنے والا پوچھتا ہے' فرماتے ہیں کہ جہ ا کے پیر' رب کے حبیب علیہ السلام نے فرمایا' بنی اسرائیل کے بہتر فرقے ہوئے تھے اور میرے اُمت۔ تہتر فرقے ہوں گے، اُن میں سے صرف ایک جماعت جنت میں جائے گی' ایک پوچھنے والا پوچھتا ہے ا کے رسول اس جماعت میں کون لوگ ہوں گے؟

جہانوں کے پیر، رب کے حبیب علیہ السلام فرماتے ہیں ...نَا عَلَیْهِ، وہ جماعت جن کا عمل میرا عمل ہے..... جن کے نظریات میرے نظریات ہیں، وَاَصْحـ...، اور جن کے عمل اور نظریات میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے معیار پر پورے اُترتے ہیں۔

پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ یہ بیان کرتے کرتے آگے لکھتے ہیں، هِیَ اَهْلُ السُّنَّةِ، یہ اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت والجماعۃ ہے' پوچھنے والے نے پوچھا حضرت جی اہل سنت والجماعت کون سی ہے؟ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' "هُوَ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ" وہ اہل حدیث کی جماعت ہے۔اے ملاں! تو اُن کے نام کی کھیریں کھاتا جا اور اُن کی باتیں ماننے کو ہم غریب۔

آپ سے ایک پوچھنے والا پوچھتا ہے،اَے پیر جی! یہ تو بتایئے،اُن کا نام کیا ہے؟

فرماتے ہیں!

لَا اِسْمَ لَهُمْ اِلَّا اِسْمٌ وَّاحِدٌ وَهُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ

اُن کا نام "اصحاب الحدیث" ہے۔

کوئی مولوی صبح ہی یہ کہہ سکتا ہے کہ جناب اہلحدیث تو نہیں کہا،اصحاب الحدیث کہا ہے، مجھے یہ بتائیں کہ صاحب البیت اور اہل بیت میں کیا فرق ہے؟ گھر والا صاحب البیت ہے،اس میں معنی کا کوئی فرق نہیں،لفظوں کا فرق ہوسکتا ہے۔

ایک پوچھنے والا پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھتا ہے(اگر یہ بات غنیۃ الطالبین میں نہ ملے تو یزدانی کی وہ سزا جو چور کی سزا ہے)وہ پوچھتا ہے جناب یہ بتاؤ کہ بدعتی کی کیا نشانی ہے؟ پیر صاحب فرماتے ہیں' بدعتی وہ ہوتا ہے جو اہلحدیث کو گالیاں نکالتا ہے،سن لو! یہ ہے نو سو سال پہلے اہلحدیث کا وجود۔

آؤ میں ذرا اور پیچھے لے چلوں،آج سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے ایک شخص ۳۵۷ھ میں پیدا ہوا ہے(اللہ تیری قبر کو جنت کا ٹکڑا بنائے)اُس کا نام سلطان محمود غزنوی ابوطیب سہل بن سلیمان معلوقی ہے،تاریخ فرشتہ ایک کتاب ہے،جاؤ لائبریریوں سے ڈھونڈو،حوالہ غلط ثابت کرو' تو میں اپنے آپ کو مجرم کی حیثیت سے پیش کروں گا،تاریخ فرشتہ میں لکھتے ہیں کہ!

را کہ از آئمہ اہلحدیث بود

تاریخ فرشتہ، سلطان محمود غزنوی کا تذکرہ کہ آج سے ساڑھے دس سو سال پہلے اہلحدیث موجود تھے۔

اِنہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں، زباں میری ہے بات ان کی
اِنہیں کی محفل سنوارتا ہوں، چراغ میرا ہے رات ان کی

آؤ! ساڑھے دس سو سال سے پیچھے لے چلوں،آج سے ساڑھے بارہ سو سال پہلے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام پیدا ہوا ہے' جس کا نام امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ہے' جنہوں نے ترمذی شریف لکھی ہے' یہ میرے ہاتھ میں مشکوۃ شریف ہے' میں اس میں سے ترمذی شریف کی روایت پیش کرنے لگا ہوں اگر کسی دوست نے دیکھنی ہے تو وہ تقریر کے بعد دیکھ سکتا ہے' یہ مترجم مشکوۃ کی پہلی جلد ہے' صفحہ نمبر ۴۷۹ ہے اور باب المشی بالجنازہ' اب امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ''اہلحدیث'' کا لفظ لانے لگے ہیں' فرماتے ہیں:

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ كَاَنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ مُرْسَلًا۔

یہ دیکھو، اہل حدیث کا تذکرہ ہے۔

میں اپنے بڑے پیش کررہا ہوں، تو اپنا دولے شاہ پیش کر۔

میں اپنے امام پیش کررہا ہوں، تو ننگے شاہ پیش کر۔

میں امام بخاری پیش کرتا ہوں، تو گھوڑے شاہ پیش کر۔

میں امام نسائی پیش کرتا ہوں، تو لسوڑی شاہ پیش کر۔

میں امام ترمذی پیش کرتا ہوں، تو گھوڑے شاہ پیش کر۔

آ! تجھے اور آگے لے چلوں' آج سے تقریباً پونے تیرہ سو سال پہلے ۱۵۰ ہجری میں ایک امام پیدا ہوا، جس کا نام امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہے، اُنہوں نے ایک کتاب ''رحلة الشافعی'' لکھی ہے، آپ اُس میں لکھتے ہیں!

يَلْقَانِي الرِّجَالُ وَاَصْحَابُ الْحَدِيْثِ مِنْهُمْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَالْاَوْزَاعِيُّ۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میری ملاقات کئی لوگوں سے ہوئی ہے اور اہلحدیثوں سے بھی ہوئی ہے۔

میرے برادر! یہ تابعین کا دور ہے' باقی رہ گئے صحابی' اب میں بتاؤں کہ صحابی کون ہوتا ہے' اس کتاب کے اُتارنے والے کی قسم ہے' اُس وقت!

کوئی حنفی نہیں تھا...... کوئی بریلوی نہیں تھا...... کوئی سہروردی نہیں تھا...... کوئی مقلد نہیں تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہم کو یہ پتہ چلنا چاہیے کہ آپ کیا تھے' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا پتہ کرنا ہے تو یہاں سے کرلو، جہانوں کے پیر، رب کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام جب معراج سے واپس آئے تو ابوجہل کہتا ہے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آج کوئی نئی بات سنا' میرے آقا علیہ السلام منٹوں سیکنڈوں میں آسمان کی سیر کرکے آئے، بیت اللہ سے اُٹھے اور بیت المقدس گئے اور گئے تب کہ پہلے وہاں نہیں تھے، آپ!

پہلے آسمان پر گئے...... دوسرے پر گئے...... تیسرے پر گئے...... چوتھے پر گئے...... پانچویں پر گئے...... چھٹے پر گئے ساتویں پر گئے!

جب بیت اللہ تھے، اُس وقت بیت المقدس نہیں تھے...... جب بیت المقدس تھے، اُس وقت پہلے آسمان پر نہیں تھے...... جب پہلے پر تھے، اُس وقت دوسرے پر نہیں تھے...... جب دوسرے پر تھے، اُس وقت تیسرے پر نہیں تھے...... جب تیسرے پر تھے، اُس وقت چوتھے پر نہیں تھے...... جب چوتھے پر تھے، اُس وقت پانچویں پر نہیں تھے...... جب پانچویں پر تھے اس وقت چھٹے پر نہیں تھے...... جب چھٹے پر تھے، اُس وقت ساتویں پر نہیں تھے...... جب زمین پر تھے، اُس وقت آسمان پر نہیں تھے...... جب فرش پر تھے، اُس وقت عرش پر نہیں تھے...... جب ثریٰ پر تھے، اُس وقت ثریا پر نہیں تھے۔

ایک مجھے کہتا ہے: جی نبی ہر جگہ موجود ہیں' ہم کو تو یہاں نظر آتے ہیں' اللہ کی قسم! اگر میرے اختیار میں ہو (لوگ تو تجھے حلوہ ڈالتے ہیں) تو میں تجھے ''توڑی ونڈا'' بھی نہ ڈالوں' کتنے ہٹ دھرم ہیں یہ لوگ کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں موجود ہیں' ارے پاگل! جہاں نبی موجود ہوتا ہے وہاں کوئی امامت نہیں کراسکتا' وہاں امامت کراتا ہے تو آمنہ کا لال کراتا ہے' جس نے بیت المقدس میں کرائی ہے اور عرش والے نے معراج کرا کے بتایا یہ ہے کہ محبوب علیہ السلام ہی ساتوں آسمان اور زمین چودہ طبق تیرے قدموں کے نیچے اور تو چودہ طبقوں کے اُوپر' تیرے اُوپر اگر کوئی ذات ہے تو وہ عرش والی ذات ہے، اللہ کریم نے مقامِ مصطفیٰ بتایا ہے، آ تجھے اپنے باباجی کی زبان میں بتاؤں ع

محمد دے رتبے نوں پا کوئی نئیں سکدا
جہاناں دی رحمت، کہا کوئی نئیں سکدا

جتھے رات معراج سرکار پہنچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستاں فلکاں نوں چیر جا پار پہنچی

باجھ میرے محمد دے جا کوئی نئیں سکدا

محمد دے رُتبے نوں پا کوئی نئیں سکدا

شہادت دی اُنگلی میرے پیر وانگوں

کھڑی کرکے آسمان وَل تیر وانگوں

قمر کرکے ٹکڑے دکھا کوئی نئیں سکدا

محمد دے رُتبے نوں پا کوئی نئیں سکدا

پھرن پیر جگ تے جیویں برساتی ڈڈیاں

دعوے ہزاراں تے پگاں نے وڈیاں

پر روڑاں نوں کلمہ پڑھا کوئی نئیں سکدا

محمد دے رُتبے نوں پا کوئی نئیں سکدا

اَے دوست، نوری روزانہ آسمانوں پر جاتا ہے اُس کا جانا کوئی کمال نہیں، اگر جبرائیل آسمان پر چڑھ جائیں، اُن کا چڑھنا کوئی کمال نہیں، ربِ کعبہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، کمال تب ہی بنتا ہے کہ بشر ہو کر عرش پر جائے۔

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں

کہ یہ ٹوٹا ہوا ستارا ماہِ کامل نہ بن جائے

میں یہ بتا رہا تھا کہ میرے آقا علیہ السلام معراج سے واپس آئے تو ابوجہل کہتا ہے سنا، کہاں سے ہو کر آیا ہے؟

میرے پیر و مرشد علیہ السلام فرماتے ہیں، میں رات کو عرش کی سیر کر کے آ گیا ہوں، یہ سن کر ابوجہل کہتا ہے، ساتھیو، دوڑو، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا باتیں سناتا ہے، وہ اکٹھے ہو کر شور مچاتے مچاتے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف چل پڑتے ہیں، میرے صدیق آگے مل جاتے ہیں، ابوجہل کہتا ہے، اَے صدیق، آج تجھے ایک انوکھی بات سناتے ہیں، جس کا دامن تو نے پکڑا ہوا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں راتوں رات بیت المقدس سے ہو کر ساتوں آسمان کی سیر کر کے آ گیا ہوں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' اَے ابوجہل تو نے یہ کس کی زبان سے سنا ہے، (اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ حل ہونے لگا ہے) ابوجہل کہتا ہے، میں نے محمد (ﷺ) کی زبان سے سنا ہے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اگر تو نے یہ بات میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی زبان سے سنی ہے تو پھر ابوبکر کے ایمان کا تقاضا ہے کہ اگر میرے آقا نے فرمائی ہے اور عقل نہیں مانتی تو نہ مانے، اٰمَنْتُ بِہٖ وَصَدَّقْتُ بِہٖ ، یہ ہے پہلا اہلحدیث، اللہ کی قسم! اُٹھا کر کہتا ہوں، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بریلوی نہیں کہلوایا۔

آؤ دوستو! میں آپ کو ان کا تعارف کراؤں کہ یہ کہاں سے گرے ہیں، بات سنیں، جمعہ کے بعد ایک درود پڑھا جاتا ہے

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ اللہ تعالیٰ کا قرآن میرے ہاتھ میں ہے، اس درود کا بنانے والا مولوی احمد رضا خاں (آج سے ساٹھ سال پہلے) ۱۹۲۰ء میں فوت ہوا ہے، تمہارا درود...... تمہارا عمل...... تمہاری عبادت...... تمہارا وظیفہ...... تمہارا اشعار...... تمہاری علامت...... تمہاری پہچان اور تمہارا طریقہ جو آج سے ساٹھ سال پہلے فوت ہوا ہے، ایمان سے بتائیے، کیا آج سے ساٹھ سال پہلے کسی مسجد میں جمعہ کے بعد یہ درود پڑھا جاتا تھا، تو تو آج سے ساٹھ سال پہلے پیدا ہوا ہے، تیرا مذہب کہتا ہے کہ اس مذہب کا موجد ۱۹۲۰ء میں انتقال کرتا ہے، اور یہ درود جو خطبہ جمعہ کے بعد پڑھا جاتا ہے، یہ مولوی احمد رضا خاں نے بنایا ہے۔

پتہ چلا کہ اس سے پہلے اِس کا وجود نہیں تھا، جا، گھر جا کر منہ دھو، جا آرام سے سونا، تیری پہچان میں نے کرادی ہے اور میری پہچان قرآن وسنت نے کرادی ہے۔

ما اہل حدیثیم دغا را نہ شناسیم
با قول نبی چون وچراں نہ شناسیم
اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجانِ مسلم داشتن

یار زندہ صحبت باقی، اللہ تعالیٰ نے زندگی رکھی تو یہ مجالس لگتی رہیں گی۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

❀❀......❀❀❀......❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاتب وحی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

سامعین محترم! اللہ رحیم وکریم کی کتاب عظیم میں سے جس مقام ذیشان کو میں نے اِس وقت تلاوت کیا ہے' پہلے اِس مقام کی پہچان فرمالینا' یہ مقام عالیشان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پر رحمت کتاب میں سے سورۃ توبہ کا مقام ہے۔

اللہ والو! گذشتہ سے پیوستہ خطبہ جمعہ میں میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ خلفائے اربعہ کے مناقب وفضائل...... فضائل اہل بیت...... اور پھر واقعہ کربلاء بیان کرنے کے بعد میں آپ کے سامنے عظمت ''سیدنا جنابِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ'' بیان کروں گا۔ آج کے خطبہ جمعہ اِسی مقدس عنوان پر اپنا بیان جاری رکھوں گا۔

اصل میں جس کو بھی آمنہ کے لال...... پیکر حسن جمال...... صاحب شرف وکمال...... اور ساری کائنات کے سردار...... جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق پیدا ہو گیا ہے، جو بھی میرے اور تمہارے پیرومرشد علیہ السلام کی غلامی میں آ گیا ہے، جس کو میرے آقا علیہ السلام کی صحابیت کا شرف حاصل ہو گیا ہے تو اہلحدیث کے نزدیک وہ قابل احترام...... قابل ادب...... اور قابل تحسین وتبریک ہے، بے شک وہ ہجرت سے پہلے میرے نبی علیہ السلام کے مدرسہ کا طالب علم بنا یا وہ ہجرت کے بعد میرے آقا علیہ السلام کی شاگردی میں آیا ہے، جس نے ایک دفعہ بھی حالتِ ایمان میں آمنہ کے لال علیہ السلام کو دیکھ لیا' تو میرے رب کریم نے اُس کو دُنیا میں ہی چلتے پھرتے جنت کا سرٹیفکیٹ دے دیا، جو حالتِ ایمان میں آمنہ کے لال علیہ السلام کو دیکھ لے (بے شک ایک ہی دفعہ دیکھے) اور حالتِ ایمان میں ہی دُنیا سے چلا جائے' بے شک نبی علیہ السلام کے پچاس سال بعد جائے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ صحابی ہے اور اُس کو میرے رب کریم نے یہ پروانہ، یہ مژدہ، یہ بشارت اور سرٹیفکیٹ ''رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ'' عطا کیا ہے، جو بھی میرے مصطفےٰ علیہ السلام کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں شامل ہو گیا ہے، رب اُن پر راضی ہو گیا ہے اور وہ رب رحیم پر راضی ہو گئے، اب یہ کہنا کہ

جناب! فلاں کا دادا اچھا نہیں تھا...... فلاں کا باپ اچھا نہیں تھا...... فلاں کی بیوی اچھی نہیں تھی...... فلاں آدمی نے فلاں میدان میں جنگ کی...... فلاں نے فلاں میدان میں جنگ نہیں کی تو یاد رکھو کہ اسلام کی دولت سے جب بھی کوئی آدمی نوازا گیا ہے تو وہ مبارک ہی ہے۔

میرے اور تمہارے نبی جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلْإِسْلَامُ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہُ۔

ایک آدمی کفر کی حالت میں لاکھوں عیب کرتا ہے، ہزاروں گناہ کرتا ہے، لیکن جب وہ کلمہ پڑھ لیتا ہے تو اللہ کریم اُس کی پہلی زندگی کے سب گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیتے ہیں۔

ایک شخص میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آ کر کہتا ہے، آقا اپنا ہاتھ باہر نکالیں، میں نے بیعت کرنا ہے، آقا علیہ السلام نے اِس طرح ہاتھ کیا تو اُس نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ پر رکھ کر پیچھے کھینچ لیا، نبی علیہ السلام نے فرمایا، تو نے خود ہی تو کہا ہے کہ میں نے بیعت کرنا ہے، میں نے آگے ہاتھ کیا ہے تو اب تو نے پیچھے کھینچ لیا ہے؟

اَب اُس کی بات سُننے والی ہے، کہنے لگا، اللہ کے رسول، مجھے ایک بات یاد آ گئی ہے، بات یہ یاد آئی ہے کہ ایک سودا کرنا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا، کیا سودا کرنا ہے؟

عرض کرنے لگا، اللہ کے رسول، جوانی سے لے کر آج کے دن تک میں نے ستر لڑکیوں کو قتل کیا ہے، میں آج تک ستر بچیوں کو زندہ درگور کر چکا ہوں، میرے دل میں خیال آیا ہے کہ اگر آج میں کلمہ پڑھ لوں، پھر بھی وہ گناہ میرے سر پر ہی رہے تو کلمہ پڑھنے کا فائدہ ہی کیا ہے، پہلے مجھے یہ بتائیے کہ میرا وہ گناہ معاف ہو جائے گا؟

میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا! تو نے کفر کی حالت میں جتنی بچیوں کو زندہ درگور کیا ہے آج جب تو!

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ○

پڑھے گا اللہ پاک تیرے تمام گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دے گا۔

یہ کہنا کہ اُس کی اِتنی زندگی اِسلام کی دُشمنی میں گذری ہے اِس لیے ہم اُس کے کلمہ کو نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانتے تو پھر اس طرح تو سب کی زندگی کفر میں گذری ہے۔

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام پانچ سال تک عمر بن خطاب کو قرآن سناتے رہے لیکن اِسلام نصیب نہیں ہوا' مکہ میں میرے مصطفےٰ علیہ السلام کا جتنا بڑا دُشمن عمر بن خطاب تھا' شاید ہی کوئی ہو' مکی زندگی میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لیے سب سے پہلے کوئی آدمی چلا ہے تو وہ عمر بن خطاب چلا ہے' نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قرآن بھی سنتا ہے لیکن اِسلام قسمت میں نہیں، اور آج اپنی بہن سے قرآن سنا ہے تو اِسلام کی دولت نصیب ہوگئی ہے، اب اس کے سینہ میں اِسلام کے نور کی مشعل جگمگا گئی ہے۔

اب ایک آدمی کہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پانچ چھ سال اِسلام قبول نہیں کیا' نبی علیہ السلام کا دُشمن رہا ہے، اس لیے ہم اُسے صحابی مانتے ہی نہیں؟ میں پوچھتا ہوں کہ اگر تیری یہی سوچ رہی تو پھر تو کس کو مانے گا؟

آؤ! آپ کو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعارف بتاؤں' سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنابِ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں' سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ حرب کا بیٹا ہے' حرب عبد شمس کا بیٹا ہے اور عبد شمس عبد مناف کا بیٹا ہے' سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رشتہ میں پانچویں پشت سے جا کر آمنہ کے لال علیہ السلام سے مل جاتے ہیں' یہ ایک ہی خاندان چلا آرہا ہے' آپ کی والدہ کا نام ہندہ رضی اللہ عنہا زوجہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ ہے' ہندہ رضی اللہ عنہا عتبہ کی بیٹی تھی اور عتبہ بن ربیعہ مکہ کے بہت بڑے سردار تھے' یہ عتبہ اور شیبہ دونوں ربیعہ کے بیٹے ہیں جو بڑے بڑے چوہدریوں میں سے ہیں۔

مجھے یاد آیا کہ ایک دن مکہ والوں نے کہا کہ ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم کو روک لو، ورنہ یہ ہم کو تباہ و برباد کر دے گا' جو شخص ایک دفعہ اُس کا قرآن سن لیتا ہے' اُس کی قسمت ہی کمزور نہ ہو، پھر وہ مڑ کر واپس نہیں آتا' اِس سے کوئی بات کرنا چاہیے اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قرآن سنانا ہی ہے تو اندر داخل ہو کر سنا لیا کرے' باہر نکل کر تبلیغ نہ کرے' اور اگر اس نے تبلیغ بھی کرنا ہے تو اپنی بات سنائے' ہمارے معبودوں کی مذمت نہ کرے' یہ نہ کہے کہ لات' منات اور ہبل کچھ نہیں' ہم کو یہ بات گوارہ نہیں۔

آپ میں سے بھی کئی ایسے مسلک بین ہیں، جو کہتے ہیں، یزدانی صاحب، قرآن پاک سنا دیا کرو، یا کوئی سیرت اور صورت بتا دیا کرو، آپ کو شرک و بدعت، بریلویت اور شیعیت کی مذمت کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے؟

www.KitaboSunnat.com

میرے نزدیک بریلویت شرک ہے، بریلویت بدعت ہے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بریلوی ہو وہ کبھی بھی مواحد نہیں ہو سکتا...... جو بریلوی ہو وہ کبھی بھی متبع سنت نہیں ہو سکتا۔
کیونکہ آدمی ایک بھی بدعت کرے تو سب سنتوں پر پانی پھر جاتا ہے۔
شرک ایک دفعہ بھی کرے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کی کوئی بھی عبادت قبول و منظور نہیں ہوتی۔

اگر آپ اُس وقت ہوتے اور نبی علیہ السلام آپ کے کہنے پر لگ جاتے تو پھر یہ سورۃ نازل نہ ہوتی، آپ کہتے ہیں، کسی کا نام نہیں لینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے نبی نام لے کر کہہ دو!

قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ o لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ o وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ o وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ o وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ o لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ o (الکفرون: ۱-۶)

مکہ والو! تمہارا راستہ جدا ہے اور میرا راستہ جدا ہے، ویسے میں دعوت دیتا رہوں گا!
میں قُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا رہوں گا...... میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے ترانے کہتا رہوں گا...... میں تم تک اللہ تعالیٰ کی یکتائی اور وحدانیت کا پیغام پہنچاتا رہوں گا...... میں اپنی ڈیوٹی انجام دیتا رہوں گا۔

ویسے تمہارے لیے تمہارا راستہ ہے اور میرے لیے میرا راستہ۔
کیا مطلب! کہ میں توحید سناتا رہوں گا اور تمہارے پتھر کھاتا رہوں گا، تم مارتے رہو، گالیاں نکالتے رہو، برا بولتے رہو، اور میرے قتل کے منصوبے بناتے رہو، لیکن میں توحید کے جھنڈے کو سرنگوں نہیں ہونے دوں گا۔

میرے برادر! نوٹ فرما لیں، روسائے مکہ میں پانچ سات سردار چوہدری ہیں، اُن میں دو آدمیوں کا پہلا نمبر ہے، ایک ابوجہل کا اور ایک ابوسفیان کا، ابوجہل پہلی جنگ کے موقع پر میدانِ بدر میں آیا، جسے دو چھوٹے چھوٹے بچوں نے لٹا کر، اُس کا گلا کاٹ کر جہنم رسید کر دیا، اب پیچھے سارے مکہ میں بڑا چوہدری ابوسفیان رہ گیا ہے، جنگ اُحد میں جو چڑھائی ہوئی، جہاں ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے، یہ ساری منصوبہ بندی ابوسفیان کی تھی، جنگِ خندق میں جو چڑھائی ہوئی یہ لشکر بھی ابوسفیان ہی لے کر آیا ہے لیکن رب کو کون کہے کہ تو اس طرح نہیں، اس طرح کر، ابوسفیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بیوی ہندہ میدانِ اُحد میں آئی ہوئی ہے اور یہ وہ ہندہ ہے کہ جب سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو ہندہ نے آپ کے کان اور ناک کاٹ کر' ایک رسی میں پرو کر اپنے گلے کا ہار بنالیا اور دِل نکال کر چبالیا' ایک وقت کہ یہ ہندہ اور یہ ابوسفیان سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ماں باپ ہیں لیکن کچھ ایام گذرے' ماہ وسال بیتے' ۸ سنہ ہجری آ گئی ہے۔ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو فتح کرنے کے لیے دس ہزار کا لشکر تیار کیا' یہ قدوسیوں کا قافلہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے' مکہ سے ایک منزل پیچھے ایک جگہ ''مر الظہران'' آتی ہے' یہاں میرے آقا علیہ السلام کو رات پڑ گئی' آپ نے لشکر کو حکم دیا کہ رات یہاں گذار لیں' صبح صبح اُٹھ کر مکہ میں داخل ہوں گے۔

اِدھر دیکھیں! حالات کس طرح بدلتے ہیں، ابوسفیان جو مکہ کا بڑا چوہدری ہے' (مدینہ کی یہ دو' تین جنگیں اس کی انگیخت پر ہوئی ہیں) اِس کو پتہ چلا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دس ہزار کا لشکر لے کر آرہے ہیں، خیر نہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لشکر رات کی تاریکی میں ''مر الظہران'' پر اُترا! تو ابوسفیان موقع ملتے ہی مکہ سے نکل آیا اور چھپتا چھپاتا اُس مقام پر پہنچ گیا وہاں جا کر پوچھتا ہے' اے لوگو! مجھے یہ بتاؤ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا عباس کہاں ہیں؟

لوگوں نے سوچا کہ یہ مکہ کا چوہدری آج آپ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتا پھرتا ہے، بات کیا ہے، کسی نے بتایا کہ نبی علیہ السلام کے چچا عباس رضی اللہ عنہ وہ بیٹھے ہیں، یہ اندھیرے اندھیرے میں چھپتا چھپاتا جا کر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور اِدھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار کا لشکر لے کر مکہ میں داخل ہونے لگے ہیں۔

ابوسفیان کہتا ہے، اے عباس! تو نبی (علیہ السلام) کا چچا ہے، مجھے نبی علیہ السلام سے معافی لے کر دے، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ اندھیرے میں موقع پا کر جنابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوتے ہیں، اور عرض کرتے ہیں، پیارے، تو میرا آقا بھی لگتا ہے اور میرا بھتیجا بھی لگتا ہے۔

میں ایک درخواست لے کر آیا ہوں، کیا تو چچا کی درخواست مان لے گا؟

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں، چچا جی کیا حکم ہے، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں، اے پیارے بھتیجے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ''مارنے سے بھگایا ہی اچھا ہوتا ہے''، مکہ کا بڑا چوہدری ابوسفیان آج معافی مانگنے کے لیے آیا ہے، کیا اب ہم نے اِس سے لڑائی ضرور کرنا ہے، جو قدموں میں گر گیا ہے، کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس کو ضرور بھگانا اور مارنا ہے، اے اللہ کے رسول میرے کہنے پر ابوسفیان کو معافی دے دیجیے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے وہ اُحد کا منظر آ گیا، لیکن آپ نبی الغضب بن کر نہیں آئے بلکہ نبی الرحمت بن کر آئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (الانبیآء: ۱۰۷)

اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رحمۃ للعلمین بنا کر بھیج دیا ہے، بے شک یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں...... بے شک دوست ہیں...... بے شک کافر ہیں...... بے شک مومن ہیں...... عالمین میں سب شامل ہیں۔

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۝ (التوبة: ۱۲۸)

میرے نبی کو یہ شاک گذرتا ہے کہ تم کفر میں رہو...... میرے نبی کو یہ شاگ گذرتا ہے کہ تم شرک میں رہو...... اِس لیے میں نے اِس نبی کو ''حریص'' بنا کر بھیج دیا ہے۔

کیا مطلب! آپ کے دل میں تڑپ، تمنا اور کوشش یہ ہے کہ اللہ، مکہ کا کوئی آدمی بھی کفر میں نہ رہے اور تمام کے تمام ہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائیں۔

ابوسفیان سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی ضمانت پر اندھیرے میں آ کر جہانوں کے پیر، رب کے حبیب علیہ السلام کے ساتھ ملاقات کر کے ساری بات طے کرتے ہیں، اور وہاں جا کر پڑھتے ہیں!

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

صبح ہوئی تو میرے آقا علیہ السلام کی فوج مکہ میں داخل ہوئی، اکیلا ہی ابوسفیان رضی اللہ عنہ آیا ہے۔

جب آپ مکہ میں داخل ہوتے ہیں تو مکہ کے کسی کافر اور مشرک نے نبی علیہ السلام کے ساتھ مزاحمت نہیں کی، سب ہی اپنے اپنے گھروں میں داخل ہو گئے ہیں، ابوجہل کا بیٹا عکرمہ اپنے گھوڑے پر چڑھ کر اِتنی دُور بھاگ گیا کہ سمندر پار کر کے آگے جانا چاہتا ہے، میرے آقا علیہ السلام کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں...... کوئی دیوار نہیں...... کوئی پتھر مزاحم نہیں ہوا۔

میرے آقا علیہ السلام سیدھے بیت اللہ گئے اور بیت اللہ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر فرماتے ہیں!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو آج ہتھیار گرادے گا' محمد (ﷺ) اور اُس کے ساتھی اُس کو بھی معاف کر دیں گے۔ وہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ جو میرے نبی کا اِتنا مضبوط دشمن تھا لیکن آج رحمت کا دریا ٹھاٹھ میں آیا ہے، آقا علیہ السلام فرماتے ہیں!

جو سردار ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے گھر کی چار دیواری میں چلا جائے گا، ہم نے اُسے بھی معاف کر دیا۔

آج جنابِ ابوسفیان 'رضی اللہ تعالیٰ عنہ" بن گئے ہیں' سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے تین مشہور بیٹے ہیں، جو تینوں ہی مسلمان ہو گئے۔

① سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ ② سیدنا یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ ③ سیدنا زیاد بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک بھائی سیدنا یزید رضی اللہ عنہ تھا، سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا بیٹا ہے جو معاویہ کا سگا بھائی تھا اور یہ یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ وہ ہے جس کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں شام کا گورنر بنایا، اور جب سیدنا یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو پھر ان کی جگہ سیدنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر مقرر کیا گیا۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی سیدنا یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد خلافتِ فاروقی اور خلافتِ عثمانی میں بھی بیس سال تک شام کے گورنر رہے ہیں اور جب سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت سے دستبرداری اختیار کی تو پھر بیس سال تک سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امیر المومنین رہے ہیں، بیس سال تک گورنر اور بیس سال تک امیر المومنین، چالیس سال تک حکومت کی ہے تو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کی ہے۔

جنابِ ابوسفیان اپنی بیوی ہندہ اور اپنے بیٹے معاویہ کو ساتھ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں' میں نے بی بی ہندہ وہ بتائی ہے جس نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے کان اور ناک کٹوا کر گلے میں پہن لیے، آدمی کو شرم تو آتی ہے، اُسے اپنا گناہ یاد آیا ہے، اِس نے پردہ کر کے اپنا چہرہ چھپایا ہوا ہے، یہ آکر جنابِ محمد (ﷺ) سے معافی مانگتی ہے اور کہتی ہے اے محمد (ﷺ) میں بھی کلمہ پڑھنے کے لیے آگئی ہوں، مجھے کلمہ پڑھاؤ، جب آپ اُسے کلمہ پڑھاتے ہیں تو اُس کی آواز سے پتہ چل جاتا ہے، کہ یہ ہندہ ہے، ابوسفیان اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہیں، یہ ماں اور بیٹا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمہ پڑھتے ہیں تو آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، کیا تو ہندہ ہی ہے؟

عرض کرتی ہے، اللہ کے رسول، میں ہندہ آئی ہوں' یہ سن کر میرے آقا علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، آپ زار و قطار رونے لگے، وہ چچا حمزہ رضی اللہ عنہ سامنے آ گیا تو دل میں خیال آیا کہ اللہ ایک موقع وہ ہے کہ یہ ہندہ میدانِ اُحد میں میرے چچا کا کلیجہ چبا رہی ہے، اور آج ہندہ رضی اللہ عنہا وہ ہے جو کلمہ پڑھ کر میرا کلیجہ ٹھنڈا کر رہی ہے۔

اللہ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ میرے مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے عزیز اگر کوئی چیز تھی تو وہ اِسلام تھا، اپنا بدلہ لینا نہیں تھا۔

مجھے یاد آیا، ایک دن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ کی گلیوں میں نکل کر اسلام کی دعوت دی تو ابوجہل نے آپ کو پکڑ کر مارنا شروع کر دیا، توبہ اللہ میری توبہ، اِدھر سے سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کو اِطلاع ملی، تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آ کر فرماتے ہیں!

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ۔

کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو، جو یہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے۔

اُنھوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر اِتنا مارا کہ پیارے صدیق رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے' ساتھیوں نے بے ہوشی کے عالم میں اُٹھا کر گھر پہنچایا' سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کو دو دن کے بعد ہوش آتا ہے' تو گھر والے پوچھتے ہیں' اے ابوبکر رضی اللہ عنہ جی' بتاؤ کیا حال ہے' سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ مصطفےٰ علیہ السلام کا کیا حال ہے؟

میرے برادر! اِس قسم کی زیادتیاں ہیں، اور اُس وقت اِس قسم کا نازک موقع ہے، جب اِتنی مار پڑی تو سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ بھی زخمی ہو گئے اور اُدھر مصطفےٰ علیہ السلام بھی زخمی ہیں، چچا حمزہ رضی اللہ عنہ آخر چچا تھے، جو باہر کہیں سفر پر گئے ہوئے تھے، واپس آئے تو کسی نے کہا، حمزہ ڈوب کر مر جا، اگر تو نے کلمہ نہیں پڑھا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا بھتیجا تو ہے، چچا کے ہوتے ہوئے یتیم بھتیجے کو مار پڑ رہی ہے۔

سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حمزہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے' چچا نے تلوار نکالی اور آ کر نبی علیہ السلام کو کہتے ہیں' اے میرے بھتیجے! مجھے یہ بتا کہ تجھے مارنے میں کون کون آدمی شامل تھا اگر حمزہ اپنے باپ کا ہوا تو آج جب تک اُن کی لاشیں تیرے آگے نہ رکھ دے' اُتنی دیر کھانا نہیں کھائے گا۔

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: چچا جان! اگر آپ نے میرے دشمنوں سے بدلہ لینا ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ اسلام قبول کرلیں، مجھے دشمن سے بدلہ لینے سے زیادہ یہ مسرت اور خوشی ہے کہ آپ کلمہ پڑھ لیں!

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

پروانو! سن لو میرے آقا علیہ السلام بیت اللہ کے دروازہ پر کھڑے ہوئے ہیں، خوشی اور غمی آپ کو بھی آتی ہے، اب آپ نے خوشی اور غمی میں کیا کرنا ہے، اگر آپ کو!

خوشی آئی ہے تو اس طرح نبھاؤ، جس طرح آمنہ کے لال نے نبھائی ہے۔

غم آئے تو اس طرح نبھاؤ، جس طرح مصطفےٰ علیہ السلام نے نبھایا ہے۔

ہمارے لیے اُسوۂ حسنہ تو آپ علیہ السلام ہیں۔

دیکھیے! ہمارے ملک فتح ہو جاتے ہیں، اَب ہم نے فتح کیا کرنا ہے، ہم نے تو چھنوانا ہی چھنوانا ہے، (اللہ معاف فرمائے) اِن حکمرانوں کی وجہ سے آدھا ملک تو پہلے ہی کٹوا بیٹھے ہیں، اَب اِس کی بھی خیر منائیں، اگر آٹھ، دس سال اور مارشل لاء رہا تو پھر پاکستان نہیں رہتا، اِس طرح کے جھوٹے حکمران، ظالم انتظامیہ، بیوروکریسی کہ جو اِس ملک میں فرعون بن کر بیٹھے ہوئے ہیں، آئے دن قرآن وحدیث کی آواز پر پابندیاں ہیں، لیکن ہیروئن پر کوئی پابندی نہیں، اور میں الزام لگاتا ہوں کہ اِس حکومت کے بڑے بڑے کرنیل اور جرنیل کروڑوں روپے کی ہیروئن سمگلنگ کررہے ہیں اور اِس ملک کے اگر چوٹی کے سمگلر ہیں تو اِس حکومت کے اپنے کل پرزے ہیں۔

میرے برادر! یہاں کیا ہے کہ یزدانی تیرے داخلہ پر پابندی ہے، تو فلاں ضلع میں نہیں جاسکتا، ایمان سے بتائیں، کیا!

میں نے وہاں کوئی گرنیڈ پھینکنے جانا ہے...... میں نے وہاں کوئی بم گرانے جانا ہے۔

میں نے جاکر سنانا ہے تو قرآن کی کوئی آیت ہی سنانا ہے، ابھی میری تین ماہ کی پابندی پچھلے سے پچھلے ہفتے ختم ہوئی ہے، اب پھر آرڈر آیا ہے کہ تو ایک مہینہ کے لیے ضلع گوجرانوالہ میں تقریر نہیں کرسکتا۔

جاؤ! میں نے اِس ڈی، سی کو اطلاع کردی ہے کہ تیری پابندی مجھے قبول نہیں ہے، تو نے جو کرنا ہے کرلے، میں نے پہلے شرافت سے تین ماہ گذارے ہیں، اگر تو اِس راہ پر چلے گا تو جس طرح تو چلے گا، اُسی طرح ہم بھی چلنے کے لیے تیار ہیں، اگر یزدانی اپنے باپ کا ہوا تو خطبہ دیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا، تقریر کرتا رہے گا، ہمارے ساتھ زیادتی اور مذاق ہو رہا ہے لیکن آپ کو کوئی پتہ ہی نہیں۔

میں نے کہا تھا کہ بابا سعدی نے کہا تھا کہ کتے کھلے چھوڑے ہیں اور پتھر باندھ کر رکھے ہیں، اُن کو کوئی پوچھنے اور رسہ ڈالنے والا نہیں، جنہوں نے عظمت صحابہ...... عظمتِ صاحبِ قرآن...... اور شانِ قرآن بیان کرنا ہے، اُن پر پابندیاں ہیں۔

بخاری شریف میں ہے کہ میرے آقا علیہ السلام نے مکہ فتح کیا ہے' اَب خوشی تو بہت ہے، آپ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہو کر دروازہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایک خطبہ پڑھتے ہیں، اے میرے اللہ، میں جس مکہ سے آٹھ سال پہلے نکال دیا گیا تھا، آج میں دس ہزار صحابہ لے کر آیا ہوں، وہ مکہ فتح ہو گیا ہے، آج مکہ والوں نے کوئی مزاحمت نہیں کی، اِنہوں نے ہمارے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں کیا، نبی علیہ السلام خوشی میں آ کر فرماتے ہیں!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

اللہ سب تعریفیں تجھ اکیلے کے لیے ہیں کہ آج تو نے اپنے بندے محمد ﷺ کی مدد کی ہے، میری کوئی طاقت نہیں، اِن کو میرے آگے زیرِ فرمان کر دیا ہے' تو عرش والے نے کر دیا ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ میرے آقا علیہ السلام یہ دُعا پڑھ کر بیت اللہ کے اندر چلے جاتے ہیں اور اندر جا کر رب کے آگے سجدہ میں گر جاتے ہیں، دو نفل شکرانہ کے پڑھتے ہیں، اور تو فتح بھی نہ کرے...... تو قیدی بھی دے بیٹھے...... تو اپنے فوجی بھی قید کرا بیٹھے...... تجھے ہر طرف سے جوتے پڑیں...... تو شراب و کباب میں رات گذارے...... اُن دِنوں ننگی عورتوں کا ناچ کرائے...... اور میرا نبی مکہ فتح کرے تو رب کریم کے آگے سجدہ میں گر جائے۔

جناب! اَب چند دن بعد تم نے ایک اور خوشی طبلوں پر منانی ہے...... نبی علیہ السلام کا میلاد سرنگیوں پر منانا ہے...... قوالیاں کرا کر منانا ہے...... بھانڈوں اور اداکاروں کو نچانا ہے...... تم نے ریکارڈنگ اور چراغاں کرنی ہے...... تم نے بازار تو روشن کرنے ہیں لیکن دل میں اندھیرا ہی رہنا ہے، تیری خوشی اور نبی علیہ السلام کی خوشی میں بہت فرق ہے۔

نبی ﷺ کو غم آیا تو اِس طرح نبھایا ہے، اللہ پاک نے آپ کو سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے تین بیٹے مکہ میں دیئے، اور دے کر چھین لیے، یہ کوئی ''معنے'' والی بات تو نہیں، اَب ایک چوتھا بیٹا مدینہ میں آ کر ہوا اور سولہ ماہ کی عمر میں وہ بھی فوت ہو گیا، اُس کا نام ابراہیم تھا!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام قاسم ہے......ایک کا نام طیب ہے......ایک کا نام عبداللہ ہے
میرے نبی نے اپنے اُس بیٹے کو ہاتھوں پر اُٹھایا ہوا ہے اور فرماتے ہیں:

اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبَّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔

ابراہیم، تو آیا تو چھوٹا سا بچپن میں ہی جدائی دے گیا ہے، میری آنکھیں روتی ہیں اور میرا دل غم کرتا ہے، پتہ چلا کہ!

آنکھوں کا رونا صبر کے منافی نہیں۔

آنکھوں کا رونا صبر کے خلاف اور منع نہیں، دل کے ساتھ غم کرو۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، میرا دل غم کرتا ہے اور میری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں، لیکن میں اپنی زبان سے ایسا جملہ نہیں کہوں گا، ایسے الفاظ استعمال نہیں کروں گا کہ جو رب کریم کو ناپسند ہوں، جن میں اللہ تعالیٰ کا شکوہ اور شکایت ہو۔

میرے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویاں' بیٹیاں' بیٹے' صحابہ' ساتھی اور چچے فوت بھی ہوئے' شہید بھی ہوئے لیکن میرے نبی نے سال بہ سال کسی کا بھی ماتم نہیں کیا اور سال بہ سال ماتمی لباس نہیں پہنا' چچا حمزہ اور ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے لیکن میرے نبی نے اُن کا ماتم نہیں کیا' میرے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سات سال زندہ رہے ہیں لیکن آپ نے اپنے چچا کا ایک سال بھی ماتم نہیں کیا' آپ کو غم آیا ہے تو اِس طرح نبھایا ہے' خوشی آئی ہے تو اِس طرح نبھائی ہے۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آج مسلمان ہو گئے ہیں' یہ دو سال تک میرے نبی کے پاس رہے ہیں اور میں کہتا ہوں کہ جو نبی علیہ السلام کے پاس ایک دن بھی رہا ہے اُس کی جوتی کی خاک میری آنکھوں کا سرمہ ہے' جس نے حالتِ ایمان میں ایک دن بھی نبی علیہ السلام کی خدمت کی ہے اُس کی جوتی میرے سر کا تاج ہے، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ۸ ہجری میں مسلمان ہو کر مکہ چھوڑ کر مدینہ چلے گئے۔

میرے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، امیر معاویہ جو قرآن نازل ہوتا ہے، لکھتا جا، کاتبین وحی میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سرِفہرست ہیں، جو دو سال تک قرآن کریم لکھتے رہے ہیں، اگر وہ مسلمان ہی نہیں تو قرآن کہاں جائے گا؟ اللہ اِس قوم کو سمجھ عطا فرما!

ایک دن میرے آقا علیہ السلام سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلاتے ہیں اور اپنے ساتھ لگا کر فرماتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ "اَللّٰھُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ" اے میرے اللہ! اس معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو اپنے قرآن کا علم عطا فرمادے، آج میرے نبی دُعائیں کررہے ہیں۔

مومنو! سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ساری اُمتِ مسلمہ کے ماموں لگتے ہیں، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ کا نام ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہے، جو ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سگی بہن ہیں، میرے نبی کا نکاح سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوا ہے، آپ نے چار ہزار روپے حق مہر باندھا ہے، یہ نام نہاد شرعی حق مہر سوا بتیس روپے کی مار کہاں بیٹھی ہے، افسوس کہ اہلحدیث میں بھی یہ بیماریاں داخل ہوگئی ہیں، اُدھر کی جو بیماری ہے وہ آپ میں داخل ہورہی ہے، اور مجھے پتہ ہے کہ اہلحدیث چالیسویں میں بھی جاتے ہیں، رسمِ قل اور رسم دسواں پر بھی جاتے ہیں، اور کونڈوں میں بھی شریک ہوتے ہیں، اہلحدیثوں کے جو جنازے اُٹھتے ہیں، کسی کا باپ، کسی کی والدہ، کسی کا بھائی اور کسی کا بیٹا فوت ہوتا ہے تو وہ مٹھی بھر بدعتی آکر آپ کے جنازوں کو کندھا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کلمہ شہادت، آپ گونگے ہوکر جنازے کے ساتھ چلتے جاتے ہیں، یہاں (مسجد میں) آکر کہتے ہیں، بدعتی پر لعنت، مشرک پر لعنت، اپنے جنازوں میں بدعات کراتے ہیں اور کوئی بھی وہاں آواز اُٹھانے والا نہیں ہوتا۔

کعبہ کے رب کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ کلمہ شہادت پڑھنا ثواب ہے، لیکن جہاں میرے نبی نے نہیں پڑھا، جو وہاں پڑھے گا، وہاں پڑھنا باعثِ عذاب ہے۔

میں تو کئی دفعہ سمجھاتا ہوں کہ ایک آدمی مرغی ذبح کرتا ہے، تو پڑھتا ہے، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ مجھے بتائیں، کیا مرغی حلال ہے یا حرام، اگر حرام ہے تو کیا میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے جنازوں کے ساتھ کلمہ شہادت پڑھا ہے؟

اگر تجھے کلمہ شہادت کے ساتھ اتنا پیار ہے تو اِتنی لمبی آذان کیوں کہتے ہو!

آذان کی جگہ کلمہ شہادت پڑھ لیا کرو۔

نماز نیت کرکے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کی جگہ کلمہ شہادت پڑھ لیا کرو۔

فاتحہ کی جگہ کلمہ شہادت پڑھ لیا کرو۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ نہ کہا کر، بلکہ کلمہ شہادت پڑھ لیا کر۔

لیٹرین میں جاتا ہے تو دُعاء اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھا کر، کلمہ شہادت پڑھ لیا کر۔

بدعتی تمہارے جنازوں کے ساتھ کلمہ شہادت پڑھتے ہیں اور تم خاموش ہو۔

یزدانی اگر نہ دکھا سکے تو مجرم ہے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب جنازے کے ساتھ جاؤ تو بالکل خاموشی کے ساتھ جاؤ، کلمہ شہادت ہم چند سالوں سے دیکھنے لگے ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو جی، اہلحدیث کلمہ سے بھی روکتے ہیں، یہ کلمہ کے منکر ہیں۔

میرے برادر! کیا یہ کلمہ نعوذ باللہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہیں آتا تھا..... کیا اُن دنوں کوئی فوت نہیں ہوتا تھا..... کیا کسی کا جنازہ نہیں پڑھا جاتا تھا..... کیا کوئی میت نہیں اُٹھائی جاتی تھی..... کیا بقیع الغرقد کی طرف جنازے نہیں جاتے تھے۔

کام وہ کرو جو، جہاں اور جس طرح مصطفےٰ علیہ السلام نے کیا ہے، وہ سنت ہے، اور وہ بے شک کتنا اچھا کام ہو جو سنت کے خلاف ہوگا وہ مردود ہے، اس لیے ہم دین میں ملاوٹ برداشت نہیں کریں گے، بے شک وہ کتنا اچھا کام ہو، ملاوٹ، ملاوٹ ہی ہے۔

ایک آدمی نل سے دودھ میں پانی ڈالتا ہے اور دوسرا مسجد سے ڈالتا ہے، اُس کو ایک آدمی کہتا ہے، تو نے دودھ میں نل سے پانی ڈالا ہے، اس لیے تیرا دودھ خالص نہیں، وہ کہتا ہے اُس نے بھی ڈالا ہے، دوسرا کہتا ہے، کیا میں نے نل سے ڈالا ہے، میں نے تو مسجد کی ٹوٹیوں سے پاک پانی ڈالا ہے، ایمان سے بتائیں، چاہے پانی راوی کا ہو..... چاہے نل کا ہو..... چاہے مسجد کا ہو...... پانی، پانی ہے۔

آپ نہیں سمجھے! ایک آدمی دودھ میں مسجد کا پانی ڈالتا ہے اور دوسرا زمزم کا ڈالتا ہے، جو زمزم کا پانی ڈالتا ہے، وہ بھی خائن ہے، اس سے دودھ خالص نہیں رہے گا، چاہے نل کا پانی پڑ جائے یا زمزم کا' میرا مطلب یہ ہے کہ بدعت، بدعت ہے اور جب بدعت آ جائے گی خواہ بے شک وہ کتنی ہی خوبصورت اور اچھی ہو، تو وہ بھی مردود ہے۔

میرے برادر! آپ علیہ السلام نے چار ہزار روپے حق مہر باندھا ہے' بتائیں سوا بتیس روپے کہاں ہے' شرعی حق مہر تو وہ ہے' جو نبی علیہ السلام سے ثابت ہو، میرے آقا علیہ السلام نے فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا ''سوا سو'' باندھا ہے بعض بیویوں کا سو دینار' کسی کا سو درہم کسی کا دو سو درہم' ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا چار ہزار نجاشی نے ادا کیا' اس لیے اہلحدیثو رسومات ختم کرو' کم از کم آپ کو تو بچنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے برادر! دیکھیں، دوہرا تعلق ہے، ایک اسلام کا تعلق ہو گیا اور دوسرا رشتہ کا تعلق ہو گیا، نبی علیہ السلام سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سگے بہنوئی ہیں۔

مجھے ایک واقعہ یاد آیا ہے کہ ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا باپ ابھی مسلمان نہیں ہوا، یہ بیٹی کو ملنے کے لیے مکہ سے مدینہ آیا، بیٹی کے دروازہ پر آ کر دستک دیتا ہے، سیدہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا دروازہ پر آ کر سوراخ سے دیکھتی ہیں اور ابا جان کا چہرہ اور آواز بھی پہچان لیتی ہیں، لیکن دروازہ بند ہی رکھتی ہیں، واپس چلی جاتی ہیں، اور باپ بڑی دیر تک دروازہ پر کھڑا رہتا ہے، لیکن بیٹی دروازہ نہیں کھولتی، باپ پھر دروازہ کھٹکھٹاتا ہے، بیٹی دروازہ نہیں کھولتی، والد پھر دستک دیتا ہے لیکن بیٹی پھر بھی دروازہ نہیں کھولتی، باپ کہتا ہے، اے میری بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، میں تیرا بوڑھا باپ ابوسفیان مکہ سے تجھے ملنے کے لیے آ گیا ہوں، اس لیے بیٹی دروازہ کھول۔

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ایک بچے کو بھیجا کہ اللہ کے رسول کو بلا کر لا، یا، آپ سے پوچھ کر آؤ کہ میرا باپ مجھے ملنے کے لیے مکہ سے آیا ہے، جو ابھی کفر کی حالت میں ہے، کیا میں اُسے اندر آنے کی اجازت دے دوں؟

میرے آقا علیہ السلام نے جب یہ سنا کہ میرا سسر چوہدری ابوسفیان آج بیٹی کو ملنے کے لیے آیا ہے، لیکن ابھی اُس نے کلمہ نہیں پڑھا، آپ فرماتے ہیں، ام حبیبہ، تیرا باپ تو ہے، بے شک کافر ہی سہی، جلدی کر اور دروازہ کھول کر اپنے باپ کو اندر بٹھا۔

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جب دروازہ کھولا تو سامنے ایک چارپائی پڑی ہوئی ہے، جس پر میرے مصطفےٰ علیہ السلام کا بستر بچھا ہوا ہے، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جلدی سے جا کر بستر اکٹھا کر لیا، باپ کہتا ہے اے میری بیٹی، جب ماں باپ آتے ہیں تو بیٹیاں نئی چادریں نکال کر نیچے بچھاتی ہیں لیکن تو نے پہلے سے بچھی ہوئی بھی اُٹھا لی ہے، بات کیا ہے؟

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جو جواب دیا، وہ سونے کے پانی کے ساتھ لکھنے کے قابل ہے، فرماتی ہیں: ابا جان! آپ ابا جی ہیں لیکن مسلمان نہیں اور یہ بستر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، آپ ابھی کافر ہیں، آپ کا جسم ناپاک ہے، اور میں پاک نبی کے پاک بستر پر کافر باپ کو بھی بٹھانے کے لیے تیار نہیں۔

یہ اُن لوگوں کے حالات ہیں، اللہ جانتا ہے، پتہ نہیں اللہ پاک نے کس قسم کے اچھے لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس وقت پیدا کر دیئے تھے، آج ہم میں!

کینہ ہی کینہ ہے...... کفر ہی کفر ہے...... شرک ہی شرک ہے...... بدعت ہی بدعت ہے...... نجاست ہی نجاست ہے...... غلاظت ہی غلاظت ہے...... بغض ہی بغض ہے...... حسد ہی حسد ہے...... فتنہ ہی فتنہ ہے......

ہم سے کوئی!

خیر کی بات نہیں ملے گی...... ادب مصطفیٰ نہیں ملے گا...... تعظیم مصطفیٰ نہیں ملے گی...... توقیر مصطفیٰ نہیں ملے گی۔

آج جو لوگ نبی پاک علیہ السلام کے سسر، دامادوں، بیٹیوں اور بیویوں کو گالیاں دے رہے ہیں اور پھر اپنے آپ کو مسلمان بھی کہہ رہے ہیں۔

میرے بھائی! سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی، بعض لوگ کہتے ہیں، جی باپ کے بعد بیٹا خلیفہ نہیں بننا چاہیے تھا، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بڑا ظلم کیا ہے جو یزید کو خلیفہ بنا گیا ہے، باپ کے بعد بیٹے کو تو نہیں بننا چاہیے۔

مجھے بتایئے! اگر نہیں بننا چاہیے تو تم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو کیوں بنا دیا، تم میں تو چلتی وراثت ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے ہیں، اِن کے نزدیک سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے بعد دوسرا نمبر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا ہے، اِس لیے اُنہوں نے خروج کیا ہے، وہ کہتے ہیں میرا نمبر ہے، کیونکہ تیرے باپ نے میرے بھائی کو مجبور کر کے خلافت لے لی تھی، حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے کہ اُنہوں نے خروج کیا ہے۔

سنو! شیعہ مذہب میں وراثت چلتی ہے!

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بعد زین العابدین اُن کے امام ہیں...... زین العابدین کے بعد اُن کے بیٹے باقر اُن کے امام ہیں...... امام باقر کے بعد اُن کے بیٹے جعفر اُن کے امام ہیں امام جعفر کے بعد اُن کے بیٹے موسیٰ کاظم اُن کے امام ہیں...... امام موسیٰ کاظم کے بعد اُن کے بیٹے علی رضاء اُن کے امام ہیں...... امام علی رضاء کے بعد اُن کے بیٹے تقی اُن کے امام ہیں...... امام تقی کے بعد اُن کے بیٹے نقی اُن کے امام ہیں...... امام نقی کے بعد اُن کے بیٹے حسن عسکری اُن کے امام

تجھ میں تو چلتی ہی وراثت ہے، تو تو دوسروں کو نزدیک آنے ہی نہیں دیتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربان جاؤں! سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تیری جوتی کی خاک میری آنکھوں کا سرمہ، اور آپ کے بڑے بھائی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی جوتی میرے سر کا تاج، اللہ کی قسم ہے، جس طرح ہم سب صحابہ کی عزت کرتے ہیں، اُسی طرح نبی علیہ السلام کے نواسوں کا بھی احترام کرتے ہیں۔

ایک اور روایت سن کر اپنا ایمان تازہ کرلیں، ایک دن سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کھیلتے آرہے ہیں، اللہ کے نبی جنابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حسن رضی اللہ عنہ کھیلتے آرہے ہیں، اللہ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو اُٹھا کر کندھوں پر بٹھالیا اور فرماتے ہیں!

وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ. [متفق علیہ]

اے میرے اللہ! مجھے حسن رضی اللہ عنہ سے بڑی محبت ہے، تو بھی حسن رضی اللہ عنہ سے پیار کرلے۔

آپ ابھی نہیں سمجھے، اگلی بات سن لیں گے تو کسی نتیجے پر پہنچ جائیں گے!

بخاری شریف کی حدیث ہے:

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ [رواہ البخاری]

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی پاک علیہ السلام منبر پر خطبہ دے رہے ہیں، آپ کی زندگی مبارک کے آخری ایام ہیں، اور آخری ایام میں نبی پاک علیہ السلام کا جسم اطہر چونکہ بھاری ہوگیا تھا، آپ کو کمزوری ہوگئی ہے، اور کمزوری کی وجہ سے آپ بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمارہے ہیں۔ (اگر بیماری کی وجہ سے کوئی بیٹھ کر خطبہ دے تو خلافِ سنت نہیں، اہلحدیث کے نزدیک کھڑے ہوکر خطبہ دینا سنت ہے) صحابی فرماتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے اتنا پیار ہے کہ آپ نے نواسہ کو ایک طرف منبر پر ساتھ ہی بٹھایا ہوا ہے (اُس وقت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی عمر چھ سال ہے، آپ بالغ نہیں ہوئے) نبی علیہ السلام کبھی سیدنا حسن کی طرف دیکھتے ہیں اور کبھی لوگوں کی طرف نظر کرکے اُن سے مخاطب ہوتے ہیں۔

صحابی کہتا ہے: اللہ کی قسم ہے! آپ ایک نظر سے لوگوں کو دیکھتے ہیں اور دوسری نظر سے مڑ مڑ کر حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں، اور ساتھ فرماتے ہیں، اے لوگو، یہ میرا لختِ جگر، میرا بیٹا حسن تمہارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردار ہے، اور ایک وقت آئے گا کہ اس میرے بیٹے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دو بڑی جماعتوں میں صلح کروادے گا۔

یہ میرے مصطفی علیہ السلام کی پیشگوئی ہے اور سچے نبی کی پیشگوئی سچی ہو کر رہتی ہے' اس پیش گوئی کے کم از کم چھبیس سال بعد سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنے ابھی چھ ماہ ہی ہوئے ہیں کہ آپ کوفہ چلے جاتے ہیں اور وہاں جا کر سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خود ہاتھوں سے پکڑ کر کوفہ کی مسجد میں لاتے ہیں اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں: اے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس منبر پر بیٹھ جا جو منبر میرے باپ علی رضی اللہ عنہ کا ہے' سیدنا حسن رضی اللہ عنہ پھر لوگوں کو اکٹھا کر کے فرماتے ہیں: لوگو! یہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر میں حسن رضی اللہ عنہ بھی بیعت کرتا ہوں اور اپنی خلافت سے ہمیشہ کیلئے دستبردار ہوتا ہوں۔

میرے بھائی! تو نے خلافت کی وجہ سے آج تک جھگڑا ڈالا ہوا ہے، لوگوں کے ناک میں دم کیا ہوا ہے اور خلافت کی وجہ سے خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں نکال رہا ہے' یہاں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی ہے تو انہوں نے خود سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دے دی ہے، وہ لوگ خلافت کے حریص نہیں تھے۔

میرے برادر! حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس بھائی حسین رضی اللہ عنہ مجمع میں بیٹھے ہوئے ہیں، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے بیعت کر کے فرمایا، اے میرے بھائی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ، جس کے ہاتھ پر تیرے بھائی حسن رضی اللہ عنہ نے بیعت کی ہے۔ اُٹھ کر تو بھی کر لے، سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما اور آپ کے ساتھیوں نے بھرے مجمع میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے، اَب جھگڑا کیا رہ گیا ہے، اَب جھگڑا تو تو نے ڈالا ہوا ہے۔ اُنہوں نے تو ختم کر دیا تھا، ۴۱ ہجری میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے بیعت کی ہے، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ یہ بیعت کرنے کے بعد سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں نو سال زندہ رہے، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ بھی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا نہیں کہا، برا کیسے کہنا تھا، آپ خلافت تو خود دے رہے ہیں۔

سنو! سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نو سال تک سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے سال کا ایک لاکھ روپیہ وظیفہ لیتے ہیں، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سالانہ ایک لاکھ روپیہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا الگ مقرر کیا ہے اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا الگ مقرر کیا ہے، دُشمنی کیا تھی، جس سے دُشمنی ہو اُس سے کوئی پیسے لینے کو تیار نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرت کی کتب میں لکھا ہے کہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک سال ملک کے انتظامات کے سلسلہ میں بہت زیادہ مصروف رہے، ساٹھ لاکھ مربع میل پر حکومت تھی، جتنی بڑی حکومت اور وسیع وعریض سلطنت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہے، کسی کی نہیں ہوئی، چالیس سال تک حکومت کرنے والے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک سال لاکھ روپیہ وظیفہ نہ بھیجا تو اگلے سال سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو پانچ لاکھ بھیج دیا، کسی نے کہا اگر ایک سال لاکھ نہیں بھیجا تھا تو اِس دفعہ دو لاکھ بنتا تھا، دو لاکھ بھیج دینا تھا؟ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، نبی علیہ السلام کے نواسے کا ایک لاکھ پچھلے سال کا ہے، لاکھ اِس سال کا ہے اور تین لاکھ روپیہ میں بطور تحفہ بھیج رہا ہوں۔

میرے بھائی! جو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے پانچ لاکھ روپیہ لیتے ہیں، تو اُس کو گالیاں نکالتا ہے۔ کیا تو سیدنا امیر معاویہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم سے زیادہ نیک ہے، تیرے بڑے جس کی بیعت کرتے ہیں، تو ان کو تبرّا کرتا ہے۔

معلوم ہوا کہ تو سچا نہیں ہو سکتا اور سیدنا حسنین رضی اللہ عنہما کی سچائی میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا، جن کو اُنہوں نے اچھا سمجھا ہے، اُن کو تو بھی اچھا سمجھ لے۔

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اِتنے فضائل اور مناقب ہیں کہ میں اِس قلیل وقت میں بیان کرنے سے قاصر ہوں، وقت کافی ہو گیا ہے، میں ان الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے قرآن اور نبی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ٥ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ٥

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ وَالشّٰاكِرِيْنَ٥

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان اور اعمالِ صالحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (الکهف: ۱۱۰)

''پس جو کوئی ہے اُمید رکھتا اپنے پروردگار کی ملاقات کی، پس چاہیے کہ عمل کرے نیک اور نہ شریک ٹھہرائے ساتھ عبادت اپنی رب کی کے کسی کو''

سامعین محترم! اللہ رحیم و کریم کی کتاب مبین میں سے جس مقامِ عظیم کا ترجمہ میں نے اِس وقت عام فہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زبان کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے، پہلے اِس مقام کی پہچان فرمالینا، یہ مقام عالی شان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پُر رحمت کتاب سورۃ الکہف، کی آخری آیت کے چند کلمات ہیں۔

اللہ والو! گذشتہ خطبہ جمعہ میں، میں نے آپ کے سامنے اِسلام اور دین اسلام کی ہمہ گیری، عالمگیری اور کائنات گیری کو بیان کرتے ہوئے دینِ اسلام کے تقاضوں کو بیان کیا تھا، اور آج کے خطبہ جمعہ کے اِس مبارک اور مقدس پروگرام میں، میں آپ کے سامنے ''ایمان اور اعمالِ صالحہ'' کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔

میرا یہ دعویٰ ہے کہ ہر انسان کی کامیابی اور فوز و فلاح کا دارو مدار اور انحصار دو چیزوں پر ہے، ایک ایمان اور ایک اعمال صالحہ، اہلحدیث کا یہ مسلک ہے کہ صرف ایمان ہو اور نیک اعمال نہ ہوں تو نجات پھر بھی مشکل ہے، اور اگر اعمال صالحہ ہوں اور ایمان نہ ہو تو نجات پھر بھی ناممکن ہے۔

اللہ کریم کے اِس پاکیزہ کلام کی ورق گردانی کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ میرے اور تمہارے رب کریم نے جہاں ایمان کا تذکرہ کیا ہے وہاں اعمال صالحہ کا تذکرہ بھی کیا ہے، ہم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم مسلمان ماں باپ کے گھر پیدا ہو گئے ہیں، دائیں بائیں کان میں آذان اور تکبیر کہہ دی، دل چاہا تو کچھ دِنوں کے بعد عقیقہ اور ختنہ کروالیا، یا پھر مسلمانوں جیسا نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ لیا، کیا صرف اس کا نام ہی مسلمان اور مومن ہے؟

میرے بھائی! کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہنا، آج رب کے قرآن اور صاحب قرآن کے فرمان کے سامنے باادب شاگردوں کی طرح بیٹھ کر اس مسئلہ سے آگاہی اور آشنائی حاصل کرلو، اور پھر آج ہی اس پاکیزہ مجلس سے اُٹھنے سے پہلے اپنے عقیدہ اور اعمال پر، اپنے گریبان میں نظر دوڑا کر دیکھ لینا کہ ہم اس زندگی کے قیمتی لمحات اور حیات کے قیمتی موتیوں کو کہیں گرد اور خاک کی نذر تو نہیں کر رہے، یا ہم نے زندگی کے ان قیمتی اوقات کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق گذارا ہے، اگر آپ کو آج کی اس مجلس میں یہ سوچ پیدا ہوگئی تو ان شاء اللہ الرحمٰن آپ کی نجات کا بھی سبب بن جائے گا اور میری بخشش کا بھی ذریعہ بن جائے گا۔

میرے برادر! یہ ایک طبقہ ہے، ان کے اعمال کتنے اچھے ہیں، ابوجہل اینڈ کمپنی "لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ" بیت اللہ کا طواف کرتے...... بیت اللہ میں نمازیں پڑھتے...... زمزم کا پانی جی بھر کر پیتے اور اُس کے ساتھ غسل کرتے...... صفا مروہ پر دوڑتے...... اُونٹوں کی قربانیاں کرتے...... راہگیروں اور مسافروں کو کھانا کھلاتے...... غریب پروری کرتے...... یتیموں کے سروں پر دست شفقت رکھتے...... رب رب کرتے...... اللہ اللہ جپتے ہیں، لیکن ان کے ان تمام نیک اعمال کرنے کے باوجود عرش سے آواز آتی ہے کہ میرے دربار میں بغیر ایمان کے تمہارے ان نیک اعمال کی کوئی قیمت نہیں پڑسکتی، اللہ تعالیٰ اُن کے نیک اعمال کے متعلق کیا فتویٰ دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ○ (الکهف: ١٠٥)

یہ لوگ نمازیں تو پڑھتے ہیں...... حج بھی کرتے ہیں...... بیت اللہ کے چکر بھی کاٹتے ہیں...... قربانیاں بھی کرتے ہیں...... روزے بھی رکھتے ہیں...... غریبوں مسکینوں کا خیال بھی رکھتے ہیں...... مسافروں کو "ستو" گھول گھول کر پلاتے ہیں، لیکن اُن کے تمام اعمال ضائع اور برباد ہو جائیں گے، وہ سب نیکیاں رائیگاں ہو جائیں گی، اس لیے قیامت کے دن اُن کی نیکیوں کا وزن کیا ہی نہیں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ بغیر ایمان اور نظریہ توحید کے اگر کوئی آدمی نیکی کرتا ہے تو وہ اُس وقت تک رب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم کے دربار میں قبول و منظور نہیں ہو سکتی، جب تک کہ اُس کا عقیدہ صحیح نہ ہو۔

اللہ! اِس سارے اجتماع کا عقیدہ صحیح فرما، اور اِن کے سینوں میں اپنی توحید کی شمع اور اپنے پیغمبر کی سنت کا چراغ روشن فرما!

ابھی نہیں سمجھے تو اَب میں چاہتا ہوں کہ آپ کی ملاقات ایک اور ایسے آدمی سے کرادوں، جس کا عمل بہت اچھا تھا، اِس کا نام ابو طالب ہے، یہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے باپ اور جہانوں کے پیر، رب کے حبیب جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا محترم ہیں، آقا علیہ السلام کو جب ماں بھی جدائی دے گئی اور دادا بھی آنکھیں بند کر گیا، تو اَب اگر کوئی دُنیاوی ظاہری آسرا اور سہارا بنا تو یہ چچا ابو طالب بنا۔

ایمان سے بتائیں کہ پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ محبت رکھنا نیکی ہے یا نہیں؟ میرا تو ایمان یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ محبت کرنے والا اِتنے اعلیٰ درجہ کا مالک ہے، اِتنے اعلیٰ مقام کا حامل ہے کہ بیان سے باہر ہے، اللہ تعالیٰ آپ سب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت نصیب فرمائے۔

ہمارے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؏

جنہاں دلاں وچ حب نبی دی، چانن نور ایمانوں
عالیشان اونہاں دے رُتبے، لنگ گئے آسمانوں
حُب نبی دی جس دل اندر، قدم مبارک پاوے
اُس دل تائیں قرب حضوروں درجہ دتا جاوے

چچا ابو طالب کو محبت اور پیار اِتنا ہے کہ جب چچا نے دیکھا کہ اِدھر سے بھی مخالفت ہے اور اُدھر سے بھی مخالفت ہے تو ایک دن چچا آکر کہتا ہے، اَے میرے بھتیجے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اپنی برادری کی طرف سے تیرے طعنے آتے ہیں کہ!

یہ ہمارے بتوں کی توہین کرتا ہے۔

یہ ہمارے فلاں کی گستاخی کرتا ہے۔

اے بھتیجے! چل تو چھوڑ دے، تو نے اِن کی مذمت کر کے کیا لینا ہے؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اَے میرے چچا جان، اگر میرے دائیں ہاتھ پر آسمان کا سورج اور بائیں ہاتھ پر آسمان کا چاند رکھ دو، مجھے ساری دُنیا کی دولت اور ساری کائنات کا سونا بھی مل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرنے سے باز نہیں آ سکتا اور اِن معبودان باطلہ کی مذمت کرنے سے رُک نہیں سکتا۔

جب چچا نے دیکھا کہ بندہ پختہ ہے، بہت مضبوط چٹان ہے، اِس کو کوئی آندھی اور طوفان ہلا نہیں سکتا تو اَب چچا کہتا ہے!

وَاللّٰهِ لَنْ يَّصِلَ اِلَيْكَ بِجَمْعِهِمْ
حَتّٰى اُوَسَّدَ فِي التُّرَابِ دَفِيْنَا

اَے میرے پیارے بھتیجے، اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوطالب کی جان ہے، میں اپنی زندگی میں اپنی طاقت اور قوت کے ساتھ تیرے اوپر حملہ نہیں ہونے دوں گا، جب تک میری جان میں جان ہے اور میرے جسم میں روح باقی ہے، اُس وقت تک تیری طرف کوئی انگلی بھی نہیں اٹھا سکتا اور نہ ہی کوئی تجھے میلی آنکھ سے دیکھ سکتا ہے' میں رہوں گا یا پھر وہ رہے گا۔

ابو طالب کو نبی علیہ السلام کے ساتھ محبت اور پیار اتنا ہے ہمدردی اور خیر خواہی اتنی ہے...... میرے مصطفےٰ علیہ السلام کے ساتھ تعلق اور رشتہ ایسا ہے، لیکن ایمان نہیں، یہ ایمان کے بغیر نیک عمل کرتا ہے جو رب رحیم کے دربار میں قبول نہیں۔

اللہ والو اور اِردگرد سے آنے والے پروانو! بخاری شریف میں لکھا ہوا ہے کہ جب یہ چچا دُنیا سے جانے لگا تو جہانوں کے پیر، رب کے حبیب علیہ السلام تشریف لائے، اِدھر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، اور اِدھر جناب مصطفےٰ علیہ السلام تشریف فرما ہیں، میرا تو عقیدہ نہیں، البتہ بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ نبی بھی مشکل کشا ہے اور علی بھی مشکل کشا ہے ایک کا چچا جا رہا ہے اور ایک کا باپ جا رہا ہے۔

رب کے حبیب علیہ السلام فرماتے ہیں، اَے چچا جان، دُنیا سے جا رہے ہو، کلمہ پڑھ لو، اور بیٹے کی بھی کوشش ہے، ابا جی کلمہ پڑھ لو، نہ وہ مشکل کشا چچا کے کام آیا اور نہ یہ مشکل کشا باپ کے کام آیا، میرے رب نے ابوطالب کو دونوں مشکل کشاؤں کے درمیان سے اُٹھا کر جہنم میں پھینک دیا۔

اگر کوئی آدمی بغیر توحید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور پیار کرتا ہے...... بڑے قصیدے پڑھتا ہے...... نعتوں پر نعتیں پڑھتا ہے...... دھمالوں پر دھمالیں ڈالتا ہے...... درودوں پر درود پڑھتا ہے...... مجھے اِس کتاب کے اُتارنے والے رب کی قسم ہے کہ رب کریم کے دربار میں اُس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قیمت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں۔

ایمان سے بتائیں کہ نبی کی خدمت کرنا ثواب اور نبی کے نکاح میں آجانا اونچا مرتبہ ہے یا نہیں، نبی کی کمائی کھانا...... نبی کا بچا ہوا کھانا...... نبی کی اولاد جننا...... نبی کی اولاد سنبھالنا...... نبی کا کھانا پکانا...... اس سے بڑھ کر اور سعادت کیا ہو سکتی ہے، لیکن یہاں بھی ایمان نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ○

اللہ کریم (اُن لوگوں کے لئے جو کافر ہوئے ہیں) دو انبیاء علیہما السلام کی بیویوں کی مثال بیان فرماتے ہیں کہ جنابِ نوح علیہ السلام اور جنابِ لوط علیہ السلام کی بیویاں، یہ دونوں عورتیں ہمارے دونوں نیک بندوں کے نکاح میں ہیں، اُن کی خدمت کرتی ہیں...... اُن کا کھانا وغیرہ پکاتی ہیں اور اُن کا بچا ہوا بھی کھاتی ہیں، لیکن اِن دونوں نے اللہ تعالیٰ کی توحید میں بھی خیانت کی ہے اور انبیاء علیہم السلام کی رسالت ماننے میں بھی خیانت کی ہے، اَب اِن کا انجام یہ ہوا کہ یہ دونوں نبی علیہما السلام بھی اپنی بیویوں کو ربِ جبار کے عذاب سے بچا اور چھڑا نہیں سکے، انبیاء علیہ السلام کا ایمان اور انبیاء علیہ السلام کی محبت اُن کی مشکل کشائی نہیں کر سکی۔

اَب اگلی بات سن لیں تاکہ ایمان تازہ ہو جائے، فرعون کا کفر ایک طرف، لیکن وہ سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا کے ایمان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکا، اِس سے پتہ یہ چلا کہ رشتہ بے شک کیسا ہو، ایمان اور عمل اپنا ہی کام آتا ہے، وہاں انبیاء علیہما السلام کا رشتہ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکا۔

اللہ فرماتے ہیں:

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○ (التحریم: ١١)

موسیٰ علیہ السلام گذرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا کو فرعون نے لٹایا ہوا ہے، ہاتھوں پر میخیں لگی ہوئی ہیں، پوچھنے والا پوچھتا ہے، اَے آسیہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ محل بڑے بلند...... سونے اور چاندی کے خزانے ...... یہ درہم و دنانیر کے ڈھیر ...... ایک طرف نوکر اور چاکر ...... اِدھر غلام اور لونڈیاں ...... اِدھر باغ اور باغیچے ...... کوئی دُنیا کی نعمت کی کمی نہیں، آسیہ یہ کیا بات ہے کہ تیرے ہاتھوں میں میخیں لگی ہوئی ہیں اور تیری چھاتی پر پتھر رکھا ہوا ہے، یہ کیا ماجرا ہے؟

سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اَے پوچھنے والے، میں اِن محلات کو کیا کروں ...... میں اِن خزانوں کو کیا کروں ...... میں اِس سونے اور چاندی کو کیا کروں ...... میں ان باغات اور باغیچوں کو کیا کروں ...... میں اِن کوٹھیوں اور بنگلوں کو کیا کروں، جن کوٹھیوں اور محلات سے مجھے اللہ تعالیٰ کی توحید کی آواز سنائی نہیں دیتی۔

فرعون نے بڑا زور لگایا کہ ایمان نکل جائے، لیکن
فرعون کا کفر بیوی کے دل سے ایمان نہیں نکال سکا

میرے بھائی! ایک تو وہ طبقہ ہے جن کے اعمال اچھے ہیں لیکن ایمان نہیں، عقیدہ صحیح نہیں، اور ایک وہ طبقہ ہے، جن کا ایمان ہے لیکن نیک اعمال نہیں، اور تیسرا طبقہ وہ ہے کہ جن کا ایمان بھی نہیں اور اعمال بھی نہیں، عقیدہ بھی خراب ہے اور عمل بھی خراب ہے۔

اللہ! میں تیرے قرآن میں سے اِس طرح کا آدمی کہاں سے تلاش کروں، جس کا نہ عقیدہ اچھا ہے اور نہ عمل اچھا ہے' اللہ یہ تیرے نبی کا بیٹا ہی نکل آیا ہے، جس کا عقیدہ بھی اچھا نہیں اور عمل بھی اچھا نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اَے میرے نوح کیا بات ہے؟

سیدنا نوح علیہ السلام عرض کرتے ہیں، اللہ تو نے میرا بیٹا ڈبو کر ہلاک کر دیا ہے، قرآن کریم یہ بتاتا ہے کہ بیٹا ایک ایسی چیز ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی اِن کے ساتھ بڑا پیار ہوتا ہے، انبیاء علیہم السلام بھی اِن کی جدائی کو برداشت نہیں کر سکتے۔

ایک نبی ہے، جس کا بیٹا اُس سے جدا ہو گیا ہے، اَب وہ نبی رو رہا ہے اور کہتا ہے!

يٰاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ○ (یوسف:٨٤)

اور یہ نبی کیا کہتا ہے!

اِنَّ ابْنِىْ مِنْ اَهْلِىْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ○ (هود: ٤٥)

اللہ یہ میرا بیٹا میرے اہل سے تھا اور تیرا وعدہ تھا کہ میں بچا لوں گا' اللہ یہ تو ڈوب کر بہہ گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَب جواب سننے والا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ۔

فرمایا اے نوح! یہ تیرے اہل میں سے نہیں۔

اللہ کیا بات ہے، یہ میرے اہل سے کیوں نہیں، یہ تو میرا بیٹا ہے۔

فرمایا:

إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔

اِس کے عمل بھی اچھے نہیں اور اس کا عقیدہ بھی صحیح نہیں، عمل بھی خراب، عقیدہ بھی خراب۔

میرے بھائی! صرف ایمان ہی فائدہ نہیں دے گا، اور نہ ہی صرف نیک اعمال فائدہ دیں گے، ایمان اور اعمال لازم وملزوم ہیں، دونوں چیزوں کی ضرورت ہے، یہ رب کے قرآن میں لکھا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝ (الکہف: ۱۱۰)

جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی اُمید رکھتا ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ اُس کو چاہیے کہ وہ کام اچھے کرے اعمال نیک کرے اور نیک عمل وہی ہوگا، رب کریم کے دربار میں وہی نیکی قبول ومنظور ہوگی، جو سنت کے مطابق کی جائے، جو جہانوں کے پیر، رب کے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ کے مطابق کی جائے، اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بھی نہ گردانے، اُس کی عبادت میں کسی کو حصہ دار نہ ٹھہرائے، جو آدمی مشرک ہے، اُس کا کوئی عمل بھی رب العالمین کے دربار میں قبول نہیں ہوسکتا۔

اللہ والو! دُرود پڑھنا نیکی ہے...... صدقہ خیرات کرنا بھی نیکی ہے...... وِرد وظیفہ کرنا بھی ثواب ہے...... قرآن خوانی کرنا بھی ثواب ہے...... جانور ذبح کر کے کھلانا بھی نیکی ہے...... لیکن اگر کوئی اُس کے ساتھ یہ کہتا ہے۔

يَا رَسُولَ اللهِ انْظُرْ حَالَنَا ...... يَا حَبِيبَ اللهِ اِسْمَعْ قَالَنَا

اِنَّنِي فِي بَحْرِ غَمٍّ مُغْرَقٌ ...... خُذْ يَدِي سَهِّلْ لَنَا اَشْكَالَنَا

یہ نیکیاں بھی کرتا ہے...... نمازیں بھی پڑھتا ہے...... درود بھی پڑھتا ہے، اور ساتھ کہتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِیْ خَمْسَةٌ اُطْفِیْ بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَةِ
اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةُ

یہ نیکیاں بھی کرتا ہے......نمازیں بھی پڑھتا ہے......دُرود بھی پڑھتا ہے......جمعہ بھی پڑھتا ہے......قرآن خوانی بھی کرتا ہے......مساجد بنواتا ہے......

اور پھر یہ بھی کہتا ہے۔

اِمداد کن امداد کن......وَردین دُنیا شاد کن
از رنج وغم آزاد کن......یا شیخ عبدالقادرا

مجھے کعبہ کے رب کی قسم ہے، یہ سب نیکیاں کرنے والے کی تمام نیکیاں تباہ و برباد ہیں، کیونکہ یہ کھلم کھلا شرک کرتا ہے۔

چند دن ہوئے، میں لیٹا ہوا تھا کہ فجر کی آذان ہوئی، پھر ایک کہتا ہے ع

کدی ساڈے ول پھیرا پا کملی والے
سُتیاں دی قسمت جگا کملی والے
یتیماں دی فریاد، دُکھیاں دے دُکھڑے
سُنے کیہڑا تیرے سوا کملی والے

یہ کہتا ہے، نبی یہاں نہیں، کبھی تو چکر لگا دیا کرو، میں خود نہیں آ سکتا، یہ بے چارہ تو حلوے میں پھنسا ہوا ہے، کیسے آ سکتا ہے، اور دوسرا کہتا ہے، نبی ہر جگہ ہی موجود ہے، یہاں ہی ہے، پتہ نہیں اَب اِن میں سچا کون ہے، یہ تیری توحید ہے اور میری توحید یہ ہے۔

یزدانی نے کہا ع

سن میری فریاد اَے میرے اللہ
سُتی ہوئی قسمت جگا میرے اللہ
یتیماں دی فریاد، دُکھیاں دے دُکھڑے
سنے کیہڑا تیرے سوا، میرے اللہ
سُنے کیہڑا تیرے سوا میرے اللہ

اللہ بابا جی صمصام رحمہ اللہ کی قبر ٹھنڈی کر دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ فرماتے ہیں ع

بے وقوفا کون سن دا ای دوہائیاں تیریاں
رب بن کیہڑا کرے، مشکل کشائیاں تیریاں
جس نوں مشکل کشا کہیں، اوہ آپ مشکل وچ پیا
جیہدیاں نوواں تے دِھیاں وچ کربلا دے گھیریاں
چھڈ کے داتا دا در، محتاجاں کولوں منگناں ایں
معاف کرسی کب تلک، مولا خطائیاں تیریاں
قبراں توں جا کے پُت منگناں ایں شرم کر کجھ چُوڑیا
کافراں نوں شرم آئے، تک کے بے حیائیاں تیریاں
جس دا کھایئے اُس دا گایئے، دانیاں دا قول ہے
چنگیاں نئیں غیراں سنگ، آشنائیاں تیریاں

آخر میں بات کمال کردی ہے، فرماتے ہیں۔

کھاویں ہنڈاویں خصم دا، تے اکھ مٹکے غیر نوں
رَن غنڈی وانگ نے، مشرک ادائیاں تیریاں

اعمال کتنے بھی اچھے ہوں اگر عقیدہ صحیح نہیں تو رب کے دربار میں اعمال قبول ومنظور نہیں۔

میرے بھائی! قرآن سن لے، جہاں ایمان اور اعمال صالح کا یکجا تذکرہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ٥

آج میں جتنی آیات پڑھوں گا اُن کا مضمون اور مفہوم تقریباً یہی ہوگا۔

ایمان اور اعمال کو میرے رب نے یکجا بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ۔ نیکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ پچھلے دن پر ایمان لائے۔

وَالْمَلٰٓئِكَةِ۔ فرشتوں پر ایمان لائے۔

وَالْكِتٰبِ۔ کتابوں پر ایمان لائے۔

وَالنَّبِيّٖنَ۔ انبیاء علیہم السلام پر ایمان لائے۔

اللہ پاک نے پہلے ایمان کو ذکر کیا ہے، اَب نیک اعمال کا تذکرہ شروع ہوا ہے!

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى، آپ کی محبت پر مال خرچ کرے، قرابت والوں کو دے۔

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ۔ یتامیٰ اور مساکین کو دے۔

وَابْنَ السَّبِيْلِ۔ مسافروں پر خرچ کرے۔

وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ۔ سائلوں کو دے، اور گردنیں آزاد کرنے میں خرچ کرے۔

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ۔ نماز پڑھے اور زکوٰۃ ادا کرے۔

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا' اور جب وعدہ کرلے تو اُس قول وقرار کو پورا کرے۔

وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ۔ وہ دُکھوں، تکلیفوں اور سختیوں میں صبر کریں۔

وَحِيْنَ الْبَاْسِ۔ اور لڑائی کے وقت بھی صبر کریں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ○ (البقرة: ۷۷)

ایمان ہے تو اعمال صالحہ ہیں۔

قرآن کے پروانو! ابھی بھی آپ کو سمجھ نہیں آئی تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں قرآن پاک کا ایک اور مقام پیش خدمت کروں' مولا کریم فرماتے ہیں!

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا○

جو بھی اچھے کام کرے بے شک مرد ہو یا عورت ہو' جو بھی اِس حال میں اچھے کام کرے گا کہ وہ ایماندار بھی ہو تو یہی لوگ جنت میں جائیں گے اور ذرہ برابر بھی ان کے ساتھ زیادتی نہیں ہوگی۔

یہاں دو باتیں واضح ہوگئیں ایک یہ کہ نیک اعمال اُس کے ہی قبول ہیں جو ایمان کی حالت میں کرتا ہے، مشرک اور بدعتی کے اعمال قبول نہیں، اور دوسری بات یہ بھی سمجھ آئی کہ جس طرح مردوں کو نیک اعمال کی ضرورت ہے، اِسی طرح عورتوں کو بھی نیک اعمال کی ضرورت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور میں عورتوں کا ایک جلوس نکلا، اور اخبارات گواہ ہیں، رونا آتا ہے، اِس اسلامی مملکت میں اسلام کا مذاق اُڑایا جارہا ہے، وہ جو عورتوں کا جلوس نکلا، اخبارات نے لکھا ہے کہ بیبیوں نے ایک کتبے پر لکھا ہوا تھا، مولویو، تم کہتے ہو کہ ایک مرد کے مقابلہ میں عورتوں کی گواہی دو عورتوں کی مانی جائے گی، اور عورت کی دِیت آدھی ہے۔

یہ قرآن وحدیث کا مسئلہ ہے، یہ میری اپنی بات تو نہیں کہ اگر مرد قتل ہوگیا، اَب اُس کی دیت ایک لاکھ روپیہ دینا ہے تو عورت کی آدھی دیت پچاس ہزار ہوگی۔

اُنہوں نے مطالبات میں لکھا ہے کہ!

اگر ہماری گواہی اور دیت آدھی ہے تو پھر مرد پانچ نمازیں پڑھتے ہیں ہم کواڑھائی پڑھنا چاہئیں۔

اگر مرد رمضان کے تیس روزے رکھتے ہیں، تو اَب ہم نے پندرہ رکھنے ہیں۔

اگر مرد بیت اللہ کے سات چکر کاٹتے ہیں تو ہم نے ساڑھے تین کاٹنے ہیں۔

اللہ میری توبہ! یہ اسلام کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے۔

میرے بھائی! قرآن سنیں، تاکہ میں آپ کو کسی نتیجہ پر پہنچاؤں، یہاں نیک اعمال میں کوئی تقسیم نہیں، اِس میں کوئی ترمیم نہیں ہوسکتی، جو اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا ہے، وہ نبی علیہ السلام نے ہم تک پہنچا دیا' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ۔ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں۔

وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ مومن مرد اور مومن عورتیں۔

وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ۔ بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتیں۔

وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ۔ سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں۔

وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ۔ صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں۔

وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ۔ رب سے ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتیں۔

وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ۔ صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں۔

وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ۔ روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں۔

وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ۔ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرنے والے مرد اور رب کو بہت زیادہ یاد کرنے والی عورتیں۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا○

ایسے مرد وعورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے بخشش کے علاوہ بہت بڑا اجر بھی رکھا ہوا ہے۔

عورتیں کہتی ہیں کہ ہم نے مردوں کے دوش بدوش چلنا ہے، جو حقوق مردوں کے ہیں وہی عورتوں کے ہیں، ہم نے اپنا کوئی بھی حق مردوں سے کم نہیں رکھنا کہ مجھے تو اب خطرہ پڑ گیا ہے کہ کہیں یہ ہی نہ کہہ دیں کہ!

ایک وقت روٹی میں پکاتی ہوں، ایک وقت تو پکایا کر۔

تیرا بستر ہ میں بچھاتی ہوں، تو میرا بچھایا کر۔

ایک بچہ میں نے جنا ہے، اگلے سال تو نے جننا ہے۔

ماشاءاللہ اب یہ باہر نکل پڑی ہیں، کہتی ہیں، کیا ہم تم سے کم ہیں۔

اِسلامی مملکت میں یہ احتجاج ہو رہا ہے، اِسلام کی تضحیک کی جارہی ہے اور حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے، اُس کو یہ فکر نہیں کہ یہاں، شرک ہو رہا ہے...... اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہو رہی ہے...... قبروں کی پوجا ہو رہی ہے...... بدعت ہو رہی ہے...... طوفان بدتمیزی اُٹھ آیا ہے...... قدم قدم پر نبی علیہ السلام کی مخالفت ہو رہی ہے...... حکومت کو نہ اِسلام کا فکر ہے اور نہ صاحب اِسلام کا اُس کو تو اپنی کرسی کی فکر پڑی ہوئی ہے کہ میری کرسی بچی رہے۔

میرے بھائی! آؤ میں آپ کو ایک اور مقام کی پہچان کراؤں، میرے رب ایمان اور نیک اعمال کا کہاں کہاں تذکرہ فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ○ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ○ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(المؤمنون: ١-١١)

ایک اور مقام سنادوں تاکہ ایمان تازہ ہو جائے، یہ پھر وہی مضمون آنے لگا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝ (التین: ١-٨)

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو میں قرآن پاک کا ایک اور مقام سناؤں، جس کا مضمون اور مفہوم یہی ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝

(البینة: ٥-٧)

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں قرآن کریم کا ایک چھوٹا سا مقام سنادوں تاکہ مسئلہ حل ہو جائے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ (العصر: ١-٣)

وقت بہت زیادہ ہو گیا ہے، یار زندہ صحبت باقی' میں ان الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے قرآن اور نبی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ۝

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ وَالشّٰكِرِيْنَ ۝

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ○

(جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) یہ وہ لوگ ہیں، جن کا امتحان لیا ہے اللہ پاک نے تقویٰ کے لیے اُن کے دلوں کا، واسطے اُن کے بخشش ہے اور اجر ہے بڑا۔"

اللہ احکم الحاکمین کی پر رحمت اور پر حکمت کتاب میں سے جس مقام ذیشان کا ترجمہ میں نے اس وقت عام فہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زبان کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے، پہلے اِس مقام کی پہچان فرما لینا، یہ مقام عالی شان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پر رحمت کتاب میں سے سورۃ حجرات کا ابتدائی مقام ہے۔

اللہ الرحمٰن کے سچے قرآن سے جو مقام میں نے اس وقت تلاوت کیا ہے، اس مقامِ ذیشان میں اللہ عظیم و برتر نے، امام الانبیاء...... حبیب الٰہ...... محبوب کبریاء...... خیر الوریٰ...... صدرُ العلیٰ...... شمس الضحیٰ...... بدر الدجیٰ...... مصدر مہر ووفاء...... سرچشمہ صبر ورضاء...... منبع رشد وہدیٰ...... نبی رب ارض وسماء...... والی بطحاء...... صاحب قاب قوسین او ادنیٰ...... جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں، وفا داروں، جاں نثاروں اور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھیوں یعنی "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم" کا تعارف کروایا ہے، اُن کی شان...... اُن کا مقام...... اُن کی فضیلت...... اُن کی عظمت...... اُن کی شرافت...... اُن کی شانِ محبوبیت...... اُن کے مناقب...... اُن کے محاسن...... اُن کے مدارج...... اور اُن کے فضائل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آپ نے جس وقت میری زبان سے قرآن پاک کا یہ مقام اور اِس کا ترجمہ سنا تو آپ کے دلوں میں فوراً ایک خیال آیا ہوگا کہ جناب اِس مقام پر آج یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے امتحان لیا ہے۔

یزدانی صاحب، ہم کو یہ بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کن کا امتحان لیا ہے؟

جس وقت آپ کے سامنے امتحان کا لفظ آیا تو پھر ایک اور سوال پیدا ہوا کہ جن طالب علموں کا امتحان لیا گیا وہ طالب علم کس مدرسہ کے تھے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب آپ کے سامنے مدرسہ کا تصور آیا تو پھر آپ کے ذہن میں ایک اور سوال اُٹھا کہ جناب ہم کو بتایا جائے کہ جس مدرسہ کے یہ طلبہ ہیں، وہ مدرسہ کون سا ہے اور کہاں ہے؟ جواب دیا جائے گا۔

پھر ایک اور سوال اٹھا کہ جناب، ہم کو یہ بتائیں، اُس مدرسہ کے طلبہ نے نصاب اور کتابیں کون سی پڑھیں؟ جواب دیا جائے گا۔

پھر ایک اور سوال اُٹھا کہ جناب ہم کو یہ بتایا جائے، جب اُس مدرسے کے طلبہ کا امتحان لیا گیا تو پھر نتیجے میں وہ طلبہ پاس ہوئے یا فیل ہوئے؟

آج میں نے اللہ تعالیٰ کے قرآن اور صاحب قرآن کے فرمان سے یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ طلبہ کون تھے...... مدرسہ کون سا تھا...... اُن کا معلم کون تھا...... ارے نصاب کیا تھا...... اُن طالب علموں کا امتحان کس نے لیا، اور پھر وہ پاس ہوئے یا فیل' یہ نتیجہ نکال کر جانا ہے، آپ نے سن کر جانا ہے اور ہم نے آپ کو سنا کر جانا ہے۔

اللہ! پوچھتے ہیں کہ جن طلبہ کا امتحان لیا گیا ہے، وہ طلبہ کس مدرسہ کے تھے، مدرسہ کا تعارف کروادے!

ایک مدرسہ رحمانیہ فاروق آباد میں ہے...... ایک مدرسہ جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں ہے...... ایک مدرسہ تعلیم القرآن ماموں کانجن میں ہے...... ایک مدرسہ جامعہ اثریہ جہلم میں ہے...... ایک مدرسہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں ہے...... لیکن وہ مدرسہ کہاں ہے؟

فرمایا: یزدانی، کلام ربانی پڑھ لے، تجھے شہر اور مدرسہ کا پتہ چل جائے گا!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ (آل عمران: ۹۶)

جس مدرسہ کے یہ طالب علم تھے، وہ مکہ شہر کے اندر ہے۔

اللہ! مدرسہ کا پتہ چل گیا ہے، اب ہم کو یہ بتا کہ اُس مدرسہ کے طلبہ کو پڑھانے کے لیے کون آیا، معلم اور مدرس کون ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ (الجمعہ: ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُس مدرسہ کے طلبہ کو پڑھانے کیلئے میں نے مدرس، آمنہ کا لال بھیجا...... پیکرِ حسن و جمال بھیجا...... صاحب شرف و کمال بھیجا...... نبی بے مثال بھیجا...... ساری کائنات کا سردار بھیجا۔

اللہ! ہمیں مدرسہ اور مدرس کا پتہ چل گیا ہے، اب ہم کو یہ بتا کہ اُس معلم اور مدرس نے اُن طالب علموں کو آ کر کیا پڑھایا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (البقرۃ: ۱۲۹)

اس نبی نے...... اس معلم نے...... اس مدرس نے...... اس مصلحِ اعظم نے...... اس مہربان اور مشفق استاد نے آ کر ان کو نصاب رب کا قرآن سکھایا اور اپنا فرمان پڑھایا، دو کتابوں کی تعلیم دی، رب کا قرآن سکھایا، اپنی حکمت اور سنت سکھائی۔

اللہ! ہمیں اس نصاب کا بھی پتہ چل گیا ہے، اب ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ پھر ان کا امتحان کس نے لیا؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ○

(حجرات: ۳)

جتنا اونچا مدرسہ ہے...... جتنی اونچی شان والے طالب علم تھے...... جتنی اونچی شان والا مدرس تھا...... جتنی اونچی شان والا نصاب تھا...... تو اتنی اونچی شان والا ہی ان کا ممتحن بھی آیا۔

میرے برادر!

پرائمری کا امتحان لینے کے لیے کوئی ہیڈ ماسٹر وہاں سے ہی آ جاتا ہے۔

مڈل کا امتحان لینے کے لیے کوئی ضلع سے آ جاتا ہے۔

میٹرک کا امتحان لینے کے لیے کوئی ڈویژن سے آ جاتا ہے۔

کالج کا امتحان لینے کے لیے کوئی صوبہ سے آ جاتا ہے۔

یونیورسٹی کے طلباء کا امتحان لینے کے لیے کوئی مرکز اور وفاق سے آ جاتا ہے۔

یہ مدرسہ تمام مدارس سے اعلیٰ تھا...... یہ شہر سب شہروں سے اعلیٰ تھا...... یہ طلبہ تمام طلبہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ تھے ...... یہ مدرس تمام مدرسین سے اعلیٰ تھا ...... اس کا نصاب تمام نصابوں سے اعلیٰ تھا ...... اس لیے ممتحن بھی تمام ممتحنین سے اعلیٰ تھے۔

پروانو! اللہ تعالیٰ نے امتحان لیا ہے، اللہ اگر تو نے امتحان لیا ہے تو پھر آج ہم نے یہ فیصلہ لینا ہے کہ جن کا تو نے امتحان لیا ہے، تو بتا کہ وہ پاس ہوئے یا فیل ہوئے، اب میں فیصلہ لینے لگا ہوں!

اگر رب کہہ دے کہ فیل ہوئے ہیں تو امنّا۔

اگر رب کہہ دے کہ پاس ہوئے ہیں تو پھر تجھے ماننا پڑے گا۔

اللہ! بتا، پاس ہوئے ہیں یا فیل؟

فرمایا! یزدانی، تو پاس فیل پوچھ رہا ہے، میں تو انعام تقسیم کر رہا ہوں، جو فیل ہو جائے، اس کو کوئی انعام نہیں دیتا، لیکن اللہ تو انعام بانٹ رہا ہے، فرمایا، ہاں، ہاں، میں تو مغفرت کے سرٹیفکیٹ دے رہا ہوں۔

سنو! اب رب کریم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ میں نے مصطفیٰ ﷺ کے طلبہ اور شاگردوں کا امتحان لیا ہے' اب اللہ تعالیٰ ان کو پاس ہونے کے سرٹیفکیٹ دینے لگے ہیں' انہیں انعام بانٹنے اور تمغے عطا کرنے لگے ہیں' وہ تمغے! کہیں ایمان کے ...... کہیں اسلام کے ...... کہیں تقویٰ کے ...... کہیں طہارت کے ...... کہیں صداقت کے ...... کہیں شجاعت کے ...... کہیں عدالت کے ...... کہیں سخاوت کے ...... کہیں دیانت کے ...... اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، میرے مصطفیٰ علیہ السلام ان کو!

کہیں اسد اللہ کہہ رہے ہیں ...... کہیں سیف اللہ کہہ رہے ہیں ...... کہیں صدیق کہہ رہے ہیں ...... کہیں فاروق کہہ رہے ہیں ...... کہیں ان کو ذوالنورین کا تمغہ ہے ...... کہیں ان کو حیدرِ کرار کا تمغہ ہے ...... کہیں ان کو جنتی ہونے کا تمغہ ہے ...... کہیں ان کو مومن ہونے کا تمغہ ہے۔

کہیں ان کو اللہ تعالیٰ تمغہ اور سرٹیفکیٹ دے رہا ہے تو اپنی بخشش اور مغفرت کا دے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ○ (حجرات:۷)

اب ذرا تمغے گنتے جانا ...... لطف لیتے جانا ...... صحابہ کی شان پہنچانتے جانا ...... رب کا قرآن سنتے جانا ...... مصطفیٰ علیہ السلام کے فیصلے کے اوپر امنا کہتے جانا ...... اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت کا پھریرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہراتے جانا۔

پروانو! آپ حضرات سے اللہ کے لئے اپیل ہے کہ گھر جا کر تعصب کی عینک اُتار کر اپنے ذہن اور دماغ کو بالکل خالی کر کے قرآنِ پاک کی یہ آیات پڑھ لیں اور پھر فیصلہ کر لیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں!

مومن کہہ رہا ہے تو کن کو کہہ رہا ہے...... مسلمان کہہ رہا ہے تو کن کو کہہ رہا ہے
راشدون کہہ رہا ہے تو کن کو کہہ رہا ہے...... فائزون کہہ رہا ہے تو کن کو کہہ رہا ہے
مؤمنون کہہ رہا ہے تو کن کو کہہ رہا ہے...... مصلحون کہہ رہا ہے تو کن کو کہہ رہا ہے تائبون کہہ رہا ہے تو کن کو کہہ رہا ہے...... عابدون کہہ رہا ہے تو کن کو کہہ رہا ہے
ساجدون کہہ رہا ہے تو کن کو کہہ رہا ہے...... راکعون کہہ رہا ہے تو کن کو کہہ رہا ہے
سائحون کہہ رہا ہے تو کن کو کہہ رہا ہے...... امرون بالمعروف کہہ رہا ہے تو کن کو کہہ رہا ہے...... وبشر المومنین کہہ رہا ہے تو کن کو کہہ رہا ہے۔

اے میرے نبی ﷺ کے صحابہ! میں نے تمہارے لیے ایمان کو پسند کر لیا ہے اور تمہارے دلوں کو ایمان کے نور سے منور اور مزین کر دیا ہے اور میں نے تم سے کفر، فسوق اور عصیان کو دُور کر لیا ہے۔

معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام کے تمام صحابہ ''مؤمنون'' بھی ہیں اور راشدون بھی۔

اگر آپ نہیں سمجھے تو آؤ، میں نے قرآن کے ساتھ سمجھانا ہے' آگے تیری قسمت کا معاملہ ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (حجرات: ۱۵)

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لے آئے اور پھر انہوں نے شک نہیں کیا، شبہ میں مبتلا نہیں ہوئے اور انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیے!

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ○

وہاں فرمایا ہے: مؤمنون...... پہلی آیت میں فرمایا ہے، راشدون...... کیا آپ تمغے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سن رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے۔

سب راشدون ہیں...... سب مؤمنون ہیں...... سب صادقون ہیں...... رب کریم یہ!
بھنگیوں کو نہیں کہہ رہا...... چرسیوں کو نہیں کہہ رہا...... ملنگوں کو نہیں کہہ رہا...... بھانڈوں کو نہیں کہہ رہا...... چمٹہ بجانے مارنے والوں کو نہیں کہہ رہا...... دھوئیں کے مال کو نہیں کہہ رہا...... تیر چلانے اور گنگر وڈالنے والوں کو نہیں کہہ رہا...... میرا اللہ کہہ رہا ہے تو...... نبی کے سچے یاروں کو کہہ رہا ہے...... مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو کہہ رہا ہے۔

آئیں قرآن کریم سماعت کریں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (التوبة: ۱۱۲)

سب الفاظ ذہن میں رکھیں، مؤمنون، راشدون، صادقون لیکن یہاں فرمایا کہ اے قیامت تک کے آنے والے لوگو! سنو

میرے نبی کے تمام صحابہ عابدون...... میرے محبوب کے تمام صحابہ حامدون...... میرے آقا کے تمام یار سائحون...... میرے مصطفیٰ ﷺ کے تمام پروانے رکوع کرنے والے...... میرے نبی کے تمام ساتھی سجود کرنے والے۔

میرے آقا کے تمام صحابہ معروفات کا حکم دینے، منکرات سے روکنے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

فرمایا: اے اس مدرسہ کے طلبہ کے معلم، یہ تمام امتحان میں پاس ہو گئے ہیں، اب ان کو جنت کے سرٹیفیکیٹ دے دے۔

آپ نہیں سمجھے تو آؤ میں سمجھاؤں، قرآن کا ایک اور مقام سناؤں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (التوبة: ۱۰۰)

وہاں فرمایا، مؤمنون...... راشدون...... صادقون...... التائبون......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عابدون ...... سائحون ...... راکعون ...... ساجدون ...... حامدون ......

اور یہاں فرمایا ہے، وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ۔ کیا آپ میں سے کوئی ایسا آدمی ہے جو کہے اللہ پاک نے ان کو مؤمنون کہا ہے، ہم بھی تو مومنون ہی ہیں۔

فرمایا: تم اس وقت کے مومنون مراد نہیں، وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ آپ بھی آ گئے باحسان وہ پچھلے بھی آ گئے ہیں رب ان سب پر راضی ہوں۔

کعبہ کے رب قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، جن پر رب راضی اور سارا جہان ناراض ہو جائے تو ان کا بال بھی بینگا نہیں کر سکتا۔

نہیں سمجھے تو آؤ سمجھاؤں میں آپ کو نبی ﷺ کے صحابہ کی شان بتاؤں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ (التوبة:٨٨)

یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ ان مؤمنون سے کون مراد ہیں وہ جو اس وقت نبی علیہ السلام کے ساتھی ہیں۔

اے اللہ! یہ ابھی نہیں سمجھے مزید سمجھائیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۝ (فتح: ٢٩)

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں یعنی جو نبی علیہ السلام کے صحابہ ہیں صحابی کا مطلب ساتھی ہے۔

میاں! تیرے ساتھی اچھے بھی بُرے بھی ...... ان کے ساتھی اچھے بھی بُرے بھی ...... مفتی محمود کے ساتھی اچھے بھی بُرے بھی ...... علامہ صاحب کے ساتھی اچھے بھی بُرے بھی گورنر حکومت کے ساتھی اچھے بھی بُرے بھی ...... سب کے ساتھی اچھے بھی برے بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن مجھے اس کتاب کے اُتارنے والے کی قسم ہے، میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے ساتھی اچھے تو ہو سکتے ہیں، برے نہیں۔

میرے برادر! نبی ﷺ کے ایمان کے ساتھی برے نہیں ہو سکتے، جیل کے ساتھی برے ہو سکتے ہیں کل کوئی کہہ سکتا ہے،یصاحبی السجن،وہ بھی تو ساتھی تھے۔

ہاں! وہ ایمان کے نہیں تھے، وہ تو جیل کے ساتھی تھے، رب کعبہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، زمیں بدل جائے ...... زماں بدل جائے ...... فضا بدل جائے ...... ہوا بدل جائے ...... کائنات بدل جائے،لیکن مصطفیٰ علیہ السلام کے ساتھی برے نہیں ہو سکتے۔

ارے پاگل، تجھے کیا بتاؤں' صحابہ کی شان قرآن بیان کر رہا ہے' قرآن پاک کے اس مقام پر آ رہا ہے! اللہ تعالیٰ کا ارشادگرامی ہے:

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ۔

آپ آج اُس نبی کے یاروں کے تذکرے سن رہے ہیں جن کے تذکرے تورات اور انجیل میں ہیں۔

پتہ چلا کہ مصطفیٰ ﷺ کے صدیق، فاروق، عثمان اور حیدر کرار رضی اللہ عنہم اجمعین کے تذکرے اور چرچے تورات، انجیل میں ہیں۔اور موسیٰ کلیم اللہ،عیسیٰ روح اللہ علیہما السلام کی زبان پر ہیں،کیا یزدانی اُن کی شان بیان نہ کرے، اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں،جن کی شان میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے آنے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے پیدا ہونے سے پہلے تورات اور انجیل بیان کرتی ہے۔موسیٰ کلیم اللہ اور عیسیٰ روح اللہ علیہما السلام بیان کرتے ہیں۔

میرے بھائی! نبی علیہ السلام کے صحابہ کی عظمت اور شان سنیں' آپ کے صحابہ کا احترام اور ادب جنگلات کے درندے بھی کرتے ہیں۔حدیث پاک میں ہے' سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں لشکر سے بچھڑ کر علیحدہ ہو گیا' چلتا چلتا راستہ بھول کر جنگل میں چلا گیا' جنگل میں گیا تو مجھے دور سے دیکھ کر شیر دھاڑتا اور چنگھاڑتا آ رہا ہے' جب شیر میرے قریب آیا تو میں نے کہا: اے جنگل کے شیر' کان کھول کر سن لے' آنکھیں کھول کر دیکھ لے' اَنَا صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ (اصحاب' صحابہ کی جمع ہے اور صاحب واحد ہے) اے شیر ہوش کر کے سن لے' اب قدم آگے نہ اٹھانا' میں تو مکی مدنی سرکار کا صحابی ہوں' جب شیر نے سنا کہ یہ تو مصطفیٰ علیہ السلام کا صحابی ہے' اب جو کھانے کے لیے آیا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ پاسبان بن گیا ہے...... جو حملہ کرنے کے لیے آیا ہے وہ چوکیدار بن گیا ہے...... جو دشمن آیا ہے وہ دوست بن گیا ہے...... جو دشمن بن کر آیا ہے وہ پہرے دار بن گیا ہے۔

فرماتے ہیں: وہ شیر کبھی دائیں آتا ہے...... کبھی بائیں آتا ہے...... کبھی آگے جاتا ہے...... کبھی پیچھے جاتا ہے!

جب خطرہ محسوس کرتا ہے تو میرا دفاع کرتا ہے..... جب خطرہ سمجھتا ہے تو میرا ڈیفنس کرتا ہے' سارے جنگل میں میری نوکری چاکری کرتا جاتا ہے' کعبہ کے رب کی قسم ہے' جب جنگل کی سرحد آتی ہے تو وہ شیر مجھے اِس طرح روانہ کرتا ہے' جس طرح مہمانوں کو میزبان روانہ کرتا ہے۔

بابا جی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ع

جس دم شیر اٹھایا پنجہ طاقت رہی نہ کائی
میں اصحاب رسول اللہ دا ، اتنی بات سنائی

قسم خدا دی جس ویلے سوہنا نام سنایا
اُلٹا شیر سلامی ہو کر قدماں دے وَل آیا

اِتنا اَدب درندے کیتا سن کر نام گرامی
اُلٹا آن قدماں وچ گریا جیویں مرید سلامی

میں یہ بتا رہا ہوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ پاکباز لوگوں کی جماعت ہے، جن کا اَدب جنگلات کے موذی درندے بھی کرتے ہیں، جن سے بھیڑیئے اور چیتے بھی شرم کرتے ہیں، اُن کو پتہ چل جائے کہ یہ نبی کا یار ہے، اللہ کی قسم، دشمن دوست بن جاتے ہیں، درندے سر جھکا دیتے ہیں، جن کی شان...... جن کا احترام...... جن کی توقیر...... جن کی تعظیم...... اور جن کی تعریف جنگلات کے درندے کرتے ہیں، اللہ ہم کو بھی اُن کی تعظیم اور توقیر کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اگر نہیں سمجھے تو آؤ سمجھاؤں...... اگر نہیں سن پائے تو آؤ سناؤں۔

اگر وہاں نہیں پہنچے تو آؤ آج میں پہنچاؤں۔

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ، وہ لوگ جو نبی کے ساتھی ہیں، ساتھی تو بہت ہیں،

تین سو تیرہ بھی ساتھی...... ہزار بارہ سو بھی ساتھی،

چودہ سو حدیبیہ والے بھی ساتھی...... دس ہزار فتح مکہ والے بھی ساتھی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا کھ سوا لاکھ میدانِ عرفات والے بھی ساتھی...... ایک لاکھ چالیس ہزار ساتھی ہی ساتھی۔

لیکن آج میں! ایک ساتھی کا ساتھ بتانے لگا ہوں...... ایک رفیق کی رفاقت دہرانے لگا ہوں...... ایک سنگی کی سنگت سنانے لگا ہوں۔

جو سفر میں ساتھ...... حضر میں ساتھ...... مکہ میں ساتھ...... مدینہ میں ساتھ...... تین راتیں غار میں ساتھ...... آج مزار میں بھی ساتھ اور کل اللہ تعالیٰ کے دربار میں بھی ساتھ ہوگا۔

صدیق تیری معیتوں پر قربان' تیری رفاقتوں پر قربان، میرے آقا علیہ السلام کی زندگی کے سفر تو بہت ہیں لیکن دو سفر تاریخی ہیں۔

(۱)...... ایک سفر معراج کا (۲)...... دوسرا سفر ہجرت کا

اللہ! معراج کے سفر پر جانا ہے، سفر بڑا طویل اور دراز ہے، کوئی ساتھی چاہیے، فرمایا، محبوب گھبرانا نہیں، آپ کے معراج کا ساتھی جبرائیل علیہ السلام ہے، جو در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آ گیا، فرمایا جبرائیل سفر لمبا ہے، کیا کوئی سواری لے کر آیا ہے، عرض کرنے لگا، آقا سواری براق ہے۔

جب ہجرت کا سفر پیش آیا، کہا، اللہ سفر طویل ہے...... مسافت بریدہ ہے...... سفر پرخار ہے...... وادی کٹھن ہے...... کوئی ساتھی چاہیے' فرمایا: محبوب! گھبرانا نہیں، ہجرت کے سفر کا ساتھی صدیق رضی اللہ عنہ ہے، کہا اللہ کیا وہ یہاں آ جائے گا؟

فرمایا! معراج کے سفر کا ساتھی خود آیا، لیکن ہجرت کے سفر کے ساتھی کے دروازہ پر تو چل کر جا، جا کر فرمایا، صدیق رضی اللہ عنہ سفر پر جانا ہے، کیا کوئی سواری تیار کی ہے؟

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے، آقا معراج کے سفر پر جبرائیل علیہ السلام براق لے کر آیا، اگر یہاں سواری کی ضرورت پڑی تو صدیق رضی اللہ عنہ خود سواری بن جائے گا، کندھے صدیق کے اور وجودِ اطہر میرے مصطفیٰ کا، سواری صدیق رضی اللہ عنہ اور سوار میرا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بن گیا۔

روم نے مثنوی میں لکھا ہے کہ جو معراج کے سفر کا ساتھی بنا اُس نے آخر تک ساتھ نہ دیا، لیکن جو ہجرت کے سفر کا ساتھی بنا۔

وہ گھر سے چلا ہے...... غار میں ساتھ رہا ہے...... سفر میں ساتھ رہا ہے۔
حضر میں ساتھ رہا ہے...... مکہ میں ساتھ رہا ہے...... مدینہ میں ساتھ رہا ہے۔
بدر میں ساتھ رہا ہے...... اُحد میں ساتھ رہا ہے...... خندق میں ساتھ رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیبیہ میں ساتھ رہا ہے...... فتح مکہ میں ساتھ رہا ہے...... حنین میں ساتھ رہا ہے۔
تبوک میں ساتھ رہا ہے...... آج قبر میں ساتھ ہے...... حوضِ کوثر پر ساتھ ہوگا۔
اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں، کل جنت میں نبی کے ساتھ ہوگا، کیوں ہوگا، اس لیے کہ قرآن میں ساتھ ہے، آپ نے کہنا ہے، کہاں ساتھ ہے؟

اللہ فرماتے ہیں:

اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ (النسآء: ٦٩)

معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک میں پہلا نمبر مصطفیٰ علیہ السلام کا ہے اور دوسرا نمبر میرے صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے، رب نے کہاں کہاں کہہ دیا ہے، صدیق رضی اللہ عنہ دوسرا نمبر تیرا ہے!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔

اِس کا ترجمہ تو کر اور میں سنتا ہوں، چل میں کرتا ہوں تو سن، ثَانِيَ اثْنَيْنِ ، دوسرا دونوں کا، اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ، بتا غار میں کون تھا، کیا علی المرتضیٰ تھے؟

علی تو صفدر ہے...... علی تو حیدر ہے...... علی تو شیر ببر ہے...... علی تو فاطمہ کا شوہر ہے...... علی تو حسنین کا پدر ہے...... آپ کی شان میرے سر ماتھے پر، لیکن میں پوچھتا ہوں۔ مجھے پوچھ کر بتا...... سارے جہان کی کتب اُلٹ کر بتا...... میری اپنی پڑھ کر بتا...... قرآن پاک اور تفسیر سے پوچھ کر بتا، اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ، غار میں مصطفیٰ علیہ السلام کے ساتھ دوسرا کون تھا؟

مجھے کعبہ کے رب کی قسم ہے، سارا جہان ٹٹول لو گے، لیکن غار میں میرے صدیق کے سوا اور کوئی نہیں ملے گا، ایک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور دوسرا صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔

اللہ یہ پوچھتے ہیں، ہوسکتا ہے، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دشمن کو ساتھ لے کر غار میں چلے گئے ہوں، کون تھا؟

فرمایا، یزدانی! کلام ربانی فیصلہ کردے گا کہ وہ دشمن نہیں تھا، لِصَاحِبِهٖ یار تھا صاحب کا معنیٰ تو کر!

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ۔ جب نبی اپنے دشمن سے کہہ رہا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ۔ جب نبی اپنے مخالف کو کہہ رہا تھا۔

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ۔ جب نبی اپنے بیری کو کہہ رہا تھا۔

کیا یہ معنی غلط ہے یا صحیح ہے؟

اللہ! یہ کہتے ہیں، معنی صحیح نہیں ہے، فرمایا وہ معنی سنا، جو مصطفیٰ علیہ السلام نے اپنے یاروں کو سمجھایا ہے، اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ، جب نبی اپنے یار صدیق رضی اللہ عنہ کو کہہ رہا تھا۔

یہ ہے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنگی، حشر کا ساتھی...... سفر کا ساتھی...... حضر کا ساتھی...... غار کا ساتھی...... مزار کا ساتھی...... غاروں میں سانپوں کے ڈنگ کھانے والا ساتھی...... مصطفیٰ علیہ السلام کی خاطر سانپوں کے ڈنگ دشمن نے نہیں کھائے، نبی علیہ السلام کے دوست نے کھائے ہیں، کہتے ہیں جی، نبی علیہ السلام غار میں تو لے گئے، لیکن وہاں جا کر صدیق رضی اللہ عنہ نے شور مچا دیا، تا کہ کافروں کو پتہ چل جائے۔

اے پیارے! اگر غار میں جا کر شور مچانا تھا تو گھر سے نکلتے ہی مچا دیتے کہ تم مکان کا محاصرہ کر کے کھڑے ہو، وہ تو یہ ہے، بستر پر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور غار میں میرے صدیق رضی اللہ عنہ، آپ غار کے اندر پہلے گئے، آقا علیہ السلام کو باہر کھڑا کیا کہ آقا آپ باہر ٹھہر جائیں، میں ذرا اندر کا جائزہ لے لوں، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اندر جا کر کچھ سوراخ دیکھے تو اپنی چادر اتار کر، کپڑا پھاڑ پھاڑ کر وہ سب سوراخ بند کیے، غار صاف کر کے اُس کے نشیب و فراز برابر کیے، دو سوراخ رہ گئے لیکن کپڑا ختم ہو گیا، میرے صدیق نے دونوں سوراخوں کے آگے اپنی ایڑیاں دے دیں، اور عرض کرنے لگے آقا، اندر تشریف لے آئیں، آقا علیہ السلام اندر تشریف لے گئے' آقا تھکے ہوئے ہیں، رات کا سناٹا ہے، شب تیرہ و تاریک ہے، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں، آقا ان لوگوں نے آپ کو بہت بیزار کیا ہے، ویسے تو میں بھی بہت تھکا ہوا ہوں، لیکن آپ آرام کر لیں، آپ کا غلام پہرہ دے گا، میرے آقا علیہ السلام صدیق کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئے، گود مرید کی ہے اور سر پیر کا ہے۔

اَب لڑائی نہیں...... جھگڑا نہیں...... شور نہیں...... غوغا نہیں...... سب و شتم نہیں...... تبرا بازی نہیں...... لعن طعن نہیں! کیچڑ اچھالنے کے لیے نہیں آیا...... رگیدنے کے لیے نہیں آیا...... دبانے کے لیے نہیں آیا...... لڑائی کے لیے نہیں آیا۔

میں محبت پیار کے ساتھ ایک بات پوچھتا ہوں، کیا دشمن کی گود میں نیند آتی ہے، اگر دشمن کی گود میں نیند آ جاتی ہے تو کوئی صحابہ کا دشمن میری گود میں رات گذار کر دکھائے، یاد رکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن کی گود میں نیند نہیں آتی۔

میرے آقا علیہ السلام صدیق رضی اللہ عنہ کی گود میں سو گئے، صدیق رضی اللہ عنہ کی گود ہے اور سر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، صدیق رضی اللہ عنہ بستر ہیں، آقا اوپر لیٹ گئے ہیں، آپ کو نیند آ گئی تو اُس کالے ناگ نے دیکھا کہ یہ دونوں اکٹھے ہیں، اُس کو اچھے نہ لگے، اُس نے ڈنگ مارا، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ''سی'' بھی نہ کی، اٹھے نہیں...... شور نہیں مچایا...... چیخے چلائے نہیں...... حرکت نہیں کی، سوچا کہ مجھے درد ہوتا ہے تو ہو جائے، ڈنگ لگتا ہے تو لگ جائے لیکن مصطفیٰ علیہ السلام بیدار نہ ہوں، درد کی وجہ سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بہہ پڑیں، آنسو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر گرے!

کربلا میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ روئے تو آنسو گرم ریت پر گرتے ہیں۔

مدینہ میں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روئے تو آنسو گلیوں بازاروں میں گرتے ہیں۔

لیکن میرا صدیق رضی اللہ عنہ روئے تو آنسو چہرۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر گرتے ہیں۔ جب آنسو گر کر ٹھنڈے لگے تو آقا علیہ السلام اُٹھے، بابا جی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

غار اندر سن بہت سوراخاں جو جو نظری آیاں
چادر پھاڑ صدیق پیارے او ساریاں بند کرایاں

ڈنگ کیتا سپ ابوبکر نوں ہنجوں ہوگیاں جاری
قطرے گرے نبی دے مکھ تے او جاگ اُٹھے یک باری

کیا ویکھن وچ گریہ زاری، دوست درد رجاناں
نال محبت ابوبکر نوں ویکھے نبی رباناں

اے صدیق (رضی اللہ عنہ) کیا بات ہے، تو رو رہا ہے؟

میرے صدیق رضی اللہ عنہ اپنی ایڑی اوپر کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں محبوب کالے ناگ نے اِس ایڑی پر ڈس لیا ہے، سانپ نے میرے صدیق رضی اللہ عنہ کو ڈسا تو زہر پھیل گیا، آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ ڈسے، میں تیرا علاج کرتا ہوں۔

پتہ یہ چلا کہ دشمن جب سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کو گالی نکالتا ہے تو دفاع رب کرتا ہے، اُس کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرتا ہے، صدیق (رضی اللہ عنہ) گھبرانا نہیں، ایڑی تیری ہوگی، مبارک تھوک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا، اللہ یہ تھوک اور کہاں جا کر استعمال ہوگا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: یہ خیبر میں ایڑی پر لگے گا' اللہ یہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی آنکھ پر لگتا ہے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ایڑی پر لگ گیا ہے۔ فرق کیا ہے؟

فرمایا: یزدانی! اللہ کے ہاں، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں، قرآن اور صاحب قرآن کے ہاں، جو فرق آنکھ اور ایڑی کا ہے، وہی فرق صدیق رضی اللہ عنہ کی شان اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شان کا ہے۔

میرے بھائی! صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے غار میں ڈنگ کھا کر ساتھ دیا' صدقے قربان جاؤں' یہاں سے نکل کر آگے گئے' جہاں سے گذرتے گئے' رنگ لگاتے گئے' راستہ میں جاتے جاتے مائی ام معبد کا ڈیرہ آ گیا' آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اور میرے صدیق رضی اللہ عنہ بھوکے اور پیاسے ہیں' کئی دن کا سفر ہے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: صدیق رضی اللہ عنہ اُس کو کہو بی بی! اگر تیرے گھر میں کھانے پینے کے لیے کچھ ہے تو اِن مسافروں کو دے' سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ پوچھتے ہیں: بی بی! کیا کچھ کھانے پینے کو ہے؟ مائی' آقا علیہ السلام اور صدیق رضی اللہ عنہ کا نورانی چہرہ دیکھ کر کہتی ہے' ہائے میری قسمت' اِتنی خوبصورت اور پیاری شکل والے مہمان میرے پیدا ہونے سے لے کر آج تک میرے گھر آئے ہی نہیں' میرے بھاگ اور میرے نصیب کہ آج گھر میں کھانے کو بھی کچھ نہیں اور پینے کو بھی کچھ نہیں۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: اے صدیق رضی اللہ عنہ، مائی کو کہو کہ اُس بندھی ہوئی بکری کا دودھ دوہ کر پلا دے' صدیق کہتے ہیں: مائی! یہ بکری دوہ کر ہم کو پلا' مائی کہتی ہے: اے پیارے مہمانو! وہ بکری دودھ دینے والی نہیں' وہ بکری دودھ نہیں دیتی' دودھ دینے والی بکریوں کو میرا خاوند چرانے کے لیے لے کر گیا ہوا ہے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: مائی! تو ہم کو بکری دوہنے کی اجازت دے، مائی کہتی ہے آپ کے چہرے دیکھوں تو بڑے خوبصورت ہیں اور تمہاری باتیں بڑی عجیب ہیں، میں کہتی ہوں یہ بکری دودھ سے بھاگ گئی ہے، یہ دودھ نہیں دیتی، لیکن آپ کہتے ہیں کہ ہم نے اِسی کا ہی پینا ہے، اگر یہی بات ہے تو چلو پھر یہ بندھی ہوئی ہے، پی لو۔

اہل حدیثو! آپ کو یہ پیر مبارک ہو، لوگوں کے پیر جہاں سے گذر جاتے ہیں وہاں پکی ہوئی فصل سوکھ جاتی ہے اور گندم کے بھرے گودام ختم کر جاتے ہیں، لیکن میرے آقا، آپ کے پیر کا جہاں ہاتھ لگ گیا، وہاں سوکھے سبز ہو گئے۔

میرا پیر دیکھ، آ تجھے دکھاؤں، آپ نے بکری کے ''تھن'' کو ہاتھ لگایا تو سوکھے تھنوں والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دودھ بھر بیٹھی، صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مائی، کوئی برتن ہے تو لے آ' مائی نے سمجھا کہ شاید کوئی ایک آدھ دودھ کی دھار نکل آئی ہوگی، مائی چھوٹی سی پیالی لے کر آئی، وہ پیالی بھر گئی، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مائی کوئی اور برتن لا، مائی ایک گلاس لے کر آئی، وہ بھی بھر گیا، مائی نے سمجھا کہ بات بن گئی ہے، مائی پھر بھاگی بھاگی گئی، ایک بالٹی اور دیگچہ لے کر آئی، وہ بھی دودھ سے بھر گیا، مائی گھر کے تمام برتن لے کر آئی جو سب بھر گئے لیکن دودھ ختم ہی نہیں ہوتا۔

اہل حدیثو! یہ آپ کے پیر کا ہاتھ لگا ہے کہ دودھ ختم ہی نہیں ہوتا۔

ہاتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، قدرت اللہ تعالیٰ کی ہے، یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔

ہاتھ ولی کا ہے، قدرت عرش والے اللہ کی ہے، یہ ولی کی کرامت ہے۔

وہابی، ولی مانتے ہیں، نبی مانتے ہیں، کرامتیں مانتے ہیں، معجزات مانتے ہیں۔ تو کہتا ہے، وہابیوں میں ولی کوئی نہیں، میں تو کہتا ہوں، ولی ہوتے ہی وہابیوں میں سے ہیں، مشرک ولی نہیں ہوتا، بدعتی ولی نہیں ہوتا، اب پیچھے پھر وہابی رہ گیا، اگر وہابی ولی نہیں تو اور کوئی ہو سکتا ہی نہیں۔

سنو! اتھن دودھ دودھ ہو گئے۔ باباجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ع

کر کے منزل اک جگہ تے پہنچیا نبی حقانی
رستے اوپر تمبو اندر ڈٹھی اک زنانی
اُم معبد اُس نام بتاون سی مسکین نمانی
گھر دے اندر بکری بنھی لاغر در در جانی

اللہ کی قسم ہے، پھر اُس بکری نے ایک سال دودھ نہیں دیا...... دو سال دودھ نہیں دیا...... پانچ سال دودھ نہیں دیا...... دس سال دودھ نہیں دیا...... میں نے سیرت کی کتب میں پڑھا ہے، وہ بکری اٹھارہ سال زندہ رہی اور اٹھارہ سال دودھ دیتی رہی۔

باباجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ع

چھڈ گئے تنگی فاقے سارے برکت شاہِ ابراراں
سارا ٹبر دودھ پیا پیوے گذرے سال اٹھاراں

یہ دھوئیں کے ملنگوں کا چکر نہیں لگا، یہ چکر لگا ہے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق کا لگا ہے۔

آؤ، میں آپ کو ایک مہاجر کی ہجرت سناؤں، ایک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے دوسرا میرا صدیق رضی اللہ عنہ ہے، یہاں سے مدینہ گئے، آگے ہر گھر میں تیاری ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربان جاؤں، چھوٹی چھوٹی بچیاں چھتوں پر چڑھی ہوئی ہیں اور پڑھتی ہیں!

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّةِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

ہر گھر میں خوشی اور تیاری ہے، دو میاں بیوی بیٹھے ہیں، بیوی کہتی ہے، آقا ﷺ آ رہے ہیں، صدیق رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں لیکن ہمارے گھر کوئی تیاری نہیں، خاوند سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ رو پڑے' آنکھیں بہہ پڑیں' دل ٹوٹ گیا' کہتے ہیں: اے اللہ والی! ہم غریبوں نے کیا تیاری کرنا ہے' ہمارے گھر میں تو کھانے کے لیے ایک وقت کا آٹا بھی نہیں، بیوی کہتی ہے، اِس طرح تو نبی امیروں اور سرمایہ داروں کے گھر چلا جائے گا اور ہم غریب بیٹھے رہیں گے؟

خاوند نے ایک بات کہی جو سونے کے پانی کے ساتھ لکھنے کے قابل ہے، خاوند کہتا ہے، اے کرما نوالی، مجھ غریب کی ایک بات سن لے، میرے حالات سے تو واقف ہے، اگر جہانوں کے پیر اور صدیق رضی اللہ عنہ کو امیروں، دولت مندوں، صاحبِ ثروت اور مال و منال کے ساتھ پیار ہوا تو پھر ہماری باری آنی ہی نہیں، اور اگر نبی کو غریبوں، مسکینوں کے ساتھ پیار ہوا تو ہمارے بغیر نبی ﷺ نے دوسرے گھر جانا ہی نہیں، بیوی کہتی ہے، اچھا، اگر یہ بات ہے تو پھر ہم کو امید رکھنی چاہیے، میاں بیوی کا مکالمہ ہو رہا ہے۔

بابا جی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ؏

ہر گھر آپو آپ تیاری کیتی کل امیراں
کرن امید جے میں گھر آون روشن بدر منیراں
سی مسکین ایوب انصاری بھی مقبول رباناں
جس دے جیا نہ وچ مدینے عاجز ہور نماناں
کپڑا اُوناں کار ہمیشہ اُس محبوب غفاری
اَدبوں اُس دی خدمت اندر بیوی عرض گذاری

بیوی کہتی ہے ؏

شوقوں شہر مدینے اندر عجب تیاری ہوئی
صد افسوس تیرے دل اندر فکر خیال نہ کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاوند کہنے لگا ع

زر باجھوں کیونکر ریس کراں زر داراں
گھر دا حال سب معلوم تینوں جیویں وقت گذاراں
زر ہووے تے زور لگاواں شان سنگار وکھاواں
پر میں اَج تیرے کارن سچی بات سناواں
جے اوتھے دولت زر منظوری نئیں آسانوں ٹوئی
جے شاہِ مسکیناں تے وے راضی ساڈے باجھ نہ کوئی

یہ ہے آقا علیہ السلام کا ساتھی اور سنگی، جس نے پوری زندگی گذاری تو مصطفیٰ علیہ السلام کے اشارہ پر گذاری اور پوری زندگی گذاری تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوارہ پر گذاری۔

آ تجھے دکھاؤں، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' مصطفیٰ علیہ السلام کا!

سفر کا ساتھی ...... حضر کا ساتھی ...... قبر کا ساتھی ...... غار کا ساتھی ...... مزار کا ساتھی ...... بدر کا ساتھی ...... اُحد کا ساتھی ...... خندق کا ساتھی ...... خیبر کا ساتھی ...... حدیبیہ کا ساتھی ...... فتح مکہ کا ساتھی ...... حنین کا ساتھی ...... تبوک کا ساتھی ...... دنیا کا ساتھی ...... حشر کا ساتھی ...... حوضِ کوثر کا ساتھی ...... جنت کا ساتھی۔

میرے برادر!

اُن کے چرچے ...... اُن کے تذکرے ...... اُن کی عظمتیں ...... اُن کے فضائل ...... اُن کے مراتب ...... اُن کے محاسن ...... اُن کے مدارج ...... اُن کے مناقب ...... اُن کا مقام ...... میرا اللہ بیان کرتا ہے ...... اللہ کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتا ہے ...... رب العلمین کا قرآن بیان کرتا ہے ...... رحمۃ للعالمین کا فرمان بیان کرتا ہے۔

میاں! راتیں ختم ہو جائیں گی ...... ماہ ختم ہو جائیں گے ...... سالہا سال ختم ہو جائیں گے، اللہ کی قسم، شمع رسالت کے سچے پروانوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کی شان ختم نہیں ہو سکتی۔ میں انہی الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں۔

دُعا ہے کہ اللہ پاک ہم سب کو اپنے قرآن، صاحبِ قرآن اور صاحبِ قرآن کے سچے یاروں کی شان' مقام اور عظمت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درود شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا○ (احزاب: ٥٦)

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اوپر نبی ﷺ کے' اے ایمان والو، درود پڑھو تم بھی اوپر اس کے اور سلام بھیجو۔''

سامعین محترم! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم الشان اور عظیم البرکت کتاب میں سے جس مقامِ ذیشان کا ترجمہ، میں نے اس وقت عام فہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زبان کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے، پہلے اس مقام کی پہچان فرما لینا، یہ مقام عالیشان اللہ مالک العلام، ذوالجلال والاکرام کی پُر رحمت کتاب سورۃ کا نام سورۃ الاحزاب، سورۃ کا رکوع دسواں۔

اللہ والو! اللہ رب رحمان نے اپنے مقدس کلام کے اس مقام ذیشان میں آج ایک ایسے انوکھے، نرالے اور اہم کام کا حکم دیا ہے، جس کام میں کائنات کا خالق و مالک خود آپ بھی شریک اور شامل ہے، قرآن پاک میں! کہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، زکوٰۃ دو، یہ نہیں فرمایا چونکہ میں دیتا ہوں، اس لیے تم بھی دو۔ کہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، نماز پڑھو، یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی پڑھتا ہوں، اس لیے تم بھی پڑھو۔ کہیں میرے اور تمہارے رب نے فرمایا ہے، روزے رکھو، اس طرح نہیں فرمایا کہ میں روزہ رکھتا ہوں، اس لیے تم بھی رکھو۔

کہیں میرے اللہ نے فرمایا: میری عبادت کرو، یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی عبادت کرتا ہوں اس لیے تم بھی کرو۔

کہیں میرے اللہ نے فرمایا: قرآن کی تلاوت کرو، یہ نہیں فرمایا، میں بھی تلاوت کرتا ہوں، اس لیے تم بھی میرے قرآن کی تلاوت کرو۔

قربان جاؤں! آج اللہ تعالیٰ ایک ایسا کام بتا رہے ہیں، جو کام اتنا اہم ہے کہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں، چونکہ یہ کام میں بھی کرتا ہوں، میرے فرشتے بھی کرتے ہیں، اس لیے اے ایمان والو! تم بھی یہ کام کرو۔

کتاب وسنت کے پروانو! میرا رب عبادت سے بے نیاز ہے، لیکن یہ ایک ایسا کام ہے، جس میں خالق اور مخلوق دونوں ہی شامل ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝ (احزاب: ٥٦)

"اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اس نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجو۔"

ذرا غور فرمانا! آمنہ کے لال...... پیکر حسن وجمال...... صاحبِ شرف وکمال...... اور ساری کائنات کے سردار جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا مقام کتنا اعلیٰ ہے...... شان کتنی بلند ہے، اور درود پاک کا کتنا مرتبہ ہے۔

نبی آخر زماں...... آقائے دوجہاں...... سرورِ کون ومکاں...... ماہِ درخشاں...... حامل قرآن...... جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی شان ومرتبت کا اندازہ اس بات سے لگا لینا کہ اللہ تعالیٰ بھی میرے مصطفیٰ علیہ السلام پر درود بھیجتا ہے، آج چونکہ ساری بات درود پاک پر ہوگی، اس لیے بار بار جب بھی میری زبان پر میرے اور تمہارے پیر ومرشد علیہ السلام کا نام پاک "محمد ﷺ" آئے تو آپ نے پیار اور محبت کے ساتھ ﷺ کہنا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا درود پڑھنا کیا ہے، فرشتوں کا درود پڑھنا کیا ہے اور اہل ایمان کے درود پڑھنے کا کیا مفہوم اور طریقہ ہے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے درود پڑھنے کا جو مفہوم ہے وہ دو طرح سے ہے، فرماتے ہیں:

ایک تو اللہ تعالیٰ کے درود پڑھنے کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ اپنے نبی جناب محمد ﷺ پر رحمت بھیجتا ہے۔

دوسرا رب العالمین کا مصطفیٰ علیہ السلام پر درود پڑھنا یہ ہے کہ رب کریم اپنے فرشتوں کو جمع کر کے ان کے سامنے اپنے نبی جناب محمد ﷺ کی عظمت اور شان بیان کرتا ہے، فرشتوں کا اجتماع ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! یہ دیکھو یہ بھی ابن آدم ہے، یہ بھی ایک انسان ہے، جس دن میں نے انسان کو بنانا چاہا، آدم کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو میں نے تمہارے سامنے یہ معاملہ رکھا، تم نے کہا اللہ، انسان کو پیدا کر کے کیا کرنا ہے، لیکن میری تخلیق کا نہ کوئی خاکی، نہ کوئی آبی اور نہ کوئی فلکی مستحق ہے اگر اس کا مستحق ہوگا تو یہ جس کو میں پیدا کرنا چاہتا ہوں، اور قرآن نے بڑے واضح الفاظ میں یہ بیان کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ (احزاب: ۷۲)

ہم نے امانت کا بوجھ آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کیا کہ اے آسمانوں، تم اتنے بلند وبالا اور وسیع وعریض ہو، تم امانت کا بوجھ کیوں نہیں اُٹھاتے؟ آسمانوں نے کہا: اللہ!

ہم چاند کا وزن اُٹھا سکتے ہیں...... ہم سورج کا وزن اُٹھا سکتے ہیں...... ہم ستاروں کا وزن اُٹھا سکتے ہیں...... ہم بیت المعمور کا وزن اُٹھا سکتے ہیں...... ہم فرشتوں کا بوجھ اُٹھا سکتے ہیں...... ہم تیرے عرش کا بوجھ اُٹھا سکتے ہیں۔

لیکن جس امانت کا بوجھ تو ہم کو اُٹھوانا چاہتا ہے، اُس کو اُٹھانے کی ہم میں ہمت نہیں، آسمانوں نے انکار کر دیا، پھر اللہ کریم نے فرمایا، زمین، کیا تو اُٹھا سکتی ہے؟ زمین نے کہا، اللہ!

میں ندی نالے اُٹھا سکتی ہوں...... میں جمادات اور نباتات اُٹھا سکتی ہوں...... میں اتنے وزنی پہاڑ اُٹھا سکتی ہوں...... میں پتھر اور کنکر اُٹھا سکتی ہوں...... میں کوڑا کرکٹ اُٹھا سکتی ہوں...... میں درخت اُٹھا سکتی ہوں...... میں سونے اور چاندی کی کانیں اُٹھا سکتی ہوں...... میں ان کا اتنا بوجھ تو اُٹھا سکتی ہوں، لیکن بارِ امانت نہیں اُٹھا سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے پہاڑو، تم تو ہمالیہ کی بلند وبالا چوٹیاں رکھتے ہو، کیا تم یہ بوجھ اُٹھا سکتے ہو؟ پہاڑوں نے کہا، اللہ ہم بھی یہ بوجھ اُٹھانے سے عاجز اور قاصر ہیں۔

انسانو! سنو! انسان ہو کر انسانوں کے دشمن بنے ہو...... بشر ہو کر بشر کے مخالف بنے ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اتنا بڑا بوجھ اس انسان نے اُٹھا لیا ہے' اللہ یہ لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ بوجھ کس کا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا! یہ بوجھ نبوت کا ہے...... یہ بوجھ رسالت کا ہے...... یہ بوجھ امامت کا ہے...... یہ بوجھ مصطفیٰ ﷺ کی اتباع کا ہے...... یہ بوجھ انبیاء کرام علیہم السلام کی تابعداری کا ہے۔

یہ نہ آسمان اُٹھا سکے ہیں...... نہ زمین اُٹھا سکی ہے...... اور نہ بلند و بالا پہاڑ اُٹھا سکے ہیں، اگر اُٹھا سکے ہیں تو انسان اُٹھا سکے ہیں، یہ کتنا بلند مقام ہے آدمیت کا اور کتنا اُونچا مرتبہ ہے بشر اور انسان کا۔

اگر آپ کو سمجھ نہیں آئی تو آئیں میں آپ کو قرآن سناؤں، میرے دوست سن! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ٥ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ٥ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ٥ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ٥ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ٥ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ٥ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ٥ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ٥ (التین: ۱۔۸)

''اللہ پاک نے قسمیں اُٹھائی ہیں، مجھے تین کی قسم...... زیتون کی قسم...... طور سینا کی قسم اور اس امن والے شہر کی قسم، اگر میں نے ساری کائنات میں کسی کو خوبصورت ترین اور افضل بنایا ہے تو انسان کو بنایا ہے۔''

سن لیں! اللہ تعالیٰ نے آسمان پیدا کیے...... زمین پیدا کی...... حجر و شجر پیدا کیے...... یہ فرشتے، یہ سب نوری اور ناری رب نے پیدا کیے...... اللہ کریم نے ہر چیز کو لفظ کن کے ساتھ بنایا، لیکن آدم کو بنانے کی باری آئی ''خَلَقْتُ بِيَدَيَّ'' تو فرمایا کہ اس کو تو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے، اور پھر اس کی توقیر اور تعظیم اس طرح کرائی' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ٥ (الاعراف: ۱۱)

''اے بندے! میں نے تجھے خود پیدا کیا ہے، پھر تیری شکلیں اور صورتیں خود بنائیں، وہ جو کہتے تھے کہ اس کو کیوں پیدا کرنے لگا ہے؟''

فرمایا: اے میرے فرشتو! ذرا اس آدم کو سجدہ کرو، سب نے سجدہ کیا، مگر ابلیس نے انکار کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ○ (الاعراف: ۱۲)

''ابلیس نے کہا: اللہ! میں کس طرح سجدہ کروں، میں اس سے بہتر اور اچھا ہوں، میں آگ سے ہوں، یہ مٹی سے ہے، اس لیے میں سجدہ نہیں کر سکتا، اگر میں نے بشر کی توہین کی ہے، بشر کی تخفیف کی ہے، میں بشر کو نہیں مانتا کہ تو نے آدم سے بشر کو بنانا ہے اور انسان سے نبی بنانا ہے۔''

اب ذرا سن لیں، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو سزا کیا دی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ○ (الاعراف: ۷)

اے بے ایمان! تجھے ذلیل کر دیا ہے، تو نکل جا، اب اللہ کریم کے سامنے پھر عرض کرتا ہے۔

اللہ!

اَنْظِرْنِىْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ○ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ○ (الاعراف: ۱۴-۱۵)

مجھے قیامت تک مہلت دے دے۔

اس کو مہلت مل جاتی ہے، اب جناب وہ ان کے کانوں میں پھونکیں مارتا ہے کہ میں نے بھی بشر اور انسان کی عظمت نہیں مانی، اس لیے تم بھی میرے پیچھے لگ کر بشر اور انسان کی عظمت نہ ماننا کیونکہ رب نے بشر اور انسان کو نبی بنا دیا ہے، میرے بیٹو، تم بھی اس کو بشر نہ ماننا اور میری طرح میرے پیچھے لگ جانا۔

میرے بھائی! میرے رب نے جو سزا اس ابلیس کو دی ہے، کعبہ کے رب کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں، حشر کا دن آئے گا، جو لوگ نبوت مانتے ہیں اور بشریت نہیں مانتے، ان کی سزا وہی ہوگی، اور وہ اسی طرح رب کریم کے دربار سے ذلیل و رسوا کر کے دھتکار دیئے جائیں گے، جس طرح رب رحیم نے اپنے دربار سے اس شیطان اور ابلیس کو دھتکار دیا تھا کہ ایک بات مانتے ہو اور ایک بات نہیں مانتے، یہ گنگا اسی طرح بہی جا رہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ لیں! اب مکہ والے کہتے ہیں، چل تجھے بشر مان لیتے ہیں لیکن نبی نہیں مانتے، اللہ پاک نے فرمایا، تم بھی بے ایمان ہو، ایک وہ تھے جو بشر مانتے تھے اور نبی نہیں مانتے تھے، میرے اللہ نے دونوں کو ایک ہی پلڑہ میں رکھا ہے، وہ کہتے تھے، آپ بشر تو ہیں نبی نہیں، اور یہ کہتے ہیں آپ نبی ہیں بشر نہیں، اللہ تو کیا کہتا ہے؟

فرمایا: میں تو کہتا ہوں کہ یہ نبی بھی ہے اور بشر بھی ہے' عظمت انسان اور عظمت بشر اس کا نام ہے۔

اور میں تو یہ کہتا ہوں کہ میرا رب!

ولی پیدا کرتا ہے تو انسانوں سے کرتا ہے...... محدث پیدا کرتا ہے تو انسانوں سے کرتا ہے...... صدیق رضی اللہ عنہ پیدا کرتا ہے تو انسانوں سے کرتا ہے...... شہید پیدا کرتا ہے تو انسانوں سے کرتا ہے...... ذوالنورین رضی اللہ عنہ پیدا کرتا ہے تو انسانوں سے...... پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پیدا کرتا ہے تو انسانوں سے...... خلیل اللہ علیہ السلام پیدا کرتا ہے تو انسانوں سے...... کلیم اللہ علیہ السلام پیدا کرتا ہے تو انسانوں سے...... یوسف علیہ السلام کنعانی پیدا کرتا ہے تو انسانوں سے...... قربان جاؤں! آمنہ کا لال پیدا کرتا ہے تو انسانوں سے۔

دیکھ لیں! اب وہ انسان کہاں جانے لگا ہے، اس کی عظمت کہاں تک کھلی ہے، قربان جاؤں، جہاں سب نوریوں کی انتہا ہو جاتی ہے، وہاں اس بشر کی ابتدا ہوتی ہے، ہم تو بشر مانتے ہیں اور ساری کائنات سے اعلیٰ مانتے ہیں۔

میرے بھائی! ذرا نوٹ کر لیں، ہمارا ایک کہنے والا کہتا ہے۔

مقام محمد دے کی کہنے جلّے
خدائی توں اُتے خدا کولوں تھلّے

میرے دوست! ایک اور کہنے والا کہتا ہے ع

بشر ان سا جہاں میں پھر نہیں آیا نہ آئے گا
نبی ان سا جہاں میں پھر نہیں آیا نہ آئے گا

بہت آئے جہاں میں ساقیانِ دلربا لیکن
مثالِ ساقی کوثر نہیں آیا، نہ آئے گا
خلیل اللہ بھی آئے، کلیم اللہ بھی لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد پاک سا مظہر نہیں آیا نہ آئے گا

میرا اعلان ہے لوگو، میرا پیغام ہے لوگو
محمد سے نبی بہتر نہیں آیا نہ آئے گا

میرے بھائی! یہ ہے وہ بشر جس کے چرچے آج اللہ تعالیٰ آسمان پر فرشتوں میں کر رہا ہے اور جس کے تذکرے رحمان اپنے قرآن میں کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِىِّ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ○ (احزاب: ٥٦)

یہ مصطفیٰ علیہ السلام کا مقام ہے۔

کہیں اللہ کریم اس طرح تذکرہ کر رہے ہیں:

وَٱلنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ○ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ○ وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ○ (النجم: ١-٤)

کہیں اللہ تعالیٰ اس طرح تذکرہ فرما رہے ہیں:

وَٱلضُّحَىٰ ○ وَٱلَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ○ وَلَلْءَاخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ ٱلْأُولَىٰ ○ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰٓ ○ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَـَٔاوَىٰ ○ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدَىٰ ○ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنَىٰ ○ (الضحیٰ: ١-٨)

کہیں اللہ پاک اس طرح تذکرہ فرما رہے ہیں:

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ○ ٱلَّذِىٓ أَنقَضَ ظَهْرَكَ ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○ (الانشراح: ١-٤)

کہیں تذکرہ اس انداز میں فرما رہے ہیں!

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ○ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ○ (الکوثر: ١-٣)

کہیں تذکرہ اس نہج پر فرما رہے ہیں!

إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ○ لِّتُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُعَزِّرُوهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ (الفتح: ۹)

اور کہیں اس طرح تذکرہ ہو رہا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ○ (الاحزاب: ٤٦)

میرا رب فرشتوں میں میرے مصطفیٰ علیہ السلام کا تذکرہ فرما رہا ہے' محبوب کی عظمت بیان کر رہا ہے۔

اور دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مصطفیٰ پر رحمتیں بھیج رہا ہے، مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

جب ہم دعا کرتے ہیں تو ہماری دعا اللہ تعالیٰ کے آگے ہوتی ہے اور مصطفیٰ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی ہے، اللہ! کامونکی والے پوچھتے ہیں کہ فرشتوں کا دُرود کیا ہے؟

فرمایا فرشتوں کا درود یہ ہے کہ فرشتے دعا کرتے ہیں' اے ہمارے اللہ! اس نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بلند کردے' فرشتے بھی میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے مقام علیا اور ارتقائے مرتبت کے۔لیے دعائیں کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے ایمان والو! اس کام میں میں بھی تمہارے ساتھ شامل ہو گیا ہوں' اس لیے اب تم بھی درود پڑھو!

سن لیں! اللہ تعالیٰ' مشرکوں کو نہیں کہتا...... بدعتیوں کو نہیں کہتا...... قبر پرستوں کو نہیں کہتا...... قبر چٹوں کو نہیں کہتا...... یا اللہ، کون دُرود پڑھے؟

فرمایا: میں ایمان والوں کو کہہ رہا ہوں' میں مشرکوں اور بدعتیوں کا دُرود مانتا ہی نہیں' یہ بات تو ایمان والوں کے ساتھ ہو رہی ہے' میرے مصطفیٰ علیہ السلام پر دُرود ایمان والا اور مواحد پڑھے' جب میں۔ مشرک کی نماز قبول نہیں کرتا...... مشرک کا روزہ قبول نہیں کرتا...... مشرک کا حج قبول نہیں کرتا...... مشرک کی قربانی قبول نہیں کرتا...... تو پھر میں مشرک اور بدعتی کا درود کیسے قبول کرلوں، معلوم ہوا کہ رب کریم مشرک اور بدعتی کا درود بھی قبول نہیں فرماتا۔

سنو! ہمارے ساتھ جھگڑا کرنا ہے تو پہلے قبروں کی پوجا اور بدعات چھوڑ، پھر ہم سے پوچھ کہ ہم درود پڑھتے ہیں یا نہیں، کعبہ کے رب کی قسم ہے، مشرک اور بدعتی دن رات کروڑ ہا درود پڑھے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اس کا درود مانتا ہی نہیں!

پہلے درود پڑھنے والا مونہہ بنا...... پہلے درود پڑھنے والا عقیدہ بنا۔

پھر یزدانی تجھے بتائے گا کہ کون سا درود پڑھ، تیرے ساتھ تو رب کریم بات ہی نہیں کرتا کہ تو درود پڑھ یا نہ پڑھ، اللہ تعالیٰ تو ہمارے ساتھ بات کرتا ہے۔

اہل حدیثو! سنو! ایسے ہی جھگڑے میں پڑ جاتے ہو، اللہ تعالیٰ کسی مشرک کا درود قبول نہیں فرماتا اور نہ ان کو کہتا ہے کہ درود پڑھو، دُرود آیا ہے تو وہابیوں کے حصہ میں آیا ہے، ہم سے پوچھ کہ اب درود پڑھنا ہے، کیا پڑھنا ہے، کس طرح پڑھنا ہے اور اس کے الفاظ اور کلمات کیا ہیں۔

میرے بھائی! سن لیں' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝ (احزاب: ٥٦)

اے ایمان والو! درود پڑھو، یا اللہ کس طرح پڑھیں؟

میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے پاس لوگ آئے، عرض کرتے ہیں، آقا! ہمیں درود بتایئے' کس طرح پڑھیں، میرے پیر و مرشد علیہ السلام فرماتے ہیں، کہو!

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

میرے بھائی! یہ ہے وہ درود جو میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے سکھایا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطالبہ پر فرمایا ہے، درود کے اس کے علاوہ اور بھی حروف اور کلمات آتے ہیں، کوئی بڑے کوئی چھوٹے، کوئی لمبے کوئی چوڑے۔

ذرا غور فرمانا! یہ درودٗ دعا ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے درود میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ بات ہو رہی ہے، ہم اس درود میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ بات کرتے ہیں، اَللّٰهُمَّ صَلِّ ' اے اللہ! ہمارا یہ درود تو پہنچا، عَلٰى مُحَمَّدٍ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم دعا کرتے ہیں' اللہ! صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ ہو، صرف آپ پر رحمت نہ ہو، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر بھی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے برادر! آل میں میرے نبی کی بیویاں بھی ہیں...... آل میں میرے نبی کی بیٹیاں بھی ہیں...... آل میں میرے نبی کے داماد بھی ہیں...... آل میں میرے نبی کے سسر بھی ہیں...... آل میں میرے نبی کے رشتہ دار بھی ہیں (جو ایمان والے ہیں)...... آل میں میرے نبی کے سب صحابہ بھی ہیں...... بلکہ آل میں تو میرے مصطفیٰ ﷺ کے قیامت تک کے اُمتی بھی ہیں۔

اب بندہ آگے جا کر پھر کہتا ہے، کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ۔

یا اللہ ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، یہ کیا بات ہے؟

حدیث پاک میں ہے کہ جب میرے آقا علیہ السلام معراج کو گئے' اس وقت میرے پیر و مرشد علیہ الصلوٰۃ والسلام سب انبیائے کرام علیہم السلام سے ملاقات کرتے جا رہے ہیں۔ پہلے آسمان پر، دوسرے آسمان پر، تیسرے آسمان پر، چوتھے آسمان پر علیک سلیک ہوتی ہے تو وہ نبی مبارک دیتے ہیں، اھلا و سھلا کہتے ہیں: سلام ہو' جب میرے مصطفیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر گئے تو وہاں ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی، وہ کہتے ہیں!

مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ اللّٰهِ وَالْاِبْنُ الصَّالِحِ۔

اے میرے بیٹے نبی! تیرا آنا مبارک ہو، ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے نبی کو مبارک دے کر فرماتے ہیں، اے میرے بیٹے نبی، جب واپس جائیں تو میری طرف سے اپنی اُمت کو سلام کہہ دینا، اب اُس کے جواب میں میرے اللہ اور مصطفیٰ علیہ السلام نے فرمایا، چونکہ ابراہیم علیہ السلام نے تم کو سلام بھیجا ہے، اس لیے تم بھی کہا کرو!

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اللہ کی قسم! اگر آپ یہ ایک دفعہ پڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ...... تمہیں دس نیکیاں دیں گے...... تمہارے دس گناہ معاف کریں گے...... تمہارے دس درجات بلند کریں گے۔

آپ نے باتیں صحیح طرح نوٹ نہیں کیں!

پہلی بات تو یہ ہے، اَللّٰهُمَّ، اے اللہ!

دوسری بات یہ ہے، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، محمد ﷺ پر درود بھیج۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری بات یہ ہے، وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، محمد ﷺ کی آل پر بھی۔
چوتھی بات یہ ہے، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ، جس طرح ابراہیم علیہ السلام پر بھیجا۔
پانچویں بات یہ ہے، وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ، جس طرح آل ابراہیم پر بھیجا۔
درود میں یہ پانچ چیزیں آئی ہیں، اب ان کے درود میں دیکھیں، کتنی چیزیں آئی ہیں!
صَلِّ عَلٰی شَفِيْعِنَا، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یہاں رب کو نہیں کہا گیا کہ اللہ ہماری طرف سے دعا پہنچا، اس میں!
رب کا نام نہیں آیا...... ابراہیم علیہ السلام نبی کا نہیں آیا...... ابراہیم علیہ السلام نبی کی آل کا نہیں آیا۔
گویا کہ ان کا درود چار چیزوں سے خالی ہے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی۔

اور یہ کہتے ہیں: اے صباء! مدینے جانا، میرا ماجرا سنانا...... کہتا ہے تیرا دیوانہ، یا نبی سلام علیک یا حبیب سلام علیک۔

میرے اور ان کے درود میں بہت فرق ہے...... یہ صباء کو کہتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں...... یہ التجائیں ہوا کے آگے کرتے ہیں اور ہم درخواست اللہ تعالیٰ کے آگے کرتے ہیں...... جتنا ہوا اور اللہ تعالیٰ میں فرق ہے، اتنا وہابیوں اور ان کے دُرود میں فرق ہے...... میرے بھائی! بات سمجھیں...... اے صباء مدینے جانا میرا ماجرا سنانا۔

جمعرات بند ہو گئی ہے اور ساتھ کہتا ہے کہ نبی یہاں ہی موجود ہے، اس کے باوجود ہواؤں کو پیغام دے رہا ہے، ارے پاگل، گھر بیٹھ کر مشورہ کر لیا کر کہ بات کون سی کرنا ہے، ابھی تو نے ایک منٹ کے بعد کہنا ہے۔

دم بدم پڑھو درود
نبی بھی ہیں یہاں موجود

اور کبھی کہتا ہے:

کدی ساڈے ول پھیرا پا کملی والے

کبھی کبھی تو آ جایا کر، اگر روزانہ نہیں آ سکتا، آٹھ دن کے بعد نہیں آ سکتا تو چل، ایک ماہ بعد ہی آ جایا کر، یہ اصل دُرود تو پڑھتے ہی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بخیل اور لعنتی ہے وہ شخص جو دُرود نہیں پڑھتا، تو کہے گا کہ یہ میرے والا نہیں پڑھتے۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

اس میں اَللّٰھُمَّ نہیں آیا، تیرا دُرود کس نے پہنچانا ہے، پہلے بتا تو سہی کہ تو یہ درخواست کس کے آگے کرتا ہے، کس کے آگے دعائیں پیش کرتا ہے؟

ظالم! بتا تو سہی' یہ سلام بھیج رہا ہے تو کس کے ذریعہ بھیج رہا ہے' تو تو کہتا ہے' نبی یہاں نہیں' کبھی کہتا ہے' یہاں ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ مصطفیٰ علیہ السلام اپنی قبر پاک میں ہیں' میرے نبی علیہ السلام باہر بھی ہوں...... زندہ بھی ہوں...... مدینہ بھی ہوں...... مکہ بھی ہوں...... بدر میں بھی ہوں' اُحد میں بھی ہوں' خندق میں بھی ہوں' خیبر میں بھی ہوں' گھر میں بھی ہوں اور مسجد میں ہوں...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی زندگی میں کہتے ہیں، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، اللہ تو پہنچا دے، اور تو کہتا ہے۔

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

اس میں لفظ "اللہ" نہیں آیا...... رب کا اسم اعظم نہیں آیا...... رب کے آگے دعا نہیں آئی...... آپ کی آل کا لفظ نہیں آیا...... ابراہیم علیہ السلام کا ذکر نہیں آیا...... ابراہیم علیہ السلام کی آل کا ذکر نہیں آیا۔

میرے دوست! تیرے درود میں یہ سب چیزیں ختم ہیں، یہ چیزیں ملیں گی تو اہل حدیث سے ملیں گیں۔

اب سن لیں! جو دُرود پاک کا منکر ہے، میرے نزدیک وہ بے ایمان ہے اور جو ویسے ہی پڑھتا نہیں، وہ لعنتی ہے، درود کا منکر اور ہے نہ پڑھنے والا اور ہے، ذرا فرق ہے، ہم کیا کہتے ہیں، میرا کہنے والا کہہ گیا ہے ع

نام نبی دا سن کر مومن جو درود پوچاون
ملک نورانی حق اوہناں دے ایہہ دعا فرماون
اللہ بخشے جنت' تینوں، نال رسول الٰہی
دعا منظور نورانی ملکاں وچ دربار الٰہی

جو نبی علیہ السلام کا نام سن کر درود نہیں پڑھتے ان کے بارہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

او جو نام نبی دا سن کرنئیں درود پوچاندے
ملک نورانی حق اوہناں دے ایہہ دعا فرماندے
رب نہ بخشے جنت تینوں، تے نہ تو رحمت پانویں
جنت ہو یا حرام بخیلا تو کیونکر جنت جانویں

ایک اور اُٹھتا ہے، وہ کہتا ہے ع

سنا جس کسی نے کلام محمد
ہوا جان و دل سے غلام محمد

ہوا ہے نہ ہوگا میسر کسی کو
بلند اس قدر ہے مقام محمد

ہے قرآن موجود فرماں خدا کا
کلام خدا ہے کلام محمد

سر اور دل جھومتے ہیں خوشی سے
لبوں پہ جب آتا ہے نام محمد

تو درود کی بات کرتا ہے کہ وہابی نہیں پڑھتے، وہابیوں کی تو جان درود ہے، ایمان درود ہے، سن لے! رب کریم حکم دے رہا ہے، یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ مشرکو! درود نہ پڑھنا، بدعتیو، درود نہ پڑھنا، اور میں تو اسی لیے کہتا ہوں۔

یَتِیْمٌ، جَمِیْلٌ، جَوَّادٌ، کَرِیْمٌ
حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ رَؤُفُ الرَّحِیْمُ
رَسُوْلٌ، اَمِیْنٌ، خَلِیْلٌ، کَلِیْمٌ
فَصِیْحٌ، خَطِیْبٌ، طَبِیْبٌ، حَکِیْمٌ
مُزَمِّلٌ، مُدَثِّرٌ، معلی مقام
ایسے نبی پہ ہوں لاکھوں سلام

درود پوچھنا ہے تو وہابیوں سے پوچھ! ہم Made in Madina پڑھتے ہیں...... ہم Made In India نہیں پڑھتے ...... ہم اس درود کے قائل نہیں جو ہندوستان میں تیار ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے..... ہم اس درود کے قائل ہیں جو مکہ مدینہ میں تیار ہوا ہے..... ہمارے اور تیرے درود کا فرق ہے..... پڑھنے کا فرق ہے..... الفاظ اور کلمات کا فرق ہے۔

میرے دوست! درود ہماری جان ہے، ہمارا ایمان ہے اور ہمارے ایمان کی جان ہے، اور دوسری سمجھنے کی بات یہ ہے کہ درود کہاں پڑھنا ہے؟

ایک آدمی نماز کی نیت کرتا ہے تو پڑھتا ہے، الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ یہ پڑھا تو اس نے درود ہے، کیا اس کی نیت ہو جائے گی، پھر سورۃ فاتحہ کی جگہ پڑھتا ہے، الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ کیا اس کی نماز ہو جائے گی، یا اللہ بات کیا ہے؟

فرمایا: یزدانی بات سیدھی سی ہے، اُس نے بے شک درود پڑھا ہے، لیکن میں نے یہاں پڑھنے کی اجازت نہیں دی، میرے نبی نے یہاں نہیں پڑھا۔

اسی طرح جب اذان کا وقت آیا تو فرمایا میرے بلال اذان کہہ دے، میرے پیارے بلال رضی اللہ عنہ آذان کے لیے کھڑے ہو گئے ہیں، اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مجھے بتائیے، بلال کی زبان پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ چڑھ گیا تھا' کیا الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ۔ نہیں چڑھ سکتا تھا' سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اتنی لمبی آذان یاد کر لی تھی!

کیا ان کو الصلوٰۃ والسلام نہیں آتا تھا..... کیا ان کا حافظہ تجھ سے کمزور تھا..... کیا اب کو نبی علیہ السلام کے ساتھ پیار نہیں تھا..... کیا ان کو مصطفیٰ علیہ السلام کے ساتھ محبت نہیں تھی..... کیا ان کو تجھ جتنا درود نہیں آتا تھا..... کیا سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تجھ جتنا نہیں پڑھے ہوئے تھے..... کیا انہیں تجھ جتنا پیار نہیں تھا..... کیا اُنہیں تجھ جتنی محبت نہیں تھی..... کیا اُنہیں تجھ جتنی عقیدت نہیں تھی..... کیا وہ درود کے فضائل نہیں جانتے تھے۔

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے کہنے پر اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہ سے آذان شروع کی' اللہ کریم آپ کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ جانا نصیب فرمائے' کعبہ کے رب کی قسم ہے آج وہاں آذان ہو رہی ہے تو وہابیوں والی ہو رہی ہے' یہ کہتے ہیں: جی ہم درود ہی پڑھتے ہیں' اس میں گناہ کیا ہے؟

سنیں! دو آدمی بیٹھے ہیں، ان میں سے ایک آدمی مرغی ذبح کرتا ہے تو پڑھتا ہے، بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اب دوسرے کے پاس مرغی آتی ہے تو وہ کہتا ہے، الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے یہ بتاؤ کیا اس کی مرغی حلال ہے یا حرام یا اللہ بات کیا ہے؟

فرمایا! یزدانی بات سیدھی ہے، مرغی ذبح کرنی ہے یا بکرا ذبح کرنا ہے، اس نے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ نہیں پڑھا، اس نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى پڑھا ہے...... قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھا ہے...... یٰسین پڑھی ہے...... فاتحہ پڑھی ہے...... بے شک سارا قرآن پڑھا ہے...... جانور حرام ہے، کیونکہ اس نے میرے نبی کی سنت کی مخالفت کی ہے۔

میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا، آذان سنو تو آذان سننے کے بعد مجھ پر درود پڑھو، آذان سے پہلے کسی صحابی نے درود نہیں پڑھا۔

میرے بھائی! آج میں نے آپ کو دو مسئلے بتائے ہیں، ایک مسئلہ یہ بتایا ہے کہ درود کی شان اور عظمت کیا ہے، درود کے کلمات کیا ہیں، اور پھر یہ بتایا ہے کہ درود کہاں کہاں پڑھنا ہے، جہاں میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے پڑھایا ہے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پڑھا ہے، وہاں پڑھ۔

اللہ کریم مجھے اور آپ کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت سمجھنے کی توفیق عنایت فرمائے اور کتاب وسنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ○
وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ ○ وَالشَّاكِرِيْنَ ○
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

❀❀......❀❀❀......❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت واطاعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (ال عمران: ٣١)

''اے محمد (ﷺ) اعلان فرما دیجئے اگر تم دوست بنانا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو' تم کو اللہ تعالیٰ دوست بنالیں گے اور تمہارے گناہ بخش دیں گے کیونکہ اللہ پاک بخشنے والے مہربان ہیں''

حضرات وحاضرین! اللہ رحیم وکریم کی کتاب مبین میں سے جس مقام عظیم کا ترجمہ میں نے اس وقت عام فہم اپنی اور آپ کی زبان میں آپ کے گوش گذار کیا ہے' پہلے اس مقام کی پہچان فرمالینا' یہ مقام عالیشان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پر رحمت کتاب میں سے سورۃ آلِ عمران کا مقام ہے۔

اللہ والو! میں بلاتمہید ہی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، الحمد للہ شمع رسالت کے پروانوں...... اللہ کی توحید کے علمبرداروں...... ختم نبوت کے جاں نثاروں...... اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے وفاداروں کا عظیم الشان اجتماع ہے، آج کے اس عظیم الشان، مبارک اور مقدس پروگرام میں ان شاء اللہ الرحمٰن میں یہ کوشش کروں گا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کا قرآن اور نبی علیہ السلام کا فرمان کثرت کے ساتھ سنایا جائے۔

اللہ رب رحمان کے مقدس کلام میں سے جس پر رحمت مقام کو میں نے اس وقت تلاوت کیا ہے، اللہ کریم نے اس مقام ذیشان میں اپنی رضا...... اپنی لقا...... اپنی خوشنودی...... اپنے قرب...... اپنے تقرب...... جنت کے حصول...... اور بہشت کے دخول کا ایک ذریعہ اور سبب بیان فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہو، اپنے خالق اور مالک کی لقا کے طالب ہو، اللہ تعالیٰ کے قرب کے متلاشی ہو، جنت کا حصول اور بہشت کا دخول چاہتے ہو تو اُس کا ایک ہی ذریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی' آمنہ کے لال ...... پیکرِ حسن و جمال ...... صاحبِ شرف وکمال ...... اور ساری کائنات کے سردار جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی سچی اور پکی غلامی اختیار کر لی جائے، تاجدارِ حرمین ...... خواجہ بدر وحنین ...... امام القبلتین ...... سید الثقلین ...... جد الحسن والحسین ...... جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا پیرہن اپنے گلہ میں پہن لیا جائے۔

میرے برادر! مطاع کی اطاعت، مقتداء، پیشوا، رہنماء اور رہبر کی پیروی اُس وقت تک ممکن ہی نہیں، جب تک مطاع اور مقتداء کے ساتھ پیار اور محبت نہ ہو، اور دُنیا کا یہ طریقہ ہے کہ محبت اُس شخص کے ساتھ کی جاتی ہے، جو صورت کا بھی اچھا ہو اور سیرت کا بھی اچھا ہو۔ اِس زمین کے فرش کے اوپر، آسمان کی نیلگوں چھت کے نیچے ماؤں نے بڑے بڑے پری پیکر اور خوبرو اِنسانوں کو جنم دیا ہے، اور میں تو کہا کرتا ہوں کہ!

کُلاہ نبوت کے ساتھ اُس کو ہی سرفراز کیا جاتا ہے ...... کُلاہ رسالت کے ساتھ اُس کو ہی مرصع کیا جاتا ہے ...... نبوت کی پگڑی اُس کے سر پر ہی رکھی جاتی ہے۔

جو صورت کا بھی خوبصورت ہو اور سیرت کا بھی اعلیٰ ہو، امام الانبیاء ...... حبیب الٰہ ...... صاحبِ قابَ قوسین او ادنیٰ ...... جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ!

صورت کے لحاظ سے سب سے خوبصورت ...... سیرت کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ ...... اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھے ...... کردار کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ ...... رنگ کے لحاظ سے سب سے خوب رنگ ...... ڈھنگ کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ ...... جلوت کے لحاظ سے سب سے منفرد ...... خلوت کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ۔

گویا کہ آمنہ کے لال علیہ السلام ساری کائنات سے، ہر لحاظ سے اعلیٰ ہی اعلیٰ ہیں۔

اللہ والو! اَب میں نے آپ سے ایک جواب لینا ہے' آپ کا امتحان ہونے لگا ہے' مجھے انصاف سے جواب دینا کہ جو نبی اِتنا اعلیٰ ...... اِتنا افضل ...... اِتنا اشرف ...... اِتنا عالم ...... اِتنا حسین اور اِتنا جمیل ہے' جو رہنما' رہبر' مقتدا اور پیشوا اِتنا ہمہ گیر ہے' میں جواب لینا چاہتا ہوں' کیا ایسے نبی کا دامن چھوڑ کر کسی اور کا پکڑنے کو دل چاہتا ہے' وہابیوں کا تو بادل نخواستہ بھی رُوح نہیں کرتا کہ اس نبی کے ہاتھ سے باگ چھڑا کر کسی اور کے ہاتھ میں پکڑا دی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آؤ میں بتاؤں کہ وہ آقا کتنا اعلیٰ ہے، مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نبی اُن سا جہاں میں پھر، نہیں آیا نہ آئے گا
بشر اُن سا جہاں میں پھر، نہیں آیا نہ آئے گا
بہت آئے ہدایت کے لیے دُنیا میں پیغمبر
محمد جیسا پیغمبر، نہیں آیا نہ آئے گا
یوں تو حسن یوسف کا چرچا ہے زمانے میں
محمد سا حسیں پیکر، نہیں آیا نہ آئے گا
بہت آئے جہاں میں ساقیان دلربا لیکن
مثال ساقی کوثر نہیں آیا نہ آئے گا
خلیل اللہ بھی آئے، کلیم اللہ بھی لیکن
محمد پاک سا مظہر، نہیں آیا نہ آئے گا

پاکستان میں رہنے والو، اور سارے جہان والو! میرا اعلان ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی بہتر نہیں آیا اور نہ ہی آئے گا۔

میں پوچھتا ہوں کہ جو نبی اِتنا اعلیٰ ہے۔ اِتنا خوبصورت ہے..... اتنا مکمل ہے..... جو اتنا ہمہ گیر پیغام لے کر آیا ہے۔

جو اِتنی کہکشاں گیر اور آفاق گیر نبوت لے کر آیا ہے۔

کیا ایسے نبی کا دامن چھوڑ کر کسی اور کا پکڑنے کو دل چاہتا ہے؟

اللہ اِن سب کو نبی کے دامن سے وابستہ فرما، آپ وابستہ تب ہی ہوں گے اگر نبی علیہ السلام کی محبت نصیب ہوگی، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں تو نبی کی اطاعت نہیں اور اگر نبی علیہ السلام کی اطاعت نہیں تو قیامت کو نجات نہیں۔

میرے بھائی! آج کا میرا مضمون یہاں سے ہی شروع ہوگا اور یہاں ہی ختم ہو جائے گا، سنو! یہاں سانگ نہیں اُتریں گے..... کسی کو تبرا نہیں ہوگا..... کسی کو گالی گلوچ نہیں ہوگا..... کسی پر کیچڑ نہیں اُچھالا جائے گا..... کسی کو برا نہیں کہا جائے گا..... کسی کو رگیدہ نہیں جائے گا..... کسی کی پگڑی نہیں اُچھالی جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج یزدانی یہاں بیان کرے گا تو اللہ کا قرآن بیان کرے گا، صاحب قرآن کا فرمان بیان کرے گا۔

میں یہ بتا رہا ہوں کہ محبت ہوگی تو اطاعت ہوگی، اور اطاعت ہوگی تو قیامت کو نجات ہوگی، اَب کوئی یہ کہہ سکتا ہے، کیا اہل حدیث کے نزدیک نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کرنا کوئی مسئلہ ہے؟

میرے بھائی! میرا عقیدہ دل و دماغ کی تختیوں پر لکھ کر لے جانا' میرا مسلک یہ ہے کہ جس کو آمنہ کے لال علیہ السلام کے ساتھ ساری کائنات سے زیادہ محبت نہیں' اُس کا ایمان ہی نہیں۔

آپ نے کہنا ہے، دلیل دیں، اَب دلیل سن لیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ (التوبة: ٢٤)

''اَے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اعلان فرما دیں کہ اگر تمہارے ماں باپ..... تمہارے بیٹے اور بیٹیاں..... تمہارے بھائی اور بہنیں..... تمہارے خاوند اور بیویاں..... تمہارا کنبہ اور قبیلہ..... وہ مال جس کو جمع کرتے اور کماتے ہو..... وہ سوداگری جس کے نقصان سے ڈرتے ہو..... وہ تمہارے مکان، بنگلے اور محل جن کو پسند کرتے ہو، اگر یہ تم کو اللہ تعالیٰ' اُس کے مصطفیٰ علیہ السلام اور رب کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرو۔''

معلوم ہوا کہ اگر ایک طرف مصطفیٰ ہوں' ایک طرف ماں باپ ہوں..... ایک طرف مصطفیٰ ہوں' ایک طرف زن و فرزند ہوں..... ایک طرف مصطفیٰ ہوں' ایک طرف باغات اور باغیچے ہوں..... ایک طرف آمنہ کا لال ہو' ایک طرف جہان ہو..... ایک طرف رحمٰن اور صاحبِ قرآن ہو' ایک طرف مال و منال ہو..... ایک طرف امام کائنات ہو' ایک طرف کائنات ہو..... سارا جہان جاتا ہے تو جائے لیکن قرآن نہ جائے' رحمٰن نہ جائے اور صاحبِ قرآن نہ جائے..... میرے بھائی! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِن آیات کا مصداق بن کر دکھا دیا...... اِن آیات کی توضیح بن کر دکھا دیا...... اِن آیات کی تفسیر اور تشریح بن کر دکھا دیا...... اور ثابت کر دیا کہ اگر...... ایک طرف جہان ہے، ایک طرف نبی آخر الزمان ہے...... ایک طرف جہان ہے، ایک طرف صاحب قرآن ہے...... ایک طرف سارا جہان ہے، ایک طرف ماہِ درخشاں ہے...... ایک طرف کائنات ہے، ایک طرف امام کائنات اور رب کائنات ہے...... تو کائنات جا سکتی ہے، لیکن ربِ کائنات اور امامِ کائنات نہیں جا سکتے۔

آج مولوی کہتا ہے، رب جاتا ہے تو جائے، نبی جاتا ہے تو جائے، لیکن جمعرات نہ جائے، جبکہ اہلحدیث کا مسلک یہ ہے کہ جو جاتا ہے جائے، لیکن مصطفیٰ نہ جائے، یہ میرا مسلک ہے، اور اِس مسلک کو چار چاند لگ گئے ہیں، اور یہ جو بانسریاں بجانے اور گالیاں نکالنے والے تیس تیس، چالیس چالیس آدمی لے کر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بھی چھوڑ کر چلے جاتے ہیں، لوگ اُن کی بدزبانی اور بدکلامی سے بیزار ہیں اور دن بدن متنفر ہو رہے ہیں۔

اے اہلحدیث مسلک اپنانے والو! جتنی آپ کو اگلے ماہ میں اس طرف سے گالیاں پڑیں گی، اِن شاء اللہ یزدانی آج اُتنی ہی قرآن کریم کی آیات سنا کر جائے گا، پھر لوگ فیصلہ کریں گے اور لوگوں نے فیصلے دے دیئے ہیں۔

میں یہ بتا رہا ہوں کہ نبی علیہ السلام کے ساتھ محبت کرو گے تو پھر نبی کی اطاعت نصیب ہوگی اور اطاعت ہوئی تو قیامت کو نجات نصیب ہوگی' اللہ تعالیٰ آپ سب کو محبت نصیب فرمائے۔

ہمارے بابا جی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حُب نبی دی جس دل اندر، قدم مبارک پاوے
اُس دل تائیں قرب حضوروں درجہ دتا جاوے
جناں دلاں وچ حُب نبی دی چانن نور ایمانوں
عالیشاں اوناں دے رُتبے، لنگ گئے آسمانوں

میرے بھائی! یہاں دیکھ لے، میدان بدر ہے، ایک طرف آمنہ کے لال علیہ الصلاۃ والسلام تشریف لائے ہیں اور دوسری طرف کفار کا لشکر ہے، کافروں کے لشکر میں ایک بیٹا آیا ہے اور میرے نبی کے لشکر میں باپ آیا ہے، بیٹے کا نام عبدالرحمٰن اور باپ کا نام جنابِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے، گھمسان کی جنگ ہوتی ہے۔ بدر کی لڑائی کے بعد بیٹا عبدالرحمٰن مسلمان ہو جاتا ہے، اور کہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ابا جان میدانِ بدر میں بار بار آپ میری تلوار کے سامنے آتے تھے، لیکن میں آپ کو باپ سمجھ کر معاف کر دیتا تھا، سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، بیٹا اَب تو وقت گذر گیا ہے' اللہ ذوالجلال کی قسم ہے' اگر میدانِ بدر میں تو میری تلوار کے سامنے آجاتا تو میں تجھے بیٹا سمجھ کر کبھی بھی معاف نہ کرتا، بلکہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن سمجھ کر، تیرا گلا کاٹ کر زمین پر گرا دیتا۔

یہ ہے محبت...... یہ ہے پیار...... یہ ہے عقیدت...... یہ ہے ارادت...... یہ تو باپ بیٹا ہے، آؤ، آپ کو ایک اور میدان میں لے چلوں، یہ میدان اُحد ہے، کسی نے افواہ پھیلا دی کہ "اَلَا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ"

اَے لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے ہیں۔

یہ خبر پھیلتی پھیلتی، افواہ اُڑتی اُڑتی مدینہ کی گلیوں میں بھی پہنچ جاتی ہے، ایک انصار کی ایک عورت وہاں سے نکلتی ہے، گرتی ہے، پھر اُٹھتی ہے، ٹھوکر لگتی ہے تو گر جاتی ہے، پھر اُٹھتی ہے، اور دوڑتی جا رہی ہے، اُحد کے میدان کی طرف سے ایک آنے والا اُسے ملتا ہے اور پوچھتا ہے اَے بہن! تو کہاں دوڑتی جا رہی ہے؟

وہ عورت کہتی ہے: اَے بھائی! میں نے سنا ہے کہ میرے آقا علیہ السلام کو شہید کر دیا گیا ہے' وہ کہتا ہے: اَے بہن! آقا علیہ السلام تو بالکل خیریت ہیں لیکن تیرے خاوند کو شہید کر دیا گیا ہے' وہ عورت پیٹتی نہیں' کوٹتی نہیں' واویلا نہیں کرتی بلکہ اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔ کے ترانے پڑھتی ہوئی آگے جا رہی ہے' اَبھی چند قدم آگے جاتی ہے کہ پھر ایک ملنے والا ملتا ہے' پوچھتا ہے بہن تو کہاں دوڑتی جا رہی ہے؟

عورت کہتی ہے: اَے بھائی! مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے آقا علیہ السلام شہید کر دیئے گئے ہیں، وہ کہتا ہے اے بہن! تیرے نبی تو بسلامت و بخریت ہیں، لیکن تیرے باپ کو شہید کر دیا گیا ہے، وہ خاتون اِنا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتی ہے اور آگے بڑھتی جا رہی ہے، کہتی ہے مجھے اُس وقت تک چین ہی نہیں آئے گا' جب تک نبی علیہ السلام کا چہرہ اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ لوں گی، آگے گئی تو پھر ایک ملتا ہے، پوچھتا ہے کہاں جا رہی ہو؟

یہ کہتی ہے، میں نے یہ خبر سنی ہے، وہ کہتا ہے یہ خبر صحیح نہیں، میدانِ اُحد میں نبی علیہ السلام تو زندہ ہیں، مگر تیرے بھائی اور بیٹے کو شہید کر دیا گیا ہے، وہ عورت انا للہ پڑھتی ہوئی آگے بڑھتی ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدانِ اُحد میں پہنچ کر اُس کی نظر جہانوں کے پیر، رب کے حبیب علیہ السلام کے چہرۂ انور پر پڑ جاتی ہے، جب آپ کا چہرۂ اقدس دیکھتی ہے تو کہتی ہے، كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ (۲)

اے اللہ کے رسول، آپ کو زندہ دیکھ لیا ہے تو مجھے باپ، بیٹے، بھائی اور خاوند کی شہادت کے صدمات بھول گئے ہیں۔

میں بھی، باپ بھی، شوہر بھی، برادر بھی فداء
اے شۂ دیں تیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اگر ایک طرف مصطفےٰ علیہ السلام ہو، اور ایک طرف ماں باپ، اولاد، بیٹے اور بیٹیاں ہوں، سارا جہان جا سکتا ہے لیکن صحابی مصطفےٰ علیہ السلام کو نہیں چھوڑ سکتا اور وہابی بھی مصطفےٰ علیہ السلام کو نہیں چھوڑ سکتا۔

میرے بھائی! آؤ میں آپ کو محبت مصطفےٰ علیہ السلام اور عقیدت مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مناظر دکھاؤں، یہ میدانِ حدیبیہ ہے جو مکہ مکرمہ سے سترہ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے، یہاں چودہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جھرمٹ میں شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں، جو ہوا سو ہوا، اُس طرف سے کافروں نے اعلان کیا کہ ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مکہ معظمہ نہیں آنے دینا۔

اُے حاضر ناظر والو! مکہ والے کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دینا، میں پوچھتا ہوں کہ داخل کس کو نہیں ہونے دینا، آپ تو پہلے ہی وہاں تھے، اللہ اِس قوم کو ہدایت اور عقل عطا فرما۔

بخاری شریف کے الفاظ ہیں کہ میرے آقا علیہ السلام روک دیئے گئے، کافروں نے کہا، عروہ جا، حالات کا جائزہ لے کر آ، کافروں کا سفیر آ کر کیا دیکھتا ہے کہ چودہ سو ساتھیوں کا جھرمٹ ہے اور جہانوں کے پیر اُن میں براجمان ہیں، جب جہانوں کے پیر تھوکتے ہیں تو وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھوک کی چھینٹ زمین پر نہیں پڑنے دیتے، اور جب آپ گفتگو اور تکلم فرماتے ہیں تو سناٹا طاری ہو جاتا ہے، کافروں کا سفیر یہ ڈائری نوٹ کر کے واپس مکہ جاتا ہے، آگے سب چوہدری منتظر ہیں، اے عروہ، تو کیا ڈائری اور رپورٹ لے کر آیا ہے، اَب جو ڈائری اور رپورٹ عُروہ دیتا ہے، وہ سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے!

اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ (۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافر جواب دے رہا ہے، کہتا ہے ع

کہے عروہ ثقفی قریشاں نوں جا کے
میں شاہاں دے شاہی درباراں نوں ڈٹھا
زمانے چے ایسی مثال اِی نئیں مل دی
جیویں میں محمد دے یاراں نوں ڈٹھا

میں کیا دیکھ کر آیا ہوں ع

وضو قطرے گردے اوہ بھج بھج کے پکڑن
محبت نال مل دے رُخساراں نوں ڈِٹھا
ہگرے تھک دی اِک چھٹ نہ زمیں اُتے
میں ایسا کدی وی پیارا نہ ڈِٹھا

اِس قسم کا پیار اور محبت کہ، یہاں تو لوگوں نے جانوں کی پرواہ بھی نہیں کی۔

دیکھئے! یہ میرے نبی علیہ السلام کا ایک پروانہ آیا ہے، اِس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی اور پیروں کو بیڑیاں پہنا دی گئیں، ظالموں نے سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے ایک کمرہ میں بند کر دیا اور گھر کا کمرہ ہی جیل خانہ بنا دیا، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس پروانہ کو کچھ دن اور کچھ راتیں اپنے کمرہ میں بند رکھا تو ایک دن کافر کہتا ہے کہ اِس کی روٹی بھی بند اور پانی بھی بند کر دو۔

ذرا غور فرمانا! پانی بند، روٹی بند، وہا بیو تمہارے سپیکر بند، تمہاری تقاریر بند، مجھے ڈی۔ سی کہتا ہے کیا تقریر کرے گا؟ یہ پابندیاں کوئی نئی نہیں، ہمارے بڑوں پر بھی لگتی رہی ہیں، اُنہوں نے کئی دن پانی نہ دیا، روٹی نہ دی، ایک دن کافر کی بیٹی کہتی ہے، میں دیکھوں تو سہی، خبیب ہماری جیل میں مرا ہے یا نہیں، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، کافر کی بیٹی دروازہ کے سوراخ سے دیکھتی ہے کہ بند کمرہ میں ہمارے قیدی کے آگے وہ پھل پڑے ہیں جو مکہ شہر سے ملتے ہی نہیں۔ (۴)

اللہ والو سنو! یہ یزدانی کا ولی ہے، یہ ربانی ولی ہے...... یہ قرآنی ولی ہے...... میں اس ولی کی ولایت بھی مانتا ہوں اور اِس کی کرامت بھی مانتا ہوں۔

میرے بھائی! یہ ہمارا ولی ہے اور یہ اُس کی ولایت ہے، میں ولی مانتا ہوں، کیا ولی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ مانوں، جن کے ہوتے ہیں وہ ہی نہ مانیں، مشرک ولی نہیں ہوسکتا، بدعتی ولی نہیں ہوسکتا تو پھر وہابی ہی ہوسکتا ہے۔

سنو! میں ڈنکے کی چوٹ کہوں گا، جا میں! مشرک کو ولی نہیں مانتا...... بدعتی کو ولی نہیں مانتا...... چرسی کو ولی نہیں مانتا...... بھنگی کو ولی نہیں مانتا...... قبر پرست کو ولی نہیں مانتا...... قبر کے مجاور کو ولی نہیں مانتا...... گھوڑے شاہ اور ننگے شاہ کو ولی نہیں مانتا۔

ساری کائنات مجھے منوانے پر آ جائے، میں نہیں مانتا، اگر مجھے منوانا ہے تو قرآن سے منوا، پیغمبر علیہ السلام کے فرمان سے منوا۔

میرے بھائی! کیا ننگے رہنا جانوروں کا کام ہے یا انسانوں کا کام ہے، مجھے بتائیں، کیا!

بچھڑے نے کبھی کپڑے پہنے ہیں؟...... بھینسے نے کبھی پاجامہ پہنا ہے؟

گدھے نے کبھی پینٹ پہنی ہے؟...... گھوڑے نے کبھی شلوار پہنی ہے؟

ننگے شاہ نے کبھی کپڑے پہنے ہیں؟

پتہ چلا کہ جانور کپڑے نہیں پہنتے، یہ جانور ہیں، ہم انہیں ولی نہیں مانتے، میں کن کو مانتا ہوں ع

تو دیوانہ ایں پیراں دا، میں دیوانہ محمدؐ دا
تو مستانہ ایں فقیراں دا، میں مستانہ محمدؐ دا

تو کبھی لاہور جا...... کبھی پشاور جا...... کبھی حیدر آباد جا...... کبھی حافظ آباد جا...... کبھی گجرات جا...... کبھی پاکپتن جا...... کبھی اجمیر جا! ع

تو پھر دُنیا دے دریاواں تے بھوندا ٹکراں کھاندا
مینوں کافی ہے، بس کافی ہے کاشانہ محمدؐ دا
مدینے توں میں صدقے جاں مدینہ جان جند میری
اوہ ہجرت گاہ محمدؐ دی، اوہ دفنانہ محمدؐ دا

میرے بھائی! میں یہ بتا رہا ہوں کہ یہ ہیں ہمارے ولی، کافر چند دن ان کو قید میں رکھ کر باہر نکالتا ہے، اور اِس طرح سولی گاڑھ دیتا ہے، کہتا ہے: اَے خبیب! محمد ﷺ کا دامن چھوڑ دے ورنہ سولی پر لٹکا دیں گے، میرا خبیب جواب دیتا ہے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان جا سکتی ہے، نبی کا دامن نہیں جا سکتا
جان جا سکتی ہے، نبی کا دامن نہیں چھوٹ سکتا
جان جا سکتی ہے، خدا کی توحید کا دامن نہیں چھوٹ سکتا

سنو!

ساری کائنات یزدانی کے لیے اندھیری، طوفان اور زلزلہ بن جائے......سارا جہاں میرے لیے فرعون بن جائے......ساری کائنات میرے لیے نمرود بن جائے......اللہ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ یزدانی!......دریاؤں میں بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کے نعرے لگائے گا...... آگ میں پڑ کر بھی رب کریم کی توحید کا ڈنکا بجائے گا......خنجر کھا کر بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کی علمبرداری کرے گا......پتھر کھا کر بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کی دھمال ڈالے گا۔

پروانو! حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سولی پر لٹکا دیئے گئے، کسی کی بیل بھینس نہیں کھولی، اِن کا قصور اور جرم کیا ہے، سولی پر لٹکے ہوئے ایک بات کہتے ہیں جو سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے، فرماتے ہیں ع

لَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
بِاَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِكَ لِذَاتِ الْاِلٰـهِ وَاِنْ یَّشَاءَ
یُبَارِكْ فِیْ اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

اے اللہ! میرا اور کوئی جرم اور قصور نہیں، میں تیری توحید کے نغمے الاپتا، اور تیرے نبی کے ساتھ محبت کی ''پینگیں'' چڑھاتا ہوا اِس سولی پر لٹکا دیا گیا ہوں، میری شہادت کی خبریں اپنے نبی کو مدینہ پہنچا دے۔(۵)

سن لیں! صحابی رسول کا عقیدہ یہ ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ اپنے مصطفےٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ مکہ کی خبریں مدینہ نہیں دے گا، تو اس وقت تک نبی علیہ السلام کو مکہ کی خبر مدینہ نہیں ہوگی، جو عقیدہ اُس وقت کے صحابی کا تھا' اللہ ذوالجلال کی قسم ہے وہی عقیدہ آج کے وہابی کا ہے۔

یہاں لوگ کہتے ہیں، یہ بزرگ چودہ طبق جانتے ہیں، بزرگوں کے چودہ طبق ہی روشن ہیں، گزشتہ دنوں سیالکوٹ میری تقریر تھی' یزدانی نے وہاں چوک میں کہا کہ اگر کسی کا کوئی بزرگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتا ہے تو بتاؤ اسلم قریشی کو گم ہوئے ڈھائی تین سال ہو گئے ہیں، وہ کہاں ہے؟

دیوبندیو! آؤ ہمارے قدم سے قدم ملا کر چلو، ان کے پیٹوں کو پھاڑ کر اسلم قریشی تلاش کریں، یہ کہتے ہیں، ہم اور ہمارے ولی، بزرگ سب کچھ جانتے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ اسلم قریشی ان کے بزرگوں کے پیٹوں میں ہی ہے، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، کوئی نہیں جانتا، سب فراڈ اور دھوکہ ہے، ہم اُس فراڈ کی مذمت کریں گے، اِس دھوکہ کے قلعی کھول کر دکھائیں گے، اور ان شاء اللہ لوگوں کے ایمان پر ڈاکہ نہیں ڈالنے دیں گے، اور آج لوگ ماشاء اللہ اِتنے ہوشیار اور بیدار ہیں کہ حق حق ہو رہا ہے، سچ سچ ہو رہا ہے اور شرک و بدعت سے نفرت ہو رہی ہے، اَب لوگ ان لٹیروں کی لوٹ میں نہیں آئیں گے، اِن راہزنوں، چوروں، ڈاکوؤں اور ایمان کے جیب کتروں کے نرغہ میں کبھی نہیں آئیں گے، اپنے دامن اور ایمان کو بچاؤ۔

میرے بھائی! میں یہ بتا رہا ہوں کہ اُنہوں نے جان کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کیا، یہ ہے محبت اگر اِس طرح کی محبت کریں گے تو نبی ﷺ کی اطاعت نصیب ہوگی اور اطاعت ہوگی تو قیامت کو نجات ہوگی، اور یزدانی کا عقیدہ یہ ہے کہ جب تک آمنہ کے لال علیہ السلام کی اطاعت نہیں ہوگی تو اس وقت تک نجات بھی نہیں ہوگی۔

بے شک نبی کا باپ ہو، جب تک بیٹا نبی کی اطاعت نہیں کرے گا تو بخشا نہیں جائے گا۔
بے شک نبی کا بیٹا ہو جب تک اپنے باپ نبی کی اطاعت نہیں کرے گا تو نجات نہیں ہوگی۔
بے شک نبی کی بیوی ہو، جب تک نبی کے کہنے پر نہیں لگے گی تو نجات نہیں ہوگی۔
بے شک نبی کی بیٹی ہو، جب تک نبی کی اطاعت نہیں کرے گی تو نجات نہیں ہوگی۔

یہ ایک بیٹا ہے، جو اپنے باپ کے ساتھ بات کر رہا ہے' بیٹا باپ کو کہہ رہا ہے:

يَآ أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ۝ (مریم: ۴۲)

ابا جی! جو دیکھتا ہی نہیں اور اگر کوئی دکھ آ جائے تو ہٹا وہ سکتا ہی نہیں، وہ مشکل کشا نہیں ہو سکتا۔

يَآ أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَآءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ (مریم: ۴۳)

اے ابا جی! میں بیٹا ہوں، آپ باپ ہیں، میں [illegible] جب تک اپنے بیٹے کی [illegible] نہیں کرو گے صراطِ مستقیم پر نہیں [illegible]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ بے شک نبی کا باپ ہے، جب تک اُس کی تابعداری نہیں کرے گا تو بخشا نہیں جائے گا، یہاں بیٹا باپ کو کہتا ہے۔

لیکن یہاں باپ اپنے بیٹے کو کہتا ہے!

يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (هود:٤٢)

آ جا بیٹا میری کشتی میں چڑھ جا۔

بیٹا کہتا ہے:

قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝ (هود: ٤٣)

ابا جی! میں قربان جاؤں لیکن آپ کی کشتی میں پیر نہ ڈالوں گا۔

جو بیٹے ماں باپ کے کہنے پر نہیں لگتے، وہ ڈوب جاتے ہیں۔ رب کائنات قیامت تک آنے والوں کو کیا دکھا رہے ہیں کہ!

جس کو میں ڈبونے پر آ جاؤں، اُس کو نوح نبی بھی نہیں بچا سکتا۔

جس کو میں بچانے پر آ جاؤں، اُس کو فرعون بھی نہیں مار سکتا۔

جس کو میں بچانے پر آ جاؤں، اُسے ابوجہل اینڈ کمپنی نہیں مار سکتی۔

جس کو میں بچانے پر آ جاؤں، اُسے پاکستان کے سب مشرک مل کر بھی نہیں مار سکتے۔

بے شک نبی کا بیٹا ہے، اگر نبی کے کہنے پر نہیں لگا تو نبی بھی اُس کو نہیں بچا سکا' اللہ ہم سب کو نبی ﷺ کے ساتھ ملا۔

بابا جی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ع

جو لڑھ لگیاں سوتر گئیاں، پار سلامت گئیاں
ایس نگر جس جھاتی پائی، اوہ گناہ گار نہ رہیاں
جس نے نافرمانی کیتی، تے کم کیتے من مانی
اوہ کد پار سلامت گئیاں، غرق ہویاں وچ پانی

اِدھر والو...... اُدھر والو...... سامنے والو...... مولویو...... پیرو...... مقتدیو...... اماموں......
انتظامیہ والو...... تھانیدارو...... سپاہیو...... ڈی سی...... ایس پی...... گورنر جی...... پرائم منسٹر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیف منسٹر جی۔

سنو!

آؤ لوگو ٹکٹ خریدو، کھڑا جہاز محمدی
پھر نہ کہنا خبر نہ ہوئی، سنو آواز محمدی

آ! میں تجھے دوسرے لوگوں کی کشتیوں سے اُتار کر محمدی بیڑے پر بٹھانے کے لیے آیا ہوں، اِن پگڈنڈیوں سے ہٹا کر مکہ معظّمہ کے جی، ٹی روڈ اور مدینہ منورہ کی شاہراہ اعظم پر چلانے کے لیے آیا ہے، یہ سب ڈنڈیاں چھوڑ کر مدینہ کے جی، ٹی روڈ پر چل پڑ، یہ میرا جرم ہے اور اِن شاءاللہ ہم یہ جرم کرتے رہیں گے۔

میرے بھائی! یہ بیٹا ہے اور یہ باپ ہے، اگر سمجھ نہیں آئی تو میں آپ کو ایک اور مقام کی سیر کراؤں، یہاں خاوند اور بیوی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ط كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ○ (التحریم: ۱۰)

یہ دو بیویاں دو انبیاء کرام علیہم السلام کے نکاح میں ہیں' یہ انبیاء علیہم السلام کے کہنے پر نہیں چلیں' توحید کا دامن نہیں پکڑا' اِس لیے یہ نبی بھی اِن بیویوں کو رب کریم کے عذاب سے نہیں بچا سکے۔

میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر نبی کی تابعداری نہیں تو نجات نہیں، تو کہے گا یہ کہاں لکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (حجرات: ۱)

میرے بھائی! ایک اور مقام سن لیں' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ○

(الاحزاب: ٣٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک مقام سن لیں، رب کائنات اعلان فرماتے ہیں:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۝ (النسآ: ٦٥)

ایک اور مقام سن لیں، احکم الحاکمین فرماتے ہیں:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ۝ (النسآ: ١١٥)

ایک اور مقام سماعت کرلیں، رب العالمین کا ارشاد گرامی ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَا أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا۝

(النسآء: ٨٠)

ایک اور مقام سماعت فرمالیں، خالق کائنات کا حکم ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ۔

(النسآء: ٥٩)

اَے ایمان کا دعویٰ کرنے والو! دو چیزیں ہیں، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اور صاحبِ اَمر کا کہنا بھی مانو لیکن اس وقت تک جب تک کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور مصطفیٰ کے تابعدار رہیں۔ اہل حدیثو!

قرآن کی ایک ایک آیت ترجمانی کرتی ہے تو آپ کے مسلک کی کرتی ہے۔

قرآن کی ایک ایک آیت میں کوئی مضمون ہے تو آپ کے مسلک کا ہے۔

جہاں تک یزدانی گناہ گار کی آواز جارہی ہے، سب سنیں!

اگر کوئی حجرہ میں بیٹھا ہے تو سنے...... اگر کوئی مسجد میں بیٹھا ہے تو سنے...... اگر کوئی چھت پر بیٹھا ہے تو سنے...... اگر کوئی چوک میں کھڑا ہے تو سنے...... اگر کوئی سڑک پر آیا ہے تو سنے...... اپنا بھی سنے اور بے گانہ بھی سنے...... یار بھی سنے اور اغیار بھی سنے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُولِ۔ (النسآء: ٥٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”تو اگر تمہارا کسی بات میں جھگڑا ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ سے کراؤ۔“

لوگ کہتے ہیں لڑائیاں پڑی ہوئی ہیں، اور ہماری انتظامیہ کہتی ہے کہ مولوی لڑاتے ہیں۔

سنو! لڑانے والے مولوی اور ہوں گے، اللہ کی قسم یزدانی، جھگڑے ڈالنے کے لیے نہیں، لڑائی ختم کرنے کے لیے آیا ہے، تو بھی آ، میں بھی آیا ہوں، آ، لڑائیاں جھگڑے ختم کر دیں، تو اپنا مذہب لے کر آ، میں اپنا لے کر آتا ہوں، پھر قرآن اور حدیث کے دونوں پلڑوں میں رکھ کر تول لیتے ہیں، جو قرآن حدیث پر پورا اُتر آئے تو وہ سچا ہے اور دوسرا جھوٹا ہے، جو اِس معیار پر پورا اُتر جائے گا، اُس کو مان لے اور دوسرے کو چھوڑ دے۔

آج اِن شاء اللہ، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

مجھے بتائیں، کیا میں ایسا کروں یا نہ کروں...... جھگڑے مٹاؤں یا نہ مٹاؤں...... لڑائی ڈالوں یا ختم کروں؟ لڑائی ڈالنے والے اور ہیں، ختم کرنے والے ہم ہیں، اور آج ہم ختم کرنے کے لیے آئے ہیں، آج!

دائیں طرف میں نے قرآن رکھا ہے، بائیں طرف بخاری رکھی ہے۔

دائیں طرف میں نے قرآن رکھا ہے، بائیں طرف مسلم رکھی ہے۔

ایک طرف میں نے قرآن رکھا ہے، ایک طرف میں نے ابوداؤد رکھی ہے۔

ایک طرف میں نے قرآن رکھا ہے، ایک طرف میں نے ترمذی رکھی ہے۔

دائیں طرف میں نے قرآن رکھا ہے، بائیں طرف نسائی رکھی ہے۔

ایک طرف میں نے قرآن رکھا ہے، ایک طرف ابن ماجہ رکھی ہے۔

ایک طرف قرآن رکھا ہے، ایک طرف حدیث رکھی ہے۔

تو اپنا مذہب لے کر آ، میں اپنا لے کر آیا ہوں، پھر فیصلہ کریں گے کہ قرآن حدیث میں مذہب تیرا ملتا ہے یا میرا، آج فیصلہ ہو جائے اور جھگڑے ختم ہو جائیں!

تو جمعرات لے کر آ، میں آمین لے کر آؤں۔

تو کونڈے لے کر آ، میں رفع الیدین لے کر آؤں۔

تو عرس اور میلے لے کر آ، میں مکہ کا حج لے کر آؤں۔

تو قوالی لے کر آ، میں قرآن کی صدا لے کر آؤں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اپنے ملنگ اور پیر لے کر آ، میں جہانوں کا پیر لے کر آؤں۔
تو بغداد، کوفہ اور بریلی لے کر آ، میں مکہ اور مدینہ لے کر آؤں۔
تو احمد رضا لے کر آ، میں محمد مصطفیٰ ﷺ لے کر آؤں۔
تو اُمتی لے کر آ، میں جہانوں کا پیر لے کر آؤں۔
ڈی، سی دیکھ لے، آج وہابی تیرے شہر میں جھگڑے ختم کرنے کے لیے آئے ہیں، جھگڑے ڈالنے کے لیے نہیں۔

میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ، اگر جھگڑا پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف آ جاؤ، مصطفیٰ کی طرف آ جاؤ۔

معلوم ہوا کہ دو جھگڑنے والوں میں دونوں سچے نہیں ہوتے، سچا ایک ہی ہوگا، یزدانی، یہ بھی ٹھیک ہے اور یہ بھی ٹھیک ہے، ہاتھ یہاں باندھنے والا بھی ٹھیک ہے اور واہگہ بارڈر، کھیم کرن پر باندھنے والا اور الرٹ کھڑا ہونے والا بھی ٹھیک ہے۔

میرے بھائی! یہ سب ٹھیک نہیں ہو سکتے، اب ہر بات میں جھگڑے پڑے ہوئے ہیں، کلمہ میں جھگڑا...... آذان میں اختلاف...... وضو میں جھگڑا...... نیت میں اختلاف...... نماز میں جھگڑا...... زکوٰۃ میں جھگڑا...... حج میں جھگڑا...... مکہ مدینہ میں جھگڑا...... اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں جھگڑا...... مصطفیٰ ﷺ کی رسالت میں جھگڑا...... خلافت میں جھگڑا...... ابوبکر کی صداقت میں جھگڑا...... فاروق کی عدالت میں جھگڑا...... عثمان (رضی اللہ عنہم) کی شہادت میں جھگڑا...... کون سی بات میں جھگڑا نہیں، جھگڑے تو بہت زیادہ پڑے ہوئے ہیں، ان کو ختم کرنا چاہیے یا نہیں؟

مثلاً کلمہ ہے!

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

مجھے بتائیں اس کے آگے کیا ہے، وہابیو، تم اتنی سی کلمی لیے پھرتے ہو، ان کا اتنا لمبا کلمہ ہے، سنو!

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ وَلِيٌّ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَصِيٌّ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَخَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ ○

دیکھا! کلمہ میں اختلاف ہے، اب وہابیوں کی آذان شروع ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اکبر، اللہ اکبر، اَب یہ نمونہ اِدھر بھی دیکھ لیں' یہ آذان شروع کرنے لگا ہے بعض تو بے چارے بالکل ہی جوڑوں سے رہے ہوتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ۔

یہ آذان ہو رہی ہے، یہ ابھی ''سٹارٹ'' ہو رہا ہے، اَب ایک اور اُٹھا، یہ کہتا ہے، تو نے پہلے اتنا کچھ پڑھ لیا ہے، کیا میں اِس کے درمیان نہ کچھ پڑھ لوں، اَب یہ پڑھنے لگا ہے!

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ۔

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

اَشْھَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَاِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَقَاتِلَ الْمُشْرِکِیْنَ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ۔

یہ آذان ہو رہی ہے، کلمہ میں اختلاف اور آذان میں جھگڑا ختم ہونا چاہیے یا نہیں؟ اُس نے کہا: تم نے پہلے اضافہ کر لیا ہے اور میں نے درمیان میں کر لیا ہے، فرق کیا ہے، دونوں خالہ خالہ کے بھائی ہیں۔

مجھے ایک کہتا ہے: پہلے درود نہ پڑھنا منع کہاں آیا ہے' میں نے کہا: تو کہتا ہے' آذان کے درمیان میں پڑھنا ٹھیک نہیں' اِس لیے رافضی کی آذان غلط ہے کیونکہ اُس نے درمیان میں اضافہ کر لیا ہے' میں پوچھتا ہوں تو دکھا، درمیان میں اضافہ کرنا منع کہاں ہے، کوئی ماں کا لال نہیں دکھا سکتا۔

اللہ والو! یزدانی، آپ کو خالص مسلک سمجھانے اور آپ تک پہنچانے کے لیے آیا ہے، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے' اگر آپ کو!

کلمہ نبی علیہ السلام والا ملے گا تو وہابیوں سے۔ بلال کی آذان ملے گی تو اہلحدیث سے۔

وضو مصطفےٰ علیہ السلام کا ملے گا تو اہلحدیث سے۔ نماز نبی والی ملے گی تو اہلحدیث سے۔

اَب یہ وضو کر کے مصلے پر آ کھڑا ہوا ہے، اور مونہہ اِدھر کر کے کہتا ہے، دو رکعت نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض...... فرض اللہ تعالیٰ کے...... مونہہ طرف قبلہ شریف کے...... پیچھے اِس امام کے......
بے شک امام کا وضو ٹوٹ جائے اور اِسے اکیلے کو پڑھنی پڑ جائے، آگے کہتا ہے!
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ○ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ ...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○

میں پوچھتا ہوں کہ کیا!

اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ پنجابی میں ہے یا عربی میں ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پنجابی میں ہے یا عربی میں ہے۔

الحمد شریف پنجابی میں ہے یا عربی میں ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پنجابی میں ہے یا عربی میں ہے۔

اور دو رکعت نماز فرض ...... فرض اللہ تعالیٰ کے...... پیچھے اِس امام کے، یہ پنجابی ہے یا عربی ہے؟ اگر یہ نماز کی نیت اس طرح ہوتی تو پنجابی میں نہ ہوتی، عربی میں ہوتی۔

معلوم ہوا کہ یہ نیت کسی مولوی نے بنائی ہے' عربی میں نبی نے نہیں بنائی' یہ پنجابی میں ملاں نے بنائی ہے' اس کا نماز کے ساتھ کیا تعلق ہے' مولوی یہ تو نے بنائی ہے، نبی علیہ السلام نے نہیں بتائی اگر آپ نے بتائی ہوتی تو عربی میں ہوتی!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عربی میں ہے...... قُلْ هُوَ اللّٰهُ عربی میں ہے۔

درود پاک عربی میں ہے...... سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ عربی میں ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى عربی میں ہے...... اَللّٰهُ اَكْبَرُ عربی میں ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عربی میں ہے۔

اور دو رکعت نماز فرض، فرض اللہ تعالیٰ کے؟

معلوم ہوا کہ یہ تیری نیت ہی جعلی ہے، اگلا کس کھاتے میں ڈالے گا۔

اور دوسری سننے والی بات یہ ہے کہ دو رکعت نماز فرض، فرض اللہ تعالیٰ کے، پیچھے اِس امام کے، یہ نیت ہے۔

دیکھئے! یہ وہابی ہے اور یہ بریلوی ہے، گھر والوں نے وہابی کو کہا، جاؤ آلو لاؤ، اِس نے نیت کر لی ہے کہ وہاں بازار جا کر آلو لانے ہیں۔ اب یہ آلو لینے گیا ہے، نیت کر کے چل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑا ہے، اِس نے دال بازار جا کر دوکاندار کو دوروپے دیئے اور آلو لے کر گھر آیا، بیوی نے پکا لیے، اَب اِس (بریلوی) کو گھر کے کسی فرد نے کہا کہ آلو چاہییں، یہ نیت کر کے چل پڑا ہے اور نیت کس طرح کی!

اَے لوگو! میں آلو لینے کے لیے چلا ہوں...... اَے پپو کی ماں میں آلو لینے کے لیے چلا ہوں...... کیا اِس کا نام نیت ہے؟

میرے بھائی! اگر آدمی نے نیت کر لی ہے تو جا کر آلو لے کر گھر آ جائے' یہ کیا ہوا کہ میں آلو لینے کے لئے چلا ہوں' اِسی طرح اگر نماز پڑھنی ہے' نماز فرض ہے...... نفل ہے...... دن کی ہے...... رات کی ہے...... اگر پڑھنے کی نیت کر لی ہے تو کہے اللہ اکبر' یہ کیا ہے' دو رکعت نماز' میں آلو لینے کے لیے چلا ہوں' نیت کا تعلق دل کے ساتھ ہے' بولنے کی ضرورت نہیں کہ دو رکعت نماز فرض۔

سنو! اِس نیت میں اختلاف ہے...... نماز میں اختلاف ہے...... وضو میں اختلاف ہے...... قربانی میں اختلاف ہے...... حج میں اختلاف ہے...... لوگوں نے مکہ مدینہ کے بارہ میں اختلاف ڈالا ہوا ہے، کہتے ہیں، سندھ، علی پور اور کوٹ مٹھن بھی مکہ ہے اور وہاں بھی بیت اللہ ہے، اللہ میری توبہ۔

سنو! یہ اختلاف پڑ گیا ہے، پھر یہاں ہی بس نہیں، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، اختلاف ڈالنے والوں نے ہاتھ باندھنے میں اختلاف ڈال دیا ہے، ایک کہتا ہے یہاں...... دوسرا کہتا ہے یہاں...... تیسرا کہتا ہے یہاں...... ایک آدمی مجھے کہتا ہے، کہاں باندھیں، میں نے کہا، اگلی طرف تو مولوی باندھنے نہیں دیتے، پچھلی طرف باندھ لیا کرو، اب یہ ہی باقی رہ گیا ہے، ہاتھ باندھنے میں بھی اختلاف ہے۔ روٹی کھانے میں بھی اختلاف ہے۔

دیکھئے! یہ اہلحدیث ہے اور یہ بریلوی ہے، ایک پلیٹ اِس کے آگے آئی ہے اور ایک پلیٹ اِس کے پاس آئی ہے، اَب دونوں روٹی کھانے لگے ہیں وہابی نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر روٹی کھانا شروع کر دی، چمچ پر کھیر چڑھائی اور مونہہ میں ڈال لی، اَب یہ (بریلوی) روٹی کھانے کے لیے چوڑا ہو کر بیٹھ گیا ہے، اور پڑھتا ہے!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُo لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِo (الکفرون: ۱۔۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌo اَللّٰهُ الصَّمَدُo لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْo وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌo (الاخلاص: ۱۔۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِo مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَo وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَo وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِo وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَo (الفلق: ۱۔۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِo مَلِكِ النَّاسِo اِلٰهِ النَّاسِo مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِo الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِo مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِo (الناس: ۱۔۶)

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

یہ روٹی کھانے لگا ہے اور چلتا اس طرح ہے، جس طرح جی ایف سی فین چل رہا ہے، یہ اب پڑھ رہا ہے!

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُo (البقرة: ۲۸۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِo اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُo اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَo صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَo (الفاتحة: ۱۔۷)

یہ (وہابی) روٹی اس طرح کھاتا ہے اور یہ (بریلوی) روٹی اس طرح کھاتا ہے۔

ایک آدمی مجھے کہتا ہے، یزدانی تو کہتا ہے، اس (وہابی) نے صرف بسم اللہ پڑھی ہے، اس کا کھانا جائز ہے، اور اس (بریلوی) نے چودہ سورتیں پڑھی ہیں، اس کا کھانا حرام ہے؟ میں نے کہا اس نے چودہ سورتیں پڑھی ہیں، اگر یہ ایک سو چودہ بھی پڑھتا، تب بھی کھانا حرام ہے۔

یا اللہ! تیرے بندے پوچھتے ہیں کہ اس (بریلوی) نے قرآن زیادہ پڑھا ہے، پھر کھانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں حرام ہے؟

آواز آتی ہے: یزدانی کھانا قرآن نے حرام نہیں کیا' نبی علیہ السلام کی سنت کی مخالفت نے حرام کیا ہے۔

ابھی نہیں سمجھے تو آؤ سمجھاؤں' یہ اہلحدیث ہے اور یہ بریلوی ہے' اس (اہلحدیث) کے پاس مرغی آئی ہے کہ یہ ذبح کردو' یہ بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر مرغی ذبح کرتا ہے' مرغی حلال ہوگئی ہے' اب اس (بریلوی) کے پاس ایک کالے رنگ کا بکرا آیا ہے' یہ بکرا ذبح کرتے وقت پڑھتا ہے!

یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ (یٰسٓ: ۱۔۳)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

مجھے بتائیں کہ یہ حلال ہے یا حرام ہے؟

سنو! اس (بریلوی) نے زیادہ قرآن پڑھا ہے، اس کا ذبیحہ حرام ہے اور اس (اہلحدیث) نے ایک ہی چھوٹا سا جملہ بولا ہے اس کا حلال ہے۔

میرے بھائی!

اگر کوئی ذبح کرتے وقت قرآن کے تیس پارے پڑھتا ہے تو بکرا حرام ہو جاتا ہے۔

اگر کوئی ذبح کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر نہیں پڑھتا تو بکرا مردود ہو جاتا ہے۔

یہ قرآن حرام نہیں کرتا بلکہ نبی علیہ السلام کی سنت کی مخالفت حرام کرتی ہے۔

جا! تو اپنے سب ختم لے آ..... قرآن کی سورتیں پڑھ لے..... یہ میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے نہیں پڑھیں، آپ نے کھانا اپنے آگے رکھ کر صرف بسم اللہ پڑھ کر کھایا ہے، تقسیم کیا ہے اور صحابہ کو کھلایا ہے، اللہ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، دُرود پڑھیں..... آیات پڑھیں، قصائد پڑھیں..... کلمات پڑھیں..... جب تک نبی علیہ السلام کی سنت کے مطابق بسم اللہ و اللہ اکبر نہیں پڑھے گا، جانور حلال نہیں ہوگا، یہ ہے مسلک اہلحدیث، کیا آپ کو میرے مسلک کی سمجھ آرہی ہے؟

میرے برادر! جس پر نبی علیہ السلام کی مہر نہیں، ہم نے وہ سکہ نہیں چلنے دینا، ضیاء الحق کو پوچھ لیتے ہیں' کیا وہ چلنے دے گا، یہ ایک نوٹ ہے، اس پر محمد علی جناح کی فوٹو ہے، یہ ایک انچ سے کم لمبا اور ایک ''چپے'' سے کم چوڑا ہے، یہ (اہلحدیث) مٹھائی کی دوکان پر لے کر جاتا ہے، اور دوکاندار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِسے دو کلو مٹھائی تول دیتا ہے، اَب بعد میں یہ (بریلوی) دو انچ لمبا اور دو انچ چوڑا نوٹ لے کر گیا' اِس اصلی نوٹ پر ایک بابا بیٹھا ہے، اور یہ (بریلوی) اُس پر چار اپنے بابے، دو اِدھر اور دو اِدھر بٹھا لیتا ہے، اور دوکاندار کو جا کر کہتا ہے، مٹھائی دو، وہ نوٹ دیکھ کر کہتا ہے، مٹھائی مانگتا ہے یا جوتیاں مانگتا ہے، یہ (بریلوی) کہتا ہے کہ وہ اتنا سا نوٹ لے کر آیا ہے، تو تو نے اُسے دو کلو دے دی ہے، مجھے آٹھ کلو دے، اِس لیے کہ وہ ایک بابے والی فوٹو لے کر آیا تھا، اور میں چار بزرگوں والی فوٹو لے کر آیا ہوں، دوکاندار کہتا ہے، مٹھائی لینی ہے یا تھانے جانا ہے۔

یہ کہتا ہے میرا نوٹ لمبا' میرا نوٹ چوڑا اور میرا نوٹ خوبصورت ہے اس لیے مجھے مٹھائی زیادہ دے' دوکاندار کہتا ہے اے بھلے مانس تیرا نوٹ لمبا ہے چوڑا ضرور ہے، اور اس پر بابے بھی چار بیٹھے ہیں لیکن اس پر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی مہر نہیں لگی ہوئی' اس لیے تجھے سودا نہیں ملے گا، تجھے جوتیاں پڑیں گی تیرے اوپر کیس بنے گا اور تو تھانے جائے گا۔

سن لے! تو درود لے کر آ...... ختم لے کر آ...... گیارہویں لے کر آ...... چالیسواں لے کر آ...... کونڈے لے کر آ' ان پر نبی علیہ السلام کی مہر نہیں لگی' اِس لیے تجھے ثواب نہیں ملے گا بلکہ عذاب ہوگا۔

سنو! یزدانی، آج خالص دیسی گھی کے چمچ کھلا کر جائے گا، اِس سے بے شک کسی کو مروڑ لگ جائیں...... کسی کے پیٹ میں درد اٹھے...... کسی کو پاخانے لگ جائیں، یہ دیسی گھی کا قصور نہیں بلکہ تمہارے معدوں کا قصور ہے۔

میں یہ بتا رہا ہوں کہ اہلحدیث کوئی دوسری مہر نہیں چلنے دیں گے، آقا علیہ السلام دُنیا سے چلے گئے ہیں لیکن آپ کی مہر قیامت تک چلے گی۔

اے اہلحدیث! آپ کو اہلحدیث ہونا مبارک ہو...... اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے...... قائم رکھے...... زندہ رکھے اور آباد و شاد رکھے

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ○
وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ۔ وَالشَّاكِرِيْنَ ○
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینِ اسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ (المائدہ: ۳)

''آج کے دن پورا کر دیا ہے میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو، اور پوری کر دی میں نے تم پر اپنی نعمت، اور پسند کیا ہے میں نے تمہارے لئے اِسلام کو دین۔''

سامعین محترم! اللہ رحیم و کریم کی کتابِ مبین میں سے جس مقامِ عظیم کا ترجمہ میں نے اس وقت عام فہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زبان میں آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے' پہلے اِس مقام کی پہچان فرما لینا' یہ مقام عالیشان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پُر رحمت میں سورۃ المائدہ کا ابتدائی مقام ہے۔

اللہ والو! اللہ الرحمٰن کے مقدس کلام میں سے جس پُر رحمت مقام کو میں نے اِس وقت تلاوت کیا ہے' اِس مقام ذیشان میں اللہ عظیم و برتر نے اِسلام کی کاملیت' جامعیت بلکہ اکملیت کا اعلان فرمایا ہے' آج کے اِس عظیم الشان خطبہ جمعہ میں' میں نے آپ کے سامنے اِسلام کی عالمگیری اِسلام کی کائنات گیری' دینِ اسلام کی کہکشاں گیری اور مذہب اِسلام کی جہانگیری کا تذکرہ کرنا ہے۔

اِس مقام ذیشان کے نازل ہونے کا پس منظر یہ ہے کہ آمنہ کے لال...... پیکر حسن و جمال...... صاحب شرف و کمال...... اور کائنات کے سردار جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ جب تیرہ سالہ مکی دور کی صعوبتوں اور مشکل گھاٹیوں میں گذر چکے، اور دس سالہ مدنی دور کے کٹھن مراحل بھی طے کر چکے تو اَب زندگی کے آخری ایام ہیں، شجر اسلام کا وہ ننھا پودا جو آج سے تیئس سال پہلے مکہ کی سرزمین پر بویا گیا تھا' آج تیئس سال کے اِس عرصہ میں ایک تن آور درخت بن گیا، اسلام کی آواز اِسلام کی پکار اور للکار کہیں قیصر تک پہنچ گئی ہے، کہیں کسریٰ تک پہنچ ئی ہے، ادھر شام اور مصر کی سرحدات تک اسلام کا غلغلہ، دمدمہ اور زمزمہ ہو رہا ہے، ادھر عرش والے نے میرے پیر و مرشد جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کو میدانِ عرفات میں پہنچا دیا ہے، یہ آیت نو ذوالحجہ کو نازل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی' میرے اور آپ کے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ اپنے لاکھ سوا لاکھ جاں نثاروں اور فداء کاروں کو ساتھ لے کر میدانِ عرفات میں پہنچے ہوئے ہیں، یہ آپ کی زندگی کا آخری سال ہے، رب کریم نے یہ آیت میرے مصطفیٰ علیہ السلام پر میدانِ عرفات میں نازل کی، نو ذوالحجہ ہے اور دن جمعہ کا ہے، عید کا دن اور جمعہ کا دن گویا کہ مسلمانوں کی ڈبل عید کا دن ہے، جب اللہ تعالیٰ نے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر اس مقام کو نازل فرمایا، ذوالحجہ کے بعد محرم، صفر اور پھر آگے بارہ ربیع الاول آیا جب میرے اور آپ کے نبی ﷺ نے دُنیا سے کوچ فرمایا!

معلوم ہوا کہ اِس آیت کے نازل ہونے کے بعد آمنہ کے لال علیہ السلام تین ماہ اور تین دن اس دُنیا فانی میں زندہ رہے، اس آیت میں رب کریم نے مژدہ جانفزا یہ سنایا کہ میرے محبوب، جس ''دین اسلام'' کا آغاز میں نے آدم علیہ السلام سے کیا ہے، اُس اِسلام کی ٹرین آدم علیہ السلام سے چل کر!

کبھی نوح علیہ السلام کے اسٹیشن پر کھڑی ہوئی۔ کبھی شعیب اور ہود علیہم السلام کے اسٹیشن پر سٹاپ کیا۔ اِس اِسلام کی گاڑی نے!...... کبھی خلیل اللہ علیہ السلام پر سٹاپ کیا۔ کبھی ذبیح اللہ علیہ السلام پر بریک لگائی۔ کبھی موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اور جناب عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السلام پر رُکی۔

میرے محبوب! اَب چلتے چلتے اِسلام کی یہ گاڑی آپ تک پہنچتی ہے، جس طرح میں نے آپ کو نبوت کا آخری اسٹیشن بنایا ہے، اِسی طرح اِسلام کا بھی آپ کو آخری اسٹیشن بنایا ہے، میں نے وہ اِسلام کر دی جس کا آغاز اور جس کی ابتدا آدم علیہ السلام سے کی، آج اُس کی تکمیل تو آپ کی ذاتِ گرامی پر ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدۃ: ۳)

اَے میرے محبوب! میں نے آپ کے لیے پسند کیا ہے تو دین اسلام کو ہی پسند کیا ہے۔

آپ کے ذہنوں میں یہ سوال آ سکتا ہے، آپ کہیں گے کہ آپ نے یہ دعویٰ کر دیا ہے کہ جو اسلام آدم علیہ السلام سے شروع ہوا، اور مصطفیٰ علیہ السلام پر مکمل ہوا، کیا تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا دین ''اسلام'' ہی تھا؟

میرے بھائی! سنیں، یہ دین کہاں سے شروع ہوا ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ٥ (البقرۃ: ۳۸)

اے میرے آدم! چلو اب دُنیا پر چلے ہی جاؤ، میں تمہیں زمین پر بھیج دیتا ہوں، پھر تمہارے پاس میری ہدایت آئے گی، وہ ہدایت وہی ''دینِ اسلام'' ہے، جس کا آغاز اللہ تعالیٰ کی یکتائی، اللہ تعالیٰ کی تنہائی اور اکائی سے ہوتا ہے اور جس کی دوسری شق ہر نبی اور رسول کی سنت اور طریقہ ہوا کرتا ہے۔

معلوم ہوا کہ دین اسلام شروع سے ایک ہے، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر میرے مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام تک اصولیات، مبادیات، عقائد اور نظریات ایک ہی ہیں، لیکن ہر نبی اور رسول شریعت علیحدہ علیحدہ لے کر آیا ہے۔

میرے بھائی! میں آپ کی ملاقات ایک اور نبی سے کرادوں، تا کہ آپ کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں، یہ سورۃ یونس ہے، جنابِ نوح علیہ السلام کا تذکرہ ہونے لگا ہے، آج میں جتنی آیاتِ کریمہ پڑھ کر انبیائے کرام علیہم السلام کا تذکرہ کروں گا، اُن میں اِسلام اور دینِ اسلام کی وضاحت ہوتی جائے گی، اللہ کریم کا فرمان عالی مقام ہے:

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكُمْ مَّقَامِیْ وَتَذْكِیْرِیْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ٥ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ۔ (یونس: ۷۱)

جنابِ نوح علیہ السلام اپنی قوم کی طرف آتے ہیں، اور فرماتے ہیں، اَے میری قوم، اگر میرا وعظ، میرا آنا اور تم کو سنانا، اللہ تعالیٰ کی یکتائی کا نقارہ بجانا، تم کو شاک گذرتا ہے، تمہاری طبیعت پر گراں گذرتا ہے تو تم اس طرح کرو کہ اپنی تمام تدابیر اور اپنے تمام مددگار اکٹھے کرلو، کوئی شک وشبہ اور کوئی کمی نہ رہ جائے، پھر تم سب ہی میرے مخالف اور میری دُشمنی پر کمر بستہ ہوکر آجاؤ، مجھے کسی کی پرواہ نہیں، اس لیے کہ میں نے اپنے اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرلیا ہے، جو رب کریم پر بھروسہ کرلیتا ہے اور جس کو رب رحیم اپنی حفاظت میں کرلیتا ہے تو اِس کتاب کے اُتارنے والے کی قسم۔

؎ چاہے فرعون کی طاقت ہو...... چاہے نمرود کی قوت ہو...... چاہے ابوجہل کا الاؤ لشکر ہو، اور چاہے کتنی بڑی قوت اور طاقت ہی مقابلہ میں کیوں نہ آجائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور نگہداشت میں آ جاتا ہے تو کوئی اُس کا بال بھی ٹیڑھا نہیں کر سکتا۔

نوح علیہ السلام نے یہ للکار دی۔ اَب اگلی بات جو میں سمجھانا چاہتا ہوں، وہ کیا ہے، فرماتے ہیں "اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ" اَے میری قوم! میرا معاملہ تو رب کریم کے ساتھ ہے، میں نے اُس سے ہی اجر و ثواب لینا ہے "وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ" تم جو مرضی کرو میں تو مسلمان ہی ہوں' میں اِسلام پر رہ کر ہی یہ دُنیاوی زندگی گذاروں گا اور مجھے موت بھی آئے گی تو اِسلام پر ہی آئے گی۔

ابھی سمجھ نہیں آئی تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں قرآن پاک کے ذریعہ آپ کی ملاقات ایک اور نبی سے کرادوں، اُس نبی کا نام جنابِ ابراہیم علیہ السلام ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَـكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْـتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝ (البقرۃ: ۱۳۲)

جناب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی، اَے میرے بیٹو، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایک دین چن لیا ہے۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں ایک اور مقام سناؤں، بیت اللہ کی تعمیر کو تکمیل تک پہنچا کر باپ بیٹا جنابِ ابراہیم اور جنابِ اسماعیل علیہما السلام کئی دُعائیں کرتے ہیں، اُن دعاؤں میں ایک یہ دُعا بھی سننے والی ہے! فرماتے ہیں:

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۝ (البقرۃ: ۱۲۸)

اَے میرے اللہ! مجھے اور میرے بیٹے اسمٰعیل کو اپنے لیے مسلمان اور فرمانبردار بنالے، ہماری نسل تو بہت پھیل جائے گی...... اولاد تو بہت ہوگی' جماعتیں تو بہت ہوں گی...... گروہ تو بہت ہوں گے' تنظیمیں تو بہت ہوں گی...... جمعیتیں تو بہت ہوں گی' تحریکیں تو بہت ہوں گی...... پارٹیاں تو بہت ہوں گی' لیڈر تو بہت ہوں گے...... دعوے تو بہت کریں گے' لیکن ہماری اولاد سے ایک جماعت کو بھی قیامت تک کے لیے اِسلام پر قائم و دوائم رکھنا۔

اللہ! اَب تجھ سے یہ پوچھنا ہے کہ وہ جماعت اگر چلتی آئی ہے تو کہاں تک پہنچتی ہے، اور کون سی ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائی! ترمذی شریف کی روایت ہے، آمنہ کے لال...... امام الانبیا...... حبیبِ الٰہی...... محبوبِ کبریا...... خیرالوریٰ...... صدرُ العلیٰ...... شمس الضحیٰ...... بدرُ الدجیٰ...... مصدرِ مہرووفا...... سرچشمہ صبرورضاء...... منبعِ رُشدو ھدیٰ...... نبی ربِ ارض وسما...... والی بطحا...... صاحبِ قابَ قوسین اوادنیٰ...... جناب محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں!

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً وَّتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً، قَالُوْا مَنْ هِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ۔ (ترمذی' باب ماجاء فی افتراق هذه الامة)

بنی اسرائیل کے بہتّر (۷۲) فرقے ہو گئے اور میری اُمت کے تہتّر (۷۳) ہو جائیں گے!

سب ہی کہیں گے' ہم اِسلام پر ہیں...... وہ بھی کہیں گے' ہم اِسلام پر ہیں...... یہ بھی کہیں گے' ہم اِسلام پر ہیں...... قرآن کے منکر بھی کہیں گے' ہم اِسلام پر ہیں...... حدیث کے منکر بھی کہیں گے' ہم اِسلام پر ہیں...... قبر چٹو بھی کہیں گے' ہم اِسلام پر ہیں...... قبروں کے آگے جبین نیاز جھکانے والے کہیں گے' ہم بھی اِسلام پر ہیں...... مشرک اور بدعتی بھی کہیں گے' ہم اِسلام پر ہیں...... یہ قادیانی اور رضاخانی بھی کہیں گے' ہم اِسلام پر ہیں...... یہ سارے کہیں گے' ہم حق پر ہیں ؎

ہمارے بھی بعض بھائی ایسے گول مول اور مصلحت پسند ہیں، جو کہتے ہیں کہ جہاں کوئی لگا ہے، ٹھیک لگا ہے، سب ہی صحیح ہیں، مجھے بتا میں تیری مانوں یا آمنہ کے لال علیہ السلام کی مانوں؟

جہانوں کے پیر علیہ السلام نے فرمایا ہے، یہ سارے دعوے تو کریں گے لیکن سب کے سب سچے نہیں ہوں گے، سب دوزخی ہیں، صرف ایک جماعت ہی جنتی ہوگی ؎

اَے اللہ کے محبوب! اُن کی نشانی اور علامت کیا ہوگی، وہ جو کہا تھا "وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ"، دیکھ لیں یہ کڑیاں اور کنکشن کہاں جا کر ملا ہے۔

فرمایا: دیکھ لینا' قیامت تک اِسلام کے دعویدار تو بڑے آئیں گے لیکن جنتی وہی ایک جماعت ہوگی جو میرا اور میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ اپنائے ہوئے ہوگی، اُن کی نشانی یہی ہے، جس میں یہ نشانی ہوگی وہی جنتی ہے، اِسلام کے صحیح راستہ پر وہی گامزن ہوں گے، اور یہ شاہراہِ اعظم!

جس کا نام اسلام ہے...... جس کا نام کتاب وسنت ہے...... جس کا نام صراطِ مستقیم ہے...... جس کا نام توحید ورسالت ہے...... وہ جی ٹی روڈ جو مکہ اور مدینہ سے چل کر، حوض کوثر سے گذر کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت میں لے جاتا ہے۔

میرے بھائی! لڑائی نہیں...... جھگڑا نہیں...... دل آزاری نہیں...... کسی کو تبرا بازی نہیں...... بلکہ حقائق کی وضاحت اور سچائی کا بیان ہے، آیئے ذرا مل جل کر بیٹھ کر دیکھیں کہ کیا تیرے اعتقادات اور اعمال، مصطفیٰ علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملتے ہیں، اللہ میری توبہ!

کیا میرے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی نبی علیہ السلام کی قبر کا طواف کیا ہے؟

کیا صدیق رضی اللہ عنہ نے کسی نبی علیہ السلام کی قبر کا طواف کیا ہے؟

کیا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے کسی قبر پر جا کر جبین نیاز جھکائی ہے؟

کیا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کسی قبر پر جا کر چڑھاوا چڑھایا ہے؟

کیا سیدنا حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ نے کسی مزار پر جا کر پھولوں کی چادریں چڑھائی ہیں؟

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ قل، تیسرا، ساتواں، چالیسواں، میلہ، عرس، کونڈے اور مولود وغیرہ، یہ کام کیے ہیں؟

اللہ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، میں ذمہ داری کے ساتھ اِس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ اگر تو آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم سے...... صدیق فاروق سے...... عثمان، حیدرِ کرار سے...... طلحہ اور زبیر سے...... سعد اور سعید سے...... بلال اور زبیر رضی اللہ عنہم سے...... یہ ساتواں، چالیسواں کروانے ثابت کر دے تو میں آپ کے تمام ملاؤں کا چالیسواں آج ہی کرنے کے لیے تیار ہوں، لیکن کوئی ماں کا لال یہ ثابت نہیں کر سکے گا، کیونکہ تیری اِن کرتوتوں کا نام اِسلام نہیں ہے۔

میرے بھائی! یہ تو وہ مجاور اور ملانوں کا محکمہ تھا جن کو میری دعوت تھی' اَب حکمرانوں سے پوچھتا ہوں کہ جو مونچھوں والا اِسلام تم ساڑھے آٹھ سال گھڑتے رہے' اَصل اِسلام وہ ہے جو آمنہ کے لال علیہ السلام لے کر آئے' بتائیں کیا آمنہ کے لال علیہ السلام کے اِسلام میں شراب کے پرمٹ تھے؟

دیکھ لیں! آج آپ گھبرا رہے ہیں، ربِ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں!

ہمارے بڑوں نے، نمرود کا میدان ہو، وہاں اِسلام کا نعرہ لگایا ہے۔

ہمارے بڑوں نے، فرعون کا میدان ہو، وہاں اِسلام کا نعرہ لگایا ہے۔

ہمارے بڑوں نے، ابوجہل کا سٹیج ہو، وہاں اِسلام کا نعرہ لگایا ہے۔

ہمارے بڑوں نے' لادین عناصر کی حکومت ہو' خلقِ قرآن کا مسئلہ ہو' وہاں اِسلام کا نعرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگایا ہے۔

آج بھی اگر کسی سیاسی پارٹی کا جلسہ ہو تو وہاں میرا ہی ساتھی اسلام کا نعرہ لگاتا ہے۔

جناب ہمارے بڑوں کا طریقہ اور ہمارے ماضی کی تاریخ یہ ہے!

کسی کا دوپٹہ گر جائے...... کسی کا سرمہ آنکھوں سے بہہ جائے...... کسی کا میک اپ خراب ہو جائے...... کسی کے دل نازک پر گراں گذرے۔

حالات کچھ ہو جائیں، مصلحت کا تقاضا کچھ ہو، اہلحدیث کے اکابر نے، کتاب وسنت کے نام لیواؤں اور علمبرداروں نے اپنے مسلک کو کبھی بھی داؤ پر نہیں لگایا، ڈنکے کی چوٹ کتاب وسنت کی وعظ کی...... اشاعت کی...... تبلیغ کی، کوئی ساتھی ناراض ہو جائے یا کسی پر گراں گذرے، سب کچھ گوارہ ہے، لیکن ہاتھ سے کتاب وسنت کا دامن چھوڑنا گوارہ نہیں۔

میرے بھائی! دار ورسن اور علمائے اہلحدیث کا تو چولی دامن کا رشتہ ہے!

علمائے حق اور تختہ دار آپس میں لازم ملزوم ہیں...... علمائے اہلحدیث اور دریا عبور شہر آپس میں لازم ملزوم ہیں...... علمائے حق اور یہ سولی آپس میں لازم ملزوم ہیں...... علمائے حق اور مخالفت آپس میں لازم ملزوم ہیں...... علمائے حق اور خنجر آپس میں لازم ملزوم ہیں...... ہم نے اس سے کبھی بھی گھبراہٹ محسوس کی ہے اور نہ ہی ان شاء اللہ کبھی محسوس کریں گے۔

میرے بھائی! آئیں میں آپ کی ملاقات اپنے یوسف کنعانی سے کرادوں' ان کو اُٹھانے والوں نے کہاں سے اُٹھایا اور جا کر گہرے کنویں میں گرادیا' اللہ تجھے کون کہے کہ اِس طرح نہیں اِس طرح کر' قسمت نے یاوری کی اور نکالنے والے نے یوسف علیہ السلام کو گہرے کنویں سے بھی نکال لیا' آپ کنویں سے نکل کر عزیز مصر کے گھر پہنچے پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ جو کنویں کی گہرائیوں سے نکلا وہ جیل کی تاریکیوں میں چلا گیا' اللہ یہ سب کچھ تیرے دین اِسلام کیلئے ہے' پھر ایک وقت ایسا آیا کہ یوسف علیہ السلام جیل کی تیرو تاریک کوٹھڑی سے نکلے تو مصر کا تخت نصیب ہو گیا۔

اللہ میں تیری قدرتوں پر صدقے اور تیری طاقتوں پر قربان۔

اگر! تو چاہے تو کنویں میں گرے ہوئے یوسف (علیہ السلام) کو نکال کر تخت پر بٹھا دے۔

تو چاہے تو مجھ جیسے زخمی مریض کو ہسپتال سے نکال کر منبر پر بٹھا دے۔

یہ الگ بات ہے کہ میری چھاتی اور سارے پیٹ کا آپریشن ہوا ہے، لوگ کہتے ہیں، اَب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑا ہو کر تقریر نہیں کر سکتا، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، آج جو میں بیٹھ کر، کر لیتا ہوں تو یہ بھی اللہ کریم کا انعام ہے، اور جب تک میری جان میں جان رہے گی اور میری زبان میں حرکت رہے گی، اللہ کریم تیرا قرآن سناتا ہی رہوں گا اور تیرے مصطفےٰ ﷺ کا فرمان پہنچاتا ہی رہوں گا۔

میرے برادر! کنویں میں گرانے والے بھائی اَب کشکولِ گدائی لے کر پہلی بار کنعان سے مصر جاتے ہیں اور منت سماجت کرتے ہیں کہ اَے عزیزِ مصر قحط سالی پڑ گئی ہے، کھانے کو کچھ نہیں، گھر میں کھانے کے لیے ایک وقت کے لیے آٹا بھی نہیں ہے، اِس لیے تو ہم پر صدقہ خیرات کر دے، جب یہ انہوں نے بات کی تو یوسف علیہ السلام محسوس کرتے ہیں کہ یہی مجھے کنویں میں گرانے والے میرے بھائی ہیں۔

یوسف علیہ السلام پوچھتے ہیں، آپ کتنے ہیں، کیا آپ کا کوئی اور بھائی بھی ہے، کہتے ہیں کہ ایک بھائی بنیامین ہے، جسے ہم پیچھے چھوڑ آئے ہیں، آپ فرماتے ہیں، اگلی دفعہ اُسے بھی ساتھ لانا، بھائی اگلی دفعہ آئے تو بنیامین بھی آ گیا، جب دیکھا نظروں سے نظریں مل گئیں تو سارے راز کھل گئے، اُبھی دل ہی دل میں راز چھپائے ہوئے ہیں، پھر ایک ایسا طریقہ اختیار کیا کہ بنیامین کے غلہ والے بورے میں شاہی پیالہ رکھ دیا، قافلہ چل پڑتا ہے، جب قافلہ شہر سے چند قدم باہر جاتا ہے تو دیکھا کہ وزن کرنے کا وہ آلہ نظر نہیں آ رہا، اَب سب درباریوں نے کہا، جناب وہ جو قافلہ جا رہا ہے، اُن کی تلاشی لینی چاہیے، کہیں وہ شاہی پیالہ اُن کے پاس ہی نہ ہو، اُن کو پھر واپس کیا گیا، جب سب بوروں کی تلاشی لی گئی تو بنیامین کے بورے میں سے پیالہ نکل آیا، یوسف علیہ السلام نے پہلے ہی اُن کو ٹھہرا لیا کہ جس کے بورے سے پیالہ نکل آیا، ہم اُس کو جانے نہیں دینگے، اَب اُس معاہدہ کے پیشِ نظر بنیامین کو یہاں ہی رکھنا ہے، بھائیوں کو کوئی پتہ نہیں کہ یہ تو وہی ہمارا بھائی ہے، جسے ہم نے اپنے ہاتھوں سے کنویں میں گرا دیا تھا۔

بھائی کہتے ہیں: اَے عزیزِ مصر! پہلے بھی ہمارا ایک بھائی گم ہو گیا ہے ہمارا باپ اُس کی جدائی میں بڑا پریشان ہے، اِس کے ساتھ بھی ابا جان کو بڑی محبت ہے، اِس کو چھوڑ دو اور ہم میں سے کسی کو رکھ لو۔

جناب یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ قصور کسی کا ہو اور رکھ کسی کو لوں؟ بنیامین کو رکھ لیا جاتا ہے، جو ہوا سو ہوا، سارے راز اور بھید کھل جاتے ہیں، یوسف علیہ السلام نے فرمایا، تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اگلی دفعہ میرے ماں باپ کو بھی ساتھ لانا ہے، بھائی اگلی دفعہ آئے تو ماں باپ بھی ساتھ ہیں، یوسف علیہ السلام اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھاتے ہیں اور وہ گیارہ بھائی آپ کے سامنے سجدہ میں گر پڑتے ہیں، اب یوسف علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی کہتے ہیں:

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا وَقَالَ يٰاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۝(یوسف:۱۰۰)

اَب جو بات میں سنانا چاہتا ہوں، وہ سن کر ایمان تازہ کرلیں، اللہ کی قسم، ایک ایک لفظ سونے کے پانی کے ساتھ لکھنے کے قابل ہے، یوسف علیہ السلام تخت پر بیٹھ کر دُعا کرتے ہیں!

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

سنو! پڑھے لکھو...... ڈگریاں رکھنے والو...... اپنو اور بیگانو...... یارو اور اغیارو...... نمازیو...... حاجیو...... اہلحدیثو...... بریلویو...... دیوبندیو...... تم بھی ترجمہ نوٹ کرلو، یوسف علیہ السلام کہہ رہے ہیں۔

اللہ! کنویں سے نکال کر تخت پر بٹھایا ہے تو تو نے ہی بٹھایا ہے۔

اللہ! مجھے یہ تخت وتاج کا مالک تو نے ہی بنایا ہے۔

اللہ! مجھے یہ نہ کسی ڈھیری سے فیض ملا ہے...... نہ کسی مقبرے سے میری جھولی بھری ہے...... اللہ، یہ بادشاہت دی ہے تو تو نے دی ہے۔

اَے حکمرانو! جہانبانو اور وزارتوں کے حلف اُٹھانے کے بعد قبروں پر جا کر چادریں چڑھانے والو، کہ اَے میری سرکار، یہ تمہاری ہی برکت ہے، یہ تمہاری نگاہ اور نظر کا فیض ہے، اِن مزاروں پر جا کر، سیس لٹرانے والو! سنو یوسف علیہ السلام کہتے ہیں: رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ۔

آج کا میرا یہ پیغام اپنے سینے کی تختیوں پر لکھ کرلے جانا، اور قبروں کے کسی پجاری...... حکمرانوں کے کسی درباری...... اور قبروں کے کسی بیوپاری تک میرا پیغام پہنچادینا!

اہل حدیثو! آپ کو اہلحدیث ہونا مبارک ہو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے علماء میں عمل کی کوتاہی ہو سکتی ہے۔
آپ کے علماء میں کسی معاملہ میں کوئی لغزش ہو سکتی ہے۔
لیکن اللہ تیرا صد ہا دفعہ شکر ہے کہ علمائے اہلحدیث!

نہ قبروں کے پجاری ملیں گے..... نہ حکومت کے درباری ملیں گے..... نہ مزاروں کے بیوپاری ملیں گے..... ملیں گے تو جان کے ہاری ملیں گے۔

میرے بھائی! جناب یوسف علیہ السلام کی یہ دُعا آبِ زر کے ساتھ لکھنے کے قابل ہے، اگلی بات تو میں نے ابھی آپ کو سنانا ہے، اگلی بات نوٹ کریں "تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِيْنَ ۝" اے اللہ! یوسف کو موت آئے تو اسلام پر آئے۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کی ملاقات ایک اور نبی سے کراؤں، اس نبی کا نام سلیمان علیہ السلام ہے، یہاں بھی لفظ "اسلام" ضرور آئے گا، ان کا بھی مذہب اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَا اَرَى الْهُدْهُدَ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ۝ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَا اَذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ۝ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ۝ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝

(النمل: ۲۰ـ۲۵)

جناب سلیمان علیہ السلام کی فوج کا لشکر جا رہا ہے، ایک مقام پر حاضری کا وقت آیا، پتہ کروں کہ کون کون حاضر ہے اور کون کون غیر حاضر' نبی کس پر حاضر ہے اور کس پر غیر حاضر' حاضری لگائی تو اُس میں ہدہد کوئی نہیں، فرماتے ہیں مجھے کیا ہو گیا ہے، مجھے ہدہد نظر نہیں آتا۔

تیرے تو قبروں میں پڑے سب کچھ دیکھتے ہیں کہ!

کون پتاسے لے کر آیا ہے..... کون پھلڑیاں لے کر آیا ہے..... کون چاولوں کی دیگ لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر آیا ہے...... کون دودھ کی دیگ لے کر آیا ہے...... کون جلیبیاں لے کر آیا ہے...... کون چادر چڑھانے کے لئے لے کر آیا ہے...... کون پھول لے کر آیا ہے...... کون بکرا لے کر آیا ہے...... کون چھترا لے کر آیا ہے...... کون بیوی لے کر آیا ہے...... کون بیٹی لے کر آیا ہے۔

یہ تیرے قبروں سے ہی دیکھتے ہیں۔

لیکن اللہ کا نبی کہتا ہے، ہائے مجھے کیا ہوا ہے، مجھے ہد ہد نظر نہیں آتا' آپ کو غصہ آیا کہ یہ کیا ہے، اُس نے پوچھا بھی نہیں، مجھ سے اجازت بھی نہیں لی۔

جناب سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں، میں اُسے ذبح کردوں گا یا مار مار کر چمڑی اُتار دوں گا، ورنہ وہ اپنی غیر حاضری کی معقول وجہ بیان کرے گا، ہد ہد سبا میں گیا ہوا ہے، وہ واپس آ رہا ہے تو باتیں ہو رہی ہیں، تھوڑی دیر نہیں گذری کہ ہد ہد آ گیا، کہتا ہے اے جناب سلیمان علیہ السلام' غصہ نہ کیجئے غیظ وغضب میں نہ آیئے میں مسکین غریب سبا شہر میں گیا تھا، وہاں سے جو خبریں میں لے کر آیا ہوں، اُن کا آپ کو پتہ ہی نہیں، (نبی نبا سے ہے' اُس کو پتہ ہی نہیں لیکن غیر نبی کو نبا کا پتہ ہے) آپ پوچھتے ہیں، تو کیا خبر لے کر آیا ہے؟

پانچ پانچ اور دس دس کلو کے سروں پر بیس بیس کلو کے ''پگڑ'' باندھنے والے ملانو دیکھو اور اپنی عقل کو قائم کرو' یہ چھوٹے سر والا پرندہ ''ہد ہد'' کہتا ہے، کہ جناب سلیمان علیہ السلام جی۔ میں سبا شہر میں گیا تھا، وہاں ایک عورت ملکہ حکومت کر رہی ہے، میں نے وہاں دیکھا ہے کہ وہ اور اُس کی قوم اللہ تعالیٰ کے علاوہ سورج کو پوج رہے ہیں، یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوا۔

لاہوریو! میں رب کریم کا واسطہ دے کر آپ سے ایک فیصلہ لینا چاہتا ہوں کہ کیا ہد ہد رب کریم کے ساتھ شرک برداشت کرتا ہے؟

تو سوداگر ہے...... کاروباری ہے...... مجسٹریٹ ہے...... حوالدار ہے...... صوبیدار ہے کرنل ہے...... جرنل ہے...... ایس ایچ او ہے...... انسپکٹر ہے...... ڈی ایس پی ہے...... ایس پی ہے...... ڈی آئی جی ہے...... آئی جی ہے...... گورنر ہے...... چیف منسٹر ہے...... پرائم منسٹر ہے......

کیا تو ہد ہد سے بھی گیا گذرا ہے، ہُد ہُد کو شرک گوارہ نہیں، لیکن آج!

چیف منسٹر شرک کر رہا ہے۔ پرائم منسٹر شرک کر رہا ہے۔

اَے ہُد ہُد سے گئے گذرے حکمرانو اور اِنسانو! ہُد ہُد کہتا ہے، مجھے شرک گوارہ نہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیثو، بتاؤ، کیا آپ کو شرک گوارہ ہے؟

(ہد ہد سے گئے گذرے وہ لوگ ہیں جو شرک کرتے ہیں اور برداشت کرتے ہیں)

پچھلے دِنوں اخبار میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے، محدود اور محتاط اندازہ کے مطابق پاکستان کے شہروں اور قصبوں کے پچیس ہزار مزار ہیں جو اوقاف کے زیرِ اہتمام اور اوقاف سے باہر ہیں، جن کی پوجا ہورہی ہے، جہاں لوگ جا کر سجدہ کرتے اور نذرانے چڑھاتے ہیں، جو اِس رپورٹ کے علاوہ ہیں، اُن کا سوال ہی کوئی نہیں، مجھے بتاؤ کیا!

یہ پاکستان ہے یا مشرکستان ہے۔

یہ پاکستان ہے یا شرکستان ہے۔

جب تک اِن مزارات کی پوجا اور غیر اللہ کی عبادت بند نہیں ہوگی، پاکستان، پاکستان کہلوانے کا حقدار نہیں ہے۔

میرے بھائی! دیکھ لیں، سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں، اے ہد ہد تو بتا کہ اُن کو کیا کرنا چاہیے؟ ہد ہد جواب دیتا ہے "اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰہِ" جناب اُن کو رب کریم کی عبادت کرنا چاہیے، اگلی بات تو ایسی کمال ہے، ہد ہد کہتا ہے!

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ (النمل: ٢٦)

جناب سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں: "سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝"

اے ہد ہد، اگر تو یہ دیکھ کر آیا ہے تو پھر میں معلوم کراتا ہوں کہ تیری ڈائری سچی ہے یا نہیں، تیری یہ رپورٹ صحیح ہے یا نہیں!

فرماتے ہیں:

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا یَرْجِعُوْنَ ۝

(النمل: ٢٨)

اے ہد ہد، میں نے تحقیق کرنا ہے کہ سلیمان کے وقت میں رب کریم کے ساتھ شرک کون کرتا ہے، مجھے تو پتہ ہی نہیں، میری بے خبری میں شرک ہورہا ہے۔

حکمرانو! ایک یہ بھی حکمران ہے' اِس کو پتہ ہی نہیں کہ شرک ہورہا ہے' فرماتے ہیں: میں تحقیقات کرلوں پھر دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے' میرا یہ نامہ لے جا کر اُس ملکہ کو پکڑا کر دیوار پر بیٹھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانا اور جواب لے کر آنا' جب یہ نامہ اُس ملکہ تک پہنچتا ہے تو وہ ملکہ نامہ کھول کر پڑھتی ہے اور پھر اپنے تمام درباریوں' وزیروں اور مشیروں کو اکٹھا کرتی ہے' اَب بات کا خلاصہ کھلنے لگا ہے کہتی ہے۔

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ○ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ○ (النمل: ۲۹-۳۱)

وہ مسلمین...... وہ اِسلام...... اور وہ مسلمون...... جناب یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں، تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○ جناب سلیمان علیہ السلام خط میں لکھتے ہیں، اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ○

اَے ملکہ بلقیس! میں نے اِس میں لکھ دیا ہے، اپنے تمام درباریوں، وزیروں اور مشیروں کو کہہ دے کہ سرکشی نہ کرو' تابعدار ہو جاؤ، اور سارے مسلمان بن کر مجھ سلیمان کے پاس آ جاؤ۔

وہ اِسلام جو آدم علیہ السلام سے چلا تھا، چلا آ رہا تھا۔

ابھی نہیں سمجھ آئی تو میں آپ کی ملاقات ایک اور نبی سے کرا دوں، اِن کا نام جناب موسیٰ علیہ السلام ہے، یہاں بھی وہ لفظ ''اسلام'' ضرور آئے گا، بات بڑی لمبی چوڑی ہے، جو ہوا سو ہوا، چند لوگ ہیں جو آپ پر ایمان لے آئے ہیں، موسیٰ علیہ السلام اُن کو فرماتے !

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ○ (یونس: ۸۴)

میری قوم! اگر مسلمان ہو تو پکے رہنا، اور ڈرنا نہیں۔

اَب میرا دل چاہتا ہے کہ میں چلتے چلتے قرآن پاک کے ذریعہ آپ کی ملاقات عیسیٰ علیہ السلام سے کرادوں، کہیں بھول کر رہ نہ جائے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○ (العمران:۵۲)

جناب عیسیٰ نے کیا دیکھا کہ بنی اسرائیل کفر کر رہے ہیں' آپ فرماتے ہیں: آپ میں سے اللہ تعالیٰ کیلئے میرا مددگار کون ہے؟ حواریوں نے کہا: ہم آپ کے انصار ہیں' رب کریم پر ایمان لے آئے ہیں' آپ گواہ ہو جائیں' ہم بھی مسلمان ہیں' معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کو بھی مسلمان کہتے تھے۔ آج کے عیسائی نہیں کہ جن کا عقیدہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکا دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی سمجھ نہیں آئی تو میں آپ کو سمجھا ہی دوں، اگر نہیں سن پائے تو میں سنا ہی دوں، میں آپ کی ملاقات حامل قرآن...... نبی آخر الزمان...... ماہِ درخشاں...... صاحبِ قرآن...... آمنہ کے لال...... جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ سے کرادوں، جب میرے مصطفےٰ علیہ السلام کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○(الانعام:١٦٢)

میرے محبوب! (ﷺ) آپ کہہ دیں کہ میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔

حیاتیو! جاؤ ڈوب مرو، اگر تم اپنے باپ کے ہو تو ان آیات کو قرآن سے نکال دو، اپنا مذہب چھوڑ دو یا مصلہ چھوڑ دو، کیونکہ قرآن کہتا ہے اور قرآن پاک نے نبی علیہ السلام کی زبان اطہر سے کہلوایا ہے تاکہ کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہ رہ جائے!

حیاتی کہیں گے کہ نہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے زندہ نبی پر مٹی ڈال دی تھی۔
یہ کہیں گے کہ نبی علیہ السلام کو موت نہیں آئی تھی۔

صدیق (رضی اللہ عنہ) نے زندہ نبی کو ہی دفن کر دیا اگر صدیق دفن کر سکتا ہے تو تو دفن کیوں نہیں کر سکتا۔
تو اپنے نورانی کو دفن کر...... تو اپنے زندہ نیازی کو دفن کر۔

تو ٹکے کے مولوی کو زندہ دفن نہیں کر سکتا تو سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ آمنہ کے لال علیہ السلام زندہ پر مٹی کیسے ڈال سکتے ہیں۔

حضرات محترم! کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ موت کیوں نہیں مانتے، یہاں سے ہی تو ان کا سارا کاروبار چمکتا ہے، انہوں نے پہلے تو یہ ثابت کیا کہ نبی علیہ السلام قبر میں زندہ ہیں۔

پھر کہا کہ گھوڑے شاہ بھی زندہ ہے...... پھر کہا، ننگے شاہ بھی زندہ ہے...... پھر کہا، لسوڑی شاہ بھی زندہ ہے...... پھر کہا: کٹے شاہ بھی زندہ ہے...... پھر کہا لوٹے شاہ بھی زندہ ہے۔

نبی علیہ السلام سے صرف ایک بات لی کہ ہماری دوکانداری تب ہی چمکے گی، اگر کہا کہ مر گئے ہیں، پھر تو کسی نے بھی ہماری دُوکان پر نہیں آنا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: محبوب! رہتی دُنیا تک میرا قرآن رہنا ہے جب تک عرش والے اللہ کی توحید کا ڈنکا بجنا ہے اُتنی دیر تک منبر و محراب پر قرآن کی صدائیں بلند ہوں گی، پڑھنے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منبروں پر چڑھ کر پڑھتے رہیں گے، آپ اعلان فرمادیں!

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ (الانعام: ١٦٢)

اگلی بات سن لیں!

لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝ (الانعام: ١٦٣)

میں اوّل یعنی شروع سے ہی مسلمان ہوں' نبی ماں کے پیٹ میں بھی مسلمان ہوتا ہے اور پیدا ہوکر بھی مسلمان۔

جہانوں کے پیر جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ پر اسلام کی تکمیل ہوئی ہے۔

رب کریم نے اِس طرح فرمایا ہے!

اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔ (المائدة: ٣)

یہ اِسلام آدم علیہ السلام سے چلا، نوح علیہ السلام سے گذرا، ابراہیم علیہ السلام پر آیا، یحییٰ وزکریا علیہم السلام تک پہنچا، موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام پر آیا، جس کی ابتدا آدم علیہ السلام سے ہوئی، اُس کی تکمیل ہوئی ہے تو آمنہ کے لال علیہ السلام پر ہوئی ہے۔

یہ اسلام صرف! طالب علم کے لیے نہیں...... درویشوں کے لیے نہیں...... اِن بوڑھوں کے لیے نہیں...... یہ اِسلام عالمگیر...... کہکشاں گیر...... کائنات گیر...... اور جہانگیر ہے اور کائنات کے بچہ بچہ کی رہنمائی کرتا ہے تو دینِ اسلام ہی کرتا ہے۔

اِسلام!

مردوں کو حقوق دیتا ہے...... عورتوں کو حقوق دیتا ہے...... تاجروں کو حقوق دیتا ہے۔ سوداگروں کو حقوق دیتا ہے...... مالکوں کو حقوق دیتا ہے...... مزدوروں کو حقوق دیتا ہے...... ماں باپ کو حقوق دیتا ہے...... اولادوں کو حقوق دیتا ہے...... خاوند کو حقوق دیتا ہے...... بیوی کو حقوق دیتا ہے...... اُستاد کے حقوق دیتا ہے...... شاگرد کے حقوق دیتا ہے...... مدرس کے حقوق دیتا ہے...... معلم کے حقوق دیتا ہے...... تلمیذ کے حقوق دیتا ہے...... امام کے حقوق دیتا ہے...... خطیب کے حقوق دیتا ہے...... سپہ سالار کے حقوق دیتا ہے...... جرنیل کے حقوق دیتا ہے...... کرنل کے حقوق دیتا ہے...... سپاہی کے حقوق دیتا ہے...... بہنوں کے حقوق دیتا ہے...... بھائیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حقوق دیتا ہے...... ہمسایہ کے حقوق دیتا ہے...... پڑوسیوں کے حقوق دیتا ہے...... آقا کے حقوق دیتا ہے...... غلام کے حقوق دیتا ہے۔

آج عورتیں کہتی ہیں کہ اسلام ہم کو حقوق نہیں دیتا، مال روڈ پر جلوس نکال کر اسلام کے اقدار اور شعائر کا مذاق اُڑانے والی عورتیں جو کہتی ہیں کہ ہمارے حقوق مردوں کے برابر نہیں' یہ بے پردہ عورتیں فاحشہ اور واہیات ہیں کیونکہ جو عورتیں باحیا اور پردہ دار ہیں، وہ سڑکوں پر نکل کر اسلام کے اقدار کا مذاق نہیں اُڑا سکتیں۔

کہتی ہیں، اسلام ہمارے حقوق نہیں دیتا، ہم نے مرد کے برابر رہنا ہے' اچھا جی کس طرح برابر رہنا ہے؟

رات کو بیوی مرد کی چارپائی بچھائے اور مرد اُس کی بچھائے...... دن کو بیوی بچہ کی دیکھ بھال کرے اور رات کو خاوند...... ایک وقت دودھ وہ پلائے اور ایک وقت یہ...... ایک سال بچہ وہ جنے اور ایک سال یہ...... روٹیاں خاوند پکائے اور ہنڈیا اُس کی بیوی پکائے...... برابر تو تب ہی ہے نا!

سنو! یہ مذاق ہے، تضحیک ہے اور اسلام کی یہ توہین ہے، علمائے اہلحدیث اس بات کی اجازت ہرگز نہیں دیں گے کہ اس طرح سرعام روڈوں پر گھوم پھر کر اور جلسے جلوس نکال کر اسلامی تعلیمات کو پامال کیا جائے اور اسلام کی عظمت کی توہین کی جائے۔

میرے بھائی! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں' مجھے بتاؤ، کیا آپ میں سے!

کسی کا سر مسلمان ہے...... کسی کی آنکھ مسلمان ہے...... کسی کی زبان مسلمان ہے...... کسی کے ہاتھ مسلمان ہیں...... کسی کے پاؤں مسلمان ہیں...... کسی کا دل مسلمان ہے...... کسی کا کاروبار مسلمان ہے...... کسی کی دُوکان مسلمان ہے...... تھانیدارو! کیا تھانہ مسلمان ہے...... عدلیہ کے ججو! کیا عدالتیں مسلمان ہیں...... حکمرانو! کیا تمہاری حکومت میں اسلام ہے۔

جو ماتھا قبر پر جھکتا ہے، وہ ماتھا مسلمان نہیں ہو سکتا اور جو سر قبروں پر جھکتا ہے تو اللہ ذوالجلال کی قسم ہے کہ قبروں پر جھکنے والا سر مسلمان نہیں ہو سکتا۔

یار زندہ صحبت باقی، میں اِن الفاظ پر اکتفا کرتا ہوں، اللہ کریم مجھے اور آپ کو اپنے قرآن اور نبی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْمُ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب یوسف علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ ط وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ○ (یوسف: ۳۳)

''یوسف نے کہا: اے میرے رب، مجھے جیل میں جانا بہت پسند ہے اُس چیز سے جدھر یہ مجھے بلاتی ہے اور اگر نہ دفع کرے تو مجھ سے ان کے فریب کو تو مائل ہو جاؤں گا میں طرف اِن کے، اور ہو جاؤں گا میں جاہلوں سے''

حضرات محترم! اللہ رحیم و کریم کی کتابِ مبین میں سے جس مقامِ عظیم کا ترجمہ میں نے اس وقت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زبان کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے' پہلے اِس مقام کی پہچان فرمالینا' یہ مقام اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پُر رحمت سورۃ یوسف کا ایک مقام ہے۔

اللہ والو! ازل سے لے کر آج کے دَم تک آپس میں دو قوتیں اور طاقتیں برسرِ پیکار ہیں!

ایک طاقت سچ کی ہے، دوسری جھوٹ کی ہے..... ایک قوتِ اسلام کی ہے، دوسری طاقت کفر کی ہے..... ایک طاقت توحید کی ہے، دوسری طاقت شرک کی ہے..... ایک طاقت اچھائی کی ہے اور دوسری طاقت برائی کی ہے۔

یہ دونوں طاقتیں شروع سے لے کر آج کے دن تک آپس میں ٹکراتی آئی ہیں، ٹکرا رہی ہیں اور آئندہ بھی آپس میں ٹکراتی رہیں گی، وقتی طور پر اگر باطل نے اپنی جارحیت کے ساتھ حق کو دبانے کی کوشش کی ہے، لیکن کتاب و سنت اور تاریخ عالم اِس بات کی گواہ اور شاہد ہے کہ حقیقی کامیابی، صحیح کامرانی اور سچا غلبہ اگر نصیب ہوا ہے تو وہ حق کو ہی نصیب ہوا ہے، حق کو فوز و فلاح اور فتح و کامرانی کا ہمیشہ وافر حصہ ملا ہے، آج پھر اِس میدان میں حق والوں نے مصائب و نوائب، آلام و نعم، دُکھوں اور تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا ہے، اہلِ حق نے ہر چیز کو گوارہ کیا ہے لیکن حق کا دامن چھوڑنا گوارہ نہیں کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج میرے سامنے اتنے واقعات بکھرے پڑے ہیں، اور میری نظر قرآن حدیث، سیرت اور تاریخ کی کتب کے صفحات اِس طرح دیکھ رہی ہے کہ مجھے ہر طرف اور ہر سمت اصحابِ حق، اہل حق اور اسلام کے جاں فروشوں اور جاں نثاروں کے واقعات اِتنی تعداد میں نظر آرہے ہیں کہ دن ختم ہوجاتے ہیں...... راتیں پڑجاتی ہیں...... راتوں کی تاریکی ختم ہوجاتی ہے...... صبح کا سپیدہ طلوع ہوجاتا ہے...... ماہ وسال ختم ہوجاتے ہیں...... لمبی لمبی زندگیاں ختم ہوجاتی ہیں، لیکن اہل حق نے حق کی علمبرداری کے لیے جو قربانیاں اور مصیبتیں اُٹھائی ہیں، وہ واقعات اور داستانیں نہ ختم ہونے والی ہیں۔

میرے بھائیو اور بزرگو! جس وقت آمنہ کے لال...... پیکرِ حسن جمال...... صاحبِ شرف وکمال...... اور ساری کائنات کے سردار جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ حق کی علمبرداری فرماتے ہیں تو باطل بظاہر بڑی شان وشوکت، قوت، طاقت اپنے تمام قسم کے آلات، ہتھیاروں اور سامان حرب کے ساتھ لیس ہوکر آتا ہے، اور میرے نبی جنابِ محمد ﷺ تن تنہا ہیں' کوئی ساز وسامان اور بڑی جمعیت ساتھ نہیں، صرف یہ ہے کہ!

جو کلمہ زبان پر ہے، وہ کلمہ حق کا ہے۔ جو صدا زبان پر ہے، وہ حق کی ترجمانی کررہی ہے۔

جو قدم اُٹھ رہا ہے، وہ حق کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے۔

کہیں آمنہ کے لال جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کو گلے میں کپڑا ڈال کر پھانسی دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ کہیں میرے پیر ومرشد علیہ السلام کو پتھر مارے جارہے ہیں۔

کہیں میرے نبی جنابِ محمد ﷺ کو شعبِ ابی طالب میں ڈھائی سال کے لیے قید کردیا جاتا ہے۔

جرم کیا ہے کہ اَے محمد (ﷺ) تو یہ جو شرک اور کفر کی تردید کرتا ہے، اِس سے باز آجا، ورنہ جیل میں جانے کے لیے تیار ہوجا' اُس وقت مکہ میں باقاعدہ ہمارے جیسی جیلیں نہیں تھیں، بلکہ ایک گھاٹی تھی جس کو ''شعبِ ابی طالب'' کہا جاتا ہے۔

اللہ! میں تیری قدرتوں پر صدقے جاؤں، اور تیری مصلحتوں پر قربان جاؤں، کیا تو اپنے نبی جنابِ محمد ﷺ کو جیل بھجوا رہا ہے؟ تو تو حیی وقیوم اور جبار وقہار ہے۔

فرمایا! اگر میں چاہوں تو ایک کن کے اشارہ سے ان سب مکہ والوں کو نیست ونابود کردوں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن میں نے بتانا یہ ہے کہ حق والوں کو دُکھ آتے ہیں، نبی (علیہ السلام) کے دین کے پاسبانوں اور نبی کی سنت اور حدیث کے علمبر داروں نے قیامت تک آتے رہنا ہے، اِن کو بھی مصائب اور آلام سے دوچار ہونا پڑے گا، جب وہ اِن آلام اور مصائب سے دوچار ہوں گے اور اِن کی طبیعت پر ملال اور بوجھ آنے لگے گا تو وہ اپنے سامنے آمنہ کے لال علیہ السلام کا اُسوۂ حسنہ رکھ لیں گے' جس سے طبیعت کی تمام تکالیف دور ہو جائیں گی۔

اِس کتاب کے اُتارنے والے کی قسم' مکہ والوں نے میرے اور آپ کے پیر و مرشد جنابِ محمد ﷺ کو اپنی بیوی بچوں سمیت اڑھائی تین سال کے لیے ایک جیل میں بند کر دیا۔ آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، میں نے اُس شعبِ ابی طالب میں درختوں کے پتے کھا کھا کر گذارہ کیا، اور جو ساتھی ساتھ ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ درختوں کے پتے کھا کھا کر ہم کو پاخانہ بھی اِس طرح آتا تھا، جس طرح بکری مینگنیاں کرتی ہیں، اِس لیے یہ رسم آج نئی نہیں۔

آؤ میں آپ کو ذرا پیچھے لے چلوں' آج کسی نتیجہ پر پہنچ کر جانا' عزیزِ مصر کی گھر والی جناب یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گھر میں رکھ کر پالتی اور آپ کی بڑی خاطر تواضع کرتی ہے، آپ دن بدن پروان چڑھتے جا رہے ہیں' جب جوانی اور شباب پورے جوبن پر آیا' آپ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں اور رب کریم کا ہر سچا نبی صورت کا بھی خوبصورت ہوتا ہے اور سیرت کا بھی اعلیٰ ہوتا ہے' آپ کی یہ خوبصورتی اور حسن و جمال اُس کے دل میں اُتر کر پھنستا جا رہا ہے' ایک دن یوسف علیہ السلام کو کہتی ہے، اے یوسف میری بات سن، ذرا اندر آنا، ایک پروگرام بنانا ہے، ایک مشورہ کرنا ہے، جب ساتویں کوٹھڑی میں لے جاتی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ○ (یوسف: ۲۳)

یہ اللہ کا سچا نبی ہے' جس نے حق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور سچائی کے پلڑے کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیا' سارے روشندان' کھڑکیاں اور دروازے بند کر لیتی ہے اور کہتی ہے' آ! یوسف برائی کر لیں؟

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں: تو نے سارے دروازے اور کھڑکیاں تو بند کر لی ہیں' اس طرح تو سارے جہان سے تو چھپ سکتی ہے لیکن آسمان والے سے نہیں چھپ سکتی!

میرے بھائیو! باتیں تو کئی ہیں' ایک ایک مقام پر بہت سے مسائل حل ہوں گے' جب اللہ کے نبی وہاں سے دوڑنے لگتے ہیں تو یہ دوڑ کر پیچھے سے آپ کی قمیض پکڑتی ہے' قمیض پھٹ جاتی ہے تو یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ میں دوڑنے لگا ہوں' یہ مجھے دوڑنے نہیں دیتی' دروازے بند ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے یوسف! تیرا کام دوڑنا ہے اور میرا کام سب دروازوں کو توڑنا ہے، دوڑ تو اور دروازے میں توڑوں گا، جب یوسف علیہ السلام دوڑ کر باہر دروازے پر آتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ آگے دروازہ پر عزیز مصر کھڑا ہے، یہ عورت بھی باہر آجاتی ہے!

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَّأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوْٓءًا إِلَّآ أَنْ يُّسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ۝ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ۝ وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۝ فَلَمَّا رَا قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ۝ (یوسف: ۲۵۔۲۸)

یہ عورت بڑی چالاک ہے' یہ مشرک برے بھی بہت ہوتے ہیں اور چالاک بھی بڑے ہوتے ہیں، جلدی سے کہتی ہے اَے عزیز مصر، آج یہ میری عزت پر ہاتھ ڈالنے لگا تھا، آج میں بڑی کوشش اور چالاکی سے اس سے بچ گئی ہوں اگر میں چالاکی نہ کرتی تو یوسف سے بچ ہی نہیں سکتی تھی، کہتی ہے اگر یہ مجرم ثابت ہوگیا تو اِس کی دو ہی سزائیں ہیں، اِس کو جیل بھیج دیا جائے یا دردناک عذاب دیا جائے؟

جناب یوسف علیہ السلام پریشان ہیں، اللہ یہ بات کیا بن گئی ہے، یہ خود ہی مجھے اندر لے جا کر برائی کی دعوت دے رہی ہے، میں وہاں کوشش اور محنت سے دوڑ کر آیا ہوں، میں نے اپنے دامن کو داغ دار نہیں ہونے دیا، اللہ محنت اور کوشش میں نے کی ہے اور حفاظت فرما کر محفوظ تو نے رکھا ہے، لیکن یہاں تو چکر ہی اُلٹ چل گیا ہے۔

فرمایا: اے میرے یوسف! تو نہ گھبرا، میں سارے حربے ناکام کردوں گا، اگر میں تجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں کوٹھڑی سے محفوظ لے آیا ہوں تو تیری جوانی کی سفید چادر پر داغ بھی نہیں لگنے دیا اور اب میں عدالت سے بھی تجھے بری کر کے دکھاؤں گا۔

اب پوچھتے ہیں: یوسف! کیا تو نے اِسی طرح کیا ہے؟ ایک چھوٹا سا بچہ جو اِسی خاندان کا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں بچے کو قوت گویائی عطا کر دیتا ہوں، اِس طرح کا جب بھی کوئی مسئلہ پیش آتا ہے تو رب کریم اِسی طرح اپنی قدرت کے کرشمات دکھا دیتا ہے۔

دیکھیں! یہاں بھی ایک مسئلہ پیدا ہوا ہے، قوم سوال کرتی ہے، اے مریم، تیرا باپ اچھا، اَے ہارون کی بہن تو اچھے گھرانے کی، تیرے اگلے پچھلے سب ہی نیک ہیں، تو نے یہ کیا ظلم کیا ہے، یہ بچہ کہاں سے لے آئی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَے میری مریم! تو نے نہیں بولنا' یہ چند دن کا بچہ جو تیری گود میں دودھ پی رہا ہے، میں خود ہی اِسے بلواؤں گا، عرض کیا اللہ کس طرح بلوائے گا؟ (اِس کو کہتے ہیں رب) اللہ تعالیٰ بچے کو قوت گویائی عطا کرتے ہیں:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا ٥ وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ٥ (مریم: ۳۰۔۳۱)

یہ دودھ پیتا چھوٹا سا بچہ باتیں کر رہا ہے کہ میری ماں اِن بہتانوں سے پاک اور مبرا ہے۔

اور یہاں بھی چھوٹا سا بچہ کہتا ہے، اَے عزیز مصر بات سن لے، اگر تیری بیوی کی قمیض آگے سے پھٹی ہے تو یوسف مجرم ہے اور تیری بیوی سچی اور اگر اس کی قمیض پیچھے سے پھٹی ہے تو پھر یہ جھوٹی ہے اور یوسف سچا' اللہ اَب کیا ہوگا؟

فرمایا: قمیض دیکھ لو، عزیز مصر پیچھے سے پھٹی ہوئی قمیض دیکھ کر خود ہی پکار اُٹھتا ہے کہ یہ تو تیرا مکر اور فریب سامنے آ گیا' عزیز مصر کہتا ہے:

یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا وَ اسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ٥

(یوسف: ۲۹)

اے یوسف! تو بات ہی چھوڑ دے، مجھے پتہ چل گیا ہے اور اے میری گھر والی گناہ گار تو ہے [illegible] اپنے گناہ کی معافی مانگ لے۔

دیکھا! رب کریم اس طرح مدد کرتا ہے۔ لیکن یہ عورت [illegible] بھی نہیں [illegible] نعلیحدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے کہتی ہے: اے یوسف! میرا بھید تو سارا کھل گیا ہے، اور ساری بات ننگی ہوگئی ہے، میں دُنیا میں بدنام ہوگئی ہوں، اور تو نے مجھے رسوا کروا ہی دیا ہے، اَب سن لے، اگر تو میرے کہنے پر نہ چلا تو میں بھی عزیز مصر کی گھر والی نہیں کہ تجھے جیل نہ بھجوایا۔

یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں، تو کیا کہتی ہے؟ یہ کہتی ہے جو میں کہتی ہوں مان لے، اگر تو میرے کہنے پر نہ چلا تو یہ جیل کے گیٹ کھلے ہیں، اُن چکیوں میں بند کرا دوں گی جب وہاں تجھے مشقت کرنا پڑے گی تو پھر تیری آنکھیں کھلیں گی، اور اگر تو میرے کہنے پر چل پڑے گا تو تخت محل...... خزانے...... پیسے...... عیش و آرام...... راحت اور سکون سب تیرا ہے، اگر میرا کہنا مان لے گا تو عیشیں ہی عیشیں ہیں، اور اگر میرا کہنا نہ مانا تو پھر جیلیں ہی جیلیں ہیں۔

آج! کوئی ڈاکہ ڈال کر جیل جا رہا ہے...... کوئی چوری کر کے جا رہا ہے...... کوئی بدکاری کر کے جا رہا ہے...... کوئی رشوت لے کر جا رہا ہے...... کوئی کسی کا قبہ توڑ کر جا رہا ہے...... کوئی اغوا کر کے جا رہا ہے...... کوئی قتل کر کے جا رہا ہے۔

لیکن یہاں بات اُلٹ ہے، یہ تو برائی کر کے جیل جا رہے ہیں، جناب یوسف علیہ السلام نیکی کر کے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جیل جانے والے سب ایک جیسے نہیں ہوتے، کوئی برائی کر کے جیل جاتا ہے اور کوئی نیکی کر کے جیل جاتا ہے۔

عزیز مصر کی بیوی کہتی ہے کیا تو نے یہ کام نہیں کرنا؟

یوسف علیہ السلام اس طرح رب کریم کے آگے جھولی پھیلاتے ہیں، بات سننے والی ہے!

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ۔

وہ عورت کہتی ہے: اے مجھے ملامت کرنے والیو، یہ ہے یوسف، جس کو دیکھ کر تم نے بھی اپنے ہاتھ کاٹ لیے ہیں، میں اس پر فریفتہ کیوں نہ ہوں۔

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ○ (یوسف: ۳۲)

کہتی ہے: میں تجھے جیل بھیج دوں گی اور بڑا ذلیل و رسواء کروں گی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ○ (یوسف: ۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یوسف علیہ السلام نے کہا) اے میرے اللہ! یہ مجھے برائی کی طرف بلاتی ہے اور میں اچھائی کی طرف دوڑتا ہوں، یہ کہتی ہے، اگر تو میرے کہے پر نہ چلا تو میں جیل بھیج دوں گی، مجھے جیل جانا تو پسند ہے لیکن اِس کے کہنے پر چلنا مجھے برداشت نہیں۔

اَے ڈی۔سی صاحب! ہم کو بھی جیل جانا پسند ہے، لیکن کتاب وسنت کی آواز کو دبانا اور شرک وبدعت کی مذمت کو چھوڑ دینا گوارہ نہیں' رب کعبہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ جیل جانا تو میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی سنت ہے اور سنت یوسفی ہے، ہمارے بڑوں نے جیل میں جا کر یہ بتا دیا ہے کہ جیل کی سلاخیں اور جیل کی تنگ وتاریک کوٹھڑیاں توحید کی شمع کو نہیں بجھا سکتیں، اللہ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ ہمارے ولولے...... ہمارے جذبات...... ہمارے عزائم اور حوصلوں کو کوئی طاقت اور حربہ پست نہیں کرسکتا۔

کہتے ہیں، تجھ پر پابندی ہے، تو تقریر نہیں کرسکتا، بتائیں، کیا آج تقریر ہو رہی ہے یا نہیں، فقیروں کا کیا ہے، ایک نہیں تو دوسرا سہی، ایک در بند تو سو در کھلا، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، آج میں قرآن کریم کا یہ مقام پڑھ رہا تھا تو نقشہ میرے سامنے تھا، کتاب وسنت کے آوازہ اور قرآن حدیث کی وعظ وتبلیغ کو بند کرنا برائی کی دعوت دینا ہے۔

یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں، اللہ میں نے اِس کے کہے پر نہیں چلنا، مجھے جیل جانا پسند ہے، ہم نے بھی کہا، ڈی۔سی صاحب، جیل جانا گوارہ ہے، لیکن تیری پابندی گوارہ نہیں ہے، بتا، تو نے ہم درویشوں کو چار دن اندر رکھ کر اِس سے آگے کیا کر لے گا' تو نے اپنا آخری کام کر دکھایا ہے اور ہمارا ابھی شروع ہوا ہے، آج ہم نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا ہے ؏

اُتنا ہی یہ اُبھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

اور ؏

آساں نہیں مٹانا نام ونشاں ہمارا

میرے بھائی! اِن شاء اللہ' اگر آپ دوستوں کی دُعائیں ہوں تو میں کبھی بھی حق وصداقت کی آواز، حق وصداقت کے علم اور جھنڈے کو سرنگوں نہیں ہونے دوں گا، اِس مسلک کے لیے تکالیف اور پریشانیاں آپ کے سامنے ہیں، یہ ایک رہ گئی تھی جو کہ آج یہ بھی پوری ہوگئی۔ رب کریم نے فرمایا ؏

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

ابھی کچھ امتحان رہتے ہیں، تجھے اُن میں مبتلا کرنا ہے، میرا قصور صرف یہ ہے، میں چاہتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں، سب کچھ برداشت ہے، کعبہ کے رب کی قسم ہے، اللہ کے ساتھ شرک برداشت نہیں اور مصطفیٰ علیہ السلام کی سنت کے مقابلہ میں بدعت برداشت نہیں، کیونکہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کے کاغذات میں بھی ان سے بڑے گناہ اور کوئی نہیں ہو سکتے۔

میرے بھائی! چوری معاف ہو جائے گی...... ڈاکہ معاف ہو سکتا ہے...... بدکاری معاف ہو سکتی ہے...... ملاوٹ معاف ہو سکتی ہے...... دغا معاف ہو سکتا ہے۔

لیکن کائنات کے رب نے شرک اور بدعت معاف نہیں کرنا، اور اِس سے بڑھ کر کائنات میں کوئی بھی گناہ نہیں ہو سکتا، اِس لیے یہ ہم کو برداشت نہیں۔

آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعب ابی طالب میں اڑھائی تین سال گذارنے برداشت کر لیے، لیکن "قُولُوا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه" کا جو ڈنکا بجایا جا رہا ہے، اِس میں نبی علیہ السلام نے کوئی فرق نہیں آنے دیا۔

میرے اسلاف اور اکابر کی تاریخ بھری پڑی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جیل چلے گئے، آپ کا قصور صرف یہ ہے کہ وقت کا حکمران کہتا ہے کہ یہ قرآن رب کا کلام نہیں بلکہ مخلوق ہے اور یہ کسی آدمی نے ہی بنایا ہے۔

اگر آج کا کوئی (ضمیر فروش ملاں) ہوتا تو کہتا، جی خاموش رہنا چاہیے تھا، وقت گذارنا چاہیے، لیکن میرے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (اللہ جہاں یہ لیٹا ہوا ہے، وہاں رحمت کی برکھا نازل فرما) باہر آجاتے ہیں اور ایک چوک میں کھڑے ہو کر فرماتے ہیں!

اَلْقُرْاٰنُ كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوْقٍ وَحَاجَةٍ۔

اے دنیا کے لوگو! یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، یہ مخلوق اور حاجت نہیں۔

بادشاہ کو معلوم ہوا کہ انٹیلی جینس' رپورٹروں اور سی' آئی' ڈی نے بتایا کہ جناب یہ تو آپ کے خلاف تقریر کر رہا ہے بادشاہ نے کہا اُسے گرفتار کر لو دیکھ لے ہم کن کے فرزند ہیں' میرے امام کو پکڑ کر جیل بھیج دیا گیا' جلاد مقرر کیے کہ اِسے صبح وشام کوڑے لگا کر پوچھو کہ قرآن رب کا کلام ہے یا نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو! آپ کوڑے کھاتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں "اَلْقُرْاٰنُ کَلَامُ اللّٰہِ" امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کوڑے کھا کھا کر میرے جسم کا چمڑا اُتر جاتا ہے اور جسم سے خون کے فوارے چلنا شروع ہو جاتے ہیں' اُسی جیل میں میری ملاقات ایک ڈاکو سے ہو جاتی ہے' وہ ڈاکو کہتا ہے: حضرت آپ وقت کے امام ہیں' میں آپ کو جانتا ہوں، میں نے آپ کا نام سنا ہوا ہے' آپ کس جرم میں قید کیے گئے ہیں؟

امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں، بادشاہ کہتا ہے کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں اور میں کہتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، یہ میرا جرم ہے، یہ بات سن کر وہ ڈاکو کہتا ہے، اے امام احمد بن حنبل، بات سن لے، میں کئی سالوں سے ڈاکے ڈال رہا ہوں، لوگوں کی عزتوں سے کھیلتا ہوں، لوگوں کے قبے لوٹتا ہوں، اور ہر دفعہ جب پکڑا جاتا ہوں تو جلاد مجھے کوڑے مارتے ہیں اور جب میں جیل سے نکلتا ہوں تو پھر جا کر ڈاکہ ڈالتا ہوں، پھر جب میں جیل آ جاتا ہوں، پھر نکلتا ہوں اور ڈاکہ ڈالتا ہوں، پھر جیل میں آ جاتا ہوں، میں ڈاکے ڈالتا ہوں جیل میں آ کر کوڑے کھاتا ہوں اور باہر جا کر اپنے مشن کو نہیں چھوڑتا، اے امام، میں تو باطل پر ہوں اور ماریں کھا کر باطل کا دامن نہیں چھوڑتا آپ تو حق پر ہیں' کوڑے کھا کر کہیں حق نہ چھوڑ دینا۔

امام صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں، جیل میں جلاد اِتنے کوڑے مارتے ہیں، آخر میں اِنسان تھا، ایک دن بڑا گھبرا گیا، لیکن جب اُس ڈاکو نے اپنی بات سنائی تو کعبہ کے رب کی قسم! میرا ایمان مزید تازہ ہو گیا۔

سیرت نگار لکھتے ہیں کہ امام صاحب رحمہ اللہ کئی سال بعد جیل سے باہر نکلے تو موت آ گئی، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو غسل دے کر کفن دیا گیا، جاؤ بغداد کی سرزمین سے پوچھو، بغداد کی گلیاں بتا رہی ہیں کہ جب امام صاحب رحمہ اللہ کا جنازہ اُٹھا، اُس وقت!

کوئی وائرلیس کا نظام نہیں...... کوئی ٹیلی فون کا نظام نہیں...... کوئی ریڈیو کا نظام نہیں...... کوئی ٹی، وی کا نظام نہیں۔

کہ دوسرے تیسرے شہر میں اطلاع ہو جائے لیکن اِس کے باوجود جب امام صاحب رحمہ اللہ کا جنازہ اُٹھا تو بغداد کے پورے شہر کی گلیوں میں پاؤں رکھنے کے لیے جگہ نہیں تھی سیرت نگار آگے لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا جنازہ دیکھ کر دس ہزار یہودی اور عیسائی مسلمان ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُتنا ہی یہ اُبھرے گا جتنا کہ دباؤ گے

ہمارے بڑوں کی تاریخ بھری ہے، ہماری داستانوں کو نہ چھیڑ، اُنہوں نے ساری زندگی جیلوں میں گذاردی، لیکن!

حق کی علمبرداری سے باز نہیں آئے۔ کتاب وسنت کا پھریرا لہرانے سے نہیں رکے۔ قرآن اور حدیث کی صدا بلند کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے۔

اور سنو! ہم نے جن ماؤں کا دودھ پیا ہے، اللہ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، وہ مائیں بھی بیٹے کو تختہ دار پر لٹکتا دیکھ کر روتی نہیں، بلکہ کہتی ہیں بیٹا، جب تو زندہ تھا تو منبر پر چڑھتا تھا اور آج تجھے موت آئی ہے تو منبر پر ہی چڑھا ہوا ہے۔

مکہ معظمہ کی سرزمین ہے، حجاج نے مکہ کے بارونق چوک میں سولی گاڑ کر سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو تختہ دار پر لٹکا دیا، ایک دو دن نہیں، چار دن گذر گئے۔ لاشہ سولی پر لٹکا ہوا ہے، کوئی آکر بتاتا ہے، اَے بی بی اسماء (سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا، اماں جی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بہن اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں) حجاج نے تیرے بیٹے کو سولی پر لٹکا دیا ہے، اماں جان تشریف لاتی ہیں اور بیٹے کو سولی پر لٹکا ہوا دیکھ کر ایک بات کہتی ہیں، جس نے میرے سینے کو چیر کر رکھ دیا ہے، فرماتی ہیں ؏

ہو چکی دیر کہ منبر پہ کھڑا ہے یہ خطیب
اپنے مرکب سے اُترتا نہیں ہے اَب بھی یہ سوار

واہ بیٹا! تو جتنی دیر زندہ رہا، لوگوں سے اُونچا ہی رہا ہے، اور آج اگر تجھے موت آئی ہے تو آج بھی لوگوں سے اونچا ہی ہے، تختۂ دار ہو یا جیل کا گھر' اہل حق سے حق کا دامن نہیں چھڑا سکتا۔

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ گرفتار ہو کر جیل چلے گئے، آپ نے کسی کی بھینس گائے نہیں کھولی تھی، آپ کا جرم لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔

کچھ دن اور کچھ راتیں جیل میں رہے، ایک دن ایسا آیا، کفار مشورہ کرتے ہیں کہ کیا اس کی روٹی پانی بند نہ کردیں؟ مشورہ طے پایا کہ چلو جی، خبیب کی روٹی بند، اَب دو چار دن گذرنے کے بعد کہنے لگے، اس کا پانی اور ملاقات بھی بند کرو۔

عرش سے آواز آتی ہے، اَے میرے خبیب، اِن کی طرف سے تیرا پانی بند...... روٹی بند...... ملاقات بند...... لیکن میری طرف سے ہر چیز کھلی ہے اِس کتاب کے اُتارنے والے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم! آپ حارث کافر (وہ خود میدانِ بدر میں قتل ہوگیا ہے) کی جیل میں بند ہیں، ایک دن اُس کی بیٹی کہتی ہے، خبیب کی روٹی پانی بند کیے ہوئے کتنے دن گذر گئے ہیں، آج دیکھوں تو سہی، جیل میں مرا ہے، یا نہیں؟ وہ جیل کے دروازہ کے چھوٹے سے سوراخ سے دیکھتی ہے اور کہتی ہے، کعبہ کے رب کی قسم! میں نے جیل کے بند کمرہ میں خبیب کے سامنے بغیر موسم کے وہ پھل اور میوے دیکھے، جو مکہ سے ملتے ہی نہیں، یہ ولی ہے اور یہ ولی کی کرامت ہے۔

دیکھ لیں! اِس طرح کے ولی کی جوتی کی خاک ہماری آنکھوں کا سرمہ، اہلحدیث اِس طرح کے اولیاء کو مانتے ہیں۔

اور جب تیرے ولی مرجاتے ہیں' تو تو عرق گلاب سے اِن کی قبریں دھورہا ہے، جنہوں نے دس دس سال کبھی استنجا نہیں کیا، مجھے کہتا ہے کہ یہ اُن کی ولایت نہیں مانتا، حالانکہ لوگ جانوروں کو بھی سال، چھ مہینے کے بعد نہلا لیتے ہیں، اور تمہارے ولی تو دس دس سال پیشاب میں ہی چمٹے رہتے ہیں، ہم اِن کو ولی کیسے مان لیں' مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

تو مستانہ ایں پیراں دا، میں مستانہ محمد دا
تو دیوانہ ایں پیراں دا، میں دیوانہ محمد دا
تو مستانہ ایں فقیراں دا، میں مستانہ محمد دا
مدینے توں میں صدقے جاں، مدینہ جان جند میری
اوہ ہجرت گاہ محمد دی، اوہ دفنانہ محمد دا
تو پھر دُنیا دے درباراں تے، بھوندا ٹکراں کھاندا
مینوں کافی ہے، بس کافی ہے، کاشانہ محمد دا

اللہ والو! اور سنو! یزدانی پھر ڈنکے کی چوٹ کہے گا کہ دس دفعہ، سو دفعہ جیل جانا برداشت ہے، لیکن قرآن حدیث کی آواز کو چھوڑ کر خاموش ہونا برداشت نہیں ہوسکتا۔

آخر میں قرآن کریم کی بات نوٹ کرنے والی ہے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝ (یوسف: ۳۳)

(یوسف علیہ السلام نے کہا) اے اللہ! اگر میں اِس کا کہا مان کر نیکی چھوڑ دوں اور برائی کر لوں تو میں جاہل ہو جاؤں گا، نیکیاں چھوڑ دینا اور برائیاں کرنا تو جاہلوں کا کام ہے، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروانے والے بھی جاہل ہیں۔

کہتا ہے: تو تقریر نہ کرنا، ڈی، سی کی اجازت سے ہر قسم کی بدمعاشی کا اڈہ چلے...... وی، سی، آر چلے...... تھیٹر چلیں...... سینما چلیں...... سی، آئی، ڈی والو، جاؤ اپنے بڑے کو جا کر کہہ دو، اُے ڈی' سی تو اپنے ضلع سے! تھیٹر بند نہیں کروا سکا۔ V.C.R کا طوفان بند نہیں کروا سکا۔ ریکارڈنگ دن رات ہو رہی ہے، وہ بند نہیں کروا سکا۔ ہوٹلوں میں بھنگڑے، ناچ، راگ اور رقص و سرور ہو رہے ہیں، بند نہیں کروا سکا' رشوت بند نہیں کروا سکا۔

تو کہتا ہے کہ تقریر بند کر دو، جا، اگر تو اتنا نا اہل ہے کہ تو برائیاں بند نہیں کرا سکا، تو یاد رکھ نیکی کے کام کو تیرا کوئی بڑے سے بڑا بھی بند نہیں کروا سکتا' اگر یقین نہ آئے تو پھر بھی آزما کر دیکھ لینا۔

پولیس والے ہمارے جیسے درویشوں کو پکڑنے کے لیے تو شیر ہیں، پہلوانوں، بھلا ''نوری پکھی'' کی طرف مونہہ کر کے دکھاؤ، یہ مُردوں کو گولیاں مار کر کہتے ہیں، پولیس مقابلہ ہو گیا ہے، اَب زندہ کو مارو ''پیرو'' اَب ہماری طرف بھی مونہہ کرنا آسان نہیں ہو گا، ہم نے بھی تم کو شرافت کے دن گذار کر دکھا دیئے ہیں، اَب جو پولیس افسر میرے دروازہ پر آئے تو وہ لوہے کا سر لے کر آئے۔

میرے بھائی! جماعتیں وہی زندہ رہتی ہیں، جن کے کارکن زندہ ہوں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کراچی سے لے کر پشاور کی دیواروں تک میری جمعیت کے احباب اور مسلک کے افراد کی کوئی کمی نہیں، ہمارے مخالف چھتوں اور گوداموں میں' یہ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر دیکھ کر ویسے ہی نہیں بوکھلا اور گھبرا گئے، کہ اِس کو پکڑ کر اندر دو، تاکہ مولوی کی جمعرات آسانی سے گذر جائے، کیا جمعرات پھر نہیں آئے گی؟

بھائی! اِن شاء اللہ حق و صداقت کی بات ہوتی رہے گی، باطل اور برائی کی تاریکی دور ہوتی رہے گی اور ایک وقت آئے گا کہ نام بلند اور روشن ہو گا تو اہلِ حق و صداقت کا ہو گا۔

وقت کافی ہو چکا ہے، اِن شاء اللہ باقی پھر سہی، میں اِن الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے قرآن اور نبی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ۔
وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ۔ وَالشَّاكِرِيْنَ۔
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمدِ مصطفیٰ ﷺ (سیرت النبی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ O (ال عمران: ١٦٤)

''البتہ تحقیق احسان فرما دیا اللہ پاک نے ایمان والوں پر، جس وقت بھیج دیا ان میں سے ایک رسول ان کی ہی جانوں سے، وہ تلاوت کرتا ہے اُن پر آیات اللہ تعالیٰ کی اور تزکیہ چاہتا ہے اُن کا، اور تعلیم دیتا ہے اُن کو کتاب وحکمت کی، اور اگر چہ تھے وہ اِس رسول کے آنے سے پہلے واضح گمراہی میں۔''

سامعین محترم! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم الشان اور عظیم البرکت کتاب میں سے جس مقام ذیشان کا ترجمہ میں اِس وقت عام فہم اپنی اور آپ کی زبان میں گوش گذار کیا ہے، پہلے اِس مقام کی پہچان فرما لینا، یہ مقام عالی شان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پر رحمت کتاب میں سے سورۃ ال عمران کا ایک مقام ہے۔

میرے بھائیو! اور کتاب وسنت کے سچے پروانو! اللہ رب رحمان کے سچے قرآن میں سے جس مقامِ ذیشان کو میں نے اِس وقت تلاوت کیا ہے، میں کوشش کروں گا کہ اپنی گذارشات اور معروضات کو اِسی مقام پر مرکوز رکھوں اور اِسی کے تحت ہی محدود رکھوں، اللہ کریم جو سنایا جائے، جو سنا جائے، میرے سمیت تمام احباب کو اُس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عنایت فرما۔

اِس مقام ذیشان میں اللہ عظیم وبرتر نے ایک عظیم ترین احسان کا تذکرہ فرمایا ہے، اُس محسن حقیقی اور منعم حقیقی کے اِتنے لاتعداد اور بے شمار احسانات اور انعامات ہیں کہ دُنیا کی کوئی زبان ان کو شمار نہیں کرسکتی اور کائنات کا کوئی قلم ان کو لکھ نہیں سکتا۔

میرے برادر! دیکھیں، زمین کو فرش بنا دیا ہے۔

آسمان کو چھت بنا دیا ہے، کہیں آفتاب ہے...... کہیں ماہتاب ہے...... کہیں کواکب ہیں ......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں سیارے ہیں..... کہیں ستارے ہیں..... کہیں چمنستان ہیں..... کہیں گلستان ہیں..... کلیاں مسکرا رہی ہیں..... بلبلیں چہک رہی ہیں..... کلیاں مہک رہی ہیں..... دریا موجزن ہیں..... پہاڑوں کی بلندیاں ہیں..... سمندروں کی گہرائیاں ہیں..... کہیں ندی ہے..... کہیں نالے ہیں..... کہیں سونا ہے..... کہیں چاندی ہے..... کہیں پھول ہیں..... کہیں بوٹے ہیں..... کہیں بلڈنگیں ہیں..... کہیں محل ہیں..... کہیں کوٹھیاں ہیں..... کہیں کارخانے ہیں..... کہیں کچھ ہے اور کہیں کچھ۔

اے انسان! تو دور نہ جا، اپنے جسم کی طرف نظر دوڑا کر دیکھ، اُس محسنِ حقیقی اور منعم حقیقی نے ان گنت نعمتوں کی بارش تیرے جسم پر برسا دی ہے!

باذی عطا کی ہے تو دیکھنے کے لیے دو روشن دان بھی لگا دیئے..... دماغ دیا ہے تو اُس میں عقل وخرد کا خزانہ بھی رکھ دیا..... زبان دی ہے تو اُس میں قوت گویائی کا ملکہ بھی پیدا کر دیا..... کان لگائے ہیں تو قوت سماعت کا ملکہ بھی پیدا کر دیا..... موتیوں کی لڑیاں دانت دیئے۔

ہاتھ دیئے، پیر دیئے، عضو عضو دیا اور انگ انگ دیا، وہ کون کون سی نعمت ہے جس کا تو شکریہ ادا کرے گا؟ تو ان کو شمار بھی نہیں کر سکتا۔ ایک فارسی کا شاعر کہتا ہے ع

اَے اللہ اِحسان تو اندر شمار
مے نہ دانم بازبان صد ہزار

اے اللہ! تیرے ہم پر تیرے لاکھوں اِحسان ہیں، اگر سو ہزار زبانیں بھی مل جائیں تو ہم پھر بھی اُن کو شمار نہیں کر سکتے، چہ جائیکہ اُن کا شکریہ ادا کریں۔

اللہ والو! ذرا نوٹ کرلو! یہ سارے جہان کی تمام نعمتیں ایک طرف..... چاند ایک طرف..... سورج ایک طرف..... ستارے ایک طرف..... زمین ایک طرف..... آسمان ایک طرف..... سونے اور چاندی کی کانیں ایک طرف..... یہ باغ اور باغیچے ایک طرف..... سارے جہان کے تمام احسان ایک طرف..... لیکن صدقے جاؤں نعمت محمد ﷺ اکیلی ایک طرف، سارے جہان کی تمام نعمتیں مل کر بھی نعمت محمد ﷺ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

سن لیں! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

شیخ سعید الفت ﷫ فرماتے ہیں ع

تاریاں دے بلدے نے، چراغ تیرے واسطے
میویاں دے پکے ہوئے، باغ تیرے واسطے

انب تیرے واسطے ، انار تیرے واسطے
کیلا ہری چھال دا، تیار تیرے واسطے

مجھاں دودھ دیندیاں، سفید تیرے واسطے
مکھیاں بناندیاں نی، شہد تیرے واسطے

کی نئیں کیتا رب نے، قبول تیرے واسطے
آمنہ دے لال جیہا رسول تیرے واسطے

کروڑاں نالوں چنگا اِی، اِحسان کردگار دا
فیر وی اوہدا بندیا تو شکر نئیں گذار دا

کیا میرا رب ایسے ہی چرچے کر رہا ہے!

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے احسان کیا ہے، اور میں نے یہ احسان مشرکوں اور بدعتیوں پر نہیں کیا، اللہ پھر تو نے احسان کن پر کیا ہے؟

فرمایا: علی المومنین' میں نے یہ احسان عظیم کیا ہے تو ایمان والوں پر کیا ہے، اِس لیے آمنہ کے لال...... پیکرِ حسن و جمال...... صاحب شرف وکمال...... نبی بے مثال...... ساری کائنات کے سردار جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی آمد کی کائنات میں سب سے زیادہ خوشی اگر کسی کو ہے تو وہ اہلحدیث کو ہے۔

آج اِن شاءاللہ میں یہ کوشش کروں گا کہ آپ کو کثرت سے قرآن سناؤں، جتنی اگلے ماہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو گالیاں پڑیں گی، آج میں اُس سے بڑھ کر قرآن کی آیات سنا کر جاؤں گا، گذشتہ ماہ محرم میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالیاں نکالی گئی ہیں اور آئندہ ماہ وہابیوں کو نکالی جائیں گی' اِس لیے آج ہم پیشگی قرآن ہی سنا کر جائیں گے۔

میرے بھائی! میرے آقا علیہ السلام ربیع الاول کی (۹) نو تاریخ کو اِس دُنیا میں تشریف لائے اور ربیع الاوّل کی (۱۲) بارہ کو آپ نے اس دُنیا سے کوچ فرمایا، آقا کی آمد کی ہم کو خوشی نہ ہو تو اور کس کو ہو، اللہ تعالیٰ نے تو فرمادیا ہے کہ میں نے اِحسان کیا ہے تو ایمان والوں پر کیا ہے۔

اللہ ذوالجلال کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اِس کائنات میں وہابی نہ مشرک ہیں، نہ وہابی بدعتی ہیں، مومن ہیں تو اہل حدیث ہیں اِحسان ہوا ہے تو اہل حدیث پر ہوا ہے، اس لیے آقا علیہ السلام کے آنے کی سب سے زیادہ خوشی ہم کو ہے، اور ہم اپنی خوشی درود پڑھ کر، کرتے ہیں۔ ہم!

آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن بیان کریں گے...... آقا کی رضاعت بیان کریں گے۔

آقا علیہ السلام کی رسالت بیان کریں گے...... مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت بیان کریں گے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخاوت بیان کریں گے...... نبی علیہ السلام کی ریاضت بیان کریں گے۔

میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات بیان کروں گا...... مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد بیان کروں گا۔

آقا کا حسن بیان کروں گا...... رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال بیان کروں گا۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال بیان کروں گا...... مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بیان کروں گا۔

آقا علیہ السلام کا حج بیان کروں گا...... مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ بیان کروں گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عمرہ بیان کروں گا...... ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرات بیان کروں گا۔

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زکوٰۃ بیان کروں گا۔

قربان جاؤں!

میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بیان کروں گا...... آقا علیہ السلام کی ہجرت بیان کروں گا۔

نبی علیہ السلام کی خطابت بیان کروں گا...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سپہ سالاری بیان کروں گا۔

محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت بیان کروں گا...... حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت بیان کروں گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتار بیان کروں گا...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال بیان کروں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصطفیٰ ﷺ کی جلوت بتاؤں گا...... نبی ﷺ کی خلوت بتاؤں گا۔
آقا کی زندگی بتاؤں گا...... مصطفیٰ ﷺ کی وفات بتاؤں گا۔

پروانو! ہم نبی ﷺ کا تذکرہ کریں گے اور آپ کے میلاد کا ذکر کریں گے، بیان کرنا اور ہے، منانا اور، ہم آپ کا میلاد بیان کریں گے، ہم مناتے نہیں، کیونکہ!

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نہیں منایا...... فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نہیں منایا۔
عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے نہیں منایا...... علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نہیں منایا۔
مصطفیٰ علیہ السلام نے خود نہیں منایا...... اور سن لے!
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں منایا...... امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں منایا۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں منایا...... امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں منایا۔
پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں منایا...... کسی محدث نے نہیں منایا۔
اِس لیے میں مناتا نہیں، بیان کروں گا، اور ان شاء اللہ بیان ہو گا۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ۝

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں نے عظیم احسان فرمایا کہ اُن کی جانوں سے اُن میں ایک رسول بھیج دیا!

آمنہ کے لال ﷺ آئے...... حبیب رب ذوالجلال آئے...... عبداللہ کے دریتیم ﷺ آئے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ابا، جہانوں کے پیر آئے تو کس طرح آئے!
کن عظمتوں کے ساتھ آئے...... کن محاسن کے ساتھ آئے۔
کن مدارج کے ساتھ آئے...... کن فضائل کے ساتھ آئے۔
کن منازل کے ساتھ آئے...... آ، سن لے!
کون سی کہکشاں گیریاں لے کر آئے...... کون سی کائنات گیریاں لے کر آئے۔
کون سی آفاق گیریاں لے کر آئے...... اور میرے مصطفیٰ علیہ السلام آئے تو کن صفات کے ساتھ آئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیات اور الفاظ اپنے ذہن میں رکھنا، اَب میں ایک اور مقام پڑھنے لگا ہوں، یہ دو نبی ہیں اور دُعا کر رہے ہیں، ایک باپ ہے اور ایک بیٹا ہے، انہوں نے بیت اللہ بنا کر رب الاعلیٰ کے آگے جھولیاں پھیلا لیں، تجھے طریقہ بتایا، تعلیم دی کہ جب بھی مانگنا، رب سے مانگنا، یہ دو نبی کیا کہتے ہیں!

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

کوئی کہتا ہے، رَبَّنَا...... کوئی کہتا ہے، رَبِّ...... کوئی کہتا ہے، اَللّٰهُمَّ۔

اِس طرح مانگا کرو، دیکھ لیں وہ کس طرح مانگ رہے ہیں، کہتے ہیں، اللہ اِن میں بھیج دے جو آ کر تیرا قرآن پڑھے، تیری آیات سنائے۔

اہلحدیث کے پروانو! تمہارے علماء اور خطباء کا وہی مشن ہے جو آمنہ کے لال ﷺ کا مشن ہے، گالیاں اوروں سے سن لینا، آیات ہم سے سن لیا کرو، وہ نبی علیہ السلام قرآن سنائے گا، کتاب وحکمت کی تعلیم دے گا، اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو آ کر پاک کرے گا، بتاؤ پھر وہ پاک ہوئے یا نہیں؟

صدقے جاؤں!

ابوبکر صدیق...... فاروق اعظم...... عثمان ذوالنورین...... حیدرِ کرار...... طلحہ وزبیر...... سعد وسعید بلال، صہیب اور خبیب...... یہ ڈیڑھ لاکھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، جس نے بھی میرے نبی ﷺ کے دامن کو تھام لیا تو اللہ کی قسم! وہ پاک ہو گیا۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو ذرا میرے پیچھے پیچھے قدم اٹھاتے آؤ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ○

یہ نبی علی الاعلان کہہ رہے ہیں، یہ تو ابراہیم اور جنابِ اسمٰعیل علیہما السلام ہیں، اللہ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، جو نبی آیا، جو کتاب آئی، اُس نبی اور اُس کتاب نے جہاں اُس نبی کے آنے کی تصدیق کی ہے، وہاں میرے مصطفےٰ ﷺ کے آنے کی بشارت بھی دی ہے۔

صدقے جاؤں! جو بھی آیا، وہ جہاں اپنی رسالت کا اعلان کرنے کے لیے آیا تو وہاں میرے مصطفےٰ علیہ السلام کی آمد آمد کے چرچے بھی کرنے کے لیے آیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ نہیں سمجھے تو آؤ سمجھاؤں، نہیں سن پائے تو آؤ میں سناؤں، یہ ایک نبی آیا ہے، اِن کا نام عیسیٰ علیہ السلام ہے، جب یہ آئے تو فرماتے ہیں، اَے بنی اسرائیل، میں تمہارا رسول ہوں، اور دوسری بات یہ فرماتے ہیں:

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ ۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○

دنیا کے لوگو! ایک بات اور سن لو، میں ایک نبی کی بشارت بھی دینے کے لیے آیا ہوں، میرے بعد ایک آنے والا ہے، جس کا نام "احمد صلی اللہ علیہ وسلم" ہوگا۔

قربان جاؤں! ابھی میرے آقا علیہ السلام آئے نہیں، لیکن آپ کے آنے کا اعلان کئی ہزار سال پہلے ہو رہا ہے' چار ہزار سال پہلے ابراہیم اور اِسماعیل علیہما السلام نے دُعائیں کی ہیں، کہ اللہ ان میں سے بھیج دے۔

ایک گروہ آیا' وہ کہتا ہے کہ ہم اپنے میں سے نبی نہیں مانتے' یہ نبی ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام دونوں باپ بیٹا کہتے ہیں' اللہ اِن میں سے ہی بھیجنا، لیکن یہ کہتے ہیں، ہم نے تم کو اپنے میں سے نہیں رہنے دینا۔

یہ دیکھ لیں! چار ہزار سال پہلے دُعا کرتے ہیں، ابھی میرے نبی علیہ السلام کا نام ونشان بھی نہیں، لیکن انبیاءِ کرام علیہم السلام کی زبانوں پر آپ کے نام کے چرچے اور تذکرے ہو رہے ہیں، یہ تو نبی ہیں، پہلی کتابیں کہہ رہی ہیں، آؤ سناؤں، پہلی کتابیں کیا کہہ رہی ہیں' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (الاعراف)

میں قربان جاؤں، ابھی میرے آقا علیہ السلام دُنیا پر آئے نہیں، قرآن آیا نہیں' تورات میں بھی تذکرے ہیں تو میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجیل میں بھی تذکرے ہیں تو میرے مصطفیٰ ﷺ کے۔

زبور میں بھی تذکرے ہیں تو میرے مصطفیٰ ﷺ کے۔

عیسیٰ نبی علیہ السلام کی زبان پر چرچے ہیں تو مصطفیٰ ﷺ کے۔

موسیٰ نبی علیہ السلام کی زبان پر خوشخبریاں ہیں تو مصطفیٰ ﷺ کی۔

ابراہیم اور اسمٰعیل علیہ السلام کی زبان پر دعائیں ہیں تو مصطفیٰ ﷺ کی۔

ایک عربی کا شاعر کہتا ہے۔

بَشَارَتُ عِيْسٰى وَوَعْظُ الْكَلِيْمِ
دُعَاءُ الْبَرَاهِيْمِ عِنْدَ الْحَتِيْمِ
وَكُلٌّ نَبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ
بِهٖ بَشَّرُ مُنْذِرُ اَثَرِ قَدِيْمِيْ

جتنے بھی انبیاء علیہم السلام آئے ہیں، وہ میرے محمد ﷺ کے چرچے کرتے گئے، یہ جتنی کتابیں آئی ہیں، یہ میرے محبوب کے تذکرے کرتی گئی، دیکھ لیں! اس مہینہ میں میرے نبی ﷺ کی آمد آمد ہے۔

اور حالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بولی میں کہتا ہے ع

یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت
بڑھا جانب بوقبیس ابر رحمت
ادا خاک بطحا نے کی وہ ودیعت
چلے آتے تھے جس کی دیئے شہادت
ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا
اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا
وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

اور سن لے میرے نبی ﷺ نے کون سا عظیم انقلاب برپا کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق پھر شریعت کا اُن کو پڑھایا
حقیقت کا گُر اُن کو اِک اِک بتایا
زمانے کے بگڑے ہوؤں کو بنایا
برسوں کے سوتے ہوؤں کو جگایا

میرے مصطفےٰ علیہ السلام نے آ کر یہ انقلاب برپا کیا ہے' میرے نبی کس لیے آئے ہیں؟

واہ میرے اللہ! تو نے حد کر دی ہے "يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ"

میرے آقا علیہ السلام اچھے کاموں کا حکم دینے اور برے کاموں سے روکنے کے لیے آئے ہیں، اَب آپ مجھے بتائیں، کیا!

یہ طبلہ اچھا کام ہے...... یہ چمٹہ پرنا چنا اچھا کام ہے...... یہ سارنگی بجانا اچھا کام ہے...... نبی کے میلاد پر ریکارڈنگ کرنا اچھا کام ہے...... پیروں کو گھنگرو باندھ کرنا چنا اچھا کام ہے...... گلے میں ٹل پہن کر لوگوں کے بچے ڈرانا اچھا کام ہے...... تن بدن سے اُتار کر بیٹھ جانا اچھا کام ہے۔

يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

میرے آقا علیہ السلام! برے کاموں کو بند کرنے کے لیے آئے ہیں...... اچھے کاموں کا حکم دینے کے لیے آئے ہیں...... منکرات سے روکنے کے لیے آئے ہیں...... ملحقات سے منع کرنے کے لیے آئے ہیں۔

سن لو! اللہ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہوں گا، آج میرے مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور بعثت کے مقصد کی صحیح پاسداری کر رہے ہیں تو اہلحدیث کر رہے ہیں۔

اچھا! مجھے یہ بتائیں کہ کیا آپ نے کبھی کسی مخنث کو وہابی دیکھا ہے، یا بازار میں کسی بھانڈ کو دیکھا ہے کہ وہ کہے میں اہلحدیث بھانڈ ہوں، یا کبھی آپ نے باجوں والے اہلحدیث دیکھے ہیں، کہ وہ اہلحدیث ہو، اُس کے ہاتھ میں "باجا" ہو، اور وہ کہے کہ میں وہابی ہوں!

کوئی بھانڈ وہابی نہیں ہوسکتا...... کوئی کنجر بھی وہابی نہیں ہوسکتا۔

عالم لوہار بھی وہابی نہیں ہوسکتا...... عنایت حسین بھٹی بھی وہابی نہیں ہوسکتا۔

محمد علی اداکار بھی وہابی نہیں ہوسکتا...... ملکہ نور جہاں بھی وہابی نہیں ہوسکتی۔

ناہید اختر بھی وہابی نہیں ہوسکتی...... انجمن بھی وہابی نہیں ہوسکتی۔

نیلوفر بھی وہابن نہیں ہوسکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سارا مال "نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ" اُن کا ہے، اور ہمارا مال یہ بیچارے، تھوڑے اور کمزور سے سیدھے سادھے وہابی ہیں!

یہ نہ سینما جائیں ...... نہ چکلہ میں جائیں ...... نہ بازارِ حسن جائیں۔

نہ کلب جائیں ...... نہ مے خانہ جائیں ...... نہ شراب خانہ جائیں۔

یہ جائیں تو عبادت خانہ جائیں، اِن کو سوائے مسجد کے اور کوئی جگہ ہی نہیں ملتی، اور میرا نبی آیا ہی اسی لیے ہے!

مے خانوں سے نکال کر مسجد میں لانے کے لیے ...... مشرکوں کو مواحد بنانے کے لیے۔

بدعتیوں کو متبع سنت بنانے کے لیے ...... کافروں کو عبادت گذار بنانے کے لیے۔

بتوں کے پجاریوں کو رب کا پرستار بنانے کے لیے ...... بیٹیوں کے قاتلوں کو بیٹیوں کا پاسبان بنانے کے لیے ...... آپس میں لڑنے والوں کو شیر و شکر بنانے کے لیے۔

رب کریم سے ٹوٹے ہوؤں کو جوڑنے کے لیے ...... مصطفےٰ ﷺ کے دشمنوں کو جاں نثار بنانے کے لیے ...... بُروں کو اچھا بنانے کے لیے ...... کھوٹوں کو کھرا بنانے کے لیے ...... اور بلال کو زمین سے اُٹھا کر آسمان تک پہنچانے کے لیے۔

میرے مصطفےٰ علیہ السلام نے آ کر یہ انقلاب برپا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ۔

جو پاک چیزیں ہیں اُن کے حلال ہونے کا اعلان کرنے کے لیے آئے ہیں۔

جو ناپاک چیزیں ہیں اُن کی حرمت کا اعلان سنانے کے لیے آئے ہیں۔

کہ یہ حلال ہے ...... یہ حرام ہے ...... یہ جائز ہے ...... یہ ناجائز ہے ......

نبی ﷺ نے جہاں مہر لگا دی ہے، اگر کوئی ماں کا لال اُس مہر کو توڑ کر اپنی مہر لگائے گا تو وہابی اُس کا سکہ نہیں چلنے دیں گے۔

سن لو! ڈنکے کی چوٹ کہوں گا، برسرِ منبر کہوں گا اور برسرِ عام بھی کہوں گا، اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، ہم مصطفےٰ علیہ السلام کے سکہ کے ہوتے ہوئے کسی اور کا سکہ نہیں چلنے دیں گے۔

دیکھیے! اَب یہ سکہ چلنے لگا ہے، ایک مدرسہ میں کچھ مولوی اکٹھے ہوئے تھے، جہاں ہمارے بھی بعض بھگوڑے پہنچے ہوئے تھے، جو وہاں فقہ پر مہر لگا کر آئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سن لیں! میرے علامہ ظہیر اور اِس فقیر کی زندگی میں فقہ آئے گی تو ہماری لاشوں سے آئے گی، ہماری زندگی میں نہیں آسکتی، یہاں کتاب وسنت کا نظام آئے گا، جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اور مصطفیٰ علیہ السلام لے کر آئے ہیں، جسے!

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نافذ کیا ہے..... سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نافذ کیا ہے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے نافذ کیا ہے..... سیدنا حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ نے نافذ کیا ہے۔

اُنہوں نے کسی کی فقہ کو نہیں' قرآن حدیث کو نافذ کیا ہے' میں اِسی لیے کہتا ہوں کہ!

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حنفی نہیں..... فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حنفی نہیں۔

میرے عثمان رضی اللہ عنہ حنفی نہیں..... اور میرے علی رضی اللہ عنہ بھی حنفی نہیں۔ کیوں؟

یہ ہے چوہدری محمد یونس لاہوری، ابھی لاہور بنا نہیں، تو کیا لاہور بننے سے پہلے محمد یونس لاہوری ہوسکتا ہے؟ پہلے لاہور ہوگا اور بعد میں یونس لاہوری ہوگا، کیا آپ میری بات سمجھ رہے ہیں؟ ابھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہی نہیں ہوئے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین حنفی کیسے ہوسکتے ہیں، جس کی طرف نسبت کرنا ہو تو اس کو پہلے ہونا چاہیے۔

آپ ابھی نہیں سمجھے' امام صاحب مصطفیٰ علیہ السلام کے اسی سال بعد ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے ہیں اور ۱۵۰ ہجری میں وفات پاتے ہیں' جو آدمی نبی علیہ السلام کے ڈیڑھ سو سال بعد آتا ہے!

نہ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے مذہب پر ہے..... نہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُس کے مذہب پر ہے۔

نہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اُس کے مذہب پر ہے..... نہ میرا عثمان رضی اللہ عنہ اُس کے مذہب پر ہے۔

نہ میرا علی رضی اللہ عنہ اُس کے مذہب پر ہے..... نہ طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما اُس کے مذہب پر ہیں۔

نہ سعد اور سعید رضی اللہ عنہما اُس کے مذہب پر ہیں..... نہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اُس کے مذہب پر ہے۔

نہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اُس کے مذہب پر ہے..... نہ میرا بلال رضی اللہ عنہ اُس کے مذہب پر ہے۔

نہ میرا خبیب رضی اللہ عنہ اُس کے مذہب پر ہے..... نہ میرا صہیب رضی اللہ عنہ اُس کے مذہب پر ہے۔

قربان جاؤں، یہ ڈیڑھ لاکھ کے ڈیڑھ لاکھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اُس کے مذہب پر نہیں ہیں' امام صاحب تو آئے ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈیڑھ سو سال بعد ہیں، اِس لیے جو مذہب اُس وقت کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے، وہی آج کے وہابیوں کا ہے، کہ جس کو اللہ تعالیٰ حلال کردے اُس کو مصطفیٰ علیہ السلام بھی حرام نہیں کرسکتے، تو کیا یہ حکمران کرسکتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے جس کو نبی حلال کر دے اُس کو!...... ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حرام نہیں کر سکتے...... فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حرام نہیں کر سکتے اور قیامت تک آنے والا کوئی بھی مائی کا لال حرام نہیں کر سکتا۔

بات توجہ سے سن لیں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن شہد کھا لیا تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کے مونہہ سے بدبو سی آتی ہے، یہ سن کر میرے آقا علیہ السلام نے فرمایا: میں آج کے بعد شہد نہیں کھاؤں گا، میں نے شہد اپنے اوپر حرام کر لیا ہے، جب آپ نے یہ کہہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے فوراً وحی نازل فرما دی' فرمایا:

يَآ يُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۝ (التحریم: ۱)

اے میرے محبوب! جس کو میں نے حلال کر دیا ہے کیا تو اُسے حرام کر رہا ہے؟

سنیں! جب آمنہ کے لال علیہ السلام بھی حرام نہیں کر سکتے، تو کوئی بھی حکمران رب کریم کی حلال کو حرام اور حرام کو حلال نہیں کر سکتا۔

زکوٰۃ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اِس سے کسی کو چھٹی نہیں دے سکتے' کیونکہ امرِ ربی ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ۔

حکومت نے ایک طبقہ کو چھٹی دے کر نبوت کو بھی پیچھے چھوڑنے کی ناپاک کوشش کی ہے، کسی کو یہ حق نہیں کہ رب کریم کے فریضہ سے کسی کو مستثنیٰ قرار دیدے' نماز اور زکوٰۃ سے چھٹی دیدے کیونکہ جب یہ حق نبی علیہ السلام کو حاصل نہیں ہے تو پھر کسی حکومت کو بھی نہیں ہو سکتا۔

میرے برادر! "وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ" ناپاک اور حرام چیزیں نہ کھانا، بے شک اس کا قرآن پڑھ لو، بے شک درود پڑھ لو،

ایک بات سنیں! اِدھر ایک شراب کا پیالہ پڑا ہے، اَب ایک مُلاں کہے، میں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' پڑھ لی ہے' اَب یہ حرام نہیں رہا' آپ بتائیں کہ قرآن نے اِسے حرام کیا ہے یا حلال؟

آپ ابھی نہیں سمجھے، بات سنیں، یہ خنزیر کا گوشت پڑا ہے، ایک مولوی کہتا ہے، الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ' بتاؤ کیا اس دُرود نے اِسے حلال کر دیا؟ درود حرام کو حلال نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتا، قرآن کی آیت حرام کو حلال نہیں کر سکتی۔

اسی طرح جس چیز پر نبی علیہ السلام کی مہر نہیں، بے شک وہ چیز کتنی ہی اچھی ہو...... بات کتنی ہی خوبصورت ہو...... عمل کتنا ہی اعلیٰ اور کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو...... اللہ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، اگر اُس پر آقا علیہ السلام کی مہر نہیں تو وہ کام مقبول نہیں، مردود ہے۔

اللہ کی قسم! میں آج بات ہی پیار کی کرنے کے لیے آیا ہوں، اللہ تو گواہ ہے کہ میں کسی کی بدخواہی کے لیے نہیں آیا، خیر خواہی کے لیے آیا ہوں، ہماری بھی بات سنا کرو، اور اپنی بھی کہا کرو اور پھر فیصلہ کیا کرو کہ!

حق کس طرف ہے...... باطل کس طرف ہے...... جھوٹ کس طرف ہے...... سچ کس طرف ہے۔

میں بات کس طرح سمجھاؤں' دیکھئے! یہ ہے بریلوی اور یہ ہے وہابی' اِس کے آگے حلوے کی ایک تھالی آتی ہے اور اس کے آگے کھیر کی تھالی آئی ہے' اَب وہابی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم' پڑھ کر کھانے لگا' ادھر بریلوی کی باری آئی' اس کے آگے کھیر کی تھالی پڑی ہے' جس میں حلال دودھ پڑا ہے...... چینی پڑی ہے...... کامونکی منڈی کے خوبصورت باسمتی کے چاول پڑے ہیں...... میوہ جات اور اوپر چاندی کے ورق لگے ہوئے ہیں، اَب یہ کھیر کھانے لگا ہے تو پڑھتا ہے!

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله۔ یہ اِس طرح کر کے روٹی کھانے لگا ہے۔

ایک آدمی مجھے کہے گا، اے یزدانی، اِس نے صرف اتنی سی بسم اللہ، ایک آیت پڑھی ہے، تو تو کہتا ہے، یہ حلال ہے، اور اِس نے چودہ آیات پڑھی ہیں، تو کہتا ہے، یہ حرام ہے، بات کیا ہے؟

سن لیں! بات سیدھی سی ہے، یہ چودہ آیات نہیں، ایک سو چودہ سورتیں پڑھ جائے' اللہ ذوالجلال کی قسم ہے' کھانا تب بھی حرام ہے' اِس لیے کہ اِس (اہلحدیث) نے مصطفیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کیا ہے، اور اِس (بریلوی) نے نبی علیہ السلام کی سنت کی مخالفت کی ہے، اس کے کھانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو قرآن نے حرام نہیں کیا بلکہ نبی علیہ السلام کی سنت کی مخالفت نے اسے حرام کیا ہے، کیا آپ بات سمجھ گئے ہیں؟

دیکھیے! یہ ہے وہابی، یہ ہے بریلوی، ایک بکرا اس کے پاس آیا ہے کہ اسے ذبح کر دیں، اور ایک کالے رنگ کی بکری اِس کے پاس بھی آ گئی ہے، اَب یہ دونوں ذبح کرنے لگے ہیں، یہ (وہابی) پڑھتا ہے، بسم اللہ اللہ اکبر۔ بتاؤ یہ حلال ہے یا حرام؟

اب اِس کے پاس جو کالے رنگ کی بکری آئی ہے، یہ پڑھتا ہے!

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اِس نے قرآن زیادہ پڑھا ہے، بتایئے، یہ حلال ہے یا حرام؟

کیا آپ بات سمجھ گئے ہیں، اللہ بات کیا ہے؟

فرمایا! یزدانی، بات سیدھی ہے، اِس نے میرے نبی کی سنت پر عمل کیا ہے اور اِس نے میرے نبی کی سنت کی مخالفت کی ہے، اِس لیے اِس کا کام مقبول ہے اور اِس کا کام مردود ہے۔

بس! یہ میرا پیغام ہے...... یہ میری دعوت ہے...... یہ میں کہتا ہوں...... یہ میں چاہتا ہوں...... لڑائی نہیں، جھگڑا نہیں، فتنہ نہیں، فساد نہیں، یزدانی تو فتنہ فساد ختم کرنے اور رب کریم کا قرآن سنانے کے لیے آیا ہے۔

یارِ زندہ صحبت باقی، میں اِنہیں الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنے قرآن اور نبی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استغفار اور توبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ۝

(الحجر: ۴۹۔۵۰)

''خبر دے دو، اے محمد ﷺ! میرے بندوں کو، کہ بے شک میں بخشنے والا مہربان ہوں،
اور یقیناً میرا عذاب جو ہے وہ عذاب درد دینے والا ہے۔''

حضرات وحاضرین! اللہ احکم الحکمین کی پر حکمت اور پر رحمت کتاب میں سے جس بابرکت مقام کا ترجمہ میں نے اِس وقت عام فہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ زبان کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے، پہلے اِس مقام کی پہچان فرما لینا، یہ مقام عالی شان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پر رحمت کتاب میں سے سورۃ حجر کا ایک مقام ہے۔

اللہ والو! اِس سورۃ کو میرے اور تمہارے خالق ومالک نے میرے اور تمہارے پیرومرشد، امام الانبیاء، جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر مکہ معظمہ میں نازل فرمایا، اِس سورۃ کے اِس مقام ذیشان کے اندر اللہ عظیم وبرتر نے اپنے بندوں کو ایک بڑا ہی مژدہ جانفزا سنایا ہے، اور بڑا ہی پر مسرت یہ اعلان کیا ہے کہ دُنیا میں سوائے انبیاء علیہم السلام کے باقی تمام انسان خطاء ونسیان کے پیکر اور پتلے ہیں، انبیاء علیہم السلام چونکہ معصوم ہیں، اِس لیے بات اُن کی نہیں ہو رہی۔

دیگر تمام اِنسان!

بے شک وہ اعلیٰ ہیں یا ادنیٰ...... زبردست ہیں، اگرچہ زیردست ہیں۔
حاکم ہیں، یا محکوم...... امام ہیں یا مقتدی۔
خطیب ہیں یا سامعین...... اُستاد ہیں یا شاگرد۔
محدث ہیں یا بے شک فقیہہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر انسان سے گناہ سرزد ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں، لیکن گناہ کر لینے کے بعد اُس گناہ پر ڈٹ جانا، جم جانا اور اُس کا براصرار کرنا' ایمان اور اسلام کے منافی ہے۔

دیکھئے! رب کیسا رب ہے، اللہ کیسا اللہ ہے، خود ہی اعلان کر رہا ہے کہ میرے بندو، اگر تم سے کوئی گناہ اور جرم ہو گیا ہے تو میرے دروازہ پر آ کر گر جاؤ، میں معافی کا قلم پھیر دوں گا۔

آج میں رب کریم اور بندے کا فرق بھی اِس مقام پر سمجھا دوں گا، میرا اور آپ کا حال ہمارا آپس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی بندہ کسی بندہ کا مجرم ہے تو وہ اپنے مجرم کو تلاش کرے گا، پہلے تو کوشش کرے گا کہ میں اپنے ہاتھوں سے نپٹ لوں، ہر چند کوشش کرے گا کہ اُس کو ماروں، حملہ کروں، زخمی کروں، تنگ کروں، تکلیف دوں، اگر اُس کا چارہ اس طرح نہیں چلے گا تو وہ اپنے مجرم پر مقدمہ دائر کرے گا، تھانہ جائے گا اور اُس پر پرچہ کرائے گا کہ جناب فلاں بندہ میرا مجرم ہے، اِس لیے اُس پر فلاں دفعہ کے تحت کاروائی کی جائے؟ اس کے بعد پولیس جائے گی، اُس کو تلاش کر کے پکڑے گی اور تھانہ لے آئے گی، پھر بندہ کوشش کرتا ہے کہ پولیس سے اس کی پٹائی کراؤں، اور ساتھ ہی یہ بھی کوشش کرے گا کہ یہ کہیں چھوٹ نہ جائے، اس کا چالان کراؤں، چالان ہو جائے گا، پھر کوشش کرے گا کہ کہیں اِس کی ضمانت نہ ہو جائے، اس کو عدالت سے سزا دلواؤں، یہ ایک بندہ دوسرے کے متعلق کوشش کرتا ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ (الحجر: ٤٩)

اے میرے بندو! اگر تم سے جرم ہو ہی گیا ہے تو میرے دروازہ پر آ کر گر جاؤ، میں تمہارے جرم کو معاف کر دوں گا، لیکن رب کریم کی یہ کوشش نہیں کہ اِس کو لازمی پکڑوں' اِس کو ضرور لٹکاؤں' بلکہ اللہ تعالیٰ کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اگر میرے بندہ سے جرم ہو گیا ہے تو میں پردہ ہی ڈالے رکھوں' کوئی پتہ نہیں کہ کس وقت اِس کا ضمیر ملامت کرے، یہ اپنے کیے پر نادم اور شرمندہ ہو جائے، اور اُس شرمندگی وندامت کے بعد میری چوکھٹ پر آ کر گر جائے، اور جب بندہ میری چوکھٹ پر گر جائے گا تو میں عرش والا اُس پر مہربان ہو جاؤں گا۔

مجھے یاد آیا، آمنہ کے لال جناب محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو پاپی خطا کار اور سیاہ کار بندہ اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر آ گرے تو رب کریم کو بے انتہا خوشی ہوتی ہے، میرے اور تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیرو مرشد جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ نے مثال دے کر سمجھایا کہ ایک آدمی ایک اونٹ لے کر اُس پر اپنا روٹی پانی رکھ کر ایک لمبے سفر پر چل پڑتا ہے، سفر پر جاتے جاتے راستہ میں دوپہر آ گئی، وہ دوپہر گذارنے کے لیے ایک درخت کے نیچے لیٹ جاتا ہے، اپنی سواری کو اُس درخت کے ساتھ باندھ دیتا ہے اور خود گہری نیند سو جاتا ہے قسمت کا معاملہ، جب آنکھ کھلی تو دیکھتا ہے کہ اونٹ رسی توڑ کر دوڑ چکا ہے، یہ دیکھ کر وہ مسافر بڑا ہی پریشان ہو جاتا ہے، سارے جنگل میں مارا مارا پھرتا ہے کہ میرا اُونٹ مل جائے، کیونکہ اس کا پانی اونٹ پر لدا ہوا ہے، یہ سارے جنگل میں پھرتا ہے، مگر کھانا پانی نہیں ملتا، اب کہتا ہے، میرا اونٹ جاتا ہے تو جائے، مجھے چند گھونٹ پانی مل جائے تاکہ میری زندگی بچ جائے، وہ اِسی پریشانی میں تھک کر کسی درخت کے نیچے اس خیال سے لیٹتا ہے کہ اَب میری زندگی کے چند لمحات اور گھڑیاں ہیں، مجھے کھانا اور پانی ملنا نہیں، اَب میں اِس جنگل میں اسی طرح پھرتا پھرتا اور دھکے کھاتا مر جاؤں گا، کیوں نہ ہو کہ ایک جگہ پر بیٹھ جاؤں اور رُوح نکل جائے، وہ بیٹھ گیا تو اُس کی آنکھ لگ جاتی ہے، تھوڑی دیر کے بعد پھر اُس کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ اونٹ جو گم ہو گیا تھا، وہ اُس کے سونے کے دوران میں ہی آ کر اُس کے پاس کھڑا ہو جاتا ہے، جس پر اُس کا کھانا، پانی بھی ہے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں: جس طرح اِس کے گم ہوئے اونٹ کو کچھ وقتوں کے بعد اِس کے واپس آنے پر اِس کے مالک کو خوشی ہوتی ہے اور وہ خوشی میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے، اِسی طرح جو بندہ گناہ گار رہے، دن رات گناہوں میں گذارتا ہے، جب وہ رب کریم کے دروازہ پر آ گرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے آنے سے اِس سے بھی بڑھ کر خوشی ہوتی ہے۔

میرے بھائی! میں بھی گناہ گار ہوں، تو بھی گناہ گار ہے!

کوئی جلوت میں کرتا ہے......کوئی خلوت میں کر رہا ہے۔

کوئی دنیا سے چھپ کر کر رہا ہے......کوئی برملا کر رہا ہے۔

کسی نے زندگی میں ایک دفعہ کیا ہے...... کسی نے لاکھ دفعہ کیا ہے۔

کسی کی صبح شام وسحر ہی اللہ تعالیٰ کی بغاوت اور نافرمانی میں گذر رہی ہے، اِس لیے جس جس سٹیج اور جس جس حیثیت میں کوئی ہے، میرا یہ دعویٰ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے سوا گناہوں سے کوئی نہیں بچا، اِس لیے آج میں نے آپ کو یہ نسخہ بتانا ہے کہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِن گناہوں کی تلافی کس طرح ہو سکتی ہے...... اِن گناہوں کی توبہ کا کیا طریقہ ہے۔

اور رب رحیم کو اپنے اُوپر راضی کرنے کا کون سا طریقہ ہے؟

اللہ! اِن سب کے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دے، اِن کو اپنے دروازہ پر ایسا جھکا دے کہ کسی دوسرے در کی طرف دیکھنے کی ان کو جرأت ہی نہ ہو اور اِن کا تعلق اپنے حبیب ﷺ کے ساتھ ایسا کر دے کہ دوسرے کی طرف دیکھنے کی نوبت ہی نہ آئے۔

دیکھیں! بندہ کچھ کرتا ہے اور رب کچھ کرتا ہے،

رب کس طرح اپنے گناہ گار بندوں کی مدد کرتا ہے۔

میرے اور تمہارے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں، بنی اسرائیل میں ایک آدمی اِتنا گناہ گار اور کبائر کا مرتکب تھا کہ اُس نے ننانوے جانوں کو ناحق قتل کر دیا، ایک دن ننانوے انسانوں کے قاتل کو ضمیر نے ملامت کیا' تو وہ اپنے کیے پر شرمندہ ہوا، اب لوگوں سے پوچھتا ہے، مجھے بتاؤ، کیا میری توبہ کا بھی کوئی طریقہ ہے؟

بتانے والوں نے بتایا کہ فلاں جگہ ایک عالم ہے، اُس کے پاس چلا جا، وہ تجھے ضرور کوئی راستہ بتائے گا، اَب یہ گیا، وہ بے چارہ کوئی صوفی تھا، یہ جا کر کہنے لگا، جناب میں نے ننانوے آدمی قتل کیے ہیں، اگر اِس وقت میری توبہ کا کوئی طریقہ اور راستہ ہے تو مجھے بتا دو، وہ صوفی کہنے لگا، توبہ توبہ، تیری توبہ قبول ہو ہی نہیں سکتی (اُس نے ننانوے پہلے قتل کیے تھے) یہ سن کر اُس کو غصہ آیا اور اُس نے اُس صوفی کو بھی قتل کر دیا، اَب پورے ''سو'' ہو گئے۔

یہ واقعہ حدیث پاک میں موجود ہے اور صحاح ستہ کی روایت ہے، نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں' سو کا قاتل پھر شرمندہ ہوا کہ مجھ سے کیا ہو گیا ہے؟ پوچھتا ہے یارو، کیا میری توبہ کی کوئی راہ ہے کہ رب کریم میرا اتنا بڑا گناہ بخش دے؟ اُنہوں نے کہا، ہاں، فلاں جگہ چلا جا، وہاں ایک عالم دین ہے' وہ تجھے کوئی نہ کوئی راستہ بتائے گا، اَب یہ وہاں جا کر علیک سلیک کر کے کہتا ہے، جناب، میں سو انسانوں کا قاتل ہوں، اور اَب میں توبہ کرنا چاہتا ہوں، بتاؤ کیا طریقہ ہے، کیا میرے لیے معافی کی کوئی صورت ہے؟

اُس نے کہا: کیوں نہیں' اللہ تعالیٰ نے تو، توبہ کا دروازہ قیامت تک کے لیے کھول کر رکھا ہے، جب تک بندہ کی حلقوم تک سانس نہ پہنچ جائے، اِس سے پہلے پہلے وہ جب بھی آ کر رب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحیم کے دروازہ پر گر جائے تو اللہ تعالیٰ معافی کا قلم پھیر دیتے ہیں' تو پھر تیری توبہ کی صورت کیوں نہیں ہو سکتی؟ وہ پوچھنے لگا، بتاؤ جی کیا صورت ہے؟

عالم کہنے لگا، فلاں جگہ چلا جا، وہاں زاہد اور نیک لوگوں کی جماعت موجود ہے، تو اُن میں شامل ہو کر اُسی طرح ہی عبادت کر، جس طرح وہ عبادت کرتے ہیں، جس طرح وہ رب کریم کے آگے گرتے ہیں، تو بھی گرتا جا، اے اللہ کے بندے! اِس طرح اللہ تعالیٰ تجھ پر خوش ہو جائے گا، اور خوش ہو کر تیری زندگی کے سب گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

حدیث پاک میں موجود ہے، وہ شخص چل پڑا، اِس طرح سمجھو، جس طرح اُس نے کامونکی سے سادھوکی جانا ہے، ابھی وہ گھنیاں (کامونکی کے قریب ایک جگہ کا نام) کے قریب ہی تھا کہ موت نے آ کر اُس کو گھیر لیا، موت کا فرشتہ پیغام اجل لے آیا، جب وہ موت کا پیالہ پی لیتا ہے تو رحمت کے فرشتے بھی آئے اور عذاب کے فرشتے بھی آئے، رحمت کے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ توبہ کی نیت کر کے چل پڑا تھا' اِس لیے اِس کی رُوح کو آسمانوں کی طرف ہم نے لے کر جانا ہے، اور عذاب کے فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں نہیں، یہ سو آدمیوں کا قاتل ہے، اِس لیے اِس کی رُوح کو ہم نے لے کر جانا ہے، اُن میں اختلاف پڑ گیا۔

اللہ کریم فرماتے ہیں! اے میرے جبرائیل، جلدی جا، اور جا کر فیصلہ کر دے، یا اللہ کیا فیصلہ کروں؟ فرمایا: اِن کو کہہ دے کہ تم زمین کی پیمائش کر لو، اگر وہ اُس بستی کے قریب ہے، جہاں وہ جا رہا تھا تو پھر روح رحمت اور جنت کے فرشتوں کے حوالے کر دیا جائے' اور اگر وہ بھی اُس بستی کے قریب ہے، جہاں سے چلا تھا تو پھر رُوح عذاب کے فرشتوں کے حوالے کر دی جائے۔

حدیث پاک میں موجود ہے کہ جب پیمائش ہونے لگی تو ابھی وہ بستی دُور تھی، جہاں کے لئے یہ چلا تھا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اَے میری زمین تو سکڑ جا، تاکہ وہ بستی قریب ہو جائے، اور جہاں سے چلا ہے وہ دُور ہو جائے، تاکہ میرا بندہ رحمت کے فرشتوں کے حصہ میں آ جائے، میرے اور تمہارے نبی جناب محمد ﷺ نے فرمایا، چونکہ یہ گھر سے توبہ کی نیت کر کے چل پڑا تھا' اِس لیے عرش والے نے اُس کی توبہ قبول فرمائی۔

میرے بھائی! ربِ قدوس اِتنا مہربان ہے!

اِس کو کہتے ہیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِس کو کہتے ہیں: اَلرَّحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

اللہ، ہم تیرے در سے بھاگ بھی کہاں سکتے ہیں؟ تیری حکومت اور سلطنت میں چھپ بھی کہاں سکتے ہیں، یہ کوئی پاکستان اور پاکستان کی حکومت تھوڑی ہے، کہ ڈاکہ ڈالا تو واہگہ پار، سمگلنگ کی تو بارڈر پار، اور چوری کی تو چھپ گئے، نہ، نہ، وہاں چاروں طرف سے فرشتوں نے گھیرا ڈالا ہو گا، بھاگنے کی کوئی صورت نہیں ہو گی!

وہاں یہ اعلان ہو جاتا ہے "لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ" بتاؤ آج کے دن بادشاہی کس کی ہے؟

وہاں اللہ تعالیٰ نے پوچھنا ہے "لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ" بتاؤ آج کے دن حکومت اور حکمرانی کس کی ہے؟

پھر جب کوئی آواز نہیں آئے گی تو اللہ تعالیٰ خود ہی پکار اُٹھیں گے "لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ" وہ اللہ جو ایک ہے، بڑی طاقتوں والا اور بڑا ہی قہار۔

جنابِ یوسف کنعانی علیہ السلام (اللہ تیرا یہ نبی جہاں لیٹا ہوا ہے اُس کی قبر پر رحمت کی برکھا نازل فرما) جیل میں چلے گئے تو وہاں دو ساتھی مل گئے، آپ اُن کے ساتھ ایک بات کرتے ہیں جو بڑی پیاری بات ہے، آپ فرماتے ہیں!

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (یوسف: ۳۹۔۴۰)

اے میرے جیل کے ساتھیو! کیا یہ چھوٹے چھوٹے رب زیادہ اچھے ہیں، یہ چھوٹی چھوٹی داتیاں زیادہ اچھی ہیں، یا وہ ایک ہی قہر و غضب اور طاقت و قوت والا رب اچھا ہے، اہلحدیثوں کو زبردست ایک ہی کافی ہے۔

میں یہ بتا رہا تھا کہ اللہ کے بندو! گناہ تو ہو سکتا ہے، لیکن گناہ پر ڈٹ جانا کوئی انسانیت اور ایمان کا حصہ نہیں، اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ گناہ سے توبہ کا طریقہ کیا ہے؟

سنیں! گناہ دو قسم کا ہے۔

ایک وہ گناہ ہے جس کا تعلق رب کریم کے ساتھ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا وہ گناہ ہے جس کا تعلق بندہ کا بندہ کے ساتھ ہے۔

اور جس گناہ کا تعلق رب کریم کے ساتھ ہے تو اُس گناہ سے توبہ کی تین شرائط ہیں!

①......اپنے گناہ پر نادم ہو۔

②......اُس گناہ سے توبہ کرے۔

③......یہ عہد کرے کہ آئندہ نہیں کرے گا۔

اور جس گناہ کا تعلق بندہ کے ساتھ ہے، مثلاً، کسی کی بے عزتی کی یا کسی کو گالی دی یا برا بھلا کہا ہے تو اُس میں پہلے تین وہی اور چوتھا طریقہ یہ ہے کہ اُس آدمی سے معافی مانگے، اُس کے منت سماجت کر لے یا اُس کا حق ادا کر دے، جب تک حق ادا نہیں کرے گا تو اُس وقت تک بے شک دن رات توبہ کر لے، رب کریم اُس کی توبہ قبول نہیں کرے گا، اِس لیے ذرا توجہ فرمانا، یہ بڑا بنیادی اور اہم مسئلہ ہے۔

میرے بھائی! کسی نے بہن بھائی کا حق کھایا ہے...... کسی نے کسی کی غیبت کی ہے۔
کسی نے کسی پر بہتان باندھا ہے...... کسی نے کسی کے مکان پر قبضہ کیا ہے۔
کسی نے کسی کے قبضے کو لوٹا ہے...... کسی نے کسی کی عزت خراب کی ہے۔
کسی نے شراب پی ہے...... کسی نے جوا کھیلا ہے۔
کوئی بدکاری کا مرتکب ہوا ہے...... کوئی شرک کر رہا ہے۔
کوئی بدعات پر چل رہا ہے...... کیا کوئی ایک قسم کا گناہ ہے؟

آؤ! آج میں آپ کو بتاؤں کہ اِن تمام معاصی سے آدمی کے بری الذمہ ہونے کا کیا فارمولا ہے، وہ فارمولا اور نسخہ جو رحمٰن نے قرآن میں اُتارا ہے اور صاحبِ قرآن نے اپنی اُمت کو بتا دیا ہے، آج وہ اپنے دل و دماغ کی تختیوں پر منقش کر کے لے جاؤ، اور پھر اپنے گریبانوں میں مونہہ ڈال کر، اپنے کیے پر نادم اور شرمندہ ہو کر، اپنی جبین نیاز اپنے خالق و مالک کی چھوکھٹ پر جھکا کر اور اِن آنکھوں کے پانی سے دل کی اِس شورزدہ زمین کو جو غلطیوں، گناہوں سے سیاہ ہو گئی ہے، جس پر سیاہ دھبے پڑ چکے ہیں، اِن تمام سیاہ دھبوں کو اِن آنکھوں کے آنسوؤں سے دھو لو، اور رب رحیم کو اپنے اوپر خوش کر لو۔

میں شروع میں کہہ چکا ہوں کہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام معصوم ہیں لیکن قدم قدم پر، نفس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس اور دم دم کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، حالانکہ نبی تو وہ ہے جس سے گناہ ہوتا ہی نہیں۔

سنو! اہلحدیث کا حقہ مسلک یہ ہے کہ ہر نبی گناہ سے پاک ہے، ہر نبی گناہ سے معصوم ہے، لیکن ہمیں بتانے کے لیے قدم قدم پر توبہ، قدم قدم پر استغفار ہے اور جو معمولی سی لغزش بھی ہو جاتی ہے تو انبیا علیہم السلام اُس کو بھی پہاڑ سمجھتے ہیں۔

جنابِ آدم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ یہ پھل نہ کھانا، لیکن کھالیا، اور کھایا کس طرح وہ شیطان نے کہا، اے آدم، اگر تو پھل کھالے گا تو ہمیشہ جنت میں رہے گا، ورنہ یہاں سے نکل جائے گا، آپ کے دل میں خیال آیا کہ جنت سے کیوں نکلوں، پھل کھالیتا ہوں، جب یہ لغزش ہوگئی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، چل آدم، جنت سے نکل کر زمین پر جا قیام کر اب آپ مارے مارے پھر رہے ہیں، میدانِ عرفات میں وہ سامنے رحمت کی پہاڑی پر اماں جی اور ابا جی کھڑے ہیں اور رب غفور الرحیم سے عرض کرتے ہیں!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' انہوں نے کہا:

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

(الاعراف: ۲۳)

میرے بھائی تو! گناہوں پر گناہ کرتا ہی جاتا ہے...... اللہ تعالیٰ کی حدود پر حدود توڑتا جاتا ہے...... اللہ تعالیٰ کی بغاوت پر بغاوت کرتا جاتا ہے

اگر صبح چار گناہ کرتا ہے تو، رات کو آٹھ کرتا ہے، رات کو آٹھ کرتا ہے تو صبح بارہ کرتا ہے، تا کہ کوئی کسر نہ رہ جائے' تو اِدھر آ کر کبھی نہیں جھکا، دیکھ لے، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سے اعلیٰ، افضل اور معصوم عن الخطا ہیں۔

میرے برادر! کوئی آدمی کتنا ہی پارسا کیوں نہ ہو جائے، وہ گناہ سے نہیں بچ سکتا، دُور نہ جاؤ، اَب جمعہ پڑھ کر آپ نے گھر جانا ہے اور گھر میں ہر ایک نے جانا ہے!

کسی نے چار قدم جانا ہے...... کسی نے دس قدم جانا ہے۔

کسی نے سو قدم جانا ہے...... کسی نے دس میل جانا ہے۔

کیا آپ کو پتہ ہے کہ آپ نے گھر جانے تک اپنے پیروں کے نیچے کتنی مخلوق کو مار کر جانا ہے، کتنے کیڑے مکوڑوں کو روند کر جانا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ چھوٹی چھوٹی سی غلطیاں بھی کسی وقت پہاڑ بن جاتی ہیں، اِس لیے یہ پڑھ لیا کرو!

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

(الاعراف: ۲۳)

اللہ قرآن کے نور کے ساتھ ان کے سینوں کو منور فرما، اور قرآن کی خوشبو کے ساتھ اِن کے دماغوں کو معطر فرما۔

میرے بھائی! یہ تو میں نے آپ کی ملاقات جنابِ آدم علیہ السلام کے ساتھ کرائی ہے۔

اَب میں آپ کی ملاقات جنابِ نوح علیہ السلام کے ساتھ کرادوں، میں بڑی محنت کے ساتھ آپ کے لیے پھول اور موتی اکٹھے کر کے لاتا ہوں، میں آپ کو کہاں کہاں کی سیر کراؤں، جنابِ نوح علیہ السلام اپنی قوم کو فرماتے ہیں!

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ○

(نوح: ۲۔۳)

ترجمہ سن لیں: اے میری قوم! میں تم کو گناہوں، معاصی اور برائیوں سے بچا کر رب کریم کے عذاب سے ڈرانے کے لیے آیا ہوں، نوح علیہ السلام کے علاوہ اللہ کریم نے میرے اور تمہارے نبی جنابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بشیر و نذیر کہا ہے۔

کیا یہ قرآن میں نہیں آیا؟

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ (فتح: ۸۔۹)

میں نے اپنے نبی جنابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نذیر بنا کر بھیجا ہے۔

ایک اور جگہ پر میرا رب فرماتا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ○ (سبا: ۲۸)

ہمارے ایک مولانا فرماتے ہیں ع

زمانوں کی رحمت ہے تیری نذیری جہانوں کی نعمت ہے تیری بشیری
جہاں پاک ہو ظلمتوں سے سراپا تو بدر الدجائی، سراجاً منیری

جنابِ نوح علیہ السلام فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اور جس نے تمہیں یہ سر اور ماتھا دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس کو جھکانا ہے تو اُس کے آگے جھکانا۔

اب میں قرآن پاک سے جتنی بھی آیات پڑھوں گا، "اُن میں استغفار اور توبہ کے الفاظ ہوں گے۔

نوح علیہ السلام فرماتے ہیں!

يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (نوح: ۴)

اے میری قوم! اگر اِدھر آجاؤ گے تو اللہ تعالیٰ ساری زندگی کی بغاوت اور شرک جیسے گناہ عظیم پر معافی کا قلم پھیر دے گا، ابھی بات ختم نہیں ہوئی، یہاں تو حد ہی کر دی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

اِسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ۝

(نوح: ۱۰-۱۱)

اے میری قوم، گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تم پر بارش برسانا بھی بند کر دی ہے۔

دیکھیے! اب بھی بے موسم اور بے وقت بارشیں ہوتی پڑتی ہیں، یہ دیکھ کر خوش نہ ہوا کرو، فصل پک جائے اور بارش ہو جائے، یہ رب کی رحمت نہیں، رب کا عذاب ہے، اور یہ سب ہماری کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔

جناب نوح علیہ السلام فرماتے ہیں، میری قوم، اِس کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے گر جاؤ، استغفار کر لو، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کر دے گا، کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

اور پھر کیا کرے گا؟

وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ۝

(نوح: ۱۲)

آئیں! میں آپ کی ملاقات ایک اور نبی کے ساتھ کراؤں، اِس نبی کا نام جنابِ ہود علیہ السلام ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، یہ نبی آ کر کہتا ہے!

يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۔ (الاعراف: ۷۳)

اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اُس کے علاوہ تمہارا اور کوئی الٰہ اور معبود نہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم یہ سمجھ کر نہ بیٹھ جانا کہ ہم بہت پاپی ہیں، ہم بڑے گناہ گار ہیں، رب کریم نے ہم کو کہاں بخشنا ہے، نہیں نہیں ایسا نہ سوچنا' آؤ میں ایک نسخہ بتاتا ہوں، اس کو سن لو!

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ۝ (ھود: ٥٢)

اَے میری قوم، اللہ تعالیٰ کے آگے استغفار کرو۔

استغفار کا معنٰے ہے اپنے گناہوں کو بخشوانے کے لیے رب کریم کے دروازہ پر آ کر گِر جاؤ اور اِن جرائم پر کمر بستہ نہ ہو جاؤ، اِن خطاؤں پر ڈٹ نہ جاؤ۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آئی تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کی ملاقات ایک اور پیارے نبی سے کراؤں۔

یہ جناب صالح علیہ السلام ہیں' جو اپنی قوم سے باتیں کر رہے ہیں' باتیں سننے والی ہیں۔

آپ فرماتے ہیں!

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ، اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ۝ (ھود: ٦١)

ترجمہ نوٹ فرمالو، فرماتے ہیں، اَے میری قوم، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اُس کے علاوہ تمہارا کوئی الٰہ نہیں، زمین میں تم کو اُس نے ہی بسایا ہے، اُس نے ہی تم کو پیدا کیا ہے اور اُس نے ہی آباد کیا ہے، تم گناہ گار ضرور ہو، تم نے دن رات اللہ تعالیٰ کی بغاوت کر کر کے رب کریم کو ناراض ضرور کیا ہے، لیکن تم مایوس نہ ہونا!

فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ، اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ۝ (ھود: ٦١)

اللہ کی قسم! اِن الفاظ نے ایسا لرزہ اور کپکپی طاری کر دی ہے۔

کیا مطلب؟ مطلب سمجھ لیں، میرا رب قریب بھی بہت ہے، اس لئے مایوس نہ ہوا کرو اور مجیب بھی بہت ہے کیونکہ وہ دُعائیں سنتا بھی بہت ہے۔

قریب کا مطلب سمجھ لیں! ایک آدمی گناہ کرنے کے لئے کمرہ میں داخل ہوتا ہے اور باہر کا دروازہ، پھر اندر کا اور پھر کھڑکیاں بند کر کے کہتا ہے، اَب میں سب سے دُور ہو گیا ہوں، لیکن نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تو کمال تصور دیا، فرماتے ہیں: "اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ" تو نے دروازے تو بند کر لیے ہیں، کھڑکیاں ضرور بند کر لی ہیں، لیکن!

جو شہ رگ کے بھی نزدیک ہے، اُس کا دروازہ کیسے بند کرے گا؟

جو اِتنا نزدیک ہے، اُس کو کہاں چھپائے گا، اور اُس سے چھپ کر کہاں جائے گا؟

میرے بھائی! اگر آج آپ ایک لفظ ہی سمجھ لیں تو ان شاء اللہ آپ سے گناہ نہیں ہو سکتا، اور اگر کوئی بشری تقاضہ کے پیشِ نظر ہو جائے تو آدمی اُس پر ڈٹ کر جم نہیں سکتا۔

ابھی سمجھ نہیں آئی تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کی ملاقات ایک اور نبی کے ساتھ کرا دوں، بات وہی استغفار اور توبہ کی آئے گی۔

زلیخہ اندر لے گئی، جو ہوا سو ہوا، میرے رب کریم نے یوسف علیہ السلام کو بچایا، اللہ تعالیٰ آپ کو بھی برائیوں سے بچا کر رکھے۔

سنو! یہ مشرک جھوٹے بھی بہت اور چالاک بھی بہت' وہاں جلوس نکال کر خود گئے ہیں، اور اَب کہتے ہیں کہ دیکھو جی ہم پر گولی چل گئی ہے، اُنہوں نے پہل کرتے ہوئے ہمارے جلوس پر گولی چلائی ہے۔

بتایئے! میں یہاں جلسہ کر رہا ہوں، ایک آدمی محلّہ "دھوپ سڑی" سے جلوس نکال کر لاتا ہے اور میری مسجد کے پاس آ کر شور ڈالتا ہے، یہ زیادتی میری ہے یا اُس کی؟ اب اُوپر سے کہتے ہیں کہ اُن کو گرفتار کر کے سزا دی جائے۔

میرے بھائی! ہم جلسہ کریں گے، ہم جلوس نکالیں گے، لوگوں نے تمہارے جلسے اور جلوس پہلے بھی دیکھے ہیں، جو جلوس مُردوں کے درباروں، اور مزاروں سے نکلتے ہیں، اللہ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہے، مُردوں کی قبروں سے جلوس نکالنے والے کبھی بھی دلیروں کے نہیں ہوتے، وہ گیدڑوں اور بزدلوں کے ہوتے ہیں، جاؤ، جا کر درباروں سے جلوس نکالو، اُن سے مدد مانگو، اُن کی پناہ میں جاؤ۔

اَے مُردے خورو، مُردوں کے تاجر' بیوپاریو اور اُن کے پجاریو، اللہ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، مُردہ پرست قوم کبھی بھی توحید والوں پر غالب نہیں آ سکتی۔

سن لیں! یہ بڑی چالاک عورت ہے، کہتی ہے، اے عزیزِ مصر، معاذ اللہ، یوسف مجھے تباہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلا تھا، دیکھا۔

یہ مشرک جھوٹا بھی بہت ہے اور چالاک بھی بہت ہے۔

یہ سارا کھیل خود ہی کھیلتی ہے اور باہر نکل کر کہتی ہے، آج میں بڑی کوشش کے ساتھ بچی ہوں ورنہ یوسف نے مجھے برباد کر دیا ہوتا۔

جنابِ یوسف علیہ السلام پریشان ہو گئے کہ اللہ، یہ اتنی جھوٹی اور چالاک عورت ہے، خود ہی مجھے اندر لے گئی ہے، میں بھاگ کر باہر آیا ہوں، اور اَب کہتی ہے کہ میں خود بچی ہوں، اللہ، اَب میں کیا کروں؟

فرمایا! تو نہ گھبرا، عرض کیا اللہ، کیا ابھی بھی نہ گھبراؤں، یہ تو عزیزِ مصر کے سامنے خود سچی ہو رہی ہے؟ فرمایا: میرے یوسف، میں خود ہی فیصلہ کروانے لگا ہوں، میں خود ہی تیری صفائی دلواؤں گا۔

فرمایا!

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ० وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ० فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ० (یوسف: ٢٦-٢٨)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اس کے گھر سے ہی ایک گواہی دِلواؤں گا۔

عرض کیا، اللہ، یہ گواہ تو وہاں نہیں تھا؟

فرمایا! گواہ کا موقع پر موجود ہونا ضروری نہیں۔

اَب گواہی دینے والے نے گواہی دی کہ اگر قمیض آگے سے پھٹی ہے تو پھر یہ سچی اور یوسف جھوٹا اور اگر قمیض پیچھے سے پھٹی ہے تو یہ جھوٹی اور یوسف سچا۔

اور جب عزیزِ مصر نے دیکھا کہ قمیض پیچھے سے پھٹی ہے تو اس نے کہا اے زلیخہ، یہ کرتوت تیری ہے، یوسف کی نہیں، نبی کا دامن پاک ہو گیا، عورت گناہ گار ثابت ہوئی اور گناہ بھی معمولی نہیں، اَب نسخہ کیا آنے لگا ہے، سن لیں، عزیزِ مصر کہتے ہیں۔

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُے یوسف، چل تو اپنا کام کر۔

اور اے زلیخہ!

وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ ○ (یوسف:۲۹)

اگر گناہ ہو ہی گیا ہے تو جم کر نہیں رہنا، ڈٹ کر نہیں رہنا، کہ ابھی بڑی عمر ہے، ابھی بوڑھے نہیں ہوئے، توبہ کر لیں گے۔

ارے ظالم! کوئی پتہ نہیں، موت نے تجھے گھر بھی پہنچنے دینا ہے یا نہیں!

اگر رات پڑ گئی ہے تو دن چڑھنا ہے یا نہیں..... اگر دن چڑھ گیا ہے تو شام پڑنی ہے یا نہیں..... میرے بھائی! یہ کسی کو کوئی پتہ نہیں، موت! نہ کسی کی عمر دیکھتی ہے..... نہ کسی کی صحت دیکھتی ہے..... نہ ماں باپ کے رونے کو دیکھتی ہے..... نہ گھر والوں کی کمی دیکھتی ہے..... نہ کسی کا تخت دیکھتی ہے..... نہ کسی کا تاج دیکھتی ہے..... نہ کسی کا بنگلہ دیکھتی ہے..... نہ کسی کا محل دیکھتی ہے..... نہ کسی کے غلام دیکھتی ہے..... نہ کسی کے نوکر چاکر دیکھتی ہے..... جب یہ آجاتی ہے تو پھر کچھ بھی نہیں دیکھتی! نہ علم دیکھتی ہے..... نہ خطابت دیکھتی ہے..... نہ امانت دیکھتی ہے..... نہ پرہیز گاری دیکھتی ہے..... نہ تقویٰ دیکھتی ہے..... نہ طہارت دیکھتی ہے..... نہ نافرمانی دیکھتی ہے..... نہ جوانی دیکھتی ہے..... اور نہ ہی بغاوت دیکھتی ہے۔

حافظ محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرما گئے ہیں، اللہ آپ کی قبر ٹھنڈی کرے، فرماتے ہیں ؎

نبی ولی ہور عالم فاضل، گذرے نے چنگ چنگیرے
شاہ گدا ہور برے بھلے سب، کیتے نے قبریں ڈیرے
لکیاں چھپیاں جان نہ دیوے، دارو موت نہ کوئی
نیکی کرو کماؤ تقویٰ، بدلہ لیسو سوئی
آ چار دہاڑے کوئل واساں، اُڑ کے ایتھوں جانا
کر کجھ فکر قبر قیامت، جتھے اِی نت ٹکانہ

اگر تو نے گناہوں کی گٹھڑی سر پر اُٹھائی ہو اور اِس حال میں تجھے موت آجائے، تو اگلے سفر کا تو خود ہی فیصلہ کر لے کہ کتنا مشکل بن جاتا ہے، تو نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ موت میری آخری منزل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، بس کام ختم ہو گیا، یاد رکھ موت آخری منزل نہیں، اِس کے آگے بھی بڑا لمبا سفر ہے، موت پر بات ختم نہیں ہو جائے گی، اس سے آگے والی منازل بڑی لمبی اور بڑی پر کٹھن، اتنی پر خطر ہیں کہ جن کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

میرے بھائی! آمنہ کے لال جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کے اُسوہ حسنہ کو سامنے رکھیں، اگر آپ نبی علیہ السلام کی سیرت، حدیث اور قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو آپ کو پتہ چلے کہ اگلی منزلیں کتنی لمبی کتنی پر خطر، کتنی کٹھن اور کتنی پر خار ہیں۔

ابھی بھی آپ کو سمجھ نہیں آئی تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کی ملاقات یوسف علیہ السلام کے والدِ محترم کے ساتھ کرا دوں، جب بھائی پہلی دفعہ یوسف علیہ السلام کے پاس آئے تو غلہ لے کر چلے گئے، لیکن راز نہیں کھلا، بھید نہیں نکلا، یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں، جو بھائی پیچھے ہے، اگلی دفعہ اُسے بھی لے کر آؤ، بنیامین کے بورے سے پیالہ نکل آیا تو اُسے اپنے پاس رکھ لیا، بھائی کہنے لگے اے عزیزِ مصر، ہمارا باپ پہلے ہی رو رو کر آنکھوں کی بینائی کھو بیٹھا ہے، کیونکہ پہلے بھی ہمارا ایک بھائی ہم سے جدا ہو گیا ہے، اگر بنیامین بھی جدا ہو گیا تو ہمارے باپ کا کیا حال ہو گا، بھائی یہ بات خود ہی بتا بیٹھے، لیکن یوسف علیہ السلام نے ابھی بھید نہیں کھولا۔

آپ فرماتے ہیں، اچھا، بنیامین کا ایک بھائی پہلے بھی گم ہوا ہے، کہنے لگے، ہاں پہلے بھی ہوا ہے، اُس کی جدائی کی وجہ سے ہمارا باپ بڑا پریشان ہے، اُس کی آنکھیں سفید ہو گئی اور کمر جھک گئی ہے۔

دیکھیے! یہ نبی ہے، نبی کی اولاد ہے اور باپ بھی نبی ہے، اُس کو وہاں کوئی پتہ نہیں اور اِس کو یہاں کوئی پتہ نہیں، جو ہوا سو ہوا، اگلی مرتبہ آئے تو سارا بھید کھل گیا، کہنے لگے، کیا تو یوسف ہی ہے؟

جنابِ یوسف علیہ السلام فرمانے لگے، ہاں میں یوسف ہی ہوں، یہ سن کر بھائی گھبرا گئے، اس طرح اُن پر کپکپی طاری ہو گئی، سوچنے لگے کہ اَب کیا ہو گا، یہ تو یوسف ہی نکل آیا ہے۔

جنابِ یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں، اے میرے بھائیو، جو ہو گیا ہے سو ہو گیا ہے، لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ آگے کیا ہے، اَب بات سن لیں!

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ (یوسف: ۹۲)

بھائیو! تم سے بھی بہت بڑا گناہ ہوا ہے، چلو، میں آج اِن پر معافی کا قلم پھیرتا ہوں، میں اپنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ معاف کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے آگے دُعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ کو معاف کردے۔

میرے برادر! نبی اِتنا مہربان ہوگیا، یہ بھائی اپنے کیے پر پچھتائے، جب یہ واپس جانے لگے تو جنابِ یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں، یہ میری قمیض ہے، اِس کو لے جاؤ، اور میرا باپ جو آنکھوں سے محروم ہوگئے ہیں، یہ جاکر ان کے چہرہ پر ڈال دینا، اَب یہ قافلہ مصر سے نکلا ہے، اور باپ کنعان میں بیٹھا ہے، جب قافلہ قمیض لے کر چل پڑا تو جنابِ یعقوب علیہ السلام فرماتے ہیں!

قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝ (یوسف: ۹۴)

آج تو مجھے اپنے یوسف کی خوشبوئیں آتی ہیں، کسی پوچھنے والے وہابی نے پوچھا، اے یعقوب علیہ السلام آپ کا بیٹا کنویں میں پڑا رہا، چالیس سال یا اسی سال گذر گئے، آپ کو پتہ نہ چلا، اَب آپ فرماتے ہیں کہ مجھے بیٹے کی خوشبو آتی ہیں، یہ کیا بات ہے؟

یعقوب علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ سونے کے پانی کے ساتھ لکھنے کے قابل ہے فرماتے ہیں ع

کہے بر تارم آباء نشینم
کہے بر گشتے پائے خود نہ بینم

ہم انبیاء علیہم السلام کا عجب حال ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعہ بتا دیتا ہے تو آسمان کی باتیں بتا دیتا ہے، اور جب رب کریم وحی کے ذریعہ نہیں بتاتا تو ہم کو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ جوتے کے تلوے کے نیچے کیا ہے۔

جناب! اَب یہ بھائی کرتہ لے کر گئے تو باپ کی آنکھیں ,,بینا'' ہوگئیں، آنکھیں دیکھنے لگ گئیں، اَب بھائی کہتے ہیں، ابا جی، آپ کو پتہ ہے کہ ہمارا جرم کتنا بڑا ہے، ہم نے اپنے بھائی کو اُٹھا کر کنویں میں گرایا، جو ہوا سو ہوا، ابا جی، بھائی نے تو ہماری غلطی معاف کردی ہے، آپ باپ ہیں!

قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕیْنَ ۝ (یوسف: ۹۷)

ابا جی! ہم سے جو غلطی ہوگئی ہے، وہ ہم کو معاف کردیں اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی دلوادیں۔

اَب باپ کہتا ہے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ○ (یوسف: ۹۸)

اے میرے بیٹو! اگر میرے بیٹے یوسف نے تمہارا گناہ اور جرم معاف کر دیا ہے، مجھے تمہاری اس حرکت سے دُکھ تو بہت پہنچا ہے، لیکن میں تمہارے اس گناہ کی معافی رب کریم سے منگواؤں گا، رب کے آگے التجائیں کروں گا، کہ اللہ میرے بیٹوں سے جو گناہ ہو گیا ہے ان کو معاف فرما دے اور آگے فرماتے ہیں، بیٹو، تم مایوس نہ ہونا، میرا رب بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اگر ابھی سمجھ نہیں آئی تو میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کی ملاقات امام الانبیاء...... صاحب قاب قوسین او ادنیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کرا دوں، میرا عقیدہ ہے کہ میرے نبی کا گناہ ہی کوئی نہیں، یہ کہاں لکھا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا○ لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَیَهْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا○ (فتح: ۱-۲)

اس کے باوجود میرا نبی کیا کرتا ہے، حدیث پاک میں موجود ہے اور حدیث بھی بخاری شریف کی ہے، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں، میں اپنے رب سے صبح اور شام سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

میرے بھائی! میرا نبی کہتا ہے کہ میں اپنے رب کے آگے صبح و شام سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں، اور جنہوں نے دن رات گناہ کر کر کے گناہوں کے انبار لگا لیے ہیں؟

آج آپ نے کسی نتیجہ پر پہنچ کر جانا ہے، غور تو کرو کہ جس نبی کا گناہ ہی کوئی نہیں وہ تو سو دفعہ توبہ کرتا ہے، اور آپ کبھی درِ توبہ کی طرف آئے ہی نہیں، میں اپنی طرف سے بات نہیں کرتا، یہ قرآن سن لیں، آپ کو ایک اور مقام کی پہچان کرا دوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ○ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا○ (نصر: ۱-۲)

اَب بات سن لیں اور کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں، وہ لفظ آ گیا ہے، اللہ فرماتے ہیں!

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا○ (النصر: ۳)

اے میرے نبی جناب محمد ﷺ! کوئی نہ کوئی کمی بیشی ہو ہی جاتی ہے، آپ بھی اپنے رب کے آگے استغفار کرتے رہا کریں۔

میرے بھائی! یہ طریقہ آپ کو بتائے جا رہے ہیں، تعلیمات آپ کو دی جا رہی ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندے گناہوں کی آگ میں ہی نہ جلتا رہ، بلکہ اُس کی رحمت کے سمندر میں آکر غوطہ زن ہو جا، آئیں میں آپ کو ایک اور مقام کی سیر کراؤں، تا کہ آپ کی زندگی کا سارا ہی منظر آپ کے سامنے آجائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا○ (النسآء: ٦٤)

اے میرے نبی جناب محمد ﷺ! آپ کے اِن ساتھیوں سے اگر کوئی گناہ ہو ہی جائے، یہ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو پھر آپ کے پاس آجائیں، اور کہیں کہ محبوب! ہم سے گناہ ہو گیا ہے، ہمیں پاک کر دیجئے' رب کریم کے آگے دُعا کر دیجئے اور اگر کوئی ایسا بھیانک گناہ ہے تو حد جاری کر دیجئے (جس طرح بعض لوگ آکر کہتے آقا گناہ ہوا ہے، ہم کو پاک کر دیجئے' حد جاری کر دیجئے میرے نبی علیہ السلام حد جاری کر دیتے)

آپ کے پاس آکر اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش مانگیں، آپ بھی اُن کے لیے بخشش کی دعا کریں اور وہ خود بھی کریں تو میں رحمت میں آجاؤں گا اور پھر میری رحمت کی ایسی بارش برسے گی کہ جواُن کے سب گناہوں کو بہا کر لے جائے گی۔

عقیدہ کی ایک بات ذرا توجہ سے سن لیں، ایک شخص توحید والا ہے، یعنی شرک اور بدعت نہیں کرتا، اُس سے کوئی گناہ ہو گیا ہے' توبہ کا دروازہ کھلا ہے، خود توبہ کرے یا کسی نیک آدمی کو آکر کہے کہ جناب میرے لیے دُعا کر دو، اللہ تعالیٰ میرا گناہ معاف کر دے، یہ چیز کتاب وسنت سے ثابت ہے، اُس کے لیے دُعا ہو جائے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

اَب اگلی بات سنیں، اگر وہ آدمی مشرک ہے اور شرک کی حالت میں مر گیا ہے تو اُس کے بعد کوئی آدمی!

اُس کے لیے روزانہ بخشش کی دُعا کرے...... اُس کے لیے روزانہ پارے پڑھائے۔
اُس کے لیے روزانہ قرآن خوانی کرائے...... اُس کے لیے مسجد بنوائے...... اُس کے لیے مدرسہ چلائے۔

اِس کتاب کے اُتارنے والے کی قسم ہے، ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی اُس کو ثواب نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچے گا، میں نے تو بات یہاں ہی ختم کر دی ہے، لیکن یاد رکھو میرے جیسے ہزاروں خطیب بھی دُعا کریں، لاکھوں مولوی اُس کے لیے ختم پڑھیں، جو مشرک مر گیا ہے وہ بخشا نہیں جا سکتا، مجھے کعبہ کے رب کی قسم ہے، جو شرک کی حالت میں مر گیا چاہے آمنہ کے لال علیہ السلام بھی اُس کے لیے دُعا کریں، وہ پھر بھی نہیں بخشا جائے گا۔

آپ کہیں گے یہ کیا ہے؟ میں دلیل لے کر آیا ہوں، میرے ہاتھ میں رب کا قرآن ہے، یہ ایک مر گیا ہے اور میرا نبی اُس کے لیے دُعا کرنے لگا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ۔ (التوبة: ٨٠)

اَے میرے نبی جنابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اِن کے لیے بخشش کی دعا کیجیے یا نہ کیجیے' استغفار پڑھیے یا نہ پڑھیے، اگر آپ اِن کے لیے ستر مرتبہ بھی بخشش کی دُعا کریں تو تب بھی میں نے مشرکوں کو نہیں بخشنا۔

معلوم ہوا کہ جو شرک کی حالت میں مر گیا ہے، خواہ پاکستانی ہے، ایرانی ہے، عربی ہے، عجمی ہے، اُس کے مرنے کے بعد دیگیں پکاؤ...... ختم پڑھاؤ...... چالیسواں کرو...... ساتواں کرو...... اُس کی قبر کو پختہ بناؤ...... چراغ جلاؤ...... چڑھاوے چڑھاؤ...... عرس کرو...... میلے کرو...... قرآن پڑھاؤ...... جو جی چاہے کرو، مشرک کو بعد میں کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچتا، حتیٰ کہ نبی علیہ السلام کی دُعا کا بھی نہیں پہنچتا...... میں اِن الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں۔

اللہ کریم مجھے اور آپ کو اپنے قرآن اور نبی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ۝

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ ۝ وَالشَّاكِرِيْنَ ۝

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ کربلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ (البقرۃ: ۱۵۳۔۱۵۴)

''اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو، قوت پکڑو ساتھ صبر کے اور نماز کے، بے شک اللہ پاک ساتھ ہے صبر کرنے والوں کے اور مت کہو اُن لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہو گئے ہیں، بلکہ وہ زندہ ہیں، اور لیکن تم اُن کی زندگی کو نہیں سمجھتے۔''

سامعین محترم! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم الشان اور عظیم البرکت کتاب میں سے جس پر رحمت مقام کا ترجمہ میں نے اِس وقت عام فہم اپنی اور آپ کی زبان میں آپ کے گوش گذار کیا ہے، پہلے اِس مقام کی پہچان فرما لینا، یہ مقام عالی شان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پر رحمت کتاب میں سے سورۃ بقرہ کا مقام ہے۔

اللہ والو! شہدائے اسلام کی فہرست بڑی طویل اور دراز ہے آج!

کہیں شہدائے بدر میرے سامنے آتے ہیں...... کبھی میری آنکھوں کے سامنے شہدائے اُحد آتے ہیں...... کبھی میرے سامنے شہدائے خندق آتے ہیں...... کبھی میرے سامنے شہدائے خیبر آتے ہیں...... کبھی میرے سامنے شہدائے یمامہ آتے ہیں...... کبھی جنہوں نے شہادت کا جام نوش کیا، وہ میرے سامنے آتے ہیں۔

کبھی وہ دس شہداء آتے ہیں، جن میں ایک میرا خبیب اور میرا زید بھی تھا۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین

یہ اتنی طویل و دراز فہرست ہے کہ کوئی اسلام کے شہداء کو شمار نہیں کر سکتا، اور اُن کو احاطہ تحویل میں نہیں لا سکتا، آج میں آپ کے سامنے!

نہ شہدائے بدر کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں...... نہ شہدائے اُحد کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ شہدائے مدینہ کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں...... نہ شہدائے مکہ کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔

آج میں آپ کے سامنے! شہدائے کرب وبلا کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ والو! اسلام کی ساری تاریخ شہادتوں اور قربانیوں سے بھرپور ہے، یہ جو اللہ تعالیٰ کی توحید اور پیغمبر علیہ السلام کی حدیث، دین اسلام آپ تک پہنچا ہے، یہ دین آمنہ کے لال' پیکر حسن وجمال' صاحبِ شرف وکمال اور ساری کائنات کے سردار جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی قربانیوں سے آپ تک پہنچا ہے۔ میرے اور تمہارے پیرومرشد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب کریم کے آگے جھولیاں پھیلا پھیلا کر دُعائیں کرتے ہیں!

''اے میرے اللہ، میں نے اپنے جگر کا خون دے دے کر، اور میرے ان ساتھیوں نے اپنے گلے کٹوا کٹوا کر شجر اسلام کی آبیاری کی ہے، اب یہ جو باغیچہ کھل کھلا گیا ہے، اسلام کے اِس چمنستان کو قیامت کی دیواروں تک سرسبز رکھنا!

آقا علیہ السلام نے جھولی پھیلائی ہوئی ہے اور التجائیں کر رہے ہیں ع

سدا پھولا رہے یارب، یہ چمن میری اُمیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر، یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

اِس کتاب کے اُتارنے والے کی قسم ہے، رب کریم کے دربار میں جتنی عظمت اور شان شہید کی ہے، کائنات میں انبیاء علیہم السلام اور صدیقین کے بعد اِتنی شان اور عظمت کسی فردِ بشر کو حاصل نہیں ہوسکتی۔

میرے برادر! قربانیاں اور شہادتیں کئی قسم کی ہیں!

ایک آدمی شہادت دیتا ہے، اپنی زبان کے ساتھ۔

ایک آدمی شہادت دیتا ہے، اپنے قلم کے ساتھ۔

ایک آدمی اللہ تعالیٰ کی توحید کی شہادت دیتا ہے، اپنی اُنگلی کے ساتھ۔

ایک آدمی شہادت دیتا ہے، اپنا گلا کٹوا کر، شہادت کا جام پی کر۔

میاں!

ایک قربانی مال کی ہے...... ایک قربانی اولاد کی ہے۔

ایک قربانی ماں باپ کی ہے...... ایک قربانی جائیداد کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک قربانی گھربار اور وطن کی ہے......لیکن سب سے اُونچی قربانی اپنی جان کی ہے۔

میرے رب نے اُن کی عظمتوں کے چرچے اور پھریرے ایسے ہی نہیں لہرائے، نبی اور صدیق کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہاں اگر کسی کا مقام ہے تو وہ شہید کا ہے، آپ کہیں گے کوئی دلیل؟

میرے بھائی! قرآن سن لیں، اللہ کریم شہداء کی عظمت بیان کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا○ (النسآء: ۶۹)

جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے تو وہ لوگ قیامت کے دن انعام یافتہ لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔

یہ چار طبقات ہیں!

انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہوگا......صدیقین کے ساتھ ہوگا۔

شہداء کے ساتھ ہوگا......اولیاء الرحمٰن کے ساتھ ہوگا۔

ابھی سمجھ نہیں آئی تو میں قرآن پاک کا ایک اور مقام سنانے لگا ہوں۔

میرے اللہ اِس مقام پر فرما رہے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ○ (التوبة: ۱۱۱)

اے ایمان والو! میں نے بہشت کے عوض جانوں اور مالوں کا تمہارے ساتھ سودا کر لیا ہے، یا اللہ پھر ہمیں کیا کرنا ہے؟ فرمایا: میری راہ میں جہاد کرتے رہنا ہے، مارنا بھی ہے اور خود بھی شہید ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر شہداء کی عظمت بیان فرما رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا۔ (ال عمران)

اے قیامت تک آنے والے ایمان والو! جو لوگ میری راہ میں اپنے گلے کٹوا لیتے ہیں، تم نے ان کو مردہ گمان نہیں کرنا۔

یا اللہ، یہ تو فوت ہو جاتے ہیں، رُوح نکل جاتی ہے، اِن کی بیوی بیوہ ہو جاتی ہے، بچے یتیم ہو جاتے ہیں، یہ قبروں میں دفن ہو جاتے ہیں، پھر ہم اِن کو مردہ تسلیم کیوں نہ کریں؟

فرمایا: دُنیا کے لحاظ سے تو وہ مردہ ہیں، اُن کی دُنیا کی زندگی تو ختم ہو گئی ہے، اللہ، پھر وہ زندہ کہاں ہیں؟ اَب اللہ کریم تمام شکوک وشبہات دُور فرما دیتے ہیں!

بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ○ (ال عمران: ١٦٩)

اب دنیا کی زندگی نہیں، اُن کی زندگی اُن کے رب کے پاس ہے۔

میرے پیر ومرشد علیہ السلام فرماتے ہیں، جس وقت شہید کا گلا کٹتا ہے تو خون زمین پر گرتا ہے، اللہ تعالیٰ شہید کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اُس کے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں، آپ اور میں نے مر کر قبروں میں جانا ہے، قبروں سے اُٹھنا ہے، حساب کتاب ہونا ہے، محشر کے میدان میں جانا ہے، پھر کہیں جا کر جنت میں داخلہ ملنا ہے، لیکن شہید کا امتیاز یہ ہے کہ اِدھر اِس کا گلا کاٹا گیا ہے اور اُدھر وہ رب کریم کی جنت میں داخل ہو گیا ہے۔

میرے برادر! میں نے جو مقام شروع میں پڑھا ہے۔ وہ دوبارہ نوٹ کر لیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ○ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ○ (البقرة: ١٥٣-١٥٤)

اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو! یہ سارا اسلام پھلا پھولا ہے تو قربانیوں سے پھلا پھولا ہے، اس کی آبیاری شہادتوں سے ہوئی ہے، شہداء کے خون رنگ لائے ہیں، اس لیے شہادت پر افسوس نہیں کرنا' واویلا نہیں کرنا' بے صبری' بے ثباتی نہیں کرنا صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا' کیونکہ رب کریم صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، جو میرے راستہ میں شہید ہو جاتے ہیں، اُن کو مردہ نہ سمجھنا، یہ تو زندہ ہیں لیکن تم اُن کی زندگی نہیں سمجھتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ، یہ تو شہید ہیں اور تو کہتا ہے کہ وہ زندہ ہیں، جو شہید ہو جاتا ہے، اُس کی بیوی عدت گذار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے، اُس کے بچے یتیم ہیں، اُس کی جائیداد تقسیم کر دی جاتی ہے وہ دفن ہو جاتا ہے اُس پر منوں مٹی ڈال دی ہے۔

معلوم ہوا کہ شہید کی زندگی دُنیا کی نہیں، اُس کی برزخی اور اُخروی زندگی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ ہے، اگر وہ دُنیا کی طرح زندہ ہو تو پھر واپس آجائے، اُس کی بیوی نکاح نہیں کر سکتی، اے میرے اللہ، پھر شہید کو شہید کیوں کہا جاتا ہے؟

فرمایا! شہید، شہادت سے ہے، جس کا معنےٰ ہے گواہی! کیا مطلب؟

کوئی اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی اپنی زبان کے ساتھ دیتا ہے۔

کوئی گواہی اپنے قلم کے ساتھ دیتا ہے...... کوئی گواہی کسی طریقہ سے دیتا ہے۔

لیکن شہید اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی اپنا گلا کٹوا کر دیتا ہے۔

یا پھر شہید ٗشہود سے ہے ٗ جس کا معنےٰ ہے حاضری، کیا مطلب؟ اور لوگ مر کر قبروں میں چلے جاتے ہیں، حساب کتاب ہوگا، اُس کے بعد جنت میں جائیں گے، شہید کو شہید اس لیے کہا جاتا ہے کہ جب وہ گلا کٹوا لیتا ہے اس کی رُوح نکل جاتی ہے تو وہ جنت کے باغات میں چلا جاتا ہے۔

میرے برادر! اب اسلام میں ایک شہید نہیں، لاکھوں کروڑوں شہید ہیں، آؤ میں آپ کی ملاقات ایک شہید سے کرادوں، حارث کے بیٹوں نے اِسے گرفتار کر لیا ہے، انہیں ہتھکڑیاں لگا کر، بیڑیاں پہنا کر ایک کمرہ میں بند کر دیتے ہیں، پھر کچھ دِنوں کے بعد اِنہیں باہر نکال کر کہتے ہیں کہ خبیب اگر جان بچانا چاہتا ہے تو محمد (ﷺ) کا دامن چھوڑ دے؟

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اَے ظالمو ٗ کافرو! میں نے جب آمنہ کے لال علیہ السلام کا دامن پکڑا تھا تو سوچ سمجھ کر پکڑا تھا، اُنہوں نے کہا، چل پھر سولی کے لیے تیار ہو جا، آپ فرماتے ہیں، میں تیار ہوں، پھر پوچھتے ہیں، تیری آخری آرزو کیا ہے؟

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ظالمو! تم نے مجھے سولی پر چڑھا ہی دینا ہے، مجھے دو منٹ مہلت دو تاکہ میں اپنے رب کریم کے آگے آخری سجدہ تو کر لوں؟ وہ مہلت دیتے ہیں اور آپ جلدی جلدی دو رکعات نماز ادا کرتے ہیں، تاکہ کافر یہ نہ سمجھیں کہ خبیب نے سولی سے ڈرتے ہوئے نماز لمبی کر دی ہے، سلام پھیرنے کے بعد سولی پر لٹکا دیئے جاتے ہیں، کوئی کوئی رمق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی ہے' سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ ایک بات کہتے ہیں' جوسونے کے پانی کے ساتھ لکھنے کے قابل ہے۔
فرماتے ہیں ع

لَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا بِاَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِكَ لِذَاتِ الْاِلٰـہِ وَاِنْ یَّشَاءُ یُبَارِكْ فِیْ اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٖ

اے میرے اللہ! یہ جوسولیاں مجھے دی جارہی ہیں' میرا کوئی جرم نہیں' میری کوئی خطا نہیں۔

اللہ والو! دیکھ لو، یہاں سولیوں پر چڑھ کر فخر کرتے ہیں''الحمد اللہ'' کہتے ہیں کہ اے اللہ! یہ جان تیری دی ہوئی ہے، اِس سے زیادہ مبارک کون سی بات ہے کہ تیری دی ہوئی جان تیرے راستہ میں قربان ہو جائے۔

معلوم ہوا کہ شہداء کی شہادت پر واویلا نہیں کرنا چاہیے.....افسوس نہیں کرنا چاہیے.....ہائے ہائے نہیں کرنا چاہیے.....واہ واہ کرنا چاہیے، یہ تو کامیابیاں وکامرانیاں ہیں، فوز ومرام ہیں، اِن پر سینہ کوبی اور واویلا کا کیا جواز ہے، یہ دیکھ لیں۔

خدا نوں ملانا محمد نے دسیا
دیدار پانا محمد نے دسیا
بکھیاں نوں روٹی تے تسیاں نوں پانی
کھلانا پلانا محمد نے دسیا
کلمے شہادت نوں سولی تے چڑھ کے
پڑھنا پڑھانا محمد نے دسیا

قرآن کے پروانو! میں بتانا یہ چاہتا ہوں، یہ دیکھ لیں، کتنے شہداء ہیں، اگر ہر شہید کو پیٹنے کا کوئی مسئلہ ہوتو اِسلام میں اِتنے شہداء ہیں' اِس کتاب کے اُتارنے والے کی قسم ہے، پھر تجھے ایک دن بھی آرام کا نصیب نہ ہو!

پہلے چودہ دن لگا، بدر کے شہیدوں کو پیٹنے پر
پھر ستر دن لگا، اُحد کے شہیدوں کو پیٹنے پر
پھر ستر دن لگا ، ستر قاریوں کے پیٹنے پر
پھر دس دن لگا، نبی کے اُن دس صحابہ کے پیٹنے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جنگ صفین اور جنگ جمل میں چوراسی ہزار شہید ہوئے ہیں، اُن پر ایک ایک گھنٹہ لگا۔ یَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِیَاءَ بِغَیْرِ الْحَقِّ، نبی سینکڑوں ہزاروں شہید ہوئے ہیں، اگر شہادت پر پیٹنے کا مسئلہ ہے تو پھر سب کو پیٹ لے۔

یہ مدینہ کا ایک شہید ہے، یہ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ ہیں' آپ کے پیٹ میں خنجر لگ گیا ہے، وہاں گر جاتے ہیں، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آگے بڑھ کر جماعت کرواتے ہیں، ایک دن، دو دن، تیسرا دن گذار ہے، یکم محرم کو سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو جاتے ہیں۔

اللہ والو! اس سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوگئی کہ خنجر مارنے والوں کا کون سا گروہ ہے' خنجر مارنے والوں کا تعلق کس کے ساتھ ہوتا ہے اور کھانے والوں کا تعلق سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

میرے برادر! یہ ایک اور شہید ہے، یہ اُحد کا شہید ہے، جس کے کان کاٹے گئے، ناک کاٹا گیا، جس کے دانت نکال دیئے گئے، جس کا گلا کاٹ دیا گیا، جس کا دل کلیجہ نکال کر چبا دیا گیا، یہ بھی تو ایک شہید ہے۔

میاں! یہ بھی دو شہید ہیں، ایک سیدنا سعد اور سیدنا عبداللہ بن جاز رضی اللہ عنہما دونوں دُعائیں کرتے ہیں' اے اللہ! ہم کو میدان اُحد سے زندہ واپس نہ لانا، سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اے عبداللہ! تو میری دُعا پر امین کہہ دے، فرماتے ہیں، اللہ جب میں میدان جنگ میں جاؤں تو میرے کان، ناک کاٹے جائیں، جب میں تیرے دربار میں پیش ہوں تو میں اپنے کان اور ناک اپنے ہاتھ پر رکھ کر آؤں، تاکہ میں یہ کہہ سکوں، اے اللہ، دیکھ لے، تیرے دین کے لیے میں نے اپنے کان بھی کٹوا دیئے ہیں' اپنا ناک بھی کٹوا دیا ہے' اپنا گلا بھی کٹوا دیا ہے۔ اللہ اکبر مجھے بتا' تو کس کس شہید پر ماتم کرے گا؟

میرے بھائی! سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں، پروگرام کے مطابق یزید تخت پر بیٹھ گیا، مدینہ کا گورنر ولید ہے، اُس کو آڈر آیا کہ یزید کی بیعت لی جائے، اب یہ لوگوں سے بیعت لے رہا ہے، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نبی کا نواسہ...... جگر گوشہ رسول...... نورِ نظر بتول...... گلستانِ رسالت کا پھول اور باغیچہ علی کی مسکراتی کلی۔

دل بند مصطفےٰ تے نور نظر علی المرتضیٰ
راکبِ دوشِ رسول ہے اور نورِ نظر فاطمہ بتول ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو اطلاع ملتی ہے کہ ولید کہتا ہے، بیعت کرو؟ آپ فرماتے ہیں، ولید میں یزید پر مطمئن نہیں، مجھے سوچنے کا موقع دے، مہلت دینے کے بعد کچھ دن گذرے تو اُس نے کہا، حضرت بیعت کیجئے' پیچھے سے بہت سخت آڈر آ گیا ہے، آپ نے دیکھا کہ چھٹکارا نہیں، اب آپ موقع پا کر رات کو مدینہ سے نکلنے کا پروگرام بناتے ہیں۔

میں نے سیرت کی کتب میں پڑھا ہے کہ جب آپ چلنے لگے تو گھر والے آپ کے ساتھ ہیں، آپ اُن کو ساتھ لے کر چل پڑتے ہیں، اور ایک بچی صغراں بیمار ہے، آپ فرماتے ہیں اے میری پیاری بیٹی، تو مدینہ میں رہ' کچھ دن گذریں گے تو میں علی اکبر کو بھیجوں گا، وہ آ کر تجھے لے جائے گا، اب آپ رات کو نکلتے ہیں، مدینہ کی سرزمین کی گلیاں ہیں، اپنے نانا جان کے روضہ پاک کے پاس سے گذرتے ہیں، بقیع الغرقد میں جاتے ہیں۔

اور اماں جان کی قبر پر جا کر دُعائیں کرتے ہیں کہ!

اے میری پیاری اماں، تجھ پر سلام ہو...... اے میرے نانا جان، آپ پر سلام ہو۔

میرے برادر! یہاں سے نکل کر آپ مکہ چلے جاتے ہیں، مکہ پہنچ کر وہاں قیام کرتے ہیں، اُدھر کوفہ والوں کو یہ خبریں پہنچتی ہیں کہ جنابِ حسین بن علی رضی اللہ عنہ مدینہ چھوڑ کر مکہ آ گئے ہیں، اُنہوں نے خط لکھنا شروع کر دیئے کہ جناب!

ہم آپ کے بڑے عقیدت مند اور ارادت مند ہیں۔

ہم آپ کے بڑے فریفتہ اور شیفتہ ہیں..... آپ مکہ چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائیں، یہ خط آئے! ایک سو آیا..... ڈیڑھ سو آیا..... پھر دو سو آیا..... پھر تین سو آیا..... چار سو آیا..... ہزار آیا۔

میں نے ایک روایت میں پڑھا ہے کہ بارہ ہزار خطوط آئے' سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو خطوط پر خطوط آ رہے ہیں، جن کا مضمون یہ ہے کہ جناب، ہم آپ کے باپ کے بھی بڑے عقیدت مند تھے اور آپ کے بھی عقیدت مند ہیں، ہمارے پاس آ جائیں' آپ تبلیغ کرنا' اسلام پھیلانا، ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لیے تیار ہیں، ہم یزید پر مطمئن نہیں۔

جب یہ خطوط آئے تو سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے ان خطوط کے پیش نظر ارادہ فرمایا کہ میں پہلے حالات کا جائزہ لینے کے لیے اپنے چچازاد بھائی سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجتا ہوں، وہ جا کر حالات کا جائزہ لے کر مجھے بتائے گا، سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ جاتے ہیں اور جاتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے دو بیٹوں عبداللہ اور ابراہیم کو ساتھ لے جاتے ہیں، یہ منزل بمنزل سفر طے کرتے کرتے کوفہ کی سرزمین پر قدم رکھتے ہیں، لوگوں کو پتہ چلا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ آ رہے ہیں، وہ باہر نکلے، بڑا استقبال ہوا، لوگوں نے **اھلاً و سھلاً**، خوش آمدید کہا، سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ وہاں جا کر سیدنا عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہر جاتے ہیں، لوگوں کو اِطلاع ملتی ہے تو لوگ پروانہ وار آ کر بیعت کرنا شروع کر دیتے ہیں' بیعت کرنے والوں کی تعداد تقریباً چار ہزار ہے، بڑھتے بڑھتے چالیس ہزار افراد نے بیعت کی تو سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد کو خط دے کر مکہ بھیجا کہ میرے بھائی حسین رضی اللہ عنہ آپ جلدی کوفہ آ جائیں' حالات بہت سازگار ہیں، لوگ تو آپ کے انتظار میں تڑپ رہے ہیں، انہوں نے آپ کے لیے آنکھیں فرشِ راہ بنا دی ہیں، اس لیے جلدی آ جائیے' یہ قاصد اِس طرف چل پڑتا ہے اور اُدھر کسی نے یزید کو مخبری کر دی کہ جناب یہ دیکھیے، یہاں ایک آدمی آیا ہے جو تمہارے خلاف بیعت لے رہا ہے، وہاں تو بہت شور ہے، دُنیا اُس کے پیچھے لگ گئی ہے۔

میرے بھائی! اُس نے وہاں کے گورنر سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو فوراً میرے سامنے پیش کیا جائے، سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو جب یہ خط ملتا ہے تو آپ مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو بلا کر کہتے ہیں کہ جناب، مجھے یزید کی طرف سے یہ خط آ گیا ہے، اس لیے آپ اُس کے دربار میں چلیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے یزید کے پاس نہیں جانا، اُس نے کہا، چلو پھر آپ کی مرضی ہے، لوگوں نے جا کر بتایا، اے یزید، وہ بہت نرم طبیعت کا گورنر ہے، وہ تو اُس کی حمایت (FAVER) کرتا ہے، کوئی سختی نہیں کرتا، کوئی ایکشن (ACTION) نہیں لیتا، چنانچہ اُس کو بر طرف کر کے عبیداللہ بن زیاد کو کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا گیا، جب یہ ابن زیاد آیا تو اِس نے آتے ہی آدمی بھیجے کہ مسلم کا پتہ کرو، کہاں ہے، سیدنا مسلم رضی اللہ عنہ اُس وقت سیدنا عروہ بن ہانی رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے، سیدنا عُروہ بن ہانی رضی اللہ عنہ کو بلا کر ابن زیاد نے پوچھا کہ مسلم کہاں ہے، عُروہ بن ہانی نے لاعلمی کا اظہار کیا، ابنِ زیاد نے کہا اگر تو نہیں بتاتا تو اپنی جان کا سودا کر لے؟ اُنہوں نے کہا کہ جان تو جا سکتی ہے لیکن میں حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی مسلم رضی اللہ عنہ کو اپنے ہاتھ سے تیرے سپرد نہیں کر سکتا۔

جناب! وہاں حکم دیا گیا کہ سیدنا عروہ بن ہانی رضی اللہ عنہ کو جلاد کوڑے ماریں، ہزار کوڑے کا آ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا گیا، جس وقت پانچ سو کوڑے لگے تو سیدنا عروہ شہید ہو گئے، یہ کوفہ کا پہلا شہید ہے، ابن زیاد نے اپنے سپاہی بھیجے کہ سیدنا مسلم رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے میرے پاس لاؤ، سیدنا مسلم رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے پیش کیا گیا تو ابنِ زیاد کہتا ہے، بیعت کرلو، یا پھر قتل ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

آپ فرماتے ہیں، بیعت نہیں ہو سکتی، گلا کٹتا ہے تو کٹ جائے لیکن سر جھک نہیں سکتا۔

ہری ہے شاخِ تمنا ابھی جلی تو نہیں
جگر کی آگ دبی ہے مگر بجھی تو نہیں
جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسر میداں مگر جھکی تو نہیں

جب سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ آپ نے انکار کیا تو آپ کو بھی شہید کر دیا گیا!

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کا کوئی کوئی سانس اور زندگی کی کوئی کوئی رمق باقی ہے، آپ سیدنا عمرو بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلا کر کہتے ہیں۔ اے ابن سعد تو میرا رشتہ دار ہے اس لیے میری چند ایک وصیتیں سن لے!

① ...... جب میں شہید ہو جاؤں تو میرے اِن دو بیٹوں کو مکہ پہنچا دینا۔

② ...... جب میں شہید ہو جاؤں تو میرے کپڑے اُتار کر مجھے ننگا نہ کرنا۔

③ ...... تیسری وصیت یہ ہے کہ میرے بھائی حسین رضی اللہ عنہ کو خبریں پہنچا دو، کہ آپ کو کوفہ آنے کی کوئی ضرورت نہیں، حالات خراب ہو گئے ہیں اور لوگ مسلم رضی اللہ عنہ کا ساتھ چھوڑ گئے ہیں۔

چالیس ہزار بیعت کرنے والوں نے جب ابن زیاد کی دھمکیاں سنیں، سیدنا مسلم رضی اللہ عنہ نے اُن کو بلایا تو چالیس ہزار میں سے چار ہزار رہ گئے، اگلے دن بلایا تو پانچ سو رہ گئے، اگلے دن بلایا تو تیس رہ گئے۔

میں نے سیرت کی ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ جنہوں نے یہ خطوط لکھ لکھ کر بلایا تھا' ایک دن مسلم رضی اللہ عنہ عشا کی جماعت کرانے لگے تو پیچھے تیس آدمی کھڑے ہیں، لیکن جب آپ سلام پھیرتے ہیں تو پیچھے کوئی شیعہ بھی نظر نہیں آتا، یہ چالیس ہزار بیعت کرنے اور بارہ ہزار خطوط لکھنے والے شیعہ جماعت کے لوگوں نے جب ابن زیاد کی دھمکیاں سنیں تو سیدنا مسلم رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے نماز چھوڑ کر بھاگ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے منافقو، فراڈیو! تم خود ہی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو بلانے والے تھے جس طرح یوسف رضی اللہ عنہ کے بھائی خود لے کر جانے والے تھے' خود ہی کنویں میں پھینکنے والے تھے اور خود ہی ''بین'' ڈالنے والے تھے' تم نے بھی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو خطوط لکھ لکھ کر بلایا' پھر تم نے بیعت بھی کی اور مسلم بن عقیل کے ساتھ عقیدت کا اظہار بھی کیا، پھر ابن زیاد کی دھمکیاں دیکھ کر تم نماز پڑھنا بھی چھوڑ گئے۔

پتہ چلا کہ یہ رونے والے سب سچے نہیں ہوتے، یہ دیکھ لے، قرآن حکیم کہتا ہے:

وَجَآءُوْٓا اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ○ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ○

(یوسف: ١٦-١٧)

باپ کے پاس روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے، ابا جی! بھائی یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے، باپ عقل مند تھا، وہ کہتا ہے۔

تسی کہو بھگیاڑاں کھادا، یوسف بدر منیراں
پیرہن کیونکر رہ گیا ثابت کیوں نہ ہوگیا لیراں

اس لیے یہ رونے والے جھوٹے ہیں، خود ہی بلانے والے' خود ہی قتل کرنے والے اور خود ہی پیٹنے والے ہیں۔

بتاؤ! میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی زندگی میں میرے نبی کے چچا شہید ہوئے ہیں، سید الشہداء کا لقب پاتے ہیں' اِن کے علاوہ میدان اُحد میں ستر لاشیں پڑی ہیں، میں رب کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں!

کیا میرے مصطفیٰ علیہ السلام نے اِن شہداء پر ماتم کیا ہے۔

کیا نبی علیہ السلام نے اِن کا تعزیہ نکالا ہے۔

کیا چچا حمزہ کا علم نکالا ہے...... کیا اُن کا تابوت نکالا ہے۔

جا! میرا اعلان ہے، ربِ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، اگر مصطفیٰ علیہ السلام سے ماتمی جلوس نکالنا ثابت کر دیں، اگلے سال دس محرم کو، تو ایک گھوڑا نکالتا ہے، یزدانی پچاس گھوڑے لے کر آئے گا، اور پچاس گدھے بھی لے کر آئے گا، چاہے کسی کمہار سے ٹھیکہ کرنا پڑے، ثابت کر کے دکھا، کوئی ماں کا لال ثابت کر کے نہیں دکھا سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دیکھ لیں! سیدنا مسلم رضی اللہ عنہ کے دو بچے رہ جاتے ہیں جو قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پہنچ جاتے ہیں، سیدنا مسلم رضی اللہ عنہ وصیت کر گئے ہیں کہ میرے بیٹوں کو مکہ پہنچا دینا' قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دھمکی ملی کہ اے مسلم کے بچے سنبھالنے والے قاضی' اگر تجھے اپنی جان کی ضرورت ہے تو مسلم کے بچے ہمارے حوالے کر دے، قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ رات کو موقع پا کر سیدنا مسلم رضی اللہ عنہ کے چھوٹے چھوٹے یتیم بچوں کو اُنگلیوں کے ساتھ لگا کر کہتے ہیں آؤ میں تم کو اس قافلہ کے ساتھ ملا آؤں جو قافلہ مکہ مدینہ جانے والا ہے، قافلہ جاتے جاتے نکل گیا ہے، اور قاضی اپنی جان سے ڈرتا ہوا اُن بچوں کو رات کے ایک دو بجے ریت کے ایک ٹیلے پر بٹھا کر آ جاتا ہے، بچے چلتے چلتے کسی دیوار کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، ابنِ زیاد کے سپاہی گلیوں میں پہرہ دیتے دیتے اِن بچوں کو مل جاتے ہیں، یہ پوچھتے ہیں اے بچو، تم کون ہو؟

میرے بھائی! بچے رو کر کہتے ہیں، اے پوچھنے والے، ہم کو کیا پوچھتا ہے کہ ہم کون ہیں؟ اگر ہمارا کوئی ہوتو ہم آدھی رات کو اس گرم ریت پر نہ بیٹھے ہوئے ہوں، جن کے ماں باپ ہوتے ہیں، بچہ گم ہو جاتا ہے تو وہ پتہ کرتے ہیں، مسجد کے سپیکر پر اعلان ہوتا ہے، بچہ لا پتہ ہو جاتا ہے تو ماں باپ کو نیند نہیں آتی' اے پوچھنے والے! اگر ہمارا کوئی ہوتا تو ہم رات کو گلیوں میں نہ گھومتے، بتایا، ہم مسلم کے بیٹے ہیں، پہرہ دینے والے پوچھتے ہیں کس طرح آئے ہو، بچے کہنے لگے، باپ تو ہمارا شہید ہو گیا ہے، پوچھتے ہیں، تم کیا کہتے ہو، بچے کہتے ہیں۔

اسی مسلم دے بچے ہاں لاوارث، سانوں کوئی نئیں مکے پوچان والا۔
کول اباوی نئیں کول امی وی نئیں، نئیں ویر کول موڈیاں تے چان والا۔

یہ بچوں کو گرفتار کر کے ابن زیاد کے سامنے پیش کرتے ہیں، اِن بچوں کو بھی شہید کر دیا جاتا ہے، سیدنا مسلم رضی اللہ عنہ کی شہادت تین ذوالحجہ کو ہوتی ہے، اِدھر سیدنا مسلم رضی اللہ عنہ کا خط پہنچ جاتا ہے تو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ خط پڑھ کر تین ذوالحجہ کو چل پڑتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پتہ چلا تو اُنہوں نے کہا، اے حسین وہاں جانے کا کوئی جواز نہیں۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ خطوط آئے ہیں' مسلم رضی اللہ عنہ نے حالات کا جائزہ لیا ہے، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' فرمانے لگے' اے میرے بھتیجے حسین! اگر جانا ہے تو اکیلا جا' بچوں اور مستورات کو ساتھ لے کر نہ جا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا جنگ کا کوئی ارادہ نہیں، اگر جنگ کا ارادہ ہوتا تو خواتین ساتھ نہ جاتیں، چھ مہینے کا علی اصغر نہ جاتا، بچے اور بچیاں نہ جاتیں، سیدہ سکینہ نہ جاتی۔

میں صدقے قربان جاؤں! آپ کی ایک ہی نیت ہے، ایک ہی پروگرام ہے، ایک ہی مقصد ہے، ایک ہی ارادہ ہے کہ میں جاؤں گا اور جو وہاں خرابیاں پیدا ہو چکی ہیں، اُن کو دور کروں گا، اللہ تعالیٰ کی توحید کا نغمہ الاپوں گا اور نبی علیہ السلام کی سنت کا پھریرا لہراؤں گا۔

میرے برادر! سیدنا حسین رضی اللہ عنہ یہ سوچ کر چل پڑتے ہیں، روکنے والے روکتے رہتے ہیں لیکن بیاسی آدمی چل پڑے!

اِن میں میرے نبی کی نواسی کی نواسی سیدہ سکینہ بھی ہے...... اِن میں حسین کی بیٹی سیدہ سکینہ بھی ہے اور صغراں پیچھے رہ گئی ہے...... اِن میں سیدنا زینب نبی کی نواسی بھی ہے...... اِن میں شہر بانو سیدنا حسین کی بیوی بھی ہے...... اِن میں فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما بھی ہے...... اِن میں قاسم بن حسن بھی ہے...... اِن میں زینب کے بیٹے عون اور محمد بھی ہیں...... اِن میں ستر، اسی اسی سال کے بڑے بھی ہیں۔

چلتے چلتے یہ اسی بیاسی افراد مقام صفاء پر پہنچتے ہیں، وہاں ایک شاعر فرزدق ملتا ہے، آپ اُس سے حالات کا جائزہ لیتے ہیں، وہ شاعر فرزدق کہتا ہے، اے حسین رضی اللہ عنہ! اصل میں بات یہ ہے کہ کوفہ نہ جانا، اُن کے دِل تو آپ کے ساتھ اور تلواریں یزید کے ساتھ ہیں، یہ سن کر آپ گھبراتے نہیں، فرماتے ہیں، عزم کر لیا ہے، اِس کو توڑنا نہیں، آگے جاتے ہیں، آگے ایک اور مقام آتا ہے۔ آپ وہاں جا کر ٹھہرتے ہیں، آگے کوفہ سے ایک اور قاصد مل جاتا ہے، آپ اُس سے حالات کا جائزہ لیتے ہیں، اُس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کے بھائی مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے! اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

کسی نے کہا کہ واپس ہو جانا چاہیے، سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے بھائی کہتے ہیں، اے بھائی حسین، بھائیوں کو بھائیوں کے ساتھ وفاداریاں ہوتی ہیں، آپ نے بے وفائی نہیں کرنا، اب ہم نے پیچھے نہیں جانا، آگے ہی جانا ہے، سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو بھی خیال آیا کہ میں وہاں جا کر ان کو خطوط دکھاؤں گا، ہو سکتا ہے کہ حالات سازگار ہو جائیں، آپ اور آگے جاتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ حر بن یزید ہزار آدمیوں کا لشکر لے کر آ رہا ہے، اِس کی ملاقات سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتی ہے' سیدنا حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تو کس طرح آیا ہے؟

حُر بن یزید کہتا ہے، مجھے ابن زیاد نے بھیجا ہے کہ حسین سے کہو، یزید کے پاس پہنچ کر بیعت کرلے یا واپس چلا جائے۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے واپس بھی نہیں جانا اور بیعت بھی نہیں کرنی، دن گذرتے رہے، راتیں گذرتی گئیں' قافلہ آگے چلتا جارہا ہے اور گفتگو ہوتی جارہی ہے، حر بن یزید کو پیچھے سے ابن زیاد کا خط آجاتا ہے کہ اب حسین تیرے قابو میں آگیا ہے تو پیچھے بھی نہ جائے، کسی ملک کی سرحد پار کرکے نہ دوڑے اور کسی قلعہ میں بند بھی نہ ہو، اِس کو کسی جگہ اُتار کر محاصرہ کرلو، سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہیں، چلتے چلتے دو محرم آجاتا ہے اور آپ میدانِ کربلا میں پہنچ جاتے ہیں، کربلا کھلا میدان ہے' آپ نے پوچھا یہ کون سا میدان ہے؟

بتایا گیا یہ میدانِ کربلا ہے' کرب اور بلا دو لفظ ہیں' ایک کرب اور دوسرا بلا' کرب ہی کرب' مصائب ہی مصائب اِس میدان کا نام ہی میدانِ کرب و بلا ہے۔

آواز آتی ہے اے حسین! کبھی تو مدینہ کا حسین کہلواتا تھا، کبھی مکہ کا کہلواتا تھا، آج تو جس میدان میں پہنچ گیا ہے، اب قیامت تک کربلا والا حسین ہی کہلوائے گا، خیمے لگا دیئے، مستورات بچے بٹھا دیئے، اِدھر سے سیدنا عمرو بن سعد رضی اللہ عنہ چار ہزار ساتھی لے کر یہاں پہنچ جاتا ہے، یہ سپہ سالار ہے، اِس کو پیچھے سے آڈر ہے کہ جا کر اُن کے گرد گھیرا ڈال لو یہ کہیں جانے نہ پائیں۔

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اے عمرو! تو تو میرا رشتہ دار ہے، بات سن لے، اگر حالات سازگار نہیں ہیں تو پھر تین باتیں ہیں!

① ...... مجھے مکہ مدینہ واپس جانے دے۔

② ...... مجھے کسی اسلامی ملک کی سرحد پر جانے دے۔

③ ...... مجھے یزید کے ساتھ خود ہی معاملہ طے کرلینے دے۔

پیچھے سے شمر، ابن زیاد کا آڈر لے کر پہنچ جاتا ہے کہ اب تم نہ مدینہ جاسکتے ہو، نہ مکہ جاسکتے ہو، اور نہ کسی اور ملک کی سرحد پر جاسکتے ہو، اَب تو ہمیں آڈر ہے کہ تم یہاں سے بچ کر نہیں جاسکتے، بیعت کرلو، ورنہ اپنے آپ کو قتل کے لیے تیار کرلو۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، بیعت تو نہیں کرنی، سر جاتا ہے تو جائے ...... بچے جاتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو جائیں ...... ساتھی جاتے ہیں تو جائیں ...... لیکن ہم نے جبر اور ظلم کے سامنے سر نہیں جھکانا۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا نام یاد رکھنے والے، دیکھ لے، آپ کا پیغام کیا ہے، تو نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا پیغام بھلا دیا ہے، آپ نے تو پیغام دیا ہے کہ کسی جابر اور ظالم کے سامنے نہیں جھکنا، سر جا سکتا ہے لیکن سرنگوں نہیں ہو سکتا۔

میں صدقے جاؤں! سب دھمکیاں موجود ہیں لیکن نواسۂ رسول کے دل پر کوئی بوجھ اور اثر نہیں، اگلا دن آتا ہے تو آمنا سامنا ہو جاتا ہے، سپہ سالار عمرو بن سعد لشکر لے کر آجاتا ہے، پانی ختم ہو جاتا ہے، پیاس لگتی ہے تو سیدنا عباس علمدار کو فرات سے پانی لینے کے لیے بھیجا جاتا ہے، وہاں ابن زیاد کی فوجوں کے پہرے لگ جاتے ہیں، پانچ سو آدمی پہرے دار ہو جاتا ہے کہ پانی بھی بند کیا جائے۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ پانی بند، میں تیری تاریخ کے پیش نظر کہتا ہوں، طبری نے لکھا ہے کہ تین دن پانی بند کر دیا گیا، میں کہتا ہوں کہ جس کا تین دن پانی بند رہا ہے یہ بھی مظلوم ہے، اور جس کا مدینہ میں چالیس دن پانی بند رہا ہے، اُس سے بڑا مظلوم کوئی نہیں!

جن کا تین دن پانی بند رہا ہے، اُن کے لیے ٹی وی کھلا۔

جن کا تین دن پانی بند رہا ہے، اُن کے لیے ریڈیو کھلا۔

جن کا تین دن پانی بند رہا ہے، اُن کے لیے ذرائع ابلاغ کھلے ہوئے ہیں۔

اور جس کا چالیس دن پانی بند رہا ہے، اُس مظلوم کی مظلومیت کا پتہ لینے والا ہی کوئی نہیں۔

میرے برادر! سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بھائی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بیٹے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا پہلے یہ دایاں بازو، پھر بایاں بازو زخمی کر دیا گیا، پھر اُنہوں نے مشکیزہ اپنے دانتوں سے پکڑ لیا ہے، حتیٰ کہ تیر مار مار کر آپ شہید کر دیئے جاتے ہیں، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اُٹھتے ہیں اور اپنے بھائی کے لاشہ کو اُٹھا کر خیموں کے پاس لے آتے ہیں، اگلا دن آتا ہے تو پھر دو جعفری بھائی نکلتے ہیں، پھر غفاری برادران نکلتے ہیں، پھر ایک وقت آتا ہے کہ میرا قاسم نکلتا ہے، یہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں، اٹھارہ، انیس سال کی عمر ہے۔

ایک بات نوٹ کرنے والی ہے، جھوٹے کا حافظہ نہیں ہوتا، یہاں تو کہتا ہے کہ پانی بند ہو گیا، قطرہ نہیں ملتا، ہونٹ خشک ہیں، اور ساتھ کہتا ہے کہ سیدنا قاسم کی شادی میدانِ کربلا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے؟

اہل حدیثو! آپ کو اہلحدیث ہونا مبارک ہو، کعبہ کے رب کی قسم ہے کہ محرم کے ماہ میں شادی کرنا کوئی منع نہیں!

اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ

مولوی گلفام نے کہا ہے کہ کربلا کے میدان میں سیدہ سکینہ کے ساتھ سیدنا قاسم کی شادی ہوئی ہے۔

پتہ چلا کہ محرم کے ماہ میں شادی نہ کرنا کوئی مسئلہ نہیں۔ بتاؤ آئندہ کرو گے یا نہیں؟

جاؤ! شیعہ کی کتب اُلٹ کر دیکھ لو اللہ ذوالجلال کی قسم ہے کہ میدانِ کربلا میں سیدنا قاسم کی شادی سیدہ سکینہ کے ساتھ ہوئی ہے، اور شیعہ ذاکر کہتا ہے کہ وہاں مہندی گھولی گئی، مجھے بتاؤ، پانی پینے کو تو ملتا نہیں، کیا مہندیوں میں ڈالنے کے لیے ملتا ہے، جس کے بھائی اور ساتھی شہید ہو جائیں، کیا اُس کو مہندیاں سوجھتی ہیں؟

میرے بھائی! سب جھوٹ ہے، تو (شیعہ) نے بھی کمی نہیں کی اور بریلوی تو نے بھی کوئی کمی نہیں کی، ایک مولوی کہتا ہے، رات کا وقت ہے، ایک پردہ دار بی بی ہے، جس نے گھونگھٹ کیا ہوا ہے اور میدانِ کربلا میں جھاڑو دے رہی ہے، آواز دی، اے بی بی تو کون ہے؟ فرمایا، میں علی کی بیوی، حسین رضی اللہ عنہ کی ماں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوں، کہنے لگے تو یہاں کس لیے جھاڑو دے رہی ہے؟ فرمایا، یہاں میرے حسین نے شہید ہونا ہے۔

سنیں! سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے بیٹوں کو شہید کروانے کے لیے جھاڑو نہیں دے سکتی، اگر وہ آتی تو بیٹوں کو بچانے کے لیے آتی، قربان کروانے کے لیے نہ آتی، یہ سب جھوٹ اور افسانہ نگاری ہے، کائنات میں سچا مسلک ہے تو اہلحدیث کا سچا ہے۔

میرے برادر! اُس کے بعد نوجوان قاسم آئے، اُس کے بعد علی اکبر نکلتے ہیں، یہ بھی اٹھارہ سال کا نوجوان ہے، اپنی ماں کو ملتا ہے' اپنی پھوپھی زینب کو ملتا ہے' اپنی بہن سکینہ کو ملتا ہے اور اپنے ابا جان کے گلے لگ جاتا ہے، یہ بھی جا کر شہید ہوتا ہے، ابھی کوئی کوئی سانس باقی ہے کہ بیٹا علی اکبر اپنے باپ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو کہتا ہے، ابا جان موت کا وقت تو آ گیا ہے، اِس لیے گھر میں میری ماں، پھوپھی، بہنوں اور مدینہ والی صغراں کو میرا اسلام پہنچا دینا، ہم وعدہ کر کے آئے تھے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ کر ان کو لے جائیں گے، اُدھر بی بی صغراں مدینہ سے باہر نکل کر مدینہ کی راہ چلنے والوں سے پوچھتی ہے، اے مسافرو! اگر کوئی کوفہ سے آیا ہے تو!

میرے بھائی کا پتہ بتائے...... میرے باپ کا پتہ بتائے۔

میری پھوپھیوں کا پتہ بتائے...... میری بہنوں کا پتہ بتائے۔

اِن کے بعد چھ ماہ کا علی اصغر آیا، جس کے حلق میں تیر لگا تو یہ بھی شہید ہو گیا!

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

چھ ماہ کا علی اصغر شہید ہو گیا، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے سب کی نعشیں دفن نہیں ہوتیں، یہ چھوٹا سا چھ ماہ کا بچہ ہے، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ قبر کھود رہے ہیں، گود میں علی اصغر کو ڈالا ہوا ہے، قبر میں لٹا کر اوپر مٹی ڈال دیتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

قبر نکی جئی کڈھ حسین، اصغر نوں آپ دفنا دتا۔

لے او ماکا کجھ رکھیا نئیں، پلہ جھاڑ حسین دکھا دِتا۔

واویلا نہیں...... بین نہیں...... سینہ کوبی نہیں!

جوان بیٹے کی لاش سامنے ہے...... چھ ماہ کے بیٹے کی لاش سامنے پڑی ہے۔

بھائیوں کی نعشیں سامنے پڑی ہیں...... بھتیجوں کی نعشیں سامنے پڑی ہیں۔

اللہ ذوالجلال کی قسم ہے، میرے حسین نے اُن پر ماتم نہیں کیا۔

جو جواں بیٹے کی میت پر نہ رویا وہ حسین

جس نے سب کچھ کھو کے بھی کچھ نہ کھویا وہ حسین

چودہ صدیاں گذر گئی ہیں لیکن تو ابھی تک ماتم کرنا اور پیٹنا نہیں چھوڑتا!

ماں کو پیٹ لے...... بیٹی کو پیٹ لے...... بہن کو پیٹ لے۔

باپ کو پیٹ لے...... رشتہ دار کو پیٹ لے، تجھے کیا حق ہے کہ تو کربلا کے شہداء کو پیٹتا ہے۔

میرے بھائی! اہلحدیث اِس کی اجازت نہیں دیں گے، اگر تو نے پیٹنا ہی ہے تو اپنے گھر میں پیٹ لے، ملک میں یہ جتنا فساد ہے اِن شیعہ کی وجہ سے ہے، کہیں دنگا ہے' کہیں فساد ہے' کہیں قتل وغارت ہے' کہیں لڑائیاں ہیں' کہیں جھگڑے ہیں اگر یہ بازار میں نہ آئیں تو لڑائی نہیں ہوتی، میں آپ کی وساطت سے حکمرانوں کو کہتا ہوں کہ اِن کے ماتمی جلوسوں پر پابندی لگائی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے شیعہ کی ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ!

اِن کا امام غار میں ہے...... اِن کا قرآن غار میں ہے۔

اُس کی سترہ ہزار آیات ہیں اور اِس کی چھ ہزار سو چھیاسٹھ آیات ہیں۔ تیرا امام غار میں ہے۔

تیرا قرآن غار میں ہے...... تیرا اسلام غار میں ہے...... اور تیرا جلوس بازار میں ہے۔

جس غار میں تیرا قرآن اور امام داخل ہوا ہے، وہاں اپنے جلوس اور گھوڑے لے جا اور وہاں جا کر پیٹ لے۔

میں دوسری بات یہ کہتا ہوں، حکومت کو چاہیے کہ لائسنس جاری کرتی ہے تو عقل کے ساتھ کرے پہلی بات تو یہ ہے کہ عبادت کا لائسنس ہوتا ہی نہیں!

کیا آج آپ نمازِ جمعہ پڑھنے کے لیے لائسنس لے کر آئے ہیں؟

کیا آپ پانچ وقت نماز کے لیے لائسنس لے کر آتے ہیں؟

حج کرنے کے لیے جائیں تو کیا لائسنس کی ضرورت پڑتی ہے؟

وہ تو ممالک کے داخلہ کا مسئلہ ہے کہ ویزہ اور پاسپورٹ لے کر آؤ، جو آدمی حج کرنے کے لیے نہ بھی جائے، ویسے باہر کے کسی ملک کو جائے تو اُس کے پاس ویزہ اور پاسپورٹ ہوتا ہے۔

معلوم ہوا کہ حج کے لیے لائسنس کی کوئی ضرورت نہیں، سعودی عرب کے جو لوگ حج کرنے کے لیے آتے ہیں، اُن کے پاس کوئی لائسنس نہیں ہوتا۔

حج کا لائسنس کوئی نہیں...... نماز کا لائسنس کوئی نہیں...... روزہ کا لائسنس کوئی نہیں...... قربانی کا لائسنس کوئی نہیں...... آپ کہیں گے یزدانی، پھر لائسنس کس کے ہیں؟

میرے برادر! نیکی کا لائسنس نہیں ہوتا، حلال چیز کا لائسنس ہوتا ہی نہیں، ہمارے ملک میں!

شراب کا لائسنس ملتا ہے...... جوئے کا لائسنس ملتا ہے...... ریس کا لائسنس ملتا ہے۔

افیون بیچنے کا لائسنس ملتا ہے...... بھنگ، چرس کا لائسنس ملتا ہے۔

چکلہ میں بیٹھنے والی عورت کو لائسنس ملتا ہے...... اور گھوڑے نکالنے کا لائسنس ملتا ہے۔

معلوم ہوا کہ اگر عبادت ہو تو پھر اُس کے لئے لائسنس کی ضرورت نہیں، اِس لیے میں کہتا ہوں کہ تیرے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھوڑے کے لائسنس ہیں...... جوئے کے لائسنس ہیں۔

افیون کے لائسنس ہیں...... بھنگ کے لائسنس ہیں۔

چکلہ بیٹھنے کے لائسنس ہیں...... گھوڑے کا لائسنس ہے۔

اِس کی کڑیاں اِس طرف ملتی ہیں، اس لیے یہ عبادت نہیں، اگر انہوں نے جلوس نکالنا ہے تو ایران میں جا کر نکالیں، اور اگر پاکستان میں نکالنا ہے تو پھر اپنے مکان میں نکالیں، کیا آپ کو یہ قرارداد منظور ہے؟

میں یہ بتا رہا ہوں کہ سب شہید ہوتے جا رہے ہیں، ستر، بہتر لاشے سامنے پڑے ہوئے ہیں، اب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی باری آئی، آخری وقت ہے، آپ خیموں میں جاتے ہیں، بہن زینب کو ملتے ہیں، بچی سکینہ کے سر پر پیار دیتے ہیں، سیدنا حسین رضی اللہ عنہما خیمہ میں جا کر شہر بانو کو ملتے ہیں اور شہر بانو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو چلتے وقت کہتی ہیں، اے میرے سر کے تاج اگر مجھ سے کوئی غلطیاں ہوگئی ہیں تو مجھے معاف کر دینا، بہن زینب بھائی کے گلے لگ جاتی ہے اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ آخری وقت وصیتیں کرتا ہے!

لَا تُرْخِيْ عَلَيَّ شَعْرًا وَلَا تَنَادِيْ بِالْوَيْلِ وَالْاَوَيْلِ۔

اے میری ماں جائی بہن زینب، اگر میں شہادت کا پیالہ پی جاؤں تو میری شہادت پر اِس طرح صبر کر کے دکھانا، جس طرح تیری اور میری ماں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آمنہ کے لال علیہ السلام کی وفات پر صبر کر کے دکھایا تھا۔

اصولِ کافی نکال لے، جلاء العیون میرے پاس ہے، آپ بہن کو جو وصیت کرتے ہیں، وہ سننے والی ہیں، فرماتے ہیں! ''اے خواہر بجانِ برابر حلم و بردباری پیش کن و شیطان را بر گد تسلط مزے و برگدائے تعالیٰ حق صبر کن''

اے میری بہن، بھائی کی شہادت پر صبر کرنا، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ خیمہ سے نکل کر جاتے ہیں، آگے دشمن شیروں کی طرح بپھرے ہوئے ہیں' لڑائی ہو رہی ہے' آپ کو زخم لگتے ہیں' دس لگے تو نہیں گرے...... بیس لگے تو نہیں گرے...... تیس زخم لگے تو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نہیں گرتے' میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ آپ کو چونتیس زخم تلواروں کے اور بتیس زخم نیزوں کے لگے ہیں۔ (رضی اللہ عنہ)

معلوم ہوا کہ توحید کی وجہ سے چھریاں لگتی ہی ہیں، خنجر چلتے ہی ہیں، لیکن اللہ والے گھبراتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، مجھے اِس کتاب کے اتارنے والے کی قسم ہے، یزدانی! مسلک اہلحدیث کی وجہ سے جو خنجر کھاتا ہے، اپنے بچے ذبح کرواتا ہے، جب تک میری جان میں جان ہے اور مونہہ میں زبان ہے، میں وہ مسلک بیان کرنے سے کبھی بھی باز نہیں آسکتا، توحید کا جھنڈا بلند کیا جائے گا، کتاب وسنت کا پھریرا لہرایا جائے گا۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو جاتے ہیں، بہن زینب کو پتہ چلتا ہے تو بھائی کے لاشے پر آتی ہیں، دیکھا کہ سارا گھرانہ لٹ گیا ہے!

اِدھر عون اور محمد بیٹوں کے لاشے ہیں' اِدھر بھتیجے قاسم علی اکبر اور علی اصغر کے لاشے ہیں۔

اِدھر بھائی عقیل کے بیٹوں کی نعشیں ہیں۔

اِدھر عقیل کے بھائیوں کی نعشیں پڑی ہوئی ہیں۔

سارا میدان نعشوں سے اٹا ہوا ہے، بہتر نعشیں اِن کی ہیں اور اٹھاسی نعشیں یزید کے لشکر کی ہیں، بہن آئی، جھولی خالی ہوگئی، پیار دینے والا کوئی نہ رہا۔

شالا ویرنہ وچھڑن بھیناں دے تے نہ ہون نمانیاں بھیناں
جناں بھیناں دے ویرنہ ہوون اوناں کی دُنیا تے رہنا

دس محرم کا سورج طلوع ہوا شام ہوگئی ہے۔ اِدھر سے تلواروں کے وار آرہے ہیں، تلواریں چلتی ہیں، نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔

اللہ والو! رب کا واسطہ دے کر ایک بات سمجھانا چاہتا ہوں کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے میدانِ کربلاء میں نماز نہیں چھوڑی اور تیرے ملنگوں نے کبھی نہیں چکھی، بے شرم بھنگ کا پیالہ پیتا ہے، چرس کا کش لگاتا ہے اور یا حسین کہتا ہے، اللہ ذُوالجلال کی قسم ہے، میری حسین سے محبت کا اندازہ کر لے کہ یزدانی تو بے وضو ہو کر حسین رضی اللہ عنہ کا نام بھی لینے کے لیے تیار نہیں، آج سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا نام لے رہا ہوں تو وضو کر کے لے رہا ہوں، آپ نے بتایا یہ ہے کہ۔

نمازِ عشق ادا ہوتی تھی تلواروں کے سائے میں

بتاؤ کیا اِن کو دس دن نماز سوجھی ہے؟ یار لوگ دس دن کوٹ کر لگا لیتے ہیں، پھر پونے بارہ ماہ۔

نماز سے چھٹی...... قرآن پڑھنے سے چھٹی...... عبادت سے چھٹی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ سے چھٹی...... عشر سے چھٹی...... روزوں سے چھٹی۔
قربانی سے چھٹی...... اور جنت سے بھی چھٹی، چل ہم کو یہ سودا گوارہ ہے۔

اگلا دن آیا تو عمر بن سعد اِن سب لاشوں کے اور میرے حسین کا سر بھی کٹواتا ہے اور ابنِ زیاد کے سامنے پیش کرتا ہے، یہ جو گھر کی آٹھ نفوس بیبیاں بچتی ہیں، اِن کو بھی اُونٹوں پر چڑھایا جاتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے، (یہ بخاری شریف کی روایت ہے اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ اِس روایت کے راوی ہیں) کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر ایک تھال میں رکھ کر جب ابن زیاد کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، تو ابن زیاد سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے اِن ہونٹوں پر اپنی چھڑی مارتا ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ پاس ہیں، آپ فرماتے ہیں: اے ابن زیاد! تو اُن ہونٹوں پر چھڑیاں مار رہا ہے!

آمنہ کے لال جن ہونٹوں کو چومتے رہے ہیں...... آمنہ کے لال علیہ السلام حسین رضی اللہ عنہ کی زبان مونہہ میں ڈال کر چوستے تھے...... آمنہ کے لال حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھوں پر اُٹھا لیتے تھے...... آمنہ کے لال اِن چہروں پر بوسے دیتے تھے۔

یہ سن کر اُسے غصہ آجاتا ہے، کہتا ہے، تیری بھی خیر نہیں، لیکن اُسے اِتنی جرأت نہیں، یہ نبی علیہ السلام کا بڑا بوڑھا اور عظمتوں والا صحابی ہے، کچھ دن وہاں ہی رہنے کے بعد سر نیزوں پر لٹکا دیئے گئے اور پھر تین دن یہاں ہی رہے ہیں، پھر ابن زیاد نے حکم دیا کہ اِن کو دمشق پہنچایا جائے، اَب سر وہاں پہنچائے گئے ہیں۔

شیعہ کی کتب میں لکھا ہے کہ جب سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھیوں کے سر وہاں پہنچتے ہیں تو یزید کو پتہ چلتا ہے، ساری کاروائی بتائی جاتی ہے تو یزید کہتا ہے، اَے ابنِ زیاد، میں نے تجھے قتل کرنے اور سر اُتارنے کا حکم تو نہیں دیا تھا، حسین رضی اللہ عنہ میرے پاس آجاتا تو ہم خود ہی سمجھوتہ کر لیتے، یزید نے عزت اور تکریم کی، بٹھایا، خواتین کے کھانے پینے کا انتظام کیا، پھر تیس سوار دے کر اُن مستورات کو مکہ مدینہ پہنچا دیا۔

میرے برادر! یہ واقعہ کرب و بلا ہے...... یہ حادثہ کرب و بلا ہے...... یہ سانحہ کرب و بلا ہے...... جو لاکھوں عبرتوں اور اسباق پر مبنی ہے! اِس میں درس ہی درس ہیں...... اِس میں سبق ہی سبق ہیں...... اِس میں نصیحتیں ہی نصیحتیں ہیں...... سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سب سے بڑا پیغام یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر گئے ہیں کہ! جبر کے سامنے کبھی بھی سر نہیں جھکانا......اللہ تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا کبھی بھی نہیں جھکانا......سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما یہ سبق دے کر گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دین سے! بچے بھی قربان کرنا پڑیں تو کر دینا......مال قربان کرنا پڑے تو کر دینا......جان بھی قربان کرنا پڑے تو دریغ نہ کرنا......میرے برادر! سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے شہادت کا جام پی لیا، آپ کی شہادت کے بعد!

آپ کی بیوی نے ماتم نہیں کیا......آپ کی بہن زینب نے ماتم نہیں کیا......بعد میں سکینہ نے ماتم نہیں کیا......زین العابدین بچ گئے، اُنھوں نے ماتم نہیں کیا......زین العابدین کے بیٹے امام باقر نے ماتم نہیں کیا......امام باقر کے بیٹے امام جعفر نے ماتم نہیں کیا، گھوڑے نہیں نکالے۔

میں نے سنا ہے کہ ہمارے کامونکی میں کہنے والوں نے کہا ہے کہ جو اپنے سوکھے (کمزور) بیٹے کو اس گھوڑے کے نیچے سے گذار دے گا، اُس کا بیٹا ہرا بھرا ہو جائے گا۔

میں کہتا ہوں، اول تو یہ وہ گھوڑا ہی نہیں' جس پر حسین بن علی رضی اللہ عنہما سوار ہوئے، اور اگر وہ گھوڑا بھی ہو تو پھر بھی یہ تیرے سوکھے بچوں کو ہرا بھرا نہیں کر سکتا، جو اپنے عظیم سوار حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو بھی نہیں بچا سکا، اِس لیے گھوڑا مشکل کشا نہیں اور گھوڑے کا سوار بھی مشکل کشا نہیں!

اگر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ مشکل کشا ہوتے تو بچے ذبح نہ کروا لیتے۔

اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا ہوتے تو ساری اولاد ذبح نہ کروا لیتے۔

آپ خود بھی وہاں شہید ہو گئے، اِس لیے میں کہتا ہوں اور اِس نے کہتے ہی رہنا ہے۔

جو حاجت مند خود ہووے اوئیں حاجت روا ہندا
جنوں خود مشکلاں آون اوئیں مشکل کشا ہندا

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مشکل کشا نہیں، مشکل کشا تو اللہ تعالیٰ ہے۔

جو عابد خود ہووے لوگو، اوئیں معبود ہوسکدا
شریعت مصطفےٰ دی وچ بشر مسجود نئیں ہندا

ایک بات مسئلہ کی بتانا چاہتا ہوں اور عقیدہ کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں، کہ اگر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ مشکل کشا اور حاجت روا نہیں تو عالم الغیب بھی نہیں، آپ کہیں گے تجھے کس طرح پتہ چلا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنو! اگر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ عالم الغیب ہوتے تو سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو پہلے حالات کا جائزہ لینے کے لیے کبھی بھی نہ بھیجتے، کیا آپ کو بات کی سمجھ آ رہی ہے؟

شیعہ ذاکر روتا ہے، ایمان سے بتاؤ، کیا یہ کوئی مذہب ہے؟

نماز تو ایک عبادت ہے...... قرآن پڑھیں تو عبادت ہے...... حج کریں تو عبادت ہے۔

قربانی بھی عبادت سمجھ میں آتی ہے لیکن یہ دڑب دڑب کیا عبادت ہے۔ یہ دڑب دڑب کیا مسئلہ ہے، کیا یہ دڑب دڑب! (چھاتیاں پیٹنے سے پیدا ہونے والی آواز)

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے کیا ہے...... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کیا ہے...... سیدنا امام جعفر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے...... سیدنا باقر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے...... سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ نے کیا ہے...... آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے...... سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے کیا ہے...... سیدہ زینب اور سیدہ سکینہ رضی اللہ عنہما نے کیا ہے؟...... میں دڑب دڑب کو مانتا ہی نہیں، اِس لیے کہ!

مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَابِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَلَيْسَ مِنَّا۔

میرے مصطفےٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے: "لَعَنَ اللّٰهُ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ" بین سننے والی پر بھی لعنت ہے، دیکھنے والی اور کرنے والی پر بھی لعنت ہے۔

میرے برادر! معلوم ہوا کہ اگر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو علم غیب ہوتا تو کبھی بھی سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو پہلے نہ بھیجتے۔

اللہ تو سچا ہے...... تیرا قرآن سچا ہے...... تیرا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سچا ہے۔

وقت کافی ہو گیا ہے، یار زندہ صحبت باقی، میں اِن الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے قرآن، نبی علیہ السلام کے فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ○

وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ○ وَالشَّاكِرِيْنَ○

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○

❀❀......❀❀❀......❀❀

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید اسلام علامہ یزدانی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ○ (آل عمران: ۸۱)

"البتہ تحقیق لیا اللہ تعالیٰ نے عہد انبیاء علیہم السلام سے جب دُوں میں تم کو کتاب اور حکمت، پھر آجائے تمہارے پاس رسول تصدیق کرنے والا اُس کی جو تمہارے پاس ہے البتہ ضرور ایمان لاؤ تم ساتھ اُس کے اور البتہ ضرور مدد کرنا ہوگی تم کو اس کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا اقرار کرتے ہو تم اور اُٹھاتے ہو تم میرے اِس بوجھ کو؟ اُنہوں نے کہا، ہم اقرار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گواہ رہو تم، اور میں تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔"

سامعین محترم! اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم الشان اور عظیم البرکت کتاب میں سے جس مقام ذیشان کو میں نے اِس وقت تلاوت کیا ہے، پہلے اِس مقام کی پہچان فرمالینا، یہ مقام عالیشان اللہ مالک العلام ذوالجلال والاکرام کی پر رحمت میں سے سورۃ آلِ عمران کا ایک مقام ہے۔

اللہ والو! قبل اِس کے کہ میں اِس مقامِ ذیشان کے تحت کچھ معروضات اور گذارشات پیش کروں، بڑے ادب واحترام کے ساتھ میں آپ کی خدمت میں اپیل کر لینا مناسب سمجھتا ہوں کہ جب تک آپ کو اِس رُوحانی اور نُورانی محفل میں تشریف رکھنے کی توفیق نصیب ہو، اس وقت تک پورے اطمینان، مکمل خاموشی اور پوری دلجمعی کے ساتھ آج رات عرش والے رب کا قرآن سنیں اور مدینہ والے مصطفےٰ علیہ السلام کی شان سنیں، اللہ تعالیٰ میری حاضری اور آپ تمام احباب کی تشریف آوری کو شرفِ قبولیت سے نواز دے۔

اللہ رب رحمٰن نے عالمِ ارواح میں دو وعدے لیے تھے ایک وعدہ اپنی ربوبیت کا، اور دوسرا وعدہ آمنہ کے لال، پیکرِ حُسن و جمال اور ساری کائنات کے سردار جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت ورسالت کا۔

دوستو! جب ربِ کائنات نے اپنی ربوبیت کا وعدہ لینا چاہا، تو عالمِ ارواح میں ہونے والے نیکوں کو بلایا...... بدوں کو بلایا...... کافروں کو بلایا...... مومنوں کو بلایا......
یہودیوں کو بلایا...... عیسائیوں کو بلایا...... گویا کہ میرے اللہ نے تمام کو اکٹھا فرما کر عالمِ ارواح میں پوچھا، ''اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ'' بتاؤ، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟

سب نے یک زبان اور یک آواز یہ جواب دیا، قَالُوْا بَلٰی، ہاں، اللہ، تو ہی ہمارا رب ہے،
سب نے اِس بات کا اقرار کیا، مگر جب میرے اور تمہارے پیرومرشد علیہ السلام کی نبوت کے وعدہ کی باری آئی تو میرے اور تمہارے پروردگار نے انداز بدل لیا...... اسلوب بدل لیا...... رنگ ڈھنگ تبدیل کر لیا...... اور اُس اجتماع میں نہ تمہیں بلایا...... نہ مجوسیوں کو بلایا...... نہ عیسائیوں کو بلایا......
نہ یہودیوں کو بلایا...... نہ مشرکوں کو بلایا، صدقے جاؤں' میرے آقا کی نبوت کی باری آئی تو میرے اللہ نے بلایا تو صرف انبیاء علیہم السلام کو بلایا۔

فرمایا! اے میرے آدم...... اے میرے نوح...... اے میرے خلیل اللہ...... اے میرے کلیم اللہ...... اے یوسف کنعانی...... اے جماعت رسل! میں تمہارے سروں پر نبوت کا تاج رکھ دوں...... تم کو شریعت دے دوں...... تم کو کتاب دے دوں اور زمین پر بھیج دوں!

تمہاری نبوت کا سکہ چلتا ہو...... تمہاری کتب کا نظام نافذ ہو...... تمہاری شریعت کا قانون چلتا ہو۔

میرے ساتھ ایک وعدہ کر کے جاؤ کہ تمہارے کسی کے وقت میں ایک آنے والا آجائے،
امام الانبیاء آئے...... حبیب اللہ آئے...... محبوب کبریاء آئے...... خیرالوریٰ آئے......
صدرُ العلیٰ آئے...... شمس الضحیٰ آئے...... بدرُ الدجی آئے...... مصدرِ مہر و وفاء آئے...... سرچشمہ صبر و رضاء آئے...... منبع رُشد وہدیٰ آئے...... نبی ربِ ارض وسماء آئے...... والیِ بطحا آئے۔
صاحبِ قاب قوسین او ادنیٰ آئے تو تم کیا سلوک کرو گے؟

(انبیاء علیہم السلام عرض کرتے ہیں) اے اللہ! آپ فرمادیں کہ ہم نے کیا سلوک کرنا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا قَالَ فَاشۡهَدُوۡا وَاَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِیۡنَ O (آل عمران: ۸۱)

اے میرے انبیاء علیہم السلام کی جماعت! جب آمنہ کا لال آجائے، پھر تم میں سے کسی نے اپنا سکہ نہیں چلانا، بلکہ آمنہ کے لال علیہ السلام کا تابعدار بن جانا۔

بھائی توجہ فرمائیں! میں اپنی بات کرنے کے لیے نہیں آیا...... علامہ ظہیر صاحب کی کرنے کے لیے نہیں آیا...... میں کسی غزنوی اور سلفی کی سنانے کے لیے نہیں آیا...... میں کسی سیالکوٹی اور وزیر آبادی کی سنانے کے لیے نہیں آیا...... میں کسی دہلوی اور امرتسری کی سنانے کے لیے نہیں آیا...... میں کسی کوفی اور بغدادی کی سنانے کے لیے نہیں آیا۔

میں بات سناؤں گا تو عرش والے اللہ تعالیٰ کی سناؤں گا اور بات سناؤں گا تو مدینہ والے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سناؤں گا۔

اے میرے انبیاء علیہم السلام کی جماعت! اگر آمنہ کا لال آجائے تو تم نے اپنا سکہ نہیں چلانا۔

اب میں نے آپ سے جواب لینا ہے کہ یارو آمنہ کے لال علیہ السلام آجائیں اور رحمٰن کا قرآن آجائے تو پہلے انبیاء علیہم السلام کی کتب کا نظام نہیں چل سکتا، پہلے انبیاء علیہم السلام کی نبوت نہیں چل سکتی، مجھے جواب دو کہ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک کسی نبی کا سکہ تو نہیں چل سکتا، اور آمنہ کے لال علیہ السلام کے آجانے کے بعد کسی امام کا فتویٰ بھی نہیں چل سکتا۔

یہ ہے مسلک اہلحدیث...... یہ ہے دعوت اہلحدیث

یہ ہے میرے مسلک کی پکار...... یہ ہے میرے مسلک کی للکار

یہ ہے میرے مسلک کا آوازہ...... یہ ہے میرے مسلک کا نقارہ

پروانو! میں بتا یہ رہا ہوں کہ عالم ارواح میں بات ہو رہی ہے، چار عالم ہیں، ایک عالم ارواح...... ایک عالم دُنیا...... ایک عالم قبر...... ایک عالم حشر، صدقے جاؤں، میرے آقا علیہ السلام جب عالمِ ارواح میں تھے تو سب انبیاء علیہم السلام کی ارواح سے افضل تھے، اَب عالمِ دُنیا پر آئے، میں بتاؤں کہ کیا شانیں لے کر آئے...... کیا شرافت لے کر آئے...... کیا رفعت لے کر آئے، میرے آقا عالمِ ارواح سے عالمِ دُنیا میں آئے، صدقے جاؤں!

وَالضُّحٰی کا چہرہ لے کر آئے...... وَالَّیۡلِ کی زُلفیں لے کر آئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ کا سینہ لے کر آئے...... وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ والے ہاتھ لے کر آئے۔
قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡهِكَ فِی السَّمَآءِ کی پیشانی لے کر آئے۔
مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی کی آنکھیں لے کر آئے۔
یٰۤاَیُّهَا الۡمُزَّمِّلُ کی کملی لے کر آئے۔

آ میں تجھے بتاؤں!

آدم کی انابت لے کر آئے...... نوح کی استقامت لے کر آئے۔
ہود کی ہدایت لے کر آئے...... صالح کی صالحیت لے کر آئے۔
ابراہیم کی خلیلی لے کر آئے...... اسماعیل کی حلیمی لے کر آئے۔
موسیٰ کی کلیمی لے کر آئے...... ایوب کا صبر لے کر آئے۔
یونس کی دُعا لے کر آئے...... زکریا کا ذکر لے کر آئے۔
یحییٰ کا زہد لے کر آئے...... عیسیٰ کی عبادت لے کر آئے۔
یوسف کا حسن لے کر آئے...... یعقوب کا حزن لے کر آئے۔
فاطمۃ الزہراء، زینب اور ام کلثوم کے باپ بن کر آئے۔
عائشہ صدیقہ اور حفصہ کے خاوند بن کر آئے۔
بلال کے آقا بن کر آئے۔ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

رب ذوالجلال کے غلام بن کر آئے اور ساری کائنات سے اعلیٰ بن کر آئے۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان سننا ہے تو آقا علیہ السلام کے پیروکاروں (اہلحدیثوں) سے سن کہ جنہوں نے اپنے دل میں آمنہ کے لال علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسرے کو جگہ ہی نہیں دی، ہمارا دل اِتنا سا ہے، ہمارا دل ''ٹب'' جتنا نہیں کہ وہ بھی آجائے' وہ بھی آجائے...... اِدھر سے بھی آجائے...... ہندوستان سے آجائے...... بغداد سے آجائے...... کوفہ سے آجائے...... ہمارا دل تو اِتنا (چھوٹا) سا ہے کہ آمنہ کا لال دل میں آگیا ہے، تو اب کسی دوسرے کے لیے کوئی جگہ نہیں رہی۔

آؤ میں آپ کو بتاؤں، آج معراج کی راتیں اور دن منائے جا رہے ہیں، آپ کیا شان لے کر آئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰی ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمۡ وَمَا غَوٰی ۝ وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ۝ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰی ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی ۝ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ۝ عندها جنة الماوی ۝ اذ یغشی السدرة ما یغشی ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۝ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ۝ (النجم)

یہ ہیں میرے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پروازیں!

یا اللہ تو نے خلیل اللہ کو معراج کرائی تو زمین پر کرائی۔

یا اللہ تو نے اسماعیل کو معراج کرائی تو چھری کے نیچے کرائی۔

یا اللہ تو نے یوسف کو معراج کرائی تو کنویں میں گرا کر کرائی۔

یا اللہ تو نے اپنے موسیٰ کو معراج کرائی تو کوہِ طور پر کرائی۔

اور جب میرے مصطفیٰ علیہ السلام کی باری آئی تو ان کو زمین سے اُٹھا کر ساتوں آسمانوں پر کیوں پہنچا دیا؟

فرمایا: یزدانی بات یہ ہے کہ میں نے کائنات کو بتانا یہ ہے کہ ساتوں زمینیں، ساتوں آسمان چودہ طبق میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے قدموں کے نیچے، میرا مصطفیٰ چودہ طبقوں کے اوپر، مصطفیٰ کے اوپر اگر کوئی ہے تو مصطفیٰ کا اللہ ہے۔

خدا سے تو کم ہیں اور سب سے زیادہ
دو عالم سے اعلیٰ ہمارے محمد

میرے پیر و مرشد علیہ الصلوٰۃ والسلام عالمِ دنیا سے عالمِ قبر میں گئے تو پھر بھی سب سے اونچی شان لے کر گئے، اور میرا عقیدہ یہ ہے کہ آمنہ کے لال علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پاک ''رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ'' ہے، جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے، اِس دُنیا میں ساری کائنات سے اُونچی شان والی ہے تو آمنہ کے لال علیہ السلام کی قبر پاک ہے، اور آپ کی قبر اور برزخ کی زندگی سب سے اعلیٰ ہے۔

دوستو! میرا یہ عقیدہ ہے کہ میرے آقا علیہ السلام نے عالمِ قبر سے عالمِ حشر میں جانا ہے تو پھر بھی سب سے اونچی شان لے کر جانا ہے، حمد کا جھنڈا ہوگا تو میرے مصطفیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں ہوگا (اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ سب کو اُس کا سایہ نصیب فرمائے)

لوگ مارے مارے پھر رہے ہیں!

آدم علیہ السلام کی طرف جائیں گے تو جواب مل جائے گا۔

نوح علیہ السلام کی طرف جائیں گے تو جواب مل جائے گا۔

خلیل اللہ علیہ السلام کی طرف جائیں گے تو جواب مل جائے گا۔

کلیم اللہ علیہ السلام کی طرف جائیں گے تو جواب مل جائے گا۔

عیسیٰ رُوح اللہ علیہ السلام کی طرف جائیں گے تو جواب مل جائے گا۔

وہابیو! پھر آئیں گے تو تمہارے پیر آمنہ کے لال علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، میں رب کریم کے آگے سجدہ میں گر جاؤں گا، اور سات دن سجدہ میں پڑا رہوں گا۔

اللہ والو! معلوم ہوا' رب کریم چمٹوں سے نہیں مانتے...... طبلوں سے نہیں مانتے...... لڈیاں ڈالنے سے نہیں مانتے...... رب بھنگڑوں سے نہیں مانتے' اللہ تعالیٰ مانتا ہے تو سجود میں گرا کر مانتا ہے، قیامت کو بھی آمنہ کے لال علیہ السلام رب ذوالجلال کو منائیں گے تو سجود میں گر کر منائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: "اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ" میرے محبوب اپنا سر اُٹھایئے، آپ مانگتے جائیں میں دیتا جاؤں گا۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرا حوض کوثر ایک ماہ کی مسافت جتنا لمبا ہوگا اور آسمان کے ستاروں سے زیادہ آبخورے ہوں گے۔

اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَاَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ ۔

حوضِ کوثر کا پانی برف سے ٹھنڈا۔ دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا ہوگا، جو ایک دفعہ پی لے گا، اُس کو پچاس ہزار سال تک پیاس نہیں لگے گی، اللہ آپ سب کو نصیب فرمائے۔

شراب کے رسیا' شراب چڑھانے والو، چرس اور بھنگ گھوٹ کر پینے والو، وہ وقت بھی آنا ہے جب فیصلے ہو جائیں گے، اور ان پینے والوں کو آبِ کوثر نصیب نہیں ہوگا، اللہ ذوالجلال کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں، وہ اُن کو نصیب ہوگا جو، موحد ہوں گے' متبع سنت ہوں گے' جہاں مصطفیٰ بٹھایا، بیٹھ گئے...... جہاں جھکایا، جھک گئے...... جہاں چلایا، چل پڑے...... اپنی مرضی کرنے والے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے مہاروں کو آبِ کوثر نصیب نہیں ہوگا۔

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، اِس کے بعد میں ہی پہلا ہوں گا جو جنت کا دروازہ جا کر کھلواؤں گا، لوگ یہاں جنتوں میں ڈنڈے کھاتے داخل ہوتے ہیں اور ڈنڈے کھاتے ہی نکلتے ہیں۔

اہلحدیثو! آپ کو اہلحدیث ہونا مبارک ہو، ہم نے اُس جنت میں جانا ہے، جس کا دروازہ کھلوانا ہے تو آمنہ کے لال علیہ السلام نے کھلوانا ہے، کسی وزیر مذہبی امور اور ڈی سی، اے سی نے نہیں کھلوانا، ہم نے اُس جنت میں جانا ہے، جس کا دروازہ سب سے پہلے جا کر کھٹکھٹانا ہے تو آمنہ کے لال علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھٹکھٹانا ہے۔

آقا علیہ السلام فرماتے ہیں، میں ہی جا کر سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلواؤں گا اور جنت میں جاؤں گا، اور پھر میرے پیچھے دوسرے باری باری جائیں گے۔

دیکھ لیں!

عالم ارواح میں سب سے اعلیٰ۔ عالم دنیا میں آئے تو سب سے اعلیٰ۔ عالم قبر میں گئے تو سب سے اعلیٰ۔ عالم حشر میں جائیں گے تو سب سے اونچی شان پا کر جائیں گے۔

یہ ہے میرا مصطفیٰ، میں اِسی لیے بتا رہا تھا!

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝

وقت کافی ہوگیا ہے، یار زندہ صحبت باقی، میں اِن الفاظ پر اکتفا کرتا ہوا ختم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو کتاب وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ ۝

وَنَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَالشَّاكِرِينَ ۝

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝

❀❀......❀❀❀......❀❀

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

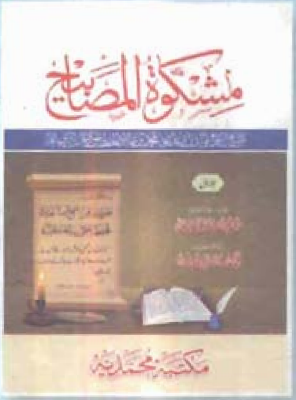

اللّٰہ نور السماوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مشکوٰۃ المصابیح

الشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

(کامل ۵ جلد)

ترجمہ : مولانا سید محمد عبدالاول الغزنوی رحمہ اللہ

تسہیل ترجمہ وحواشی : حافظ عبدالخبیر اویسی حفظہ اللہ

پروفیسر ابو انس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ

حکم الحدیث : الشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تخریج الحدیث : الشیخ جمال عیتانی حفظہ اللہ

اس ایڈیشن کی خصوصیات

- ترجمہ وحواشی مستعمل پرانے اور اور متروک اردو الفاظ کو نئے الفاظ سے بدل دیا گیا ہے۔
- کتاب کی خوبصورتی اور حدیث کی معا تفہیم کے لیے ہر حدیث کے ساتھ فوائد الحدیث کے نام سے حواشی لگا دیے گئے ہیں۔
- احادیث پر صحت وضعف کا حکم بھی لگا دیا گیا ہے تاکہ حدیث کی اہمیت واضح ہو جائے۔
- احادیث کی تخریج بھی کر دی گئی ہے تاکہ اگر کوئی صاحب ذوق حدیث کی دوسری کتب سے استفادہ کرنا چاہے تو اسے کوئی دقت پیش نہ آئے۔
- ان تمام خوبیوں کے باوجود پانچ جلد پر مشتمل خوبصورت سیٹ آفسٹ کاغذ پر بہترین پرنٹنگ، جدید فور کلر ڈیزائن پر آپ کی خدمت میں انتہائی مناسب قیمت پر پیش کیا جا رہا ہے۔

مکتبہ محمدیہ ○ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob.: 0300- 4826023 ,042-37114650

E-mail:maktabah_muhammadia@yahoo.com & maktabah_m@hotmail.com